تعلیمات اسلامیہ اور جدید سائنس کے حوالے سے مسئلہء خواب کا تحقیقی مطالعہ

مقالہ برائے پی ایچ ڈی

ممتاز احمد اقبال احمد

زیر نگرانی
پروفیسر ڈاکٹر فضل احمد

شعبہء علوم اسلامی، جامعہ کراچی

مارچ ۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

CERTIFICATE

Certified that Mr. Mumtaz Ahmad s/o Mr. Iqbal Ahmad has carried out research on the topic:

تعلیمات اسلامیہ اور جدید سائنس کے حوالے سے مسئلہ خواب کا تحقیقی مطالعہ

under my supervision and that he is worthy of presentation to the University of Karachi for the award of the degree of Ph.D. in Islamic Studies.

Dr. Fazal Ahmad
Research Supervisor
Professor (R)
Department of Qura'an & Sunna
Faculty of Islamic Studies
University of Karachi.

ISLAMIC & SCIENTIFIC POINT OF VIEW

SUMMARY

Dreams had been in discussion even before ISLAM. Many dreams were informed by Allah Almighty to His Prophets and the reason behind it is important enough and worth discussion and research.

The intention of Allah 'Subhanaho wa Taala' is to inform before time, His Prophets and Loving fellows from the happenings, which will take place in future. These might be GOOD or EVIL.

In Bible, hundreds of dreams are narrated, while in Qura'an Hakeem, 7 (Seven) Dreams are there for Followers of Prophet Muhammad (Sallahu Alaihe Wasalam). And our prophet was informed of the daily circumstances even SIX months before 'Nabuwah'.

Prophet Muhammad (S.A.W) believed so much in dreams that after FAJR prayer he used to ask his Sahabah (Radi-al-Allah Ajmaeen) about any Dreams seen by them and then interpreted it. If no dream was informed, then prophet (SAW) used to tell his dream (seen by him) and its interpretation.

discussed in this thesis and brought up the "Goods" and "Evils" of these dreams, which are ignored by majority of the Ummah.

Most of the Dreams of 'Sahabah Karaam' and 'Tabeen' and 'Taba Tabeen' are also discussed herein to bring in view the benefits of belief in dreams. Modern world Dreams are also discussed, which warned disasters, the persons who believed were escaped the disaster and who did not, they perished. Nowadays, and ancient days, the dreams are used to solve the real life problems. This aspect of DREAMS is the THEME of this research.

Nabi Karim (SAW) told his ummah to seek guidance from Allah Bari Ta'ala but we forget the teachings and now wandering to seek help from Friends. Rasul Akram (SAW) told us that when he is not among us, the 'Mubashirat' will be there to guide the followers of Allah. And Mubashirat are the Prophetic Dreams.

The scientific aspect is also discussed in detail, proving the REALITY of dreams and their role in our REAL life. The role of Subconscious Mind and Conscious Mind in one's life, BOTH are important and Subconscious Mind can be CONTROLLED by any human being to bring in his life, whatever he needs.

The important is belief in Allah, then any thing can be achieved.

فہرست

تعلیمات اسلامیہ اور جدید سائنس کے حوالے سے مسئلہ، خواب کا تحقیقی مطالعہ

۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۰ھ

اظہار تشکر

میں سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالی کا شکرادا کرتا ہوں (الحمد للہ)، جس نے اپنے فضل سے یہ مقالہ لکھنے کی توفیق دی۔ میں اپنے والد صاحب کا بھی ممنون ہوں جن کی دعاؤں اور ہمت افزائی کی بدولت یہ مشن پایہء تکمیل کو پہنچا۔ اس کے ساتھ ہی شعبہ علوم اسلامی اور شعبہ نفسیات کے اساتذہ کرام خاص طور پر پروفیسر ڈاکٹر فضل احمد کا ممنون ہوں جن کی قدم قدم پر معاونت نے رہنمائی فرمائی۔

آخر میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مقالے کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اس احقر کو مزید کام کرنے کی توفیق دے اور اس مقالے کو اس ضمن میں کام کرنے والوں کے لئے معاون فرمائے۔

وللہ الحمد

ممتاز احمد اقبال احمد

مُقَدِّمَہ

نحمدہ و نستعینہ و نصلی علی رسولہ النبی الکریم اما بعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ الٓمّٓ ۞ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ ۛ هُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۞ ﴾

(ترجمہ) الٓمّٓ، اس کتاب میں شک نہیں ہے۔ہدایت دیتی ہے متقین کو جو مشاہدہ کرتے ہیں غیب اوران کا تعلق اللہ کے ساتھ قائم ہوتا ہے اوراللہ کے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں اور جو مشاہدہ کرتے ہیں جو کچھ اُترا تیرے اوپر اور جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اورآخرت کی زندگی پران کا یقین ہوتا ہے وہ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور وہی ہیں جو مراد کو پہنچے۔

تعلیمات اسلامیہ اور جدید سائنس کے حوالے سے
مسئلہ خواب کا تحقیقی مطالعہ

مقالہ کا تعارف اور اہمیت (Research Plan)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے اور کتب سماوی نازل کیں جو ہدایت اور صحیح راستہ دکھانے کے لئے نازل کی گئیں۔ ہمیں یہ ہدایات رسول اکرم ﷺ کے واسطے سے ملیں۔ سورہ البقرہ کے بالکل شروع میں ارشاد ہوتا ہے کہ یہ ہدایت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں غیب پر۔ لیکن ساتھ ہی انسان کی

فطرت میں تجسس اور تفکر کا مادہ بھی بھر دیا۔ وہ جس شئی کو نہیں جانتا اس کو جاننا چاہتا ہے۔ انسان کا تجسس اسکو سوچنے پر مجبور کرتا ہے اور وہ ان بھیدوں کو پالیتا ہے جو اس کے لئے راز تھے۔

☆ تجسس

تجسس کا مادہ ہر انسان میں فطری طور پر ہوتا ہے، لہٰذا تحقیق تجسس کا یہ جذبہ انسان کی پیدائش سے ہی عالم انسانیت میں کارفرما رہا ہے۔ ہر امّت اور قوم کے مذہبی مفکرین و فلاسفر علم کی تلاش میں یکساں سرگرم رہے ہیں۔ انسانی زندگی کے بہت سے مابعد طبیعاتی پہلو اتنے حیران کن ہیں کہ روز اول سے ہی انسان میں ان کے بارے میں متجسس رہا ہے مثلاً انسان جاننا چاہتا ہے کہ وہ کون ہے، اس کی تخلیق کیسے ہوئی، روح کیا ہے یا موت کی حقیقت کیا ہے یا ہمارے موضوع سے متعلق خواب کیا ہیں؟ خواب کہاں سے آتے ہیں؟ خواب ہماری زندگی کے لئے کتنے اہم ہیں؟ خوابوں کی زبان کیا ہے؟ خواب دیکھنے کے فوائد کیا ہیں؟ خوابوں کے آداب کیا ہیں؟ زمانہء قدیم سے ہی فلاسفر ان پہلوؤں پر بحث کرتے اور اپنے نظریات پیش کرتے آئے ہیں لیکن کافی کچھ جان لینے کے باوجود ابھی بہت کچھ جاننا باقی ہے، جس کے لئے اس مقالے میں کوشش کی گئی ہے۔

☆ تفکر

تجسس کے بعد دوسری شئے **تفکر** ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ غیب کی دنیا سے متعارف ہونے کے لئے غیب کی دنیا پر یقین رکھنا ضروری ہوتا ہے اور یقین کی تکمیل مشاہدے کے بغیر نہیں ہوتی ہے۔ جب تک ہم کسی چیز سے واقف نہ ہوں اور اس کے بارے میں علم نہ رکھتے ہوں اسے نہیں دیکھ سکتے۔ آنکھیں تو اس کا عکس بنا دیں گی لیکن ہم پہچان نہ پائیں گے کہ کیا دیکھ رہے ہیں، آیا سامنے کار ہے یا بیل گاڑی، یہ اُسی وقت پتہ چلے گا جب دونوں کے بارے میں مشاہدہ ہو یا کم از کم علم ہو۔

جب ہم کسی چیز کی طرف دیکھتے ہیں تو اس سے خارج ہونے والی شعائیں ہمارے دماغ تک پہنچتی ہے اور اس کا عکس بناتی ہے، اب اگر ہم اس چیز کے بارے میں جانتے ہوں تو ہم پہچان جاتے ہیں، یہ علم ہمارا داخلی علم ہے۔

اس داخلی علم کے بھی کئی اجزا ہیں، جیسے باصرہ ۔اس کو حس کہتے ہیں اور یہی حس مشاہدے کا ذریعہ بنتی ہے ۔باصرہ کے علاوہ بھی اور حسیں ہیں جن پر مشاہدات کی تکمیل ہوتی ہے۔ مشاہدات فکر سے شروع ہوتے ہیں اور دیکھنے، سننے، چکھنے، سونگھنے اور چھونے پر مکمل ہوتے ہیں۔ مشاہدات دراصل انا کی تحریکات ہیں۔ انا کے ہی جسم کو جسم مثالی کہا جاتا ہے، یہی جسم خواب میں چلتا پھرتا ہے اور سارے کام کرتا رہتا ہے ۔یہ جسم خاکی کے ساتھ بھی حرکت کرتا ہے اور اس کے بغیر بھی حرکت میں رہتا ہے۔

خاکی جسم کی تحریکات، ذہنی تحریکات سے ہوتی ہیں۔ بغیر ذہنی رہنمائی کے خاکی جسم ہلکی سے ہلکی جنبش بھی نہیں کرسکتا ہے گویا داخلی تحریکات ہی زندگی کی اصل ہیں۔اس خاکی دنیا کے ساتھ ایک اور دنیا بھی آباد ہے جس کو اعراف یا برزخ کہتے ہیں۔اس دنیا میں زندگی بھر انسان کا آنا جانا رہتا ہے، اس آنے جانے سے متعلق بہت سی حقیقتیں ہماری نگاہوں سے چھپی ہوئی ہیں۔ جب انسان سو جاتا ہے تو خاکی دنیا ملکوتی دنیا میں منتقل ہو جاتی ہے، اسی کا نام خواب ہے اور یہ کہ خواب زندگی کا ایک جزو ہے، اس پر غور کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔

☆ **تلاش**: انسانی زندگی یقیناً تلاش ہے لیکن تلاش خوابوں کی۔ اور خوابوں کی طرح یہ ہمیشہ اپنے نظارے تبدیل کرتی رہتی ہے، اپنی خود ساختہ خواہشات، دکھ اور راحت، خوشی اور غم، کامیابی اور ناکامی، رُکے بغیر چلتے رہتے ہیں جس طرح خواب چلتے رہتے ہیں، جب تک ہم انہیں دیکھتے رہتے ہیں۔کوئی بھی انسانی غم، پریشانی یا مصیبت اتنی ظالم نہیں ہوتی جتنا کہ ایک شیطانی ڈراؤنا خواب۔زندگی، خواب کی زندگی بھی آگے بڑھتی ہے اور ایسے ہی آدمی بھی۔ زندگی، حتیٰ کہ خواب کی زندگی آگے بڑھتی رہتی ہے اور آدمی واپس مڑ سکتا ہے وہ اپنی کل کی کامیابیوں کو آج کے بھیانک خوابوں کے روپ میں پاتا ہے اور پھر دوبارہ آنے والے کل کے لئے خواب دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ کامیاب وہی شخص ہوتا ہے جو جان لیتا ہے کہ زندگی درحقیقت خواب ہے اور انسانی غم تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اسے چاہئے کہ انسانی تاریخ کا مطالعہ کرے اور جانے کہ کامیاب انسانوں نے کس طرح اپنی راہ میں آنے والی برائیوں کا مقابلہ کیا۔ اسے چاہئے کہ آج کی دنیا کی کامیابیاں دیکھے اور خود سے پوچھے کہ نسلِ انسانی آنے والے کل کے لئے کیا خواب دیکھے گی۔اسے اپنی زندگی میں جھانکنا چاہئے پھر اسے مزید ثبوت کی ضرورت نہیں پڑے گی کہ زندگی محض اپنے خوابی ہدف تک پہنچنے کی، خوابی تلاش ہے۔

جب ہم اپنے کسی خواب پر یقین رکھیں گے اور اس کو حقیقت جانیں گے، تب ہی اس خواب کو جاری رکھ سکیں گے۔ زندگی خوابی ہدف اور خوابوں کی تلاش میں ختم ہو جاتی ہے لیکن انسان کے فانی نظریات اچھائی اور برائی، کامیابی و ناکامی یہ اب بھی تلاش ہی رہتی ہے۔ انسان کی نظر انداز کرنے کی عادت سب برائیوں کی جڑ ہوتی ہے جبکہ قدرت کی فہم و ذکاء اس کو اُن برائیوں سے بچاتی ہے۔ پس تلاش، قدرت کے اصولوں پر لافانی ہدف حاصل کرنے کی حقیقی تلاش ہوتی ہے۔

کسی بھی علم کی شروعات سے قبل ضروری ہوتا ہے کہ اس کی تعریف، غرض، موضوع اور اس کے موجد کے بارے میں جان لیا جائے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اس علم کو بابصیرت ہو کر حاصل کرتا ہے، محض عبث اور بے فائدہ کسی کام کے پیچھے نہیں پڑتا نیز وہ جان لیتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور اسے کیا کرنا ہے۔

علمِ تعبیر کی تعریف:

وہ علم جس میں خوابوں کی تعبیر کے اصول و قواعد بیان کئے جاتے ہیں۔

علمِ تعبیر کی غرض:

اس علم کے حاصل کرنے کی غرض، خوابوں کی صحیح صحیح تعبیر دینا ہے تاکہ انسان غلط تعبیر کے شر سے محفوظ رہے۔

علمِ تعبیر کا موضوع:

ہر علم کا موضوع وہ ہوتا ہے جس کے حالات اس علم میں مذکور ہوں۔ اس علم میں خواب کے متعلق حالات بیان کئے جاتے ہیں۔ جب تک کسی علم کا موضوع معلوم نہ ہو، اس وقت تک اس علم کا دوسرے علوم سے امتیاز مشکل ہوتا ہے۔

علمِ تعبیر کا موجد:

یوں تو اس علم سے ہزاروں برس سے حضرتِ انسان کا تعلق رہا ہے۔ جب اسے پڑھنا لکھنا بھی نہیں آتا تھا تب بھی خواب دیکھنے کے بعد اس کو یاد رکھنے کے لئے تصویروں کی زبان میں لکھ لیا جاتا تھا اور اس زمانے کے دانشوروں سے اس کے معنی دریافت کئے جاتے تھے۔ قرآن حکیم کے مطابق حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت

یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے علم تعبیر ودیعت فرمایا اور انہوں نے اس دنیا میں مروج کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب سن کر یوسف علیہ السلام سے فرمایا کہ اس کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا گویا وہ خواب کی تعبیر جانتے تھے اور پھر فرمایا:

﴿ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنَ تَاْوِيلِ الْاَحَادِيثِ ...... ﴾[1]

ترجمہ: (اے یوسف) اسی طرح تیرا رب تجھے برگزیدہ بندہ بنالے گا اور تجھے خوابوں کی تعبیر کا علم بھی عطا فرمائے گا۔

اور یوسف علیہ السلام کے الفاظ، اُن کو علم تعبیر عطا ہونے کی طرف واضح اشارہ ہے۔

﴿ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِىْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِىْ مِنَ تَاْوِيلِ الْاَحَادِيثِ ...... ﴾[2]

ترجمہ: اے میرے پروردگار، تو نے مجھے سلطنت بھی عطا فرمائی اور تعبیر خواب کا علم بھی عطا فرمایا۔

خوابوں کی اصلیت (تعبیر):

خوابوں کی اصلیت (تعبیر) کا جاننا ایک مہتمم بالشان علم ہے، جس سے آئندہ کے حالات منکشف ہوتے ہیں اور اصل خواب کا یہ ہے[3] کہ خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کا نام اصطفر یائیل ہے اور لوح محفوظ کا کنارہ اس کی کنار میں ہے۔ جب بندے کو کچھ دکھانا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ (اس فرشتے کو) لوح محفوظ میں دکھاتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ فلانے بندے کو خواب میں یہ کچھ دکھادے۔ اہل حقائق نے یوں بھی کہا ہے کہ جب بندہ نیند میں ہوتا ہے تو اصل جان اس کے جسم میں ہوتی ہے اور جان کی جو شعائیں ہوتی ہیں وہ منتشر ہوتی ہیں جیسے آفتاب ہے کہ وجود اس کا فلک پر ہوتا ہے اور شعائیں جہاں پر منتشر ہوتی ہیں بس حاصل یہ ہے کہ جان اسی نور سے چیزوں کو دیکھتی ہے۔

خوابوں کی اہمیت اور اسلام میں ان کے مقام کے بارے میں عام لوگ سنجیدہ نہیں ہیں وہ تو خوابوں کو ایک قصے یا کہانی کے طور پر لیتے ہیں البتہ صاحب علم حضرات بھی زیادہ جانکاری نہیں رکھتے، وہ یہ تو جانتے ہیں کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں لیکن اس کی توجیح سے واقف نہیں۔ عام طور پر خواب ایسے پیچیدہ اور عجیب ہوتے ہیں کہ ہر انسان اُن سے دور بھاگتا ہے حالانکہ ان کا مقصد ہماری جسمانی اور نفسیاتی نشوونما سے گھل مل جانا

---

[1] سورۃ یوسف آیۃ ٦ [2] سورۃ یوسف آیۃ ١٠١

[3] سیر تصوف جلد دوم ترجمہ شرح تعارف لمذہب التصوف مصنف شیخ ابوبکر بن ابی اسحٰق محمد بن ابراہیم بن یعقوب بخاری ص ١٨٠

ہوتا ہے۔ خواہ مذہبی یا سائنسی نقطہ نظر سے خوابوں کا ایک یا دوسرا مقصد ضرور ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ بعثت سے قبل چھ ماہ تک خواب دیکھتے تھے اور جو کچھ خواب میں دیکھتے تھے، روزِ روشن کی طرح آپ ﷺ کے سامنے آجاتا تھا۔ یہی چھ ماہ مدتِ بعثت (تیئس سال) کا چھیالیسواں حصہ ہوئے۔ اسی لئے خوابوں کو بیحد اہمیت دی گئی ہے اور آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ آپ ﷺ کے بعد مبشرات یعنی رؤیا صالحہ نیک لوگوں کی رہنمائی کریں گے۔ اور یہ کہ خواب کتنے طاقتور ہوتے ہیں یا ہم اُن سے کیا کام لے سکتے ہیں، خوابوں کا ہماری زندگی پر کیا اثر ہوتا ہے، یہ تو سوچ بھی نہیں سکتے۔ خواب اتنے اہم ہونے کے باوجود، اس موضوع پر کسی نے بھی قلم اُٹھانے کی کوشش نہیں کی۔

حضور اکرم ﷺ[ا] کی بعثت کی مدت ۲۳ (تیئس) برس ہے، شروع کے چھ ماہ سچے خوابوں کا سلسلہ جاری رہا، جو کچھ آپ ﷺ خواب میں دیکھتے تھے وہ حقیقت میں ظاہر ہو جاتا تھا اور ۶ ماہ تیئس برس کا چھیالیسواں حصہ ہیں، اس لئے خوابوں کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ کہا جاتا ہے۔

موضوع (خوابوں) کی اہمیت :

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں تین پیغمبروں حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضور اکرم ﷺ کے خواب بیان فرمائے ہیں، جن سے خواب کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے محبوب انبیاء کو کس طرح خواب کے ذریعہ خوشخبری دی، امتحان بھی لیا، تسلی بھی دی اور لائحہ عمل بھی بتایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید میں آنے والے دو قیدیوں اور عزیز مصر کا خواب بھی بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے جو بڑی اہمیت کا حامل ہے، جس کی اگر تعبیر نہ بتائی جاتی تو ہوسکتا ہے کہ قحط سے ہزاروں لوگ بھوکے مرجاتے اور ہوسکتا ہے کہ عزیز مصر کی حکومت ہی ختم ہو جاتی۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کا خواب کہ وہ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق اپنے فرزند عزیز حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کیے لئے تیار ہو گئے اور اللہ تعالی کو یہ ادا ایسی بھائی کہ رہتی دنیا تک اس سنت کو زندہ کر دیا، جو آخر دنیا تک متقین و نافرمانوں میں تمیز اور بخشش و سزا میں تفریق کا ذریعہ ہے۔

جس طرح خواب زبردستی وارد ہوتے اور ایسے جادوئی وسحر انگیز ہوتے ہیں، اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا ہماری زندگی میں ضرور کوئی مقصد ہوتا ہے یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے جسم کی طبعی ونفسیاتی اصلاح میں انکا ضرور کوئی

ا بخاری شریف باب ۱۰۵۵ حدیث ۱۸۷۶ روایہ ابوقتادہ

تعمیری کردار ہوتا ہے۔اس کے علاوہ رسول اکرم ﷺ اور ائمہ دین سے جو قول اور حکایات ہمیں خوابوں کے بارے میں ملتی ہیں، اُن سے تاکید ہوتی ہے کہ خوابوں کا کوئی ایک یا زیادہ مقاصد ضرور ہیں

دور جدید کی **سیگمنڈ فرائیڈ** کی تھیوری کے مطابق خواب نیند کی حفاظت کرتے ہیں کو بھی غلط کہا گیا کیونکہ رات میں ہم پانچ یا چھ بار REM نیند کے دوران خواب دیکھتے ہیں۔خواب صرف اُس وقت نہیں دکھائی دیتے جب ہم کسی ضرورت سے اُٹھنے والے ہوتے ہیں۔اس کے بعد آجکل کے دور کے مشہور خوابوں کے ماہر **کارل ینگ** نے بالکل مختلف تھیوری پیش کی، اس کا کہنا تھا کہ خواب ہماری شخصیت کے اُن ناقص گوشوں کی تکمیل کرتے ہیں جو بیداری میں نامکمل رہ جاتے ہیں جبکہ کیلوِن ہال(Calvin Hall) کے طالب علموں اور نوجوانوں پر مسلسل دو ہفتے کے، خوابوں کے مشاہدات بتاتے ہیں کہ خواب ہماری بیداری کے خیالات اور واقعات کا عکس ہیں، یعنی اگر ہم اپنی شعوری زندگی میں چست اور غیر معمولی ہیں تو خواب میں بھی ایسے ہی ہونگے جبکہ یہ ینگ کے خیالات سے متصادم ہے۔

اس کے علاوہ کچھ تھیوریز (Theories) یہ کہتی ہیں کہ خواب ہمارے مسائل کا حل پیش کرتے ہیں، جن کو ہم شعوری زندگی (جاگتے ہوئے) میں حل نہیں کر پاتے۔جو لوگ اس پر غور اور عمل کرتے ہیں، اُن کے مشاہدات سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے اور یہ خوبی خوابوں کے فوائد کے زمرے میں بھی آتی ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے یہ دریافت کیا ہے کہ خوابوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ مسائل کا حل (خوابوں کا ایک نفسیاتی طریقہ) ہمارے وجود میں شامل کر دیا گیا ہے کہ ہماری زندگی میں متواتر ظہور پذیر ہوتا رہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہمیں بہت کم خواب یاد رہتے ہیں اور وہ بہت ہی کم ہوتے ہیں، جو اچھی طرح سے یاد رہتے ہیں۔اگر خواب ضروری ہوتے تو ہمیں سب یا اکثر یاد رہنے چاہئیں تھے ویسے بھی جن حضرات کو خواب زیادہ یاد رہتے ہیں اور جنہیں خواب یاد نہیں رہتے، دونوں میں کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا۔ ورنہ خواب یاد رکھنے والوں میں کوئی تو خوبی یا بہتری نظر آنی چاہیے تھی۔

کمپیوٹر کی ایجاد کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ خواب دن بھر کی مصروفیات کا تجزیہ کرتے ہیں اور اچھی چیزیں یاد رکھتے ہیں اور فضول کو نکال دیتے ہیں، اس طرح لاشعور اضافی بوجھ سے بچ جاتا ہے۔ ہم سوچتے ہیں اور نئے خیالات جنم لیتے ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر سوچ اچھی ہوتی ہے اور اس کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

اسلام میں خوابوں کی اہمیت:

اذان کی شروعات: اذان کی ابتدا اول سنہ ھجری میں ہوئی، صحابہ کرام نماز کے لئے خود وقت کے حساب سے جمع ہو جاتے اور نماز ادا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں غور کرتے ہوئے بوق (نرسنگا) کے بارے میں سوچا لیکن یہود اپنی نماز کے لئے اسے استعمال کرتے تھے پھر ناقوس کے بارے میں حکم دیا جس کو نماز کے وقت استعمال کیا جاتا تھا کہ مسلمان نماز کے لئے جمع ہو جائیں اور اسی پر عمل ہو رہا تھا کہ [1] عبداللہ بن زید بن ثعلبہ نے خواب دیکھا (جس کا ذکر آگے آئے گا) اور اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو مطلع کیا آپ ؐ نے فرمایا کہ انشاء اللہ یہ سچا خواب ہے اور بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ان ہی کلمات کے ساتھ اذان دینے کو کہا۔

رؤیائے صالحہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ:

خواب انسان کے مخفی وجود اور اس کی روحانی و ذہنی حقیقت کو ایک وجود بخشتا ہے۔ اس دنیا میں کوئی شئ باری تعالی نے بیکار نہیں بنائی بلکہ ہر چیز میزان کے تحت ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴾ یعنی ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہم رؤیائے صالحہ کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے اپنی علمی صلاحیت کو بروئے کار لائیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میرے بعد جب نبوت نہیں ہوگی تو مبشرات ہونگے تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول یہ مبشرات کیا ہیں تو فرمایا مؤمن کے رؤیائے صالحہ [2] (نیک خواب)۔ محمد بن بشار سے روایت ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ یعنی نبوت کا عرصہ تئیس (۲۳) سال (یعنی ۴۶ چھ ماہیاں) ہے، جس میں سے چھ ماہ سچے خواب آتے رہے، جو کچھ آپ ؐ خواب میں دیکھتے صبح کو روز روشن کی طرح ایک ایک بات سامنے آجاتی۔

---

[1] سيرة رسول الله ﷺ مصنفه العلامة الشيخ احمد الكفتارو الطبعة الشرعية الثالثة دار النور ١٤١٤ الصفحة ١٣٣

[2] البخاري من باب ١٠٥٥ الرؤيا الصالحة جزء من ستة و اربعين جزءا من النبوة ۔

رؤیائے صالحہ مصائب وشدائد کے وقت انسان کے لئے مددگار اور ناامیدی کے وقت تمکین وقوت کا باعث ہوتے ہیں اور ایسا شخص جان لیتا ہے کہ اللہ تعالی اس کے امور کا مالک ہے اور اس کی مدد ونصرت اس کے ساتھ ہے، وہی اس کو راہ ہدایت کی توفیق عطا فرمائے گا۔

خواب کی حقیقت [1] یہ ہے کہ نفس ناطقہ اپنی روحانی ذات میں کسی وقت کسی واقعے کی تصویر کا مطالعہ کر لیتا ہے کیونکہ جب وہ روحانی حالت میں ہوتا ہے تو اس میں بھی واقعات بالفعل موجود ہوتے ہیں اور دیگر روحانی ذاتوں کی طرح چھپ جاتے ہیں۔ نفسِ ناطقہ کو روحانیت کا کمال اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ جسمانی مادوں سے اور بدنی حواس سے تعلقات چھوڑ دیتا ہے۔ یہ قطع تعلق اسے سونے کی حالت میں کچھ دیر کے لئے حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس پُر سعادت لمحے میں مستقبل کے چند واقعات کا علم حاصل کر لیتا ہے جن کی طرف اسے رغبت تھی اور جاگ کر بدنی حواس کی طرف واپس آ جاتا ہے۔ اگر حاصل کیا ہوا علم کمزور اور غیر واضح ہوتا ہے اور خیال میں اس کی تمثیل صحیح صحیح موجود نہیں ہوتی تو اس کی تعبیر کی ضرورت لاحق ہوتی ہے لیکن کبھی یہ حاصل کیا ہوا علم قوی ہوتا ہے اور خیال میں اسکی حکایت وتمثیل پیش نہیں کی جاتی تو چونکہ تمثیل سے پاک ومجرد ہے اس لئے اس کی تعبیر کی ضرورت نہیں۔

خواب، ہمارے جسم، دماغ اور روح کے درمیان رموز سے پُر گفت وشنید کا ذریعہ ہیں۔ اس کو تھوڑا سا وضاحت سے ایسے کہا جا سکتا ہے کہ ہمارا دماغ ہمیشہ مصروف کار رہتا ہے اور مختلف شعوری کیفیات سے گذرتا ہے جیسے جاگنا، سونا، غنودگی، چستی، سستی یا پھر جذباتی اور بور وغیرہ اور یہ سب حالتیں مختلف دماغی کیفیات پیدا کرتی ہیں۔ ہمارا شعور جس سے ہم دنیا میں رہتے اور سوچتے ہیں، ہمارے دماغ کا ایک چھوٹا سا حصّہ ہے (بعض کے نزدیک محض ۱۰٪) جبکہ دوسرے حصے تنفس، حرکتِ قلب، نظام ہضم، چلتے ہوئے بیلنس قائم رکھنا اور آواز کی لہروں کو سننے کی طاقت میں تبدیل کرنے جیسے کاموں میں مصروف رہتا ہے۔ یہ سب کام بھی ایک چھوٹا سا حصہ انجام دیتا ہے اور باقی حصّہ ہمارے خیالات کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہی وہ غیر مقبوضہ وادی ہے، جو تصورات میں ایک نئی کار رلینے یا کسی کی معیوب تصویریں کھینچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جب ہم بادلوں یا لکڑی کے دلفریب نقش ونگار دیکھتے ہیں تو یہ ہمارے تصور کا کرشمہ ہے کہ مختلف شبیہات نظر آتی ہیں۔ ان غیر مبہم شبیہات (CHAOS) کو دماغ کوئی صحیح نام نہیں دے سکتا ہے

[1] مقدمہ ابن خلدون مصنفہ علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون جلد اول ترجمہ راغب رحمانی دہلوی ص ۳۰۶

بلکہ مزاحمت پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد یادداشت کی باری آتی ہے، جو بہت ہی وسیع اور دماغ کا ایک بڑا حصّہ ہوتی ہے۔ تب خواب دیکھنے کی باری آتی ہے۔ یہاں پر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ہم ہر وقت خواب دیکھتے رہتے ہیں، حتّٰی کہ جب جاگتے ہوتے ہیں لیکن یہ سب چرخے لاشعور میں چلتے رہتے ہیں۔ ان کو ہم خواب نہیں کہہ سکتے لیکن یہ دماغی مصروفیت خواب دیکھنے کے بہت قریب ہے۔ سونے کے دوران کسی خاص دماغی بجلی کی لہروں کے درمیان ہم خواب دیکھتے ہیں اور یہ ہماری یادداشت میں محفوظ ہو جاتے ہیں (اسی لئے بسا اوقات یہ ہمیں یاد رہتے ہیں)۔

مندرجہ بالا کو ذہن میں رکھتے ہوئے، اب ذرا سوچیں کہ ہمارا دماغ اور روح جب آرام کی کیفیت میں ہوتے ہیں تو ان سب غیر مبہم تصاویر کا قدیم و جدید یادداشت کا تجزیہ کرتے ہیں۔ وہ خیالات، جذبات، اندازوں، عمل، ردِّ عمل کو مختصر یادداشت میں دیکھتے ہیں، اسمیں ہماری زندگی کے ڈھنگ طور طریقے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کے انداز ہوتے ہیں۔ دماغ اعتقادات کو بھی دیکھ رہا ہوتا ہے، خواہ ہم نے ان کو پامال کیا ہو، وہ نفسیاتی وجدان کے ذریعہ ان کو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہ سب معلومات اور لاشعوری اطلاعات، جن پر آپ کا عمل دخل نہیں ہوتا ہے، جو مبہم خاکوں پر منحصر ہوتی ہیں، کو ایک علس میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ فلم ہمارے ذہن کے پردہ سکیس پر چلتی ہے اور اس کو ہم خواب کہتے ہیں۔

لیکن کیا یہ خوب نہ ہوتا اگر یہ خواب آسان ہوتے۔ دراصل خواب ہماری زندگی اور روح کے حالات سے متاثر ہوتے ہیں اور یہ اثر بہت ساری اقسام پیدا کر دیتا ہے، ان کو ہم پیغمبری، شیطانی اور نفسانی وغیرہ میں تقسیم کر دیتے ہیں اور ان کا ہم مطالعہ کرتے ہیں تاکہ ان سے مستفیض ہو سکیں۔ ہمارا دماغ اور روح، مغز کے ساتھ مل کر ایک بہت ہی اعلیٰ قسم کا کمپیوٹر بناتا ہے، یہ کیسے کام کرتا ہے اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو، اللہ تعالیٰ کو، ہمارے مستقبل اور ایک دوسرے کو سمجھنا ہوگا۔ بہت ساری چیزیں خوابوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں جیسے کہ اچھی جسمانی و ذہنی صحت، تفریحات کسی ایجاد کے بارے میں علم اور حتیٰ کہ مالی فوائد بھی۔

☆ خواب ہماری توجہ کیوں چاہتے ہیں:

خوابوں پر توجہ دینی اس لئے ضروری ہے کہ ان کو حل کر کے ہم وہ بہت سے فوائد حاصل کر سکتے ہیں، جن

سے عام طور پر بے خبر ہوتے ہیں۔ خواب جن مسائل کا حل پیش کرتے ہیں ان میں مندرجہ ذیل اہم ہیں:

- تخلیقی مسائل کا حل - بیماری سے صحت یابی - زیادہ ذہنی سکون

سب فوائد میں ایک چیز مشترک ہے، وہ یہ کہ ذاتی معلومات میں خوابوں کا عمل دخل جو عام طور پر شعوری ذہن کو حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر خواب بتا سکتے ہیں کہ ہم اپنے کام کے چیلنج کے متعلق کتنے فکر مند ہیں قبل اس کے کہ کام کی پریشانی شروع ہو اور خواب یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ آپ کو فلو (Flu) ہونے والا ہے کیونکہ آپ کا اندرونی نظام کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ نیز خواب یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ آپ اس مرض سے کیسے بچ سکتے ہیں۔

اگر آپ اپنے خوابوں پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ آپ اپنے آپ کو آنے والے مقابلے کی ریہرسل بھی کرتے ہوئے پائیں گے۔ کہیں تقریر کر رہے ہونگے یا پیانو کی مشق کر رہے ہونگے یا پھر نئے کھیل کی مشق کر رہے ہونگے۔ جب آپ اپنے خوابوں کی زندگی سے مانوس ہو جائیں گے، جب آپ ان کو اپنی مشکلات کے حل کے لئے استعمال کریں گے تو اُن سے بہتر فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ ایسی سینکڑوں مثالیں ملیں گی کہ میوزک کی دھنیں، شاعری اور سائنسی مسائل کا حل خوابوں کے ذریعہ سامنے آیا۔

آپ کے خواب آپ کے لئے ایک با اعتماد آئینے کا کام دے سکتے ہیں جو آپ کے قوی اور کمزور پوائنٹس آپ کو دکھا سکتے ہیں۔ اپنے خوابوں پر دھیان دے کر آپ اپنی علمیت بڑھا سکتے ہیں اور یہ وقت کے ساتھ ساتھ بیحد بڑھ سکتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر خواب اتنے ہی کارآمد ہیں تو پہلے ان کے بارے میں کیوں نہیں سنا؟ خوف، لاپرواہی، جھوٹی عبادت اور لا مذہبیت غالباً اس کے جواب ہیں، خوف کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔

خواب کا کچھ حصہ یاد رکھنا الگ بات ہے لیکن خواب پر خاص دھیان دینا الگ۔ خوابوں کی ایک حقیقت ہے اور جو بھی خوابوں کی دنیا کو حقیقی دنیا کے ساتھ ملاتا ہے تو ڈر ہے کہ وہ اس ادارے میں قید ہو جائے۔ اور یہی بات ہے جس سے لوگ ڈرتے ہیں کہ جب تک کوئی ذہنی مرض پیدا نہ ہو آپ خوابوں اور عام زندگی کو گڈمڈ نہیں کر سکتے۔ دوسرا ڈر یہ ہے کہ خواب تو ہر حقیقت کو آشکارا کر دیں گے جنہیں آپ پسند بھی نہ کرتے ہوں، ایسا عموماً بھی نہیں ہوگا، خواب بہت غور سے ان باتوں کا تجزیہ کریں گے جن سے آپ کو نقصان پہنچ سکتا ہے یا جن کی وجہ سے آپ پریشان ہو سکتے ہیں۔

☆ ہوسکتا ہے آپ کے خواب آپ کو کچھ بتانا چاہتے ہوں؟

آپ کے خواب حقیقت بن سکتے ہیں۔ جی ہاں یہ ممکن ہے بشرطیکہ آپ اپنے اندر کی قوت اور طاقت کا ٹیپ سمجھنا سیکھ لیں۔ خواب دیکھتے ہوئے آپ اپنی دنیا کے بارے میں اپنے خدشات ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے خوابوں کے بارے میں غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اُن کا سر پیر نہیں، یہ دراصل آپ کے لئے لاشعور کا پیغام ہوتا ہے، جس میں آپ کی دیرینہ خواہشات چھپی ہوئی ہوتی ہیں اور معلومات کا بیش بہا خزانہ ہوتا ہے۔ ان پیغامات سے فائدہ اُٹھانے کے لئے، آپ کو صرف ان معلومات کو کھولنا یا حل کرنا ہوتا ہے۔

ہمارے خوابوں میں، خواہ سوتے میں دیکھیں یا جاگتے میں، ہم اپنی ایک خوبصورت دنیا پیدا کر لیتے ہیں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ ہم جاگتے خوابوں کو حقیقی دنیا سے زیادہ ترجیح دیتے ہیں کیونکہ جاگتے خوابوں میں ہم ایک مسرت سے بھرپور خوشی میں ڈوب جاتے ہیں۔ ہمارے خوابوں میں، ہم جہاں چاہیں جا سکتے ہیں، ہم کوئی بھی ہو سکتے ہیں اور کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ جب ہم خواب دیکھتے ہیں تو ہم محض ایک مسافر ہوتے ہیں، ہم نہ تو اپنی حرکات کو کنٹرول کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے ماحول کو تبدیل کر سکتے ہیں۔

کبھی خواب دبے ہوئے خیالات کی نمائندگی کرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ دن میں جن خیالات کو ہم دبا لیتے ہیں خواب ان کو اظہار کے لئے ایک راہ فراہم کرتے ہیں۔ رات کو جب ہم سوتے ہیں تو خوابوں کی نگری میں چلے جاتے ہیں، وہاں پر ہم آزاد ہوتے ہیں اور وہ وہ کچھ کر گذرتے ہیں جو جاگتے ہوئے کرنا ناممکن ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ "خوابوں کے نام اور کنیتیں ہیں لہٰذا ان ناموں کے ذریعہ ان خوابوں کی تعبیر کیا کرو۔" باطنی شکل کا ظاہری صورت بدلنے کا نام حلم (خواب) ہے اور اس کے برعکس یعنی ظاہری صورت کو باطنی صورت میں بدلنے کا نام "تحلیل نفسی" ہے۔

لوگوں کے خوابوں کی تفسیر کے ذریعہ ان کے مخفی امور تک پہنچنے اور ان کی نفسیاتی تحقیق کرنے کا طریقہ کوئی نیا نہیں ہے کہ خیال کیا جائے کہ فرائیڈ پہلا شخص تھا، جس نے یہ نفسیاتی طریقہ ایجاد کیا۔ ایسا نہیں ہے، بلاشبہ مسلمانوں میں بھی ایسے ذہین اور نابغہ روزگار شخصیات موجود ہیں، جنہوں نے فرائیڈ سے بہت پہلے یہ طریقہ ایجاد کیا،

ان میں ایک علامہ محمد ابنِ سیرین ہیں جنہوں نے تیرہ صدیوں پہلے اپنے تجارب سے دنیا کو آگاہ کیا اور ان کے بعد بھی کثیر تعداد میں علماءِ اسلام آئے جنہوں نے اس علم کی جانب توجہ مبذول کی۔

ایسے اشخاص کثیر تعداد میں موجود ہیں جنہوں نے خوابوں کے ذریعہ ماضی و حال کے مجہول حقائق کی تحقیق تک رسائی حاصل کی ہے، بسا اوقات ایسا ہوتا ہے خواب میں ایسے حقائق کے متعلق، جن کا خیال بھی صاحب خواب کے دل یا اس کے ضمیر باطن میں نہیں گذرتا واضح صورت کی خبر دے دیتا ہے۔ خواب کا یہ حصہ مقدار میں زیادہ ہے جس سے انکار ممکن نہیں ہے اور نہ تکذیب ہوسکتی ہے، شرق و غرب میں ایسے افراد موجود ہیں جنہیں اس قسم کے خواب آچکے ہیں یا جو عبادات کے ذریعہ اپنے مسائل حل کرنے کے لئے خواب تخلیق کر چکے ہیں اور مقصد میں سرخرو رہے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ "بشریٰ من اللہ تعالیٰ" یعنی ایسے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری ہیں اور یہ الہام ربانی کی ایک نوع ہے۔ یہ خواب اتنے زیادہ ہیں کہ اگر ہر زمانے کے خوابوں کو جمع کیا جائے تو ایک بڑی کتاب تیار ہو جائے۔ فرائیڈ نے اس قسم کے خوابوں کے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی کر سکتا تھا کیونکہ فرائیڈ ایک مادہ پرست شخص تھا اور اس قسم کے خواب کا اقرار اصل میں روحانی اصول، مافوق المادہ عالم کی تصدیق ہے۔

بہر حال بعض اقسام ایسی ہیں جن کی تفسیر و تعبیر تحلیل نفسی اور مادی اسکول کے اصولوں سے نہیں ہوسکتی بلکہ ایسے خوابوں کی تفسیر طبیعت و مادہ کے ماورء امور پر اعتقاد رکھنے اور خدا کے وجود کو ماننے والوں کے اصول کے مطابق ممکن ہوسکتی ہے، بعض خوابوں میں باطنی پہلو اور روحانی الہام اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ نبی کریم ﷺ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "رؤیائے صادقہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے"۔

☆ خوابوں کے بارے میں علمائے اسلام کے اقوال :

خوابوں کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ علماء اور اکابرین دین نے اس پر خصوصی توجہ دی ہے۔ اہمیت اُجاگر کرنے کے لئے [1] ذیل میں چند کے اقوال درج ہیں:

- حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: "اگر کوئی مؤمن خواب دیکھے تو اس کی تعبیر جاننی اس پر واجب ہے تاکہ نیک خواب سے خوشی حاصل ہو اور بُرے خواب سے امن میں رہے"۔

- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواب ایک نعمت ہے، اُسی نعمت کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کی بشارت اور جبرئیل کی زیارت نصیب ہوئی۔

- ابن خلدون کا بیان ہے کہ: جب نفس انسانی، جسمانی مصروفیت سے فارغ ہوتا ہے تو وہ روحانیت کی طرف مائل ہو جاتا ہے، اس موقع پر خواب میں جو صورت حال پیدا ہوتی ہے وہ رؤیائے صادقہ کہلاتی ہے۔

- حضرت امام غزالی نے فرمایا: جو بھی خواب دیکھا جائے، وہ محض خیالی اور بے مطلب نہیں ہوتا بلکہ اس کے اندر کوئی نہ کوئی حقیقت ضرور ہوتی ہے۔

- ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ نے فرمایا: خدا کے نیک اور برگزیدہ بندوں کو دنیا ہی کے اندر خوابوں کے ذریعہ بشارت ہوتی رہتی ہے۔

- حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب روح کو حجاب سے فرصت ملتی ہے اور حجاب دور ہو جاتے ہیں تو اس میں یہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ کمال علم اور اسرار الٰہی اس پر بے نقاب ہوں اور یہ کیفیت خواب کے عالم میں رونما ہوتی ہے۔

اگرچہ ہر قوم کے دانشوروں نے خواب کے اور اس کی تعبیر کے متعلق اپنی عقل و دانش کے مطابق علم کے موتی بکھیرے ہیں مگر علماء اور حکماء اسلام نے اس ضمن میں جتنی محنت و تجسس اور تحقیق و تدوین سے کام لیا ہے، وہ اپنی مثال آپ ہے۔

---

[1] خواب نامہ یوسفی، شیخ محمد حسین آزاد اجمیری ص ۱۲

☆ خوابوں کی تاریخ :

خوابوں کی تعبیر کا سلسلہ ۴۰۰۰ سے ۳۰۰۰ قبل مسیح سے شروع ہوا۔ اس زمانے کے لوگ گارے یا چکنی مٹی کی تختیوں پر اپنے خواب لکھ لیا کرتے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شروع میں لوگ خواب اور حقیقت میں تمیز نہیں کر پاتے تھے اور خواب کو حقیقت کی ہی کڑی جانتے تھے لیکن خوابوں کی دنیا ایک مسلّم حقیقت تھی۔

یہاں پر ایک چینی دانشور چنگ ژو کا اقتباس دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:
"میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک تتلی ہوں اور تتلی کی مانند اِدھر اُدھر اُڑتا پھر رہا ہوں...
اچانک میری آنکھ کھل گئی ...
اب میں یہ نہیں جانتا کہ اُس وقت میں ایک آدمی تھا اور تتلی کا خواب دیکھ رہا تھا
یا یہ کہ میں ایک تتلی ہوں اور اب آدمی ہونے کا خواب دیکھ رہا ہوں ..."

ہر زمانے میں ہر قوم نے اسے سمجھنے کی کوشش کی مگر ابھی تک یہ اِسی طرح لاینحل ہے۔ روم اور یونان کے دور حکومت میں فوجی جرنیلوں کے ساتھ معبر بھی جنگ میں شریک ہوتے تھے کیونکہ ان کے بقول خواب بہت اہم ہوتے تھے اور دیوتاؤں کا پیغام لاتے تھے۔ خوابوں کو مذہبی رنگ میں دیکھا جاتا تھا یہاں تک کہ سفر میں پجاری معبر کا کام کیا کرتے تھے۔ جو لوگ شگفتہ خاطر (vivid) یا کوئی انوکھا خواب دیکھتے تھے تو اس کو دیوتاؤں کا اوتار اور معزز مانا جاتا تھا۔ جو لوگ خوابوں کی تعبیر بتا سکتے تھے ان پر دیوتاؤں کی نوازش سمجھی جاتی تھی۔ بائیبل میں ۷۰۰ سے زائد خوابوں کا ذکر ہے، سب سے مشہور حضرت دانیال اور حضرت یوسف کے خواب ہیں۔ ہر دور میں لوگوں کا رجحان خوابوں کی تعبیر جاننے میں ہی رہا ہے۔

پیغمبری خواب دیکھنا بھی لوگوں کی خواہش ہوتی تھی، ایسے خواب جن میں ان کو تنبیہ کی جاتی تھی یا پھر کوئی نوید یا نصیحت کی جاتی، تو اُن کے عقیدے کے مطابق یہ روحوں کی طرف سے یا دیوتاؤں Deity کی طرف سے یا پھر مُردوں کی طرف سے یا شیطان کی طرف سے ہوتے تھے۔ بعض اوقات خواب سیاسی اور فوجی لیڈروں کی غلطیوں اور ایکشنز کی نشاندہی کرتے ہیں اور بعض اوقات بیماری کے لئے مفید دوا بھی تجویز کرتے ہیں۔ یہ ہماری غلطیوں کی

نمک پاشی بھی کرتے ہیں اور خواب دیکھنے والے کو اس کا حل بھی پیش کرتے ہیں۔ یونانی اور قدیم چینی اپنے نئے کام کی ابتدا کے لئے خوابوں کے منتظر رہتے تھے۔

خوابوں میں وہ جگہیں اور مقامات دکھائی دیتے ہیں، جہاں جہاں درحقیقت ہماری روح پہنچتی ہے۔ چینیوں کا تو اعتقاد ہے کہ روح اس جہاں کو چھوڑ کر کہیں اور جاتی ہے اور اس دوران میں اگر سونے والے کو اچانک اُٹھایا جائے تو روح جسم تک نہیں پہنچ پاتی۔ اس وجہ سے کچھ چینی الارم کلاک سے بھی دور بھاگتے ہیں۔ کچھ امریکن قبیلے اور میکسیکن بھی ایسے نظریات رکھتے ہیں کہ ان کے بڑے بوڑھے اُن کے خوابوں میں رہتے ہیں اور غیر انسانی شکل و صورت بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ خوابوں کو اپنے آباؤ اجداد سے ملنے کا ذریعہ اور خوابوں کو زندگی کا مشن اور کردار بتانے میں بھی معاون سمجھتے ہیں۔

سگمنڈ فرائیڈ کا نظریہء تحلیل نفسی:

انیسویں صدی کے اوائل میں خوابوں کو یہ کہکر رد کر دیا گیا کہ یہ ہاضمے کی خرابی، ماحول کے شور شرابے اور اضطراب کو روکنے کی وجہ سے دکھائی دیتے ہیں اور ان کا کوئی مطلب نہیں لیکن بعد میں ۱۹ویں ہی صدی میں وائینا یونیوسٹی کے پروفیسر Sigmund Fraeud نے خوابوں کی اہمیت، حقیقت اور اس کے مطالب پر زور دیا اور علم خواب کو پھر زندہ کیا۔ ۱۹۰۰ء میں اس کی ایک کتاب The Interpretation of Dreams شائع ہوئی، جس کو اگر خوابوں پر جدید تحقیق کا سنگ بنیاد کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

فرائیڈ کی نفسیاتی تعلیمات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے نزدیک کثیر التعداد سادہ خلقی میلانات جو اس کے خیال میں دوران ارتقاء میں ممتزج ہو کر شہوانی حیات کا باعث بننے والے ہیں، زمانہ شیر خواری سے ہی عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے بچے کو شہوانی لذت حاصل ہوتی ہے۔ کچھ ہی دنوں کے بعد محتسب اجتماعی ماحول کی رہنمائی میں شکل پذیر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اب اس محتسب کے رجحانات اور شہوانی ہیجانات میں اکثر تنازع واقع ہوتا ہے اور محتسب کے رجحانات غالب آتے ہیں اور بچپن کے شہوانی رجحانات کو دبانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا تشریحات سے ہم فرائیڈ کے نظریہ کو باآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ فرائیڈ اس عقیدے کی صداقت کا

معترف ہے کہ اتفاقی احساسی ہیجانات مثلاً آوازیں، دباؤ مافی الاحکام کو محیض کرنے میں بہت دخل رکھتے ہیں۔ لیکن اس کا خیال ہے کہ جو تعبیر، خواب دیکھنے والا اس احساسی ارتسام کی کرتا ہے وہ مزید توجہ کا محتاج ہے اور یہ درست بھی ہے۔ ساتھ ہی اس کا خیال ہے کہ خواب کا کوئی حصہ بھی اتفاقی نہیں ہوتا۔ خیال یہ ہے کہ یہ ان ہیجانات کا مسخ شدہ مظہر ہے جو "لاشعور" کے ضبط شدہ مؤلفات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

یہ ہیجانات ہرصورت میں ہیجانی ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام مؤلفات زمانہ شیرخواری میں جنم لیتے ہیں۔ فرائیڈ کا یہ نظریہ کہ خواب، خواب دیکھنے والے کی کسی خواہش کو پورا کرتا ہے، جبکہ خوابوں کی تاثری حیثیت کا انحصار اس بات پر ہے کہ جو تنازع خواب میں ظاہر ہو رہا ہے اس کا حل کہاں تک تشفی بخش ہے۔

جب یہ حل خواب دیکھنے والے کی خواہشات کے مطابق ہوتا ہے تو یہ تاثر خوشگوار صورت اختیار کر لیتا ہے لیکن اکثر خوابوں میں تاثری پہلو ضعیف یا غالب ہوتا ہے کیونکہ تاثر وہاں ہوتا ہے جہاں استحالہ نہیں ہوتا اور خوابوں میں تنازع کا استحالہ ہو چکا ہوتا ہے اور تنازع کا حل علامات کے ذریعہ ہوتا ہے۔

فرائیڈ اور اس کے تحلیل نفسی کے اسکول نے تعلیل خواب میں زمانہ شیرخواری کے تجربات کی اہمیت میں بہت مبالغہ کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ عقیدہ بھی پیش کیا ہے کہ اگر خواب میں خواب دیکھنے والا بالضرور اپنے اوائل عمر کی طرف عود کرتا ہے یعنی وہ طریقہ اختیار کرتا ہے جس کا اس کی گذشتہ زندگی سے تعلق ہے۔

مختصراً فرائیڈ کا نظریہ یہ ہے کہ خواب میں ان تنازعات کو سونے کی حالت میں حل کرنے کی کوشش کرتا ہے جو حالتِ بیداری میں خلل انداز ہوتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو خواہشات اور آرزوئیں بقول فرائیڈ خواب میں پوری ہوتی ہیں، وہ بھی تو کسی نہ کسی تنازع پر دلالت کرتی ہیں کونکہ اگر آرزوؤں کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہو تو پھر آرزو پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔

فرائیڈ اس پر معترض نہیں کہ خواب کا مقصد خواہش یا تمنا کی صورت میں بیان کیا جائے بلکہ اس کا اعتراض اس عقیدے پر ہے کہ خواب بالضرور خواہش یا تمنا کی صورت میں بیان کیا جائے۔ فرائیڈ کا اعتراض اس عقیدے پر ہے کہ خواب بالضرورت تمنا کو پورا کرتا ہے۔ اس نے اکثر خواب اس قسم کے بیان کئے ہیں جن میں خواہش یا تمنا پوری ہونے کے بجائے ناکام رہتی ہے۔

☆ خوابوں کے بارے میں اقوامِ عالم کے نظریات:

قدیم مصریوں کا نظریہ :

ابتدا میں مصری خوابوں کو ایک ما فوق الفطرت چیز اور دیوتاؤں کی طرف سے بدبختی یا نیک بختی کا عندیہ کہتے تھے۔ اس طرح ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ مصری خوابوں کی تعبیر کرنے والی اولین قوم تھی، اس بات کو اس سے بھی تقویت ملتی ہے کہ انہوں نے ایک تعبیر نامہ بھی بنا رکھا تھا جس میں ہر خواب سے برآمد ہونے والے نتائج درج تھے۔ مصریوں ہی نے سب سے پہلے خوابوں کو اپنی پریشانیوں کے حل کے لئے استعمال کرنا شروع کیا، انہیں جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو اپنی پریشانی کے حل کے لئے دیوتاؤں سے دعا مانگتے ہوئے اپنی عبادتگاہ میں جا کر سو جاتے اور صبح کو پجاری سے (جو غیب کا جاننے والا سمجھا جاتا تھا) اپنا خواب بتا کر اُس کی تعبیر پوچھ لیتے اور اس کے مطابق عمل کرتے۔ اہل مصر بھی خوابوں کو الہام یا بشارت سمجھتے تھے اور انہیں اپنے معبدوں میں دیکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

مصریوں کا بنیادی عقیدہ یہ تھا کہ نیند کی حالت میں انسان کی حس بیداری کے مقابلے میں زیادہ تیز ہوتی ہے، دماغ، کان آنکھیں اور دوسرے اعضاء کی حس معمول سے بڑھ جاتی ہے، اسی وجہ سے انسان سوتے میں ایسی ایسی باتیں دیکھتا اور محسوس کرتا ہے جو عالمِ بیداری میں ناممکن ہوتی ہیں، گویا نیند کے عالم میں روح اور زیادہ بیدار ہو جاتی ہے۔

اہل بابل کا نظریہء خواب

اہل بابل بھی خوابوں کو الہامی درجہ دیتے تھے اور انہیں خوابوں کے دیوتا سے منسوب کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جب دیوتا کسی کے پاس آنا چاہتے تھے تو خوابوں کے ذریعہ آتے تھے اور مستقبل یا صحت کے بارے میں اطلاعات فراہم کرتے تھے۔ خواب دیکھنے کے لئے خاص گانا گایا جاتا اور دیوتا کے ہیکل میں رات گذاری جاتی تھی۔ بابلیوں کے بادشاہ اشوبنی پال کی ایلم کے ساتھ لڑائی بھی ایک خواب کا نتیجہ تھی۔

یونانی فلسفہء خواب :

یونانیوں نے آٹھویں صدی قبل مسیح تک تو خوابوں کے بارے میں سنجیدگی سے سوچا بھی نہیں تھا البتہ ہومر نے اپنے Iliod میں ایک منظر بیان کرتے ہوئے اگمنن کو زیس (دیوتا) سے خواب میں ہدایات لیتے ہوئے بتایا ہے۔

یونانیوں کا بھی مصریوں اور اہل بابل کی طرح اعتقاد ہے کہ خواب دیوتاؤں کے پیغامات ہوتے ہیں جن کی تعبیر صرف پجاری ہی بتا سکتے ہیں۔ انہی دونوں قوموں سے یونانیوں نے اور بھی بہت سے سیارچوں کے علوم سیکھے۔ خواب ان کے علاج میں بھی معاون ہوتے تھے، طبیب ان کو مختلف مندروں میں بھیجتے تھے، جہاں پر پجاری ان سے مذہبی رسومات کرانے کے بعد سُلاتے اور مریض یہ یقین رکھتے کہ دیوتا انکو اچھی صحت کی خوشخبری دیں گے۔ وہ ایک کے بعد دوسری اور تیسری رات گذارتے، بعض اوقات تو مہینوں لگ جاتے حتی کہ مطلوبہ خواب دکھائی دے جاتا۔ خوابوں کی زیارت کے لئے سب سے مشہور معبد اپیڈارس کا ایسکلا پیس (Aesculapius) تھا۔

خوابوں کی حالیہ تعبیر کے لئے پہلا قدم پانچویں صدی قبل مسیح میں اُٹھایا گیا، جب یونانی فلاسفر حیراکلڈیس نے انکشاف کیا کہ خوابوں کی دنیا انسان کے اپنے اندر ہوتی ہے۔ یہ اُن فلاسفروں کی مخالفت میں تھا جو خوابوں کو دیوتاؤں سے منسوب کرتے تھے۔ تقریباً ہر یونانی فلاسفر نے خوابوں کی حقیقت کو پانے کے لئے اپنے گھوڑے دوڑا دیئے۔ پلیٹو (Plato) انہی فلاسفروں میں سے ایک تھا جس نے بتایا کہ کس طرح خواب انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اُس نے بتایا کہ سوکریٹس میوزیشن اس لئے بنا کہ اس کو خواب میں ایسا کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔

آخر کار ارسطوٹل (Aristotle) نے حیراڈیٹس کی تھیوری کو انتہا پر پہنچایا اور خواب دیوتاؤں کا پیغام ہوتے ہیں، اُس نے خوابوں اور خواب دیکھنے پر تحقیق شروع کی نیز بتایا کہ پیغمبری خواب محض اتفاقات ہوتے ہیں کہ واقعات جوں کے توں سامنے آجاتے ہیں اور سب سے اچھا معبروہ ہے جو ان اتفاقات کو ہضم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اُس کے بقول خواب پانی میں بننے والے عکس کی مانند ہیں اور یہ دن بھر کی مصروفیات و واقعات ہوتے ہیں جو خواب کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

اریسٹوٹل نے تھیوری کو اور آگے بڑھانے میں مدد کی کہ خواب انسانی تندرستی کے بارے میں انکشافات کرتے ہیں۔ اس نے بتایا کہ ایک ڈاکٹر مریض کا خواب سن کر اس کے مرض کی تشخیص کر سکتا ہے۔ ہپوکریٹس (Hippocrates) جو جدید ادویات کا بانی مانا جاتا ہے، اس نے بھی اس تھیوری کی موافقت کی اور اس کے علاوہ آجکل کے کچھ ڈاکٹر ایسا ہی کرتے ہیں۔ گیلن، ایک یونانی نژاد رومی ماہر طبیعات نے اریسٹوٹل کی اس تھیوری کو اور آگے بڑھایا۔

خوابوں کے رومی اعتقادات:

حالانکہ مصریوں نے خوابوں پر ایک بہت قدیم کتاب کیسٹر بیٹی پیپرس کے نام سے لکھی ہوئی تھی لیکن خوابوں کی تعبیر کے نام سے رومن آرٹیمیڈورس (Roman Artemidorus) نے سنہ 150 AD میں ایک مستند کتاب لکھی جو 5 جلدوں پر مشتمل تھی۔ آرٹیمیڈورس، جو بہت ذہین اور تیز تھا، کا خیال تھا کہ خواب ہر دیکھنے والے کے لئے منفرد ہوتے ہیں اور اس آدمی کا پیشہ سماجی مقام اور صحت، خواب کے رموز کو متاثر کرتے ہیں۔ اس موضوع پر دوسری کتاب ایسٹرامیکس (Astrampsychus) نے لکھے جو انگریزوں کی لکھی کتابوں سے ملتی جلتی ہے۔ اسمیں کچھ عجیب سی تعبیرات بھی دی گئی ہیں جو دل کو نہیں لگتیں جبکہ کچھ آجکل بھی صحیح مانی جاتی ہیں جیسے خواب میں ننگا بیٹھنے کا مطلب، جائیداد کا نقصان ہوتا ہے۔

بائبل کا نظریہء خواب

جب مذہب عیسائیت کی ابتدا ہوئی تو انہوں نے خوابوں کو ایک مافوق الفطرت کے طور پر پیش کیا۔ قدیم ٹیسٹامنٹ میں کافی خواب کا ذکر ہے، جس میں مشہور یعقوب کی سیڑھی (زمین سے جنت) کا خواب ہے۔ اس کے علاوہ دانیال کی کتاب میں مرقوم بیبلون کے بادشاہ کا دلچسپ خواب، جو ۵۶۲ قبل مسیح میں وفات پا گیا تھا۔ اس میں اس نے ایک خوبصورت درخت کا خواب دیکھا، جس پر پرندے گھونسلے بناتے تھے اور جانور اس کے نیچے آرام کرتے تھے۔ لیکن ایک دن جنت سے اُس درخت کو کاٹنے اور بادشاہ کو اس کے تنے کے ساتھ باندھنے کا حکم آیا۔ بادشاہ نیبکدنزر (Nebuchadnezzer) نے دانیال کو بلایا کیونکہ وہ خوابوں پر دسترس رکھتے تھے۔ انہوں نے بتایا کی درخت بادشاہ کی طاقت اور دبدبہ ہے۔ جب درخت کو کاٹا گیا تو بادشاہ کی طاقت ختم ہوگئی اور وہ گھاس سے دور محض ایک جانور رہ گیا۔ دانیال نے بتایا کہ یہ خواب اس کو یہ بتانے کے لئے دکھایا گیا ہے کہ اس بادشاہ کے اوپر ایک اور طاقت ہے جیسے کہ وہ خود زمین پر جانوروں کے اوپر ایک طاقت ہے۔

عیسائیوں کے ایک حلقے نے اس معبود کی تبلیغ شروع کردی جو خوابوں میں دکھائی دیتا تھا، اُن میں سے ایک سینٹ جان کریسوسٹم تھا، جس کا کہنا تھا کہ ہم اپنے خوابوں کے ذمہ دار نہیں بلکہ ہم جو کچھ خوابوں میں دیکھتے ہیں اُن کے لئے ہمیں شرمندہ ہونا چاہئے۔ کلیسا سینٹ آگسٹائن اور سینٹ جیروم کے دوراہبوں نے دعویٰ کیا کہ خوابوں نے اُن کی زندگی کو یکسر تبدیل کردیا۔ مارٹن لوتھر جو پروٹسٹنٹ فرقے کا بانی تھا، اُس کا خیال تھا کہ خواب شیطانی گورکھ دھندا ہیں

صرف مصری، یونانی، رومی یا مسیحی نہیں ہیں جو خوابوں کی تعبیر میں جلدی کے خواہشمند ہوتے ہیں، ایک گمنام ایرانی مصنف کے مطابق خواب کی تعبیر اُسی دن ہونی چاہئے جس دن کہ دیکھا۔ مذہبی فرقہ زوروسٹیرین (Zoroastrians) بھی اسی رائے کا حامی ہے بلکہ انہوں نے تو مہینے کے دنوں کے نام بھی اسی کے مطابق رکھ دیئے ہیں جیسے کہ مہینے کی دوسری تاریخ بہمن۔ اُن کے مطابق جو کچھ خواب میں دیکھا، وہ چار دن میں پورا ہو جائے گا لیکن اگر کسی خواہش کو دل میں بسا لیا جائے یا اس کے لئے آس لگا لی جائے تو مایوسی ہوتی ہے۔

جبدرحاکم (Gabdorrhachamn) ایک قدیم مشہور عربی معبر گزرا ہے، اس کا پختہ عقیدہ تھا کہ خواب سچے اور رحمانی ہوتے ہیں اور ان کی تعبیر صرف وہی شخص بتا سکتا ہے جس کی روح پاکیزہ ہو، اخلاق صالحہ کا حامل ہو اور اپنے وعدے اور الفاظ کا سچا ہو۔ لیکن اس کی تعبیریں، خواب کے رموز کے بجائے اس کے اپنے خیالات اور سوچ کی عکاسی کرتی ہیں، جیسے کہ خواب میں زبان کا چھوٹا ہونا اس کے نزدیک غیر معقول طور پر چھوٹا ہونا یعنی فحش کلامی یا گالی گلوچ کرنا ہے۔

امریکیوں کا نظریہ :

شمالی امریکا کی بعض اقوام خواب کو الہام اور کشف کا درجہ دیتے تھے اور خواب کے ذریعہ دیوتاؤں سے بشارت حاصل کیا کرتے تھے۔ اس کے لئے روزہ رکھتے اور کسی ہیکل میں یا پہاڑ پر جا کر سوتے تھے۔ اُن کا عقیدہ تھا کہ دیوتا خواب میں آ کر ہدایات دے جایا کرتے تھے، جن پر عمل کر کے وہ اپنا مقصد یا صحت حاصل کر لیتے تھے۔ ہدایات اشاراتی زبان میں ہوتی تھیں جن کے حل کے لئے معبرین کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں۔

یورپی اقوام اور خواب :

انیسویں صدی کے اوائل تک یورپین خوابوں کے بارے میں بڑے متجسس تھے۔ رابرٹ کراس اسمتھ وہ پہلا شخص تھا جس سے خوابوں کی دیوانگی شروع ہوئی اور اس نے رافیل کے قلمی نام سے ایک کتاب 'رائل بک آف ڈریمز' لکھی اور بڑا کامیاب رہا۔ لیکن یہ الفریڈ مورے (جو ایک فرانسیسی ڈاکٹر تھا) کے خوابوں کی تعبیر کتاب لکھنے تک تھا کیونکہ یہ کتاب اس نے ۳۰۰۰ سے زائد خوابوں کے مطالعے کے بعد لکھی تھی، خارجی اُکسانے والے عناصر وہی تھے جو ہمارے خوابوں میں ہوتے ہیں۔

خوابوں کے بارے میں اسلامی نظریہ :

خاتم النبیین محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں: رحمانی، شیطانی اور نفسانی رحمانی، حق تعالی کی طرف سے بشارت ہے، دوسری قسم شیطانی وسوسہ ہے، تیسری قسم وہ بات ہے جو خیال میں جم جاتے ہیں اور شوق کی وجہ سے اسی کو خواب میں دیکھتا ہے۔ بشارت یہ ہے کہ جو کچھ نیکی بدی فرزندِ آدم پر آنے والی ہوتی ہے، حق تعالی کا مقرر کردہ فرشتہ (ملک الرؤیاء) اس کی اطلاع کرتا ہے جبکہ خواب شیطانی میں فرشتہ اس کو ڈراتا ہے اور آنے والی چیز کی اطلاع دیتا ہے تاکہ خواب دیکھنے والا اطاعت کرے اور گناہ سے بچے اور اس کے باعث عبادت اور فرمانبرداری کرے اور آنے والی بدی سے امن میں رہے۔ نفسانی خواب دراصل دن بھر کی مصروفیات ہوتے ہیں جو دماغ کے حافظہ میں جمع ہوتے رہتے ہیں، رات کو جب دماغ پُرسکون ہوتا ہے تو یہ سب لاشعور سے نکل کر دماغ کی اسکرین پر چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض حل طلب معاملات کا حل ملتا ہے اور بعض فضول خواب یا غیر آسودہ خواہشات بھی ظاہر ہوتی ہیں، ان کو اضغاث احلام کہتے ہیں۔

مبشرات (سچے خواب) کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ خواب کو نبوت کا چھیالیسواں جز کہا گیا ہے اور رسولِ اکرم ﷺ نے نیک بندوں کے لئے مبشرات کی خوشخبری دی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ خواب بھی ایک طرح کی وحی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالی خواب دیکھنے والے کو اس کی بھلائی یا بُرائی سے مطلع کر دیتا ہے، جو اس کو پہنچنے والی ہوتی ہے، تاکہ وہ شخص دنیا میں مغرور نہ ہو جائے اور خدائے ذوالجلال کے حکم سے غافل نہ رہے۔

خوابوں کے بارے میں جدید فلسفہ :

خوابوں کا جدید فلاسفر غالباً سگمنڈ فرائڈ ہی ہے، اس کا نظریہ تھا کہ خواہ خواب خارجی عناصر سے متاثر ہوں تب بھی نامکمل خواہشات کا عکس ہمارے خوابوں میں ضرور ہوتا ہے۔ فرائڈ کے مطابق ہمارے خواب، ہماری غیر آسودہ خواہشات کا عکس ہوتے ہیں، جن کی جڑیں بچپن تک پھیلی ہوتی ہیں، نیز یہ کہ کوئی بھی خواب غیر ضروری نہیں ہوتا ہے، ہر خواب میں کوئی نہ کوئی پیغام چھپا ہوتا ہے۔

بعد ازں ینگ (جو پہلے فرائڈ کا شاگرد رہا) نے فرائڈ کے نظریے سے اختلاف لیا۔ اس کے مطابق خواب ہمیں ہماری خواہشات کی یاددھانی کراتے ہیں، یہ فرائڈ کے نظریے کے بالکل مختلف ہے کہ خواب ہماری خواہشات سے تشکیل دیئے جاتے ہیں جو ہمارے اعتقادات کے لئے شرمناک یا فحش ہوتے ہیں، دراصل یہ ہمارے لاشعور میں ان خواہشات کو چھپانے میں مدد کر رہے ہوتے ہیں۔

آجکل زیادہ تر ماہرنفسیات ینگ کے نظریے سے اتفاق کرتے ہیں کہ جس کی بدولت ہم خوابوں کی ایسی تعبیر کرسکیں جو روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہوسکے۔ آج اگر فرائڈ زندہ ہوتا تو وہ اس نظریے سے ہرگز اتفاق نہ کرتا کہ آپ اپنے خوابوں کی خود تعبیر کرسکتے ہیں جبکہ ینگ کے مطابق یہ مشکل تو ضرور ہے لیکن خواب ہوتے ہی سمجھنے کے لئے ہیں۔

مزید افکار و خیالات:

فرائڈ اور ینگ کی باہمی نظریاتی لڑائی کے باعث خواب اور خواب دیکھنے کی دوسری تھیوریز کو پنپنے کا موقع ملا اور وہ آج بھی آگے بڑھ رہی ہیں۔ یہ بھی خیالات منظر عام پر آئے کہ خوابوں پر کسی نظریے کا ہونا لغو ہے کیونکہ خواب زندگی کی دوسری حقیقت ہے۔ خواب کچھ کے نزدیک بے معنی ہیں تو دوسروں کے لئے وہ لازمی شئے جو زندگی کے ساتھ آتے ہیں۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ خواب ہمارے ذخیرہ یادداشت (Memory) کو صاف کرنے کا ذریعہ ہیں یا خواب ان یادداشتوں کو میموری میں جمع کرتے ہیں، دونوں صورتوں میں یہ بیکار ہیں اور ان پر توجہ نہیں دینی چاہئے۔ اور وہ لوگ بھی ہیں جو مصر ہیں کہ خواب زندگی کے لئے ضروری ہیں اور حیات ان کے بغیر نامکمل ہے۔ تاوقتیکہ ہمیں خوابوں پر کام کرنے کی صحیح روش ملے کہ خواب کیسے کام کرتے ہیں، کہاں سے آتے ہیں، ہمیں یہ طے کرنا ہے کہ ہم اپنے لئے کس نظریے کو صحیح مان کر آگے بڑھیں۔ ہر قوم کے مفکرین نے خوابوں کو مختلف انداز سے سمجھنے اور جاننے کی کوششیں کی ہیں، جس کے نتیجہ میں مختلف نظریات نے جنم لیا مگر یہ مسئلہ پوری طرح حل نہ ہوسکا۔

موجودہ دور میں جبکہ فکرِ انسانی انتہائی عروج پر پہنچ چکی ہے اور بہت سے اسکالرز قدرت کے بہت سے بھیدوں سے واقف ہوچکے ہیں، جدید ماہرین نے قدیم توہمات اور مذہبی روایات سے ہٹ کر خوابوں کا سائنسی انداز سے گہرا مطالعہ کیا ہے اور ماہرین نفسیات بہت سی باتیں منظر عام پر لانے میں کامیاب ہوچکے ہیں، اس کے باوجود ابتک خوابوں کے متعلق واضح طریقے سے کوئی فیصلہ کن بات سامنے نہیں آسکی۔ تاہم اِس ضمن میں مختلف مفکرین کی فراہم کردہ معلومات خوابوں کے راز کو سلجھانے میں معاون ثابت ہورہی ہیں۔

ماہرین نے علم خواب سے متعلق جن اسرار کا سراغ لگایا ہے اور تعبیر خواب کے سلسلے میں جن رموز سے پردہ اُٹھایا ہے اور جو اصول وضع کیے ہیں، اُن کے طفیل خوابوں کو بڑی حد تک سمجھا اور جانا جا چکا ہے، اب ان کی حیثیت پہلے کی طرح ڈھکی چھپی نہیں رہی ہے۔

عہدِ حاضر میں جہاں یہ سمجھا جا چکا ہے کہ خواب محض دماغی افکار اور نفسی رجحان کا مظہر ہوتے ہیں، وہاں انہیں جاننے کے لئے باضابطہ فلسفیانہ اصول مدون کئے گئے ہیں۔ قدیم توہمات اور مابعد طبیعات سے ہٹ کر خالص سائنسی انداز سے خوابوں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ نفسیاتی نقطہء نظر سے خواب کی تشریح اور تاویل کی جاتی ہے۔ یہ شعبہ علم جو پس پردہ تھا آج ایک ایسے باضابطہ قانون کی صورت میں سامنے آرہا ہے کہ اسے سمجھنے میں کوئی مشکل نہیں رہی۔

خواب میں عملی کام: (دلچسپ و عجیب)

بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان خواب میں جو کام کرتا ہے، وہ عملی طور پر انجام دیدیتا ہے۔ ایک جرمن ڈاکٹر جسے دماغ کا علاج کرنے میں مہارت تھی، اس نے خواب میں کام کرنے کے کافی واقعات لکھے ہیں:

- ایک نوجوان نے خواب دیکھا کہ وہ کسی پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہے اور وہاں سے عقاب کا گھونسلہ اُتار رہا ہے۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے یہ خواب سمجھا مگر اس نے دیکھا کہ وہ گھونسلہ اس کی چارپائی کے نیچے پڑا ہے۔

- ایسے ہی ایک خاتون تصویر بنانے سے قاصر تھی، بہت دفعہ کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکی۔ ایک رات وہ سو رہی تھی کہ اسی حالت میں اُٹھ کر کینوس پر جا بیٹھی اور دو گھنٹے میں تصویر تیار کردی۔

- کسی اخبار کے ایڈیٹر نے ایک مضمون نگار سے مضمون لکھنے کی فرمائش کی مگر وہ اس کی تعمیل سے قاصر رہا اور اس نے مضمون لکھنے کا ارادہ ترک کردیا۔ لیکن ایک ہفتے کے بعد اس کا مضمون اخبار میں چھپا، ایڈیٹر نے مضمون کے ساتھ شکریے کے الفاظ بھی لکھے تو اسے سخت تعجب ہوا۔ ایڈیٹر نے اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا مسودہ اسے دکھایا تو بہت حیران ہوا، تاہم اسے مضمون کا لکھنا اور ڈاک میں ڈالنا کچھ بھی یاد نہ تھا کیونکہ اس نے یہ کام حالتِ خواب میں کئے تھے۔

- فوج کے کیپٹن کو یاد آیا کہ اس نے خواب دیکھا کہ اپنی محبوبہ کی فرمائش پر اس کے لئے پھول لایا ہے اور اس نے دیکھا کہ وہی پھول اس کی چارپائی پر پڑے تھے۔

اِس موضوع پر ابتک کیئے جانے والے کام کا جائزہ:

فنِ تعبیر پر آج تک لکھی جانے والی کتابوں میں سب سے زیادہ جامع، ضخیم اور مستند تعبیر کتاب کامل التعبیر ہے جسے شیخ ابوالفضل حسین بن ابراہیم محمد تفلیسی نے عہد آل سلجوق میں کم از کم اکیس کتابوں میں سے انتخاب کر کے لکھا۔ جسے انہوں نے سلطان قزل ارسلان (ثانی) بن محمود ناصر سلجوقی والی روم وشام کی خدمت میں پیش کیا۔ سلطان قزل ارسلان سنہ ۵۵۵ ھ میں تخت نشین ہوئے تھے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب تقریباً آٹھ سو سال پہلے مرتب کی گئی تھی۔ اردو دان طبقے کے لئے آخری بار ملک چنن دین مالک اللہ والے کی قومی دکان نے شائع کیا لیکن اب ناپید ہے۔ اس کے نسخے لائبریریوں تک سے غائب ہیں۔

اس امت میں لاکھوں اولیاء اللہ گذرے ہیں جن کو حقائق اشیاء اور اسرارِ کائنات کا علم دیا گیا تھا، ان برگزیدہ ہستیوں میں جنہیں مقامِ قرب میں جگہ دی گئی، امام محمد بن سیرین کی شخصیت ایسی زبردست ہے جس کی ذات میں ولایت کے ساتھ ساتھ تعبیر خواب کا غیر معمولی جوہر بھی ودیعت تھا۔ آپ کے عہدِ حیات میں یہ معمول تھا کہ جب کوئی ایسا خواب دیکھتا کہ علماء وقت اس کی تعبیر سے قاصر رہتے تو علامہ محمد بن سیرین سے رجوع کیا جاتا۔ بقول سیوطی، امام ذہبی نے ہرفن کے منتخب و برگزیدہ عمائد کی ایک فہرست مرتب کی ہے، جس میں امام محمد بن سیرین کو معبر خصوصی سے یاد کیا ہے۔ اس کے بعد کرمانی نے بھی تعبیر رؤیا میں ایک کتاب دستور لکھی، بعد ازاں متاخرین، متکلمین نے بھی اس طرف توجہ کی اور بہت سی کتابیں لکھیں۔ مختصراً علم تعبیر ایک مستقل اور اچھا علم ہے۔

علم تعبیر کی ہر زبان میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن زیادہ مشہور، مقبول اور مستند مندرجہ ذیل ہیں کیونکہ ان کتابوں کے مصنفین اس علم میں ماہر و کامل ہو گذرے ہیں لیکن اِن میں سے اکثر نایاب ہیں:

۱- کتاب الوصول — مصنفہ حضرت دانیال علیہ السلام
۲- کتاب التقسیم — مصنفہ امام جعفر صادقؒ
۳- کتاب جامع — مصنفہ امام محمد بن سیرینؒ
۴- کتاب دستور — مصنفہ امام ابراہیم کرمانیؒ

۴- کتاب دستور مصنفہ امام ابراہیم کرمانیؒ

۵- کتاب الارشاد مصنفہ امام جابر مغربیؒ

۶- کتاب التعبیر مصنفہ امام اسمٰعیل بن اشعثؒ

۷- کتاب کنز الرؤیا مصنفہ امام مامونیؒ

۸- کتاب بیان التعبیر مصنفہ عبدالرؤسؒ

۹- کتاب التعبیر مصنفہ حافظ ابن اسحاقؒ

۱۰- کتاب طبقات مصنفہ امام شعرانی

۱۱- کتاب ایضاح التعبیر مصنفہ امام فخریؒ

۱۲- کتاب التعبیر مصنفہ بطاؤس

۱۳- کتاب منہاج التعبیر مصنفہ امام خالد اصفہانیؒ

۱۴- کشف المحجوب مصنفہ داتا گنج بخش ہجویری

۱۵- کتاب بہجۃ الاسرار مصنفہ عبدالقادر جیلانی

۱۶- کتاب وجیبن مصنفہ امام محمد بن شاہویدؒ

۱۷- عجائب وغرائب مصنفہ جلال الدین سیوطی (حضرت عمرؓ کی تعبیرات)

۱۸- تعطیر الانام فی تعبیر المنام مصنفہ عبدالغنی بن اسمٰعیل النابلسی

۱۹- الاشارات فی علم العبارات مصنفہ غرس الدین خلیل بن شاحین الظاہری

۲۰- اصدق الرؤیاء مصنفہ اشرف علی تھانوی

۲۱- تفسیر الاحلام بالقرآن تالیف ابوالفداء محمد عزت محمد عارف

خطة (SYNOPSIS)

تعلیمات اسلامیہ اور جدید سائنس کے حوالے سے مسئلہ خواب کا تحقیقی مطالعہ

باب اوّل

۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ بمطابق یکم ستمبر ۲۰۰۵ء

خواب کا اجمالی و تعارفی مطالعہ

نحمده و نصلی علی رسوله النبی الکریم، اما بعد قال الله تعالیٰ فی القرآن الکریم :

﴿ إِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِىْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِىْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِىْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِىَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۗ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ﴾ ۱

﴿ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِىْ سٰجِدِيْنَ ﴾ ۲

﴿ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۗ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْٓ اَرٰىنِىْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِىْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۗ ...... ﴾ ۳

﴿ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّىْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۗ ﴾ ۴

﴿ قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۗ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ﴾ ۵

---

۱ سورة الانفال۸، آیة ۴۳ و ۴۴ ۲ سورة یوسف آیة ۴ ۳ سورة یوسف۱۱، آیة ۳۶

۴ سورة یوسف۱۲، آیة ۴۳ ۵ سورة الصّٰفّٰت۳۷، آیة ۱۰۲

﴿ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ ﴾ [1]

خواب اور اللہ تعالی کے احکام:

خوابوں کی اہمیت اور اسلام میں ان کے مقام کا اندازہ خوابوں کے بارے میں مندرجہ بالا آیات کی کثرت سے لگایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالی نے جب بھی اپنے پیغمبروں یا نیک بندوں کو کوئی اہم کام سونپا، تسلی دی یا اُن کی آزمائش کی تو خواب میں اُن کو حکم دیا، جیسا کہ اوپر کی آیات مبارکہ گواہ ہیں۔ اس کی مثالیں دوسری الہامی کتب سے بھی ملتی ہیں، جیسا کہ یوسف علیہ السلام اور حضرت دانیال کے خواب قرآن مجید سے پیشتر بائبل میں آچکے ہیں۔

قال اللہ تعالی ﴿ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْاٰخِرَةِ ﴾ [2]
اس آیۃ کی تفسیر میں بعض مفسرین نے کہا ہے کہ بشریٰ سے مراد **نیک / اچھے خواب** ہیں، جو نیک لوگ اس دنیا میں دیکھتے ہیں اور آخرت میں رؤیاء باری تعالی جس کا نیک لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی نے یوسف علیہ السلام کو خوابوں کی تعبیر کے علم سے نوازا، ارشاد باری تعالی ہے:
﴿ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ﴾ [3]
ترجمہ: اور اسی طرح تمہارا رب تم کو منتخب کریگا اور تم کو سکھائے گا خوابوں کی تعبیر کا علم۔

خوابوں میں کوئی خاص بات ہے یا ان کی کوئی اہمیت ہے، جس کی وجہ سے باری تعالی حضرت یوسف علیہ السلام کو منتخب کرنے اور خوابوں کا علم سکھانے کا فرماتے ہیں۔ خوابوں کا علم اچھا اور افضل علم ہے اسی لئے تو ربّ کریم نے اس کو اپنے انعامات میں ذکر کیا ہے۔ انعامات الٰہیہ میں اس کا مذکور ہونا ہی اس بات کی روشن دلیل ہے کہ علم تعبیر ایک نہایت افضل و اعلی علم ہے۔

---

[1] سورۃ الفتح ۴۸، آیۃ ۲۷ [2] سورۃ یونس ۱۰، آیۃ ۶۴ [3] سورۃ یوسف، آیۃ ۶

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [1] نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِالرُّيَا الصَّالِحَةِ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرَةِ

یعنی جو شخص خوابوں پر یقین نہیں رکھتا، وہ نہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ ہی یوم آخرت پر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [1] سے روایت ہے:

أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الوَحِيِ الرُّيَا الصَّالِحَةُ فِيْ النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَيِ رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ

آنخضرت ﷺ پر وحی کا سلسلہ شروع ہونے سے قبل آپؐ نیند میں سچے خواب دیکھتے تھے، جن کی تعبیر فلقِ صبح کی طرح ظہور پذیر ہو جاتی تھی

خوابوں کا علم، ایک قدیم علم ہے جو دنیا کے ساتھ وجود میں آیا، انبیاء علیہ السلام اس سے جلدی جلدی نہیں گذرے بلکہ انہوں نے اس علم کو حاصل کیا اور اس سے اپنے دورِ نبوت کے دوران، اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے خوابوں سے پورا پورا استفادہ حاصل کیا، حالانکہ ہمارے نبی ﷺ سے قبل دوسرے قدیم علوم، علم الرؤیا سے زیادہ معتبر مانے جاتے تھے۔ خواب انسان کے مخفی وجود اور اس کی روحانی اور ذہنی حقیقت کو ایک صورت بخشتے ہیں، جو اس کے معدن اور جوہر کی صورت ہے۔ خواب اطرافِ جسم میں منتشر عالم روح کو ثابت کرتا ہے اور اس سے دین و حیات کے میدان میں انوارِ الٰہیہ کا حصول ہوتا ہے اور اس سے انسان کے اخلاق کی تربیت ہوتی ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ فتح مکہ کا اسلام کی ترویج میں کیا مقام ہے اور یہ اس وقت ممکن ہوا جب ماہ شوال سنہ ۶ ھ میں آپ ﷺ نے خواب دیکھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ صحابہ کرام اور آنخضرت ﷺ کو خانہ کعبہ کے طواف و زیارت کی آرزو بھی تھی، اس خواب سے اور بھی تحریک ہوئی۔ آپؐ نے عمرہ یعنی زیارتِ کعبہ کا عزم فرمایا۔ ماہ ذوقعدہ سنہ ۶ ھ میں آپؐ ایک ہزار چار سو صحابہ کرام کے ساتھ عمرہ کا احرام باندھا، قربانی کے ستر اونٹ ہمراہ لئے اور مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے۔ احرام کا باندھنا اور قربانی کے اونٹوں کا ساتھ ہونا اس بات کی علامت تھی کہ آپؐ جنگ کے ارادے سے نہیں نکلے بلکہ آپؐ کا مقصد صرف بیت اللہ کی زیارت تھا۔ قریش مکہ کو کسی طرح بھی حق حاصل نہ تھا کہ وہ کسی کو کعبہ کی زیارت سے باز رکھیں لیکن وہ یہ بھی کر گذرے۔ حالات شاہد ہیں کہ صلح حدیبیہ ہوئی اور مسلمانوں کو پھلنے اور پھولنے کے مواقع حاصل ہوئے۔

---

[1] تعطیر الانام فی تعبیر المنام تالیف الشیخ عبد الغنی بن اسماعیل النابلسی مقدمۃ الکتاب الطبعۃ ۱۴۲۶ھ ص ۷

خوابوں کی حقیقت کیا ہے؟

علامہ یحییٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں کہ خوابوں کی حقیقت میں امام مازنی نے کہا ہے کہ اہلِ سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سونے والے کے دل میں (ذہن میں) کچھ اعتقادات پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ جاگنے والے کے دل میں کچھ اعتقادات پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، نیند اور بیداری اس کی تخلیق کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے، پھر ان اعتقادات کو بعض دوسرے امور کے لئے علامت بنا دیتا ہے، جس طرح بادلوں کو بارش کی علامت بنایا ہے اسی طرح خوابوں کو بھی بعض حقائق کے لئے علامت بنا دیا ہے (مثلاً صحیح بخاری میں ہے دودھ علم کی علامت ہے اور لباس دینداری کی، ترمذی میں ہے کہ سفید لباس جنتی ہونے کی جبکہ سیاہ لباس دوزخی ہونے کی علامت ہے۔

خواب، ہمارے جسم، دماغ اور روح کے درمیان رموز سے پُر گفت وشنید کا ذریعہ ہیں۔ اس کو تھوڑا سا تفصیل سے ایسے کہا جا سکتا ہے کہ ہمارا دماغ ہمیشہ مصروف کار رہتا ہے اور مختلف شعوری کیفیات سے گذرتا ہے جیسے جاگنا، سونا، غنودگی، چستی، سستی یا پھر جذباتی اور بور وغیرہ اور یہ سب حالتیں مختلف دماغی کیفیات پیدا کرتی ہیں۔ ہمارا شعور جس کے سہارے ہم دنیا میں رہتے اور سوچتے ہیں، ہمارے دماغ کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے (بعض کے نزدیک محض ۶ - ۱۰ ٪) جبکہ دوسرے حصے تنفس، حرکتِ قلب، نظام ہضم، چلتے ہوئے بیلنس قائم رکھنا اور آواز کی لہروں کو سننے کی طاقت میں تبدیل کرنے جیسے کاموں میں مصروف رہتا ہے۔ یہ سب کام بھی ایک چھوٹا سا حصہ انجام دیتا ہے اور باقی حصہ ہمارے خیالات کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہی وہ غیر مقبوضہ وادی ہے، جو تصورات میں ایک نئی کار لینے یا کسی کی معیوب تصویریں کھینچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ہم بادلوں یا لکڑی کے دلفریب نقش ونگار دیکھتے ہیں، یہ ہمارے تصور کا کرشمہ ہے کہ مختلف شبیہات نظر آتی ہیں۔ ان غیر مبہم شبیہات (CHAOS) کو دماغ کوئی صحیح نام نہیں دے سکتا ہے بلکہ مزاحمت پیدا کرتا ہے۔ اس کے بعد یادداشت کی باری آتی ہے، جو بہت ہی وسیع اور دماغ کا ایک بڑا حصہ ہوتی ہے۔ تب خواب دیکھنے کی باری آتی ہے۔ یہاں پر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ہم ہر وقت خواب دیکھتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ جب جاگتے ہوئے بھی لیکن یہ سب چرخے لاشعور میں چلتے رہتے ہیں۔ ان کو ہم خواب نہیں کہہ سکتے لیکن یہ دماغی مصروفیت خواب دیکھنے کے بہت قریب ہے۔ سونے کے دوران کسی خاص دماغی بجلی کی لہروں کے درمیان ہم خواب دیکھتے ہیں اور یہ ہماری یادداشت میں محفوظ ہو جاتے ہیں (اسی لئے بسا اوقات یہ ہمیں یاد رہتے ہیں)۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ خواب چھیالیس اجزائے نبوت میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی خاص رحمت سے نوازتے ہوئے مستقبل کے حالات سے آگاہ کرتا ہے۔ جبکہ نفسیاتی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ خواب لاشعوری تنظیم نو اور قدرتی دماغی صفائی کے عمل کے علاوہ کچھ نہیں۔ ان کا گمان یہ ہے کہ دماغ دن بھر جو معلومات آنکھوں کانوں کے ذریعہ حاصل کرتا ہے، وہ شعور اور لاشعور میں جمع کرتا رہتا ہے اور رات کو سوتے ہوئے قدرتی عمل صفائی اور از سر نو ترتیب کا عمل شروع ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ کام کی باتوں کو محفوظ کرلیا جاتا ہے اور فالتو معلومات کو خارج کر دیا جاتا ہے، جو کہ ہمیں خواب میں لایعنی اشکال و علامات کی شکل میں دکھائی دیتی ہیں۔

خوابوں کو تحت الشعور کی طرف شاہی سڑک کہا گیا ہے۔

جب ہم جاگ رہے ہوتے ہیں تو ہم مکمل شعوری کیفیت میں ہوتے ہیں لیکن جب سو جاتے ہیں تو شعوری دماغ کام نہیں کرتا، پھر کیا وجہ ہے کہ خواب کی حالت میں بھی ہم چیختے چلاتے، ہنستے، جذباتی اور ناراض ہوتے ہیں۔ اگر ہم نیند کے دوران شعوری کیفیت پالیں تو خواب ہمیں اوٹ پٹانگ محسوس ہونگے۔ کافی لوگوں کا خیال ہے کہ خواب ہماری نارمل زندگی کا عکس ہوتے ہیں۔

زمانہ قدیم سے لیکر آجتک خواب ہمیشہ پراسرار رہے ہیں، جس کو جاننے کے لئے قدیم زمانے کے لوگ دیوتاؤں کے معبد میں راتیں گذارتے تھے اور دعائیں کرتے تھے کہ اُن کی بیماریوں کا علاج اور مسئلوں کا حل مل جائے۔ پھر انیسویں صدی میں سائنسدانوں نے سائنسی آلات کی مدد سے تحقیق کو آگے بڑھایا۔

سگمنڈ فرائڈ (Sigmund Freud) [1] کی نفسیاتی تحلیل نے خوابوں کو بحیثیت ایک مضمون منوایا کہ ان پر بھی تحقیق ہونی چاہئے۔ وہ دوران علاج اپنے مریضوں کے خوابوں میں دلچسپی لیتا، اس نے ہپناٹزم اور آمنے سامنے بات چیت کے ساتھ خوابوں کو بھی امراض کی تشخیص میں شامل کرلیا۔ انیسویں صدی کے آخر میں اس نے خوابوں پر تحقیق کے نتائج مکمل کیے اور اس کے بعد سے فرائڈ خوابوں کو لاشعور کو سمجھنے کے لئے ایک چابی کے طور پر استعمال کرنے لگا۔

---

[1] http://ourworld.compuserve.com/homepages/hstein/qu-dream.htm

کارل گستاو ینگ(Carl Gustav Jung)، ایک سائنسدان ہے جس نے خوابوں اور خواب کے کاموں کو بہت اہمیت دی۔ اس کے والد نے اپنی معاشی حالات کی وجہ سے علم معرفت حاصل کیا، جس کی وجہ سے اس کو شک ہوتا تھا کہ وہ جو علم دوسروں تک پہچا رہا ہے صحیح بھی ہے یا نہیں۔ اسی لئے اس نے اپنے بیٹے کو زور دینا شروع کیا کہ وہ مابعد الطبیعات کے سوالات کا جواب دیا کرے۔ اسی وجہ سے ینگ کی تحریروں میں پرانی دیو مالائی کہانیوں اور خوابوں میں قریبی تعلق ہے۔ ینگ نے شعور اور تحت الشعور کے مابین اپنا ایک الگ نظریہ پیش کیا جسکو Idea of Collective Unconscious کہتے ہیں۔

الفریڈ ایڈلر (Alfred Adler)[1] کہتا ہے کہ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم خوابوں کے بارے میں مکمل طور پر اس وقت تک نہیں بتا سکتے جب تک کہ خواب دیکھنے والے شخص کے بارے میں معلومات نہ ہوں۔ اور نہ ہی خوابوں کی تعبیر کے بارے میں کوئی مخصوص قوانین وضع کر سکتے ہیں بلکہ سنہری قانون یہ ہے کہ ہر خواب کی تعبیر میں ہر چیز مختلف ہوسکتی ہے۔ تو ہر خواب کی تعبیر دیکھنے والے کے لحاظ سے ہوگی۔ اگر ہم اس معاملے میں محتاط نہیں اور صرف خواب کی نوعیت یا اس جیسے دوسرے خواب کی تعبیر کو دیکھیں گے تو مغالطے میں پڑ جائیں گے۔ یا پھر خواب کی مدد سے کسی کے بارے میں رائے قائم کرنا کہ وہ چالاک، بہادر یا تیز طرار ہے، پڑھانے کی حد تک تو صحیح ہے لیکن حقیقتاً غلط ہے۔ ہر شخص مختلف ہے اور ہر ایک کے خواب کی تعبیر اس کے اپنے عادات واخلاق، رہن سہن، یادداشت اور مسائل کو دیکھتے ہوئے کرنی چاہئے۔

مندرجہ بالا کو ذہن میں رکھتے ہوئے، اب ذرا سوچیں کہ ہمارا دماغ اور روح جب آرام کی کیفیت میں ہوتے ہیں تو ان سب غیر مبہم تصاویر کا قدیم وجدید یادداشت کا تجزیہ کرتے ہیں۔ وہ خیالات، جذبات، اندازوں، عمل، ردِّ عمل کو مختصر یادداشت میں دیکھتے ہیں، اسمیں ہماری زندگی کے ڈھنگ طور طریقے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کے انداز ہوتے ہیں۔ دماغ اعتقادات کو بھی دیکھ رہا ہوتا ہے، خواہ ہم نے ان کو پامال کیا ہو، وہ نفسیاتی وجدان کے ذریعہ ان کو اور اللہ تعالی کے احکامات کو حاصل کر لیتا ہے۔ یہ سب معلومات اور لاشعوری اطلاعات جن پر آپ کا عمل دخل نہیں ہوتا ہے، جو مبہم خاکوں پر منحصر ہوتی ہے کو ایک عکس میں تبدیل کر دیتا ہے اور یہ فلم ہمارے ذہن کے پردہ

---

[1] http://ourworld.compuserve.com/homepages/hstein/qu-dream.htm

سیمیں پر چلتی ہے اور اس کو ہم خواب کہتے ہیں۔

لیکن کیا یہ خوب نہ ہوتا، اگر یہ خواب آسان ہوتے۔ دراصل خواب ہماری زندگی اور روح کے حالات سے متاثر ہوتے ہیں اور یہ اثر بہت ساری اقسام پیدا کر دیتا ہے، ان کو ہم پیغمبری، شیطانی اور نفسانی وغیرہ میں تقسیم کر دیتے ہیں اور ان کا ہم مطالعہ کرتے ہیں تاکہ ان سے مستفیض ہو سکیں۔ ہمارا دماغ اور روح، مغز کے ساتھ مل کر ایک بہت ہی اعلیٰ قسم کا کمپیوٹر بناتا ہے، یہ کیسے کام کرتا ہے اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو، اللہ تعالیٰ کو، ہمارے مستقبل اور ایک دوسرے کو سمجھنا ہوگا۔ بہت ساری چیزیں خوابوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں جیسے کہ اچھی جسمانی و ذہنی صحت، تفریحات کسی ایجاد کے بارے میں علم اور حتیٰ کہ مالی فوائد بھی۔

بیلے (Bailey) کہتا ہے کہ خواب، کسی بڑے ظہور پذیر ہونے والے واقعے یا حالت کا آغاز ہوتے ہیں۔ جو کچھ ہونے والا ہوتا ہے وہی ہم خواب میں دیکھتے ہیں۔ بائبل اور دوسرے مذاہب کی کتابیں بھی خوابوں میں پکا اعتقاد رکھتی ہیں۔ پلاٹو، گوئیٹھے اور شیکسپیئر نے بھی بعض خوابوں کو پیغمبری درجہ دیا ہے۔

☆ خواب کیوں آتے ہیں؟

سگمنڈ فرائیڈ (Sigmund Freud) کے نظریات کو ذہن میں رکھتے ہوئے خواب آنے کی وجہ ہماری نا آسودہ خواہشات ہیں۔ ہماری زندگی میں ایسی لاتعداد خواہشات ہوتی ہیں جنہیں ہم پورا کرنا چاہتے ہیں لیکن یا تو معاشرہ اُس کی اجازت نہیں دیتا یا پھر ہم حالات سے مجبور ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی نہ کوئی خواہش ہر وقت ہمارے دماغ میں ہلچل مچائے رہتی ہے اور ہمارا ذہن اس کے متعلق سوچتا رہتا ہے۔ نتیجتاً ہماری دبی ہوئی خواہش خیالی دنیا میں پوری ہونے کے لئے نکل آتی ہے۔ نیند ذہن کی ایسی کیفیت ہے جس میں سماج، قانون، مذہب، اخلاق اور اقتصادیات وغیرہ حائل نہیں ہوتے۔ کسی بات کا ڈر نہیں ہوتا، اس لئے دبی ہوئی خواہش دوسرے نمونے سے پوری ہونے لگتی ہے۔ خواہ کسی حسینہ سے ملاقات ہو یا دنیا کی سیاحت، کوئی بندش نہیں ہوتی۔ نہ پیسے کی ضرورت اور نہ ہی ویزا کی پابندی۔ آنکھ کھلنے پر ایسے ہی مطمئن اور شاد ہوتے ہیں جیسے کہ حقیقتاً ملاقات یا سیر کی ہو۔

خواب دراصل ہمارے اپنے ہی ذہن کی پیداوار ہوتے ہیں اور اکثر خواب اپنے ماحول، افعال و کردار کی عکاسی کرتے ہیں۔ ہماری دبی ہوئی خواہشات جو خواب میں جلوہ افروز ہوتی ہیں، ہمارا اپنا ہی کردار اور افکار ہوتے ہیں۔ کبھی ہم خواب میں ہر معاملے کو من وعن دیکھتے ہیں جبکہ بعض اوقات رمز یا اشاریت شامل ہو جاتی ہے۔

☆ خواب رمزی کیوں ہوتے ہیں؟

خواب رمزی کیوں ہوتے ہیں وہ اس لئے کہ بعض حقائق اتنے تلخ اور گھناؤنے ہوتے ہیں، اگر وہ اپنی حقیقی صورت میں دکھائی دیں تو خواب دیکھنے والا شخص ڈر جائے اور شاید برداشت نہ کر سکے اس لئے یہ چیزیں روپ بدل کر دکھائی دیتی ہیں کہ انہیں دیکھ کر خواب دیکھنے والے شخص پر ناخوشگوار اثر نہ پڑے اور وہ خواب کو اطمینان سے دیکھتا چلا جائے۔ اور دوسرے خوابیدہ حالت میں انسانی دماغ اس سے بہتر صورت میں اپنے پیغام کا مفہوم واضح نہیں کر سکتا، پھر بھی یہ سوال ذہن میں اُبھرتا ہے کہ کیا یہ رموز اور اشارے آسان اور قابلِ گرفت نہیں ہو سکتے؟ کوئی دماغ اپنے جسم کا دشمن نہیں ہو سکتا پھر کیوں خواب میں واقعات اس قدر پیچیدہ اور ناقابلِ فہم ہوتے ہیں کہ تمام خواب ایک معمہ بن کر رہ جاتا ہے۔

اس کی وجہ جو سمجھ میں آتی ہے کہ ہمارا دماغ اس تھری ڈی (3-D) دنیا کے علاوہ بھی کئی مختلف جہات[1] اور کائنات میں پوری طرح عمل پیرا رہتا ہے جو کہ ہمارے حواسِ خمسہ کی گرفت سے باہر ہیں اور عالم خواب بھی ایک اعلیٰ وارفع ماورائی مقام ہے، جہاں اس تین جہتی (3-Dimentional) کائنات سے کوئی مماثلت نہیں۔

وقت کا گذرنا اور تھم جانا صرف ہمارے محسوسات کی کرشمہ سازی ہے۔ اپنے پسندیدہ کام میں وقت گذرنے کا احساس نہیں رہتا جبکہ انتظار کی گھڑیاں کاٹے نہیں کٹتی ہیں۔ خوابوں کے شعوری احساس، جس کا ہم تجربہ کرتے ہیں اس کو پورے کا پورا ایک ہی وقت میں دیکھنا کہہ سکتے ہیں، اس طرح خواب میں ہم اس مادی دنیا سے بلند تر مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ جبکہ اس تین جہتی دنیا میں ایسا ممکن نہیں بلکہ ہر چیز تسلسل کے ساتھ ظہور پذیر ہوتی ہے جیسے بچپن، پھر جوانی اور بعد میں بڑھاپا۔

---

[1] نئی تحقیق میں مائینڈ سائنسز (Mind Sciences) میں فورتھ ڈائمنشن (4-D) شامل ہے جو ان ماورائی علوم سے بحث کرتی ہے۔

خواب کیوں ضروری ہیں؟

اکثر لوگ نہیں جانتے کہ وہ خواب دیکھ رہے ہیں یا انہیں یاد ہی نہیں رہتا، وہ جیسے ہی بیدار ہوتے ہیں خواب بھول جاتے ہیں۔ان کے لئے نیند محض، دن کا کچھ حصہ بے خبری اور آرام میں گذارنے کا نام ہے، جس کی وجہ سے وہ کافی کچھ گنوا دیتے ہیں۔ چہ جائیکہ خوابوں کو حل کرنے کے کافی فوائد ہیں:

- تخلیقی مسائل کا حل
- بیماری سے صحت یابی
- زیادہ ذہنی سکون

سب فوائد میں ایک چیز مشترک ہے، وہ یہ کہ ذاتی معلومات میں خوابوں کا عمل دخل، جو عام طور پر شعوری ذہن کو حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کام کی پریشانی شروع ہونے سے قبل، خواب بتا سکتے ہیں کہ ہم اپنے کام کے چیلنج کے متعلق کتنے فکرمند ہیں۔ اور خواب یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ آپ کو فلو (Flu) ہونے والا ہے کیونکہ آپ کا اندرونی نظام کمزور ہوتا جارہا ہے۔ نیز خواب یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ آپ اس مرض سے کیسے بچ سکتے ہیں۔

اگر آپ اپنے خوابوں پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ آپ خود کو آنے والے مقابلے کی ریہرسل بھی کرتے ہوئے پائیں گے۔ کہیں تقریر کر رہے ہونگے تو کہیں پیانو کی مشق کر رہے ہونگے یا پھر کسی نئے کھیل کی مشق کر رہے ہونگے۔ جب آپ اپنے خوابوں کی زندگی سے مانوس ہو جائیں گے اور اُن کو اپنی مشکلات کے حل کے لئے استعمال کریں گے تو اُن سے بہتر فائدہ اُٹھا سکیں گے۔ ایسی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں کہ میوزک کی دھنیں، شاعری اور سائنسی مسائل کا حل خوابوں کے ذریعہ سامنے آیا۔

ہمارا دماغ اور روح، مغز کے ساتھ مل کر ایک بہت ہی اعلیٰ قسم کا کمپیوٹر بناتا ہے، جس کا بہترین فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ مستقبل کو یکسر تبدیل تو نہیں کر سکتے کیونکہ یہ پہلے سے طے شدہ امر ہے البتہ ہماری کوشش اور محنت سے معمولی ردوبدل ہوسکتی ہے (اسکو قرآن پاک میں تقدیر مبرم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔)

حجاب کیونکر اُٹھتے ہیں:

علامہ ابنِ سیرین [1] لکھتے ہیں کہ بعض علماء نے فرمایا کہ نفس ناطقہ کا ادراک اور روح حیوانی کی وساطت سے اس کے کام، جو ایک لطیف قسم کا بخار ہے، انجام پاتے ہیں اور اس بخار کا منبع و مستقر دل کا زیریں حصہ ہے۔ یہی روح حیوانی خون کے ساتھ تمام شریانوں وعروق میں پھیلتی اور بدن میں حس وحرکت اور دوسرے اعمال کی قوت بخشتی ہے۔ اسی لطیف بخار کا کچھ حصہ دماغ کی طرف جا کر دماغی ٹھنڈک سے اعتدال پاتا ہے اور اسی کی مدد سے دماغی قوئی اپنے کام میں سرگرم رہتے ہیں۔ گویا نفس ناطقہ بھی اسی حیوانی روح کی مدد سے ادراک وتعقل کرتا ہے اور اسی سے متعلق ہے، کیونکہ لطیف چیز کا تعلق لطیف سے ہی ہو سکتا ہے۔

جب حواسِ خمسہ لگاتار کام کرنے سے مضمحل ہو جاتے ہیں تو روح حیوانی حسب فطرت اپنی کامل ہیئت پر بلا مدد غیرے ادراک حاصل کرنے کے لئے مستعد ہوتی ہے۔ یہ کیفیت عموماً اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کہ روح حیوانی ظاہری حواس کو چھوڑ کر باقی حواس کی طرف رجوع کرتی ہے۔ حواس ظاہری سے روح کی مفارقت میں رات کی برودت جو جسم پر غالب ہوتی ہے مددگار بن جاتی ہے، اس لئے حرارت عزیزی بھی جسم کے اندرونی حصوں کی طرف رُخ کرتی ہوئی اوپر سے اندر چلی جاتی ہے۔ غرضیکہ جب روح حیوانی ظاہری حواس کو چھوڑ کر باطنی حواس میں چلی جاتی ہے اور نفس مشاغل حسیہ سے سبکسار ہوتا ہے اور ان صورتوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو حافظہ میں محفوظ ہوتی ہیں تو اس سے عام طور پر خیالی صورتیں بنتی ہیں۔ اس کے بعد وہ صورتیں حس مشترک میں جو جامع حواس ظاہری ہے میں پہنچتی ہیں۔ حسِ مشترک ظاہری حواس کے طریقے پر ان کا ادراک کرتا ہے اور بعض اوقات نفس قوائے باطنیہ سے متصادم رہنے کے بعد دفعتاً اپنی روحانیت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور روحانیت کی فطری طاقت کی مدد سے ادراک کرتا ہے اور اشیاء وحقائق کا ادراک کرتا ہے جو حالتِ موجودہ میں اس کی ذات وحقیقت سے متعلق ہوں۔ اس کے بعد ان کی صورتوں پر حاوی ہوتا ہے۔ اور اگر نفس نے حافظہ کی موجودہ صورتوں میں قبل اس کے کہ نفس حواس سے پوری طرح مخلصی پا کر علم واقتباس اس کی ذات سے حاصل کرے تحلیل و ترکیب شروع کر دی تو اس کو اضغاث احلام یا بدخوابی کہتے ہیں۔

---

[1] مقدمہ تعبیر الرؤیا علامہ ابن سیرین ودیگر معبرین ترجمہ مولانا ابوالقاسم دلاوری طبع نومبر ۱۹۹۴ء

جو خواب انسان کے لئے مسرت کا باعث ہوں اُن میں شیطان کے آنے کا دخل نہیں ہوتا، اور جو خواب ضرر کا باعث ہوں وہ شیطان کے آنے کی وجہ سے نظر آتے ہیں، ہر چند کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے ہیں لیکن ان کو مجازاً شیطان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

قاضی ابو بکر بن العربی نے کہا ہے کہ استاذ ابو اسحاق کے قول کا حاصل یہ ہے کہ خواب وہ ادراکات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ فرشتے یا شیطان کی وساطت سے بندے کے دل میں پیدا کرتا ہے، وہ ادراکات کبھی عبارات صریحہ کے ذریعہ اور کبھی کنایات اور اشارات کے ذریعہ پیدا کئے جاتے ہیں، جیسے بیداری میں کبھی تو انسان کے دل میں مربوط باتیں آتی ہیں اور کبھی بے ربط اور غیر محصل۔ انبیاء علیہ السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں، اس کے برخلاف عام انسانوں کے خوابوں میں شیطان بھی دخل انداز ہوتا ہے۔

☆ خوابوں کی زبان:

خوابوں کی تعبیر معلوم کرنا یا اُن کے معنی و مطالب کو سمجھنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی نئی زبان سیکھنا۔ لیکن اس زبان یا بولی کو درحقیقت ہم پہلے سے جانتے ہیں اور معاملہ صرف اس کو دوبارہ سیکھنے کا ہوتا ہے۔ بچہ اپنے سامنے چیزوں کو دیکھ کر بولتا اور پھر سمجھتا ہے۔ اسی طرح ایک خواب دیکھنے والا اپنے آپ کو جس مقام پر پاتا ہے اس کو مترجم یا تعبیر بتانے والے کی ضرورت ہوتی ہے، اس سے اشارے مل جاتے ہیں کہ خواب میں کیا کیا تھا۔ مثلاً اسکول میں ہونا سیکھنے کی طرف اشارہ ہے اور اپنی حالیہ پوزیشن کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کام سیکھنا چاہئے یا ماتحت عملے کو کام سکھایا جائے۔

خوابوں میں دیکھی جانے والی کہانیوں کا کوئی تسلسل نہیں ہوتا ہے، مناظر بغیر کسی وجہ کے یکدم تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ دماغ یہ حکم دیتا ہے کہ کیا دکھایا جائے تو یہ سب کچھ ایک ترتیب میں ہونا چاہئے۔ خواب کا بنیادی مقصد اگر پتہ چل جائے تو کئی تعبیر دی جا سکتی ہیں اور مطلب پر پہنچنا آسان ہوتا ہے۔

خوابوں کی زبان کا عام طور پر موضوع عام اور معنی قابل فہم ہوتے ہیں۔ ہم سب کا اپنے علاقہ کے مطابق بول چال کا ایک خاص انداز ہوتا ہے جو ہمارے رہن سہن، خاندانی رسم و رواج، شعور اور جذبات کے تابع ہوتا

ہے۔ صرف وہی تعبیر قابلِ قبول ہوتی ہے جو ہمارے اندر سے ہو۔ ہم اپنے علاقہ کے کسی جاننے والے اور زیادہ قابل شخص سے مدد بھی لے سکتے ہیں یا پھر خود دیکھنے کی کوشش بھی کر سکتے ہیں۔ مثلاً خواب دیکھا کہ ایک کشتی میں سوار ہیں اور بڑی سی مچھلی پکڑی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا خواب دیکھنے والا ماہیگیر ہے یا نہیں۔

زیادہ تر لوگوں کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ خواب دیکھ رہے ہیں یا پھر وہ بیدار ہوتے ہی خواب بھول جاتے ہیں۔ ان کے لئے نیند محض دن کا کچھ حصہ بے خبری میں گذارنے کا نام ہے، جس کی وجہ سے وہ کافی کچھ گنوا دیتے ہیں۔ بعض خواب انسان کے مخفی اسرار (یعنی پوشیدہ امور) ہوتے ہیں، جن کو اس کا ضمیر پوشیدہ رکھنے پر اسرار کرتا ہے کیونکہ ان کے افشا ہونے سے بڑی رسوائی ہوسکتی ہے۔ ایسے خوابوں کی تحلیل نفسی کی نظر میں بڑی قدر و منزلت ہے اور ماہرین نفسیات ان کے ذریعے انسان کے باطن کی تحقیق، روحانی امراض اور مخفی انحرافات کی اصل جڑ کے تعین کا سبب معلوم کرتے ہیں۔ ان مخفی امور کا ظہور عموماً رمزی شکل میں ہوتا ہے۔

خواب ہماری زندگی کے لئے کتنے اہم ہیں؟

ہر انسان کو دن بھر کے کام کاج اور جسمانی اضمحلال کے بعد جسم کو نارمل حالت میں لانے کے لئے نیند کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک کیمیاوی عمل ہے جو آہستہ ہوجاتا ہے اور ہمارے جسم کو اس ۶، ۸ یا ۱۰ گھنٹے کی نیند کے بعد جراثیم سے لڑنے کی طاقت عطا کرتی ہے۔ اس آرام کے بغیر ہمارا دماغ متاثر ہوتا ہے اور ہم بیحد تھکاوٹ محسوس کرتے ہیں اور مزید مشقت کی ہمت نہیں رہتی ہے۔ انسان کو مختلف دورانیہ کے لئے نیند چاہئے جو عمر کے لحاظ سے کم زیادہ ہوتی ہے، ننھے بچوں کو روزانہ ۱۵ گھنٹے نیند کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ بڑے آدمی کو محض ۵ سے ۸ گھنٹے کی نیند کافی ہوتی ہے۔ بوڑھے اشخاص اس سے بھی کم سوتے ہیں۔

اب یہ تحقیق ہوئی ہے کہ خواب، دماغ کو آرام پہچانے اور نارمل حالت میں لانے میں ایک خاص کردار ادا کرتے ہیں۔ جب نیند کی حالت میں ہمارا جسم خودکار نظام پر کام کر رہا ہوتا ہے تو دماغ کی مصروفیت معمولی ہوتی ہے جو زندگی کو رواں رکھنے کے لئے ضروری ہوتی ہے جیسا کہ نظام تنفس، نظام ہضم اور حرکت قلب کا کنٹرول وغیرہ۔ ایک تحقیق یہ بھی ہے کہ خواب دماغ کو متحرک رکھنے کا ذریعہ ہیں ورنہ تو کاروبارِ دماغ معطل ہو جاتا۔ اگر یہ صحیح ہے تو

خواب زندگی کے لئے اشد ضروری ہیں۔

آنکھ کی تیز حرکت والی نیند (جس کے دوران خواب دیکھے جاتے ہیں) دو سائنسدانوں ایسرنسکی اور میتھ نیل کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ جب کچھ دیر سونے کے بعد نیند اچاٹ ہوتی ہے تو آنکھ کے پپوٹے حرکت کرنے لگتے ہیں جبکہ آنکھیں مصروف ہوتی ہیں یا مناظر کے پیچھے دوڑ رہی ہوتی ہیں۔ یہ بھی تحقیق کی گئی ہے کہ اس دوران میں خون کا دباؤ دماغ کی طرف بڑھ جاتا ہے، سانس اور دل کی دھڑکنیں بے ترتیب اور پٹھوں میں برقی رو کم ہو جاتی ہے۔ اِن کے مطابق **اگر کسی شخص کو آنکھوں کی تیز حرکت والی نیند (Rapid Eye Movement)** کے دوران **بیدار کر دیا جائے تو انہیں اپنے خوابوں کی تفصیل یاد ہوتی ہے،** جبکہ عام نیند کے دوران اُٹھانے والوں میں سے محض ۶ فیصد کو اپنے خواب یاد رہتے ہیں حالانکہ وہ بھی خواب دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

ایسرنسکی اور کلیٹ مین نے دماغ کی برقی لہریں ریکارڈ کرنے کے لئے **الیکٹرو انسفلوگراف (Electro- Encephalo Graph)** مشین کا استعمال کیا۔ نیند کی ہیئت پر غور کرنے والے سائنسدان نیند کو دماغی برقی لہروں کے حساب سے چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں، ہماری نیند جتنی گہری ہوتی جاتی ہے، دماغی لہریں اتنی ہی گہری اور آہستہ ہوتی جاتی ہیں:

- جب EEG لہریں گول تھیٹا لہروں میں تبدیل ہو جاتی ہیں تو سونے والا پہلی اسٹیج میں داخل ہوتا ہے، اس کا دورانیہ ۱۰ منٹ ہوتا ہے۔
- پھر EEG لہریں لمبی اور نوکیلی لہریں بناتی ہے، جس سے ہمیں دماغ کی تیز کاروائی کا پتہ چلتا ہے اسکو نیند کی دوسری اسٹیج کہتے ہیں۔ اس حالت میں سونے والا گہری نیند میں ہوتا ہے لیکن اگر اس کو جگا یا جائے تو وہ اقرار نہیں کریگا کہ وہ سو رہا تھا۔
- ۱۵ سے ۳۰ منٹ کے بعد بڑی ڈیلٹا لہریں گہری ہوتی ہوئی نیند کی تیسری اور پھر چوتھی اسٹیج کی خبر دیتی ہیں۔
- سونے کے تقریباً ۹۰ منٹ کے بعد دماغی لہریں اسٹیج دو کے spindles اور k-complexes کی طرف واپس جاتی ہے اور دماغ ۱۰ منٹ کے لئے ریم (REM) نیند میں داخل ہوتا ہے، جہاں ہم خوابوں کی دنیا میں گم ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد سونے والا پھر واپسی کا سفر شروع کرتا ہے اور اس میں ۹۰ منٹ لگتے ہیں۔

آٹھ گھنٹے کی نیند کے دوران ایک شخص ایسے تقریباً چار چکر مکمل کرتا ہے۔ ہر چکر کے دوران ریم نیند کا

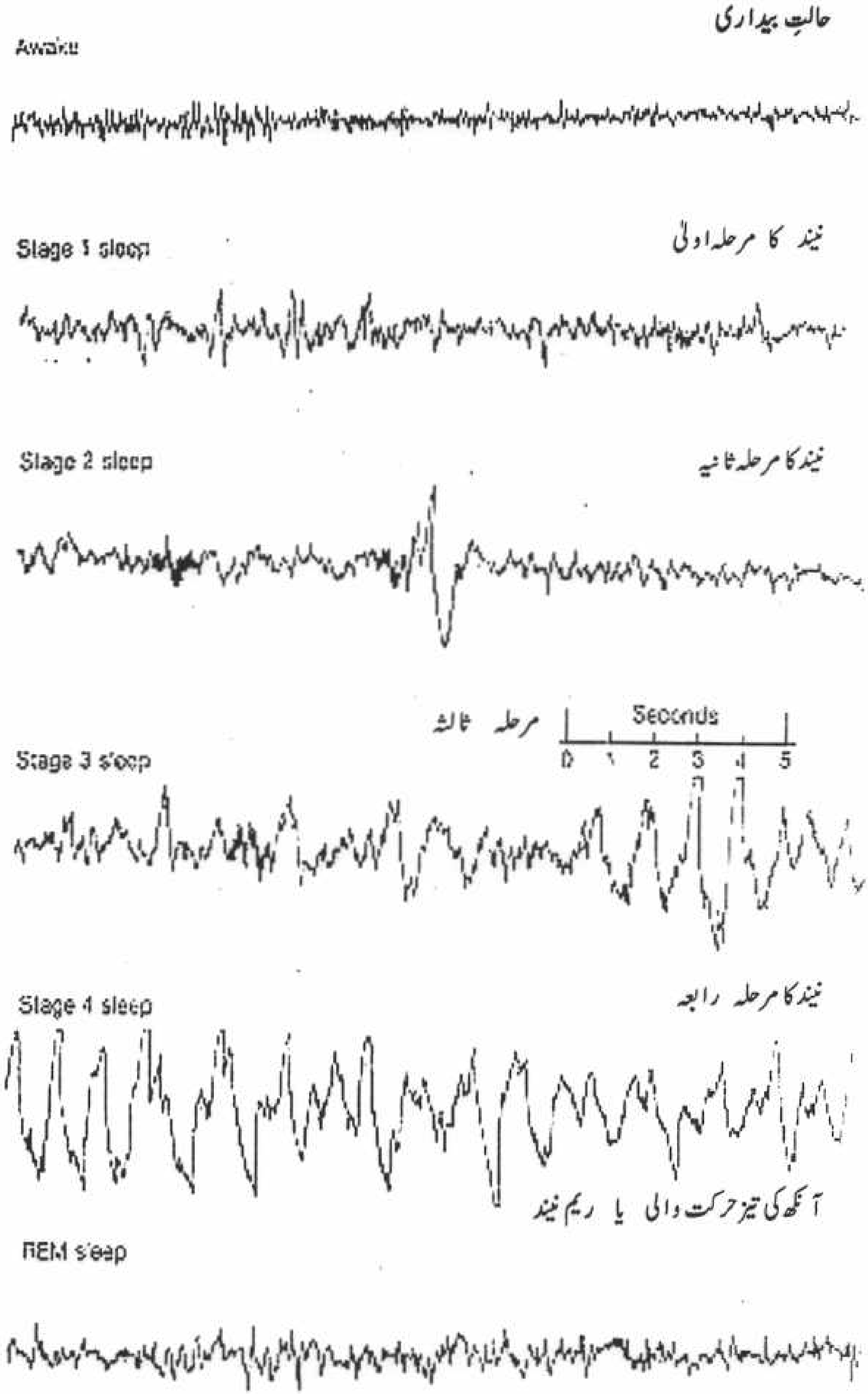
دورانیہ بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ آخری چکر میں یہ تقریباً ایک گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔ نیند کی دوسری کیفیت NON-REM کہلاتی ہے، اس میں دماغ مکمل لاشعور اور جسم آرام میں ہوتا ہے۔ یہ وہ مکمل آرام ہوتا ہے جب کوئی شخص نیند میں چلتا اور بولتا ہے جبکہ ریم نیند میں اعضاء پوری طرح مفلوج ہوتے ہیں جسکی وجہ سے خواب میں ہونے والے واقعات کا جسمانی ردعمل نہیں ہوتا ہے اور انسان محفوظ رہتا ہے۔ آنکھ کی تیز گردش والی نیند میں دماغ میں دورانِ خون ۴۰ فیصد بڑھ جاتا ہے، سانس غیر متوازن ہو جاتی ہے، کبھی لگتا ہے کہ بڑی مسافت طے کر کے یا مشقت کر کے آیا ہے اور کبھی محسوس ہوتا ہے کہ سانس چل ہی نہیں رہی ہے، رُک گئی ہے۔

گرولیر انسائیکو پیڈیا [ا] کے مطابق مسلسل خاکے یا خیالات جو نیند کے دوران ظہور پذیر ہوتے ہیں خواب کہلاتے ہیں۔ خواب نیند کا ایک ضروری حصہ ہے جو آنکھ کی تیز حرکت کے دوران دیکھا جاتا ہے۔ خواب اور اس کو دیکھنا ایک وسیع علم ہے، اس کو کافی گہرائی سے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ خواب کی تعبیر کے لئے نفسیاتی تحلیل کا سہارا لینا پڑتا ہے جس سے لاشعوری الجھنوں، رکاوٹوں اور محرومیوں کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔ نئی جسمانی طریقہء تحلیل سے خواب کا ظاہر ہونا ہمارے مسائل کو سلجھا سکتا ہے۔

خواب دیکھنے کی جسمانی تفتیش نیند کی تجربہ گاہ میں کی جاتی ہے۔ مذکورہ شخص کو ایک یا اس سے زیادہ راتیں تجربہ گاہ سونا ہوتا ہے، اس دوران اس کے جسم سے مختلف ریکارڈنگ الیکٹرووز لگا دی جاتی ہیں۔ خوابوں کی تحلیل کے لئے سب سے زیادہ ضروری ریکارڈنگ EEG (Electro-EncyphaloGram) ہوتی ہے جو جود ماغ کی لہریں اور آنکھ کی تیز حرکت REM ریکارڈ کرتی ہے۔ عام طور پر ہائی فریکونسی اور کم وولٹیج کی لہریں گہری نیند ظاہر کرتی ہیں (یہ نیند کی پہلی اسٹیج ہے)، جبکہ کم فریکونسی اور ہائی وولٹیج لہریں ہلکی یا کم نیند ظاہر کرتی ہیں (یہ نیند کی چوتھی اسٹیج ہے)

نیند کا ایک دورانیہ تقریباً ۹۰ منٹ کا ہوتا ہے جو مسلسل رات بھر چلتا رہتا ہے۔ ابتدائی دورانیے زیادہ طویل ہوتے ہیں جبکہ نیند کی پہلی اسٹیج کے دورانیے کم ٹائم کے ہوتے ہیں۔ یہ نسبت رات کے آخری پہر تک ہر دورانیے کے لحاظ سے چوتھی اسٹیج تبدیل ہوتی رہتی ہے، پہلی اسٹیج میں نیند گہری ہوتی ہے جبکہ چوتھی اسٹیج میں اُچاٹ یا کم ہوتی ہے۔ ذیل میں نیند کے پانچوں مراحل میں بننے والے گراف دکھائے گئے ہیں، ان سے دماغ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے:

ا۔ Grolier Acedemic Encyclopedia Volume 6-D/P-266


حالتِ بیداری
Awake
نیند کا مرحلہ اولی
Stage 1 sleep
نیند کا مرحلہ ثانیہ
Stage 2 sleep
مرحلہ ثالثہ
Seconds
0 1 2 3 4 5
Stage 3 sleep
نیند کا مرحلہ رابعہ
Stage 4 sleep
آنکھ کی تیز حرکت والی یا ریم نیند
REM sleep

آنکھ کی تیز حرکت نیند کی پہلی اسٹیج سے بڑھتی جاتی ہے جیسے جیسے کہ رات بڑھتی ہے۔ خواب آنکھ کی اسی تیز حرکت کے دوران دکھائی دیتے ہیں۔ جب کسی کو REM نیند کے دوران جگایا جاتا ہے تو تقریباً ۸۰٪ ٹائم خواب میں صرف ہو رہا ہوتا ہے۔ جبکہ شروع کی نیند میں محض ۱۰ سے ۲۰ فیصد ٹائم Non-REM نیند کے دوران خواب کے لئے مختص ہوتا ہے۔ REM نیند کے دوران طویل اور مسلسل خواب دکھائی دیتے ہیں جو طویل ہونے کے علاوہ جامع بھی ہوتے ہیں۔

خواب کا دکھائی دینا، انفرادی خواہش spontaneously ہوتا ہے جو نارمل نیند کے دورانیہ کا حصہ ہوتا ہے اور صبح کے نزدیک خواب زیادہ اور لمبے ہو جاتے ہیں، کوئی خارجی وجہ مثلاً پانی کا چھڑکاؤ بھی خواب شروع نہیں کرتا بلکہ چلتے ہوئے خواب کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مشروب یا اور کوئی مسکن دوا REM نیند کو اور اس کے دورانئے کو کم کر دیتی ہے۔ کم REM کے بعد جو نشہ آور دوا نیند کی تجربہ گاہ میں دی جاتی ہے وہ 'دوبارہ REM' پیدا کرتی ہے جس میں زیادہ فریکوئنسی اور REM کا زیادہ وقفہ ہوتا ہے۔ اور غالباً یہ نیند کی دوسری اسٹیج ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دودھ پیتے بچے بڑوں کے مقابلے میں زیادہ خواب دیکھتے ہیں کیونکہ ان میں REM کا وقفہ سونے کے دقفے کا تقریباً نصف ہوتا ہے جبکہ بڑوں کا یہی وقفہ ۲۰ سے ۲۵ فیصد ہوتا ہے۔

خوابوں پر وقت کا اثر :

خواب کس ٹائم دیکھا گیا ہے، کس موسم میں دیکھا گیا ہے، اس میں وقت کی بڑی اہمیت ہے:

- اول رات کے خواب کی تعبیر نہایت دیر سے، آدھی رات کے خواب کی تعبیر ایک سے دو سال میں جبکہ صبح کے خواب کی تعبیر ایک سے دس روز میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر چالیس سال بعد ظہور پذیر ہوئی تھی۔ جبکہ راقم نے صبح فجر کی آذان کے وقت خواب دیکھا کہ اسلام آباد سے آیا ہوا درس قرآن مجید کا پیکٹ پوسٹ مین لیکر آیا ہے اور مجھے دے رہا ہے۔ ظہر کے وقت گھر آیا تو پیکٹ آ چکا تھا۔ سبحان اللہ۔

- دن کا خواب رات پر فضیلت رکھتا ہے۔ رات کہ پہلے حصہ کا خواب غیر معتبر اور نصف شب کا پریشان ہے۔ البتہ صبح کا خواب قابل اعتبار ہوتا ہے۔

- سردی کے موسم کا خواب برکت والا لیکن تعبیر ضعیف ہوتی ہے۔
- موسم بہار کا خواب برکت والا لیکن تعبیر دیر سے ظاہر ہوتی ہے۔
- گرمیوں کے خواب کی تعبیر قوی اور جلد ظاہر ہوتی ہے۔
- جبکہ خزاں میں دیکھے گئے خواب کی تعبیر صحیح نہیں ہوتی۔

خوابوں پر قمری تاریخوں کا اثر :

خوابوں میں بعض تاریخیں سعد اور بعض نحس ہوتی ہیں گو کہ اس پر زیادہ تر متفق نہیں، پھر بھی مختلف تاریخوں میں دیکھے گئے خواب مختلف معنی اور تاثیر رکھتے ہیں:

- جو خواب مندرجہ ذیل تاریخوں میں دکھائی دیں وہ دُرست ہوتے ہیں۔

  ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۵، ۱۶، ۱۸، ۱۹، ۲۶، ۲۷ اور ۳۰

  راقم نے ۶ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ کو خواب دیکھا اور صحیح پایا۔
- جو خواب مندرجہ ذیل تاریخوں میں دکھائی دیں اُن کی تعبیر دیر سے آتی ہے۔

  ۳، ۵، ۱۱، ۱۲، ۱۷
- ان تاریخوں میں جو خواب دکھائی دیں، خواہ اچھے یا بُرے دونوں دُرست ہیں۔

  ۱،۲، ۴، ۱۳،۱۴، ۲۰،۲۱،۲۲،۲۳،۲۴،۲۵، ۲۸،۲۹

خواب کی تعبیر پر موسم کا اثر:

خواب کی تعبیر پر موسم کا اثر بھی ہوتا ہے، کوئی خواب موسم بہار میں دیکھا جائے تو تعبیر اچھی ہوتی ہے جبکہ وہی خواب موسم خزاں میں دیکھا گیا ہو تو تعبیر اور ہوتی ہے۔ ایک شخص حضرت ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے خواب کی تعبیر چاہی۔ اس نے خواب دیکھا ہے کہ اسے گن کر درخت کے ستر پتے دیئے گئے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ تجھے ستر چھڑیاں ماری جائیں گی۔ اور چند ہی روز کے بعد اس کو ستر چھڑیاں ماری گئیں۔

دوسرے سال اُس نے پھر یہی خواب دیکھا اور دوبارہ خواب کی تعبیر چاہی۔ آپؒ نے فرمایا کہ تجھے ستر ہزار درہم ملیں گے۔ اُس شخص نے عرض کی کہ گذشتہ سال یہی خواب دیکھا تو تعبیر ستر چھڑیاں ماری گئیں اور اب ستر ہزار درہم کی خوشخبری۔ آپؒ نے کہا کہ پچھلے سال جب خواب دیکھا تھا تو موسم خزاں تھا درخت پتے گرا رہے تھے اور اب موسم بہار ہے، چند روز بعد ہی اسے ستر ہزار درہم مل گئے۔

ایسے ہی گرمیوں میں اگر پھلدار درخت دیکھا جائے تو خیر کی دلیل ہوتی ہے اور اگر سردیوں میں دیکھا جائے تو شر کی دلیل ہوگی۔

خوابوں میں رنگ کا عنصر :

کسی دماغی مرض یا خلل کی غیر موجودگی میں خواب کے نمایاں مواد میں رنگ بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ یہ اصلی خواب میں ظاہر ہوتے ہیں اور جیسے جیسے خواب کو یاد کیا جاتا ہے، یہ غائب ہو جاتے ہیں۔ تجربات بتاتے ہیں کہ رنگ عام طور پر ان خوابوں میں دکھائی دیتے ہیں جہاں پر خودی اور ضمیر کا پہلو نکلتا ہو۔ رنگوں کا ظہور خواب کے لئے منتخب شعوری یادوں سے ہوتا ہے۔ رنگ خود کو جاننے یا اپنی شناخت کے لئے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کی بناوٹ شعوری یا ضمیر کی طلب ہوتی ہے۔ مختلف رنگ، مختلف باتیں اور الگ الگ چیزیں ظاہر کرتے ہیں جبکہ رنگین خوابوں کا بار بار آنا کسی حادثاتی چوٹ یا زخم کی علامت ہوتی ہے۔

خوابوں میں آواز کا پہلو:

ہم جو خواب دیکھتے ہیں، وہ زیادہ تر گونگے ہوتے ہیں یعنی پرانے زمانے کی فلموں کی طرح خاموش۔ کم خوابوں میں آواز شامل ہوتی ہے۔ اسی لئے خواب دیکھنے والا بھی کم ہی بولتا ہے۔ لیکن اگر خواب میں الفاظ سنائی دیں تو معبر کے لئے ضروری ہے الفاظ کے معنی میں غور وخوص کرے اور ان کے اصل کی طرف رجوع کرے مثلاً نرجس (پھول کا نام ہے)، زوال پر دلالت کرتا ہے کیونکہ یہ جلدی مرجھا جاتا ہے۔

خیاط (درزی) کپڑوں کو جوڑتا ہے، کی تعبیر وہ شخص جو لوگوں کو جوڑتا ہے۔ دیوار سے مراد طاقتور آدمی ہے۔

ابنِ ماجہ کہتے ہیں کہ خوابوں میں ان کے ناموں اور کنیتوں کا اعتبار کیا کرو، جیسے رافع نام کی تعبیر رفعت، مہدی نام کی تعبیر ہدایت، منصور نام کی تعبیر نصرت۔

کبھی تعبیر کلمہ کے لفظی اشتقاق کی طرف رجوع کرنے سے مکمل ہوتی ہے مثلاً خواب میں فاضل نام کے شخص کو دیکھنا زیادہ اور برکت کی دلیل ہے اور رشید نام کے شخص کو دیکھنا اصلاح ورشد کی دلیل ہوگا۔

خواب کی تعبیر کے مزید اصول:

- صبح صادق کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے کے خواب افضل ہوتے ہیں۔
- خواب کی تعبیر کی حیثیت ایک قیاس، تشبیہ اور ظن کی ہے، غیب کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔
- خوابوں کی تاویل وتعبیر الفاظ کے اشتقاق اور معنی کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔
- خواب کی تعبیر کے بارے میں قرآن، اس کے معنی اور امثال اور احادیث نبوی کی طرف رجوع کرے۔
- معبر کو تعبیر بتانے میں صاحب خواب کی شان ومال اور اس کے کھانے پینے کو مدنظر رکھنا چاہئے۔
- ایک ہی طرح کا خواب، ایک شخص کے لئے رحمت اور دوسرے کے لئے عذاب کا باعث ہوتا ہے۔

خواب دیکھنے کی ضرورت:

آنکھ کی تیز گردش (REM) کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ ہر ایک روزانہ خواب دیکھتا ہے، ماسوائے کہ تیز بخار وغیرہ کی صورت میں۔ جب بھی سونے والے شخص کو بیدار کیا جاتا ہے ہر بار 'ریم' بڑھ جاتی ہے اور سائیکولوجی اثرات بھی محسوس کئے جا سکتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ خواب دیکھنا ہمارے دماغ کو ترتیب دیتا اور اس کے کام کو برقرار رکھتا ہے ورنہ کچھ عرصے کے بعد دماغ بے ترتیب ہو جائے یا کام کے انبار کا بہت بوجھ برداشت نہ کر سکے۔

خواب کے اجزا:

خواب کا مطالعہ بتاتا ہے کہ خواب کے اجزا محدود ہیں کیونکہ یہ خواب دیکھنے والے کا معاملہ ہے اور اس پر بھروسہ بھی کرنا چاہئے۔ زیادہ تر خواب ان معاملات، خیالات اور جذبات کی عکاسی کرتے ہیں جو ایک یا دو روز پیشتر گذر چکے ہوتے ہیں۔ یہ خواب دیکھنے والے کا طبعی لمس یا خواہشات بھی ہو سکتے ہیں۔ خواب کے اجزا حالیہ واقعات، ماضی کے تجربات، ذاتی فوائد اور ضرورتوں کا چلتا پھرتا مرکب ہوتے ہیں۔ خواب یادداشت سے اتنی جلدی محو ہو جاتے ہیں کہ خواب دیکھنے والا شخص/ خاتون یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے خواب دیکھا ہی نہیں۔خواب رنگوں سے بھرپور دکھائی دیتے ہیں جو مدہم ہوتے ہوتے حافظے میں محض بے رنگ رہ جاتے ہیں۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ خواب کو جاگنے کے بعد فوراً ٹیپ ریکارڈر پر ریکارڈ کر لیا جائے یا بستر سے اٹھنے سے پیشتر کاپی پر لکھ لیا جائے۔

سگمنڈ فرائڈ کے نزدیک شروع میں خواب صرف مبشرات ہوتے تھے لیکن بعد میں اس نے ایک تھیوری تشکیل دی جس کے مطابق خواب کے اجزا جو خواب دیکھنے والے کو یاد رہ جاتے ہیں، وہ اس کی خواہشات، برتری، جنسی ہوس اور انا ہوتے ہیں۔ جبکہ C.G Jung نے اپنی تھیوری میں خواب کو زندگی سے متعلق لاشعور کی مختلف ادوار کی ترجمانی ظاہر کیا اور مافوق الفطرت قوت اور مذہب سے منسلک کیا۔اس نے خواب کو ایک رہبر کے طور پر بھی دیکھا جو فرد واحد کی زندگی میں رہنمائی کرتا ہے۔خواب کے رموز ہمیں ان کو حل کرنے کا سریع طریقہ بتاتے ہیں۔

ایک یہودی نظریئے کے مطابق خواب پیغام رسانی کا کام کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے یہاں خوابوں کے ذریعہ رہنمائی حاصل کرنے کا طریقہ عام تھا۔

قدیم عہدنامہ (Old Testiment) میں ہے کہ حضرت موسیٰ کو فرمان خداوندی خواب میں موصول ہوا تھا۔

سینٹ میتھو کی کتاب میں حضرت عیسیٰ کے بارے میں پیشن گوئی موجود ہے اور یہ پیشن گوئی ایک خواب تھی۔

حضرت زکریا نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ایک خواب کے ذریعہ وصول کیا تھا۔

خوابوں کی اقسام:

خوابوں کی بیسیوں اقسام منظر عام پر آچکی ہیں، اِن پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہیں وہی تین اقسام جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک پہنچی ہیں۔ تاہم موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ان کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱	ابتدائی خواب	Initial Dreams
۲	پیغمبری خواب	Pathological Dreams
۳	عام خواب	Ordinary Dreams
۴	اہم اور واضح خواب	Vivid Dreams
۵	دور خیال خواب	Telepathic Dreams
۶	باہمی خواب	General Dream -Sensations
۷	جاگتے خواب	Lucid Dreams
۸	شیطانی خواب	Demon Dreams
۹	الجھے ہوئے خواب	Wrong Waking Up (Phantasma)

خوابوں کی قسموں کی تفصیل **خوابوں کی اقسام** کے باب میں آئیں گی تاہم ایک بات کا تذکرہ ضروری ہے۔
پیغمبری (یا پیشن گوئی والے) خواب اللہ تعالی کی طرف سے اپنے نیک بندوں کو ہدایت کا سلسلہ ہوتا ہے جس میں غیبی اشارات ہوتے ہیں جو عام طور پر کسی پر ظاہر کرنے سے ان کا سلسلہ رُک جاتا ہے اور بندے میں مایوسی کی ایک کیفیت طاری ہونے لگتی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالی کی نظر التفات نہیں رہی یا اس میں کمی آ گئی ہے۔ جو نشہ اور سروران خوابوں سے حاصل ہو رہا ہوتا ہے وہ تشنہ رہ جاتا ہے۔ ان کی مثال ایسے دی جا سکتی ہے کہ آپ نے دیکھا ہو کہ آپ اولیاء اللہ کی محفلوں میں شریک ہو رہے ہیں یا رسولِ اکرم ﷺ کی زیارت سے مستفید ہو رہے ہیں یا روضہء رسول پر حاضری دے رہے ہیں یا خانہء کعبہ میں مصروفِ عبادت ہیں۔ ان خوابوں سے تصدیق ہوتی ہے کہ آپ کے نوافل / ذکر / مراقبہ یا جو بھی عبادت آپ کر رہے ہیں، وہ مقبول ہو رہی ہے اور اللہ تعالی آپ کے درجات میں بلندی عطا فرما رہا ہے۔

سب سے قیمتی خواب کا تعین کیونکر؟

یوں تو ہم اپنی زندگی میں لاکھوں خواب دیکھتے ہیں لیکن یادرہنے والے محض چند ایک ہی ہوتے ہیں، اب سوال یہ ہے کہ ہمیں کیسے پتہ چلے کہ خاص خواب کونسا ہے جو ہماری کایہ بدل سکتا ہے یا جو کسی خاص کام کے کرنے کا عندیہ دے رہا ہے۔ اس کے لئے چند سوالوں کی فہرست ہے، جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کس خواب کو اہمیت دیجائے

۱- کیا خواب نے آپ کو ہلا کر رکھ دیا ہے یا جذباتی طور پر کہیں گرفت کی ہے؟
ایسے خواب جو اپنے اندر جذباتی ہیجان رکھتے ہیں، عموماً بیش بہا معلومات رکھتے ہیں، چاہے وہ فیصلہ کن نہ ہوں تب بھی وہ اطمینان بخش ہوتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ اُن پر غور کیا جائے۔

۲- کیا خواب میں کوئی دہشت انگیز سایہ تھا؟
خواب میں جو سایہ دیکھا وہ اتنا ڈراؤنا اور دہشتناک تھا کہ اس کا خیال ذہن سے نکلتا ہی نہیں۔ ایسے واضح عکس خواب میں ایسا تاثر چھوڑ جاتے ہیں کہ بعد میں ان کا خیال ہی سوچنے پر مجبور کرتا رہتا ہے۔

۳- بار بار دکھائی دینے والے خواب؟
اگر آپ کو یاد آتا ہے کہ یہ یا ایسا ہی کوئی خواب پہلے دیکھا یا کوئی عکس یا کہانی دماغ میں ہے تو ایسے خوابوں پر غور کرنے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

۴- اس کے بارے میں سوچنا آپ برداشت نہیں کر سکتے؟
ایسے ڈراؤنے خواب جن کے بارے میں بات بھی کرنا مشکل ہو، بہت کارآمد، قیمتی اور میل ملاپ کرانے والے خواب ہوتے ہیں۔ اگر ایسا ہی کوئی خواب جس کے بارے میں سوچنا بھی تکلیف دہ ہو، اس بارے میں اگر آپ جان لیں تو آپ کی تکلیف دور ہوگی اور آپ کو تقویت ملے گی۔

۵- آپ دوراہے پر ہیں یا کس تبدیلی سے گذر رہے ہیں؟
جب آپ تبدیلی کے مراحل سے دوچار ہوں تو خواب آپ کے دلی معاملات، یادوں اور خواہشات کے

معاون ہو سکتے ہیں، ان کے ذریعہ آپ اپنی بہترین پسند اور زندگی کا بہترین پہلو یا ہیئت معلوم کر سکتے ہیں۔

۶ - وہ آپ کو نشانہ بناتے ہیں؟

کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں جن کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ انجانی بیوفا خوشبو کی طرح، جس کو ہوا ساتھ اُڑا کر لیجاتی ہے۔ اگر کوئی خواب آپ کو اس طرح نشانہ بناتا ہے تو لاشعور آپ کو اس خواب پر غور کرنے کا اشارہ دیتا ہے اور یہ کہ آپ اس پیغام کو کھولیں گے۔

۷ - آپ ذہنی آگاہی چاہتے ہیں؟

ہر کوئی خواب سے خوفزدہ ہو کر، گھبرا کر یا جذباتی نہیں اُٹھتا لیکن اگر آپ اپنے خواب کے بارے میں جاننے کے لئے بےچین ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خواب میں کچھ ضرور ہے، جس کا جاننا ضروری ہے۔

مندرجہ بالا میں سے اگر کوئی ایک نکتہ بھی آپ کو کچوکے لگاتا ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ محض تحلیل خواب کی جائے بلکہ اس خواب میں آپ کے لئے بہت ضروری پیغام بھی ہے، جس کی تہہ تک جانا آپ کے لئے سودمند ہے۔

- کھوج لگائیں:

خواب دیکھا، اچھا خواب تھا تو **الحمد لله** کہا اور بُرا خواب ہوا تو تین بار بائیں جانب تھتکار کر **اعوذ** پڑھی اور زیادہ خوفناک خواب تھا تو وضو کر کے دو رکعت نفل ردِّ بلا ادا کی اور اپنے کام کاج میں مصروف ہو گئے۔ یہ کافی نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک عام روش ہے جو ہر ایک مسلمان کو کرنا چاہئے۔ **خواب کا حق تو اُس وقت ادا ہوتا ہے جب آپ خواب کی وجہ کی کھوج لگائیں۔**

سب سے پہلے نیند سے اٹھتے ہی خواب کو لکھیں اور پھر غور کریں کہ آپ نے چند روز کے اندر کیا کیا کام کئے؟ کیا ان میں سے کسی بات/ کام کا تعلق خواب سے ہو سکتا ہے؟ خواب خوشخبری ہے یا تحذیر ہے؟ ایسے ہی جب مختلف پہلوؤں سے کھوج لگائیں گے تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ خواب کس لئے دکھایا گیا اور آپ خواب کا مقصد پالیں گے.

- دریافت کریں:

اب ضروری ہے دریافت کریں کہ کیا کرنا چاہئے۔ اگر صحت سے متعلق ہے تو دیکھیں کہ آپ کو کیا شکایت ہے اور کس تکلیف یا بیماری کے متعلق آگاہی دی گئی ہے؟ اور کس ڈاکٹر کے پاس جانا چاہئے؟ اگر آپ نے کسی کے ساتھ ناانصافی کی ہے تو یہ خواب حقوق العباد کی نشاندہی کرتا ہے تو اس شخص سے معافی مانگی جائے۔ یہ معلوم کرنا مشکل بھی نہیں ہے آپ کا ضمیر بھی آپ کو کچوکے لگاتا رہتا ہے کہ آپ نے یہ کام غلط کیا ہے۔ بعض اوقات معمولی باتیں بھی اللہ تعالی کو ناگوار گذرتی ہیں اور اس کی پکڑ شدید ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی نیک کام کیا اور اس کی خوشخبری ہے تو اپنے آپ کو مزید اچھے کاموں کے لئے تیار کریں۔

- دلچسپی پیدا کریں:

خوابوں میں دلچسپی پیدا کریں، خواب کی تہہ تک جائیں۔ آپ کو اچھا لگے گا اور خاص طور پر جب آپ خواب کو سمجھ جائیں گے۔ آپ کو انجانی سے خوشی محسوس ہوگی کہ آپ کے کاموں پر اللہ تعالی کی نظر ہے اور وہ اچھے اور بُرے کا حساب رکھ رہا ہے۔ آپ کسی کام میں الجھے ہوئے ہیں، مسئلہ سمجھ میں نہیں آرہا اور اگر آپ کو اپنے مسئلے کا حل خواب میں مل جائے تو کتنی خوشی ہوگی۔ ان سب باتوں کے لئے ضروری ہے کہ آپ خوابوں میں دلچسپی پیدا کریں۔ اور خواب کو کہانی یا خبر نہیں بلکہ ایک تحقیق کا موضوع سمجھیں، بات سمجھ میں بھی آجائے تب بھی نکتے سے دوسرا نکتہ نکالتے چلے جائیں، پھر دیکھیں کہ خواب آپ کے لئے کیا کرتے ہیں۔

- دوست پیدا کریں:

خوابوں سے متعلق لوگوں سے روابط پیدا کریں، یہ کسی ایک کی ملکیت نہیں ہیں بلکہ ہر شخص خواب دیکھتا ہے۔ اور اللہ تعالی اپنے نیک بندوں پر تو خاص عنایت رکھتا ہے۔ ہم اپنی زندگی کا ایک تہائی حصہ سونے میں گذارتے ہیں یعنی بلا مبالغہ کم از کم بیس سال اور روزانہ پانچ سے چھ خواب تو دیکھتے ہیں، اُن میں سے روزانہ کا ایک خواب بھی لکھا جائے تو ہر شخص کے پاس ۲۲۰۰۰ خوابوں کا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔ بعض خواب تو ایسے ہوتے ہیں جو ذہن سے چپک جاتے ہیں اور زندگی بھر بھلائے نہیں بھولتے۔ ایسے موضوع پر دوست بنانا کتنا آسان ہے، جس کا ایک خزینہ ہر ایک کے پاس موجود ہے۔

- ڈھونڈیں:

خواب کا حق اُسی وقت ادا ہوتا ہے جب آپ تحقیق کی نظر سے اِس میں نکات تلاش کریں، اگر فاضل نام کے شخص کو دیکھا ہے تو کوشش کریں اور ڈھونڈیں کہ آپ کے لئے کونسی فضیلت اور بڑائی ہے۔ اگر کوئی بات یا آواز آپ کو سنائی دیتی ہے تو غور کریں کہ کیا کہا گیا ہے اور وہ بات کہاں بیٹھتی ہے، کیا اشارہ کرتی ہے۔ اگر کسی کو خاص رنگ کے لباس میں دیکھا تو کونسا رنگ تھا اور اس رنگ کی کیا خصوصیات ہیں اور وہ خواب آپ کی زندگی میں کیا رنگ بکھیر سکتا ہے یا اگر کالا رنگ دیکھا تو کیا تاریکیاں پھیلنے کا اشارہ ہے۔

کیسے معلوم ہو کہ تعبیر صحیح کی گئی ہے؟

خواب حقیقت میں عالم غیب کی زبان ہے اس کو ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنا سیکھا، بہت کم کو نصیب ہوا ہے لیکن ہمارے تک ایسی خوابوں کی تعبیریں پہنچی ہیں جو ایک دوسرے سے تضاد رکھتی تھیں۔ ایک صحابی نے جب حضور اکرم ﷺ سے جب تعبیر پوچھی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اُن صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت عمرؓ نے تو یہ تعبیر بیان کی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تو پھر وہی تعبیر ہوگی۔ ان تعبیرات میں یہ اصول ہے کہ جو تعبیر پہلے دے دی گئی، وہی وقوع پذیر ہو جاتی ہے۔ اسی لئے ہر کسی سے تعبیر پوچھنے کو منع فرمایا گیا ہے۔ خواب صرف اس شخص سے بیان کیا جائے جو آپ سے محبت کرتا ہے یا جو خوابوں کا عالم ہو۔

مولانا نازرولی خاں نے درس تفسیر میں فرمایا کہ جب تعبیر نشانے پر لگے گی تو دل کو سکون آجائے گا۔ معبر کو بہت عقل سے کام لینا ہوتا ہے۔ بعض خوابوں کی تعبیر ایسے آتی ہے جیسے بند لفافے میں بالکل اچانک۔

جب تعبیر صحیح کی جاتی ہے تو ہمارا جسم بھی اس کو محسوس کرتا ہے اور ان ردعمل کو واضح طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے:

- جسم سے جواب موصول ہوتا ہے:
- ذمہ داری سے عہدہ برا ہونے کا احساس ہوتا ہے:
- فرحت کا احساس ہوتا ہے:

خواب دیکھنے کے فوائد:

- خوشی، تماشہ، فرحت

خوابوں کے فوائد کے بارے میں یہ طے کرنا بڑا مشکل ہے کہ ترتیب میں اول کس کو رکھا جائے کیونکہ ہر ایک کی پسند الگ ہوتی ہے اور وہ اپنی پسند کو اولیت دیں گے۔ لیکن ہر ایک کو اپنے متوقع فائدے کیلئے وہ کام بھی کرنے پڑتے ہیں جو اُن کو پسند نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر دُبلا ہونے کی ترکیبیں، کام کرنا یا پھر سالگرہ اور شادی بیاہ کی تقاریب میں شرکت۔

درحقیقت خواب دیکھنا خود ایک تفریح ہے چہ جائیکہ اس کے فوائد کے بارے میں سوچا جائے، خوابوں پر یقین رکھنے والے سب لوگ اس پر متفق ہیں اور اگر مادی فوائد نہ بھی ہوں تو بھی لوگ خواب دیکھنا یقیناً پسند کریں گے۔

تقریباً سب خوابوں پر یقین رکھنے والے لوگ خوابوں سے محظوظ ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ جو ابتداء سے ہی خوابوں پر دھیان دیتے ہیں، کچھ لوگ خوابوں میں جادوئی مقام حاصل کرلیتے ہیں اور کچھ خوابوں کو فن میں تبدیل کر لیتے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ خوابوں کو معمولی نہ سمجھا جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور ہمارے مشائخ نے بھی خوابوں کو سچ مانا اور ان پر خاص دھیان دیا اور آجکل کے سینکڑوں مفکرین نے بھی خوابوں پر اعتقاد کیا اور ان سے استفادہ کیا۔

- ذاتی نشوونما یا تکمیل

اگر خواب دیکھنے کی شروعات کرنے کی کوئی خاص وجہ نہ بھی ہو تو بھی ایک ضروری فائدہ یہ ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس پر متفق ہے۔ اس فائدے کو اگر مختلف زاویوں سے دیکھا جائے تو آخر میں ذاتی نشوونما پر پہنچتے ہیں، بعض اس کو خودفہمی یا دن بھر کی مصروفیات کا جائزہ یا کسی کی بھی اپنی ضروریات کا صحیح اعتراف ہے۔ بعض خوابوں کے شیدائی یہ یقین رکھتے ہیں کہ کوئی اِن سے عقلمندتر یا اعلیٰ ہستی موجود ہے جو اِن کی رہنمائی کرتی ہے۔

ہمارے مذہبی عقیدے کے مطابق یہ روحانی رابطہ ہے اور باری تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہدایت دیتے ہیں یا

آئندہ پیش آنے والے واقعات سے مطلع کرتے ہیں، لیکن آجکل کی تہذیب کے دلدادہ اس کو عقل سے بالاتر فہم سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان دونوں کا تناسب تقریباً آدھے آدھے کا ہے۔

- مسائل کا حل

اس بات سے کوئی اختلاف نہیں کہ خواب مسائل کا حل فراہم کرتے ہیں۔ اس کے لئے خوابوں کی مدد لینی پڑتی ہے لیکن اس کے لئے کوئی تگ ودَو نہیں کرنی پڑتی نہ ہی خواب کو یاد رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سب سے آسان خواب کا مبتدی کے لئے کارآموز ہے۔ اس کی تعبیر بھی آسان ہوتی ہے اور روزانہ خواب کو لکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ محض اتنا کرنا ہوتا ہے کہ دو رکعت نفل تحیۃ الحاجات پڑھکر اپنے مسئلے کو سوچتے ہوئے سو جائیں تو ۸ گھنٹے کے بعد جب آپ اٹھیں گے تو مسئلے کے حل کی صورت انشاء اللہ واضح ہوگی۔

- تربیت

مسائل کے حل سے ایک قدم اور آگے خوابوں میں تربیت ہے، بعض نے دعویٰ کیا ہے کہ خواب میں ڈرائیونگ سیکھی جبکہ حقیقت میں گاڑی سیکھنے کا کوئی موقع نہیں ملا۔

- مستقبل کی پیشنگوئی

مستقبل کے واقعات سے آگاہی، خوابوں کا سب سے بڑا فائدہ ہے۔ اللہ اپنے محب بندوں کو مستقبل کے واقعات وحالات سے آگاہ کر دیتا ہے جو اِن کی زندگی کے رُخ پلٹ دیتا ہے۔ اگر خوابوں کی پیش بینیوں کا شمار کیا جائے تو اُن کے صحیح ہونے کی تعداد حیران کن حد تک زیادہ ہوتی ہے۔ زیادہ تر تعبیریں محض اس لئے نظر انداز ہو جاتی ہیں کہ اُن کے اشاراتی رموز دیکھنے والوں کے لئے ناقابلِ فہم ہوتے ہیں اور ہر ایک خواب دیکھنے والے کی علامات ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ اس لئے خواب دیکھنے والا شخص ہی اپنے خواب کا بہترین معبر ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے مقاصد اور اعمال سے واقف ہوتا ہے۔ ایسے ہی دو بھیانک خواب راقم الحروف نے بھی دیکھے جن کی تعبیر نے آنے میں دیر بھی نہ کی۔ ایک کی تعبیر اِسی روز شام کو ظاہر ہوگئی اور وہی خواب، خوابوں میں میری دلچسپی کا باعث بنا۔ جبکہ دوسرا خواب دو سال پیشتر ۵ مئی کی صبح ۱۵-۴ بجے دیکھا اور نمازِ فجر سے واپسی پر ۴۵-۵ بجے ہو بہو وہی خواب حقیقت میں REPEAT ہوگیا۔ کوئی رمز نہیں، کوئی اشارہ نہیں۔

- روحانی یا فلکیاتی سفر

ایسا بھی ہوتا ہے کہ خواب میں اللہ تعالی دوسری دنیاؤں کی سیر کراتا ہے۔ جسم یہیں اسی دنیا میں ہوتا ہے اور ہم کہیں اور موجود ہوتے ہیں۔ عام طور پر یہ اِس احساس کے ساتھ شروع ہوتا ہے کہ ہم اپنے جسم کو چھوڑ کر الگ ہورہے ہیں۔ سفر کرنے والا پھر انجانی دنیاؤں میں پہنچ جاتا ہے جو اس دنیا سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہ ایک خاص قسم کے خواب ہوتے ہیں لیکن اس میں روح جسم کو چھوڑ کر جاتی ہے اور اگر کوئی جسم کو محسوس کرے تو بے جان ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ بس یہ ایک خاص قسم کا تجربہ ہوتا ہے جس کو بیان کرنا مشکل ہے۔

روحانی یا فلکیاتی سفر بہر حال کوئی اور دنیا ہوتی ہے، یا تو ہماری زمین سے ملتا جلتا سیارہ یا آسمان کے اوپر کی دنیا دربار مصطفوی میں حاضری، جنت یا دوزخ، ملائکہ کی صحبت یا پھر اس جیسا ہی کوئی مقام/مجلس جو عام حالات سے مختلف ہوتا ہے۔ میرے ایک عزیز (جو اللہ والے اور مذہبی ہیں) کے ساتھ بھی ایسا ہی فلکیاتی سفر پیش آیا، وہ آگ سے بری طرح جھلس گئے اور دنیاوی طور پر وہ اسپتال میں موجود تھے لیکن انہوں نے دیکھا کہ بہت بڑی نسل کے پرندے (Dinosaur) نے انہیں اپنی چونچ میں اٹھا رکھا ہے اور جنت کے ایک دروازے پر لے جاتا ہے، دروازہ کھلتا ہے، نام پوچھا جاتا ہے اور جواب ملتا ہے اس کا نام یہاں نہیں ہے۔ پھر دوسرے تیسرے دروازے پر جاتا ہے، وہاں پر بھی یہی جواب ملتا ہے۔ آخر میں کہا جاتا ہے اس کو کیوں لائے ہو، ابھی اس کے احکام نہیں آئے ہیں واپس چھوڑ کر آ ؤ۔

آسمانوں کا سفر یا دوسری دنیاؤں کا سفر، بڑا انفرادی اور اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے کافی مضبوط ہے۔

- ہندو عقیدے میں پچھلے جنم میں سفر

ایسا بھی ہوا ہے کہ خواب دیکھنے والوں نے بقول اُن کے اپنے پچھلے جنم کو دریافت کیا اور جب ان جگہوں پر جا کر حقائق معلوم کئے تو صحیح پایا۔ اس موضوع پر بحث کرنا اس لئے ممکن نہیں ہے کہ ہم اس پر نہ تو یقین رکھتے ہیں اور نہ ہی یقین کریں گے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی خواب دیکھا ہو وہ کوئی اور داستان یا قصہ ہو یا آنے والے واقعات کا عکس ہوں

۔ بعض اوقات ہم مخمصے میں پھنس جاتے ہیں، سمجھ میں نہیں آتا کہ حقیقت کیا ہے اور خواب کیا ہے۔ نیند سے جاگنے کے

بعد سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ جو دیکھا وہ خواب تھا یا جس Situation سے اب گذر رہے ہیں، وہ خواب ہے۔

- عام طور پر خوابوں کی علامتیں مشترک ہوتی ہیں، یوں محسوس ہوتا ہے کہ تمام انسانوں میں مخصوص کوڈ پروگرام کر دیئے گئے ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وراثت میں ہمیں ایک سی چیزیں ملتی ہیں اور روزمرہ زندگی کے تجربات بھی مشترک ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہمارے خوابوں کی علامتیں بھی ایک سی ہوتی ہیں۔ کچھ محققین کا کہنا ہے کہ ہمارا جینیٹک نظام ہمارے خوابوں کو استوار کرتا ہے۔ جس طرح ایک داستان کو ہم نسل در نسل سنتے چلے آتے ہیں تو وہ ہمارے موروثی نظام میں داخل ہو جاتی ہے اور ہم پیدائش کے وقت سے ہی اس سے واقف ہوتے ہیں۔

مختصراً تفریح اور قوت، خواب دیکھنے کے خاص فوائد ہیں۔ خواب دیکھنے سے کئی طریقوں سے قوت فراہم ہوتی ہے، اسکا صحیح منبع ذاتی نشوونما، مسائل کا حل اور ٹریننگ ہے، جن پر غور وخوص کیا جائے گا۔ اور ایسا ہی مستقبل بینی کے ساتھ ہے جس کو ایک ہنر مانا جاتا ہے لیکن اب تک سروے سے یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ اس کی مشق کیسے کی جا سکتی ہے اور کیسے اس میں درک حاصل کی جا سکتی ہے۔

مبادا کہ آپ کے خواب کچھ بتانا چاہتے ہوں:

آپ کے خواب حقیقت بن سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے اور ایسا ہو بھی سکتا ہے اگر آپ اپنے اندر کی قوت کو ریکارڈ کرنا جانتے ہوں۔ خواب دیکھتے ہوئے دنیاوی ممکنات اور خدشات سے آزاد ہو جائیں، جبکہ کوئی انتہا خدشات کے بغیر نہیں ہوتی۔ خواب آپ کا عکس پیش نہیں کرتے بلکہ آپ کی روحانی طاقتوں یا قابلیت تک آپکی رہنمائی کرتے ہیں.

دراصل خواب آپ کے شعور کی صلاحیت کو بڑھاتے ہیں اور اس قابل بناتے ہیں کہ جو کچھ خواب میں دیکھا جائے اس میں سے مستقبل میں حقیقت بننے والے واقعات کو جان سکیں۔ جب آپ جاگ رہے ہوتے ہیں تو آپ کی روحانی طاقت آپ کے خواب ظاہر کرتے ہیں، بس آپ کو اعتقاد ہونا چاہئے کہ آپ کے خواب حقیقت بن جائیں گے۔ آپ خود کو لامحدود جانیں، آپ کا سچے خوابوں سے تعلق ہو جائے گا۔ خود کو ہر کام کرنے کا اہل جانیں، تو ہر وہ کام ہو جائے گا جو ذہن سوچ سکتا ہے۔

کی الفاظ چھوڑ دیں جو دوسرے تاریخ جاتے ہیں اور اللہ تعالی سے درخواست کریں کہ آپ کو آپ کی مطلوبہ معلومات دکھادے۔ اپنے آپ کو ہر خدشے سے آزاد کرلیں اور اللہ کی نوازشات وعجائبات کا انتظار کریں۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ آپ جب چاہے جتنے چاہے دن میں خواب دیکھیں، آپ کے خواب، زندگی کے مقصد میں آپ کے رہنما ہوتے ہیں۔ بہت سارے لوگوں نے اپنے خوابوں کو حقیقت بنالیا ہے اور ایسا آپ بھی کرسکتے ہیں۔ دن کے خواب (جو دن میں جاگتی حالت میں دیکھتے ہیں) آپ کو سوچنے کے لئے آزاد کردیتے ہیں اور زندگی کے ہدف کے تعین میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ خود کو پابندیوں سے آزاد کرو، اپنے ضمیر کو سنو اور حقیقت کی دنیا میں داخل ہو جاؤ

بعض اوقات خواب ٹوٹے ہوئے دلوں کو بھی جوڑتے ہیں۔ خواب ہمارے بچھڑے ہوؤں (جو اب اس دنیا میں نہیں ہیں) سے ملانے کا سبب بنتے ہیں۔ ہمارے سامنے ایسی سینکڑوں مثالیں ہیں کہ پریشانی کے عالم میں، جو عزیز یا رفیق گذر چکے ہیں اُن سے خواب میں ملاقات ہوئی۔ بعض اوقات انہوں نے تسلیاں دیں جبکہ بعض دفعہ مفید مشورے اور راز کی باتیں بھی بتائیں۔

خوابوں کے آداب:

خوابوں کے بھی آداب ہیں، جن کو خواب دیکھنے کے خواہشمند کو پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ خواب، بندے اور رب کے درمیان راز ہیں اور اللہ تعالی کے انعام ہیں۔ وہ ان سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نوازتا ہے۔

ادب ۱: اگر وحشت ناک خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو [۱]

اور تین بار أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو

اور جس کروٹ پر لیٹے ہو اس کو بدل ڈالو

اور کسی سے ذکر مت کرو۔ انشاءاللہ تعالی کچھ ضرر نہ ہوگا۔

ادب ۲: اگر خواب کہنا ہو تو ایسے شخص سے کہو جو عاقل ہو، یا دوست ہو تا کہ بُری تعبیر نہ دے کیوں کہ اکثر تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔

ادب ۳: جھوٹا خواب کبھی مت بناؤ، بڑا سخت گناہ ہے۔

---

[۱] تعلیم الدین، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ۱۹۷۹ء، ص ۵۸

خواب یاد رکھنے کے گُر :

مقصد یا ارادہ: خوابوں کے معاملے میں آپ کا ارادہ واضح ہونا چاہئے۔ خوابوں کو تحریر کریں اور رات کو بستر پر جانے سے قبل اُن کی تحلیل وتفسیر کی جائے، اس طرح کرنے سے خواب ہر رات آپ کے ذہن میں تازہ ہونگے ۔ خوابوں کے مقصد یا ارادے کے لئے بستر میں لیٹتے وقت ذہن میں دُہرائیں :

- میں خواب یاد رکھونگا
- میں خوب آرام کرونگا
- میں الارم سے ۱۵ منٹ قبل جاگ جاؤنگا
- میں ہر روز اپنے خواب ضبطِ تحریر میں لاؤنگا
- میں اپنے خوابوں کو زندگی میں بہتری لانے کے لئے استعمال کرونگا

توجہ: خوابوں کو آپ جتنی زیادہ توجہ دیں گے، اتنا ہی وہ آپ کے لئے زیادہ سودمند ہونگے، چند مشورے:

- ایک نئی نوٹ بک خواب لکھنے کے لئے خریدیں
- خوابوں کے موضوع پر رسالوں اور کتابوں میں مضامین پڑھیں
- اپنے خوابوں کے متعلق دن کے فارغ اوقات میں سوچیں
- خوابوں کے سلسلے میں دوستوں اور رشتہ داروں سے بات کریں
- ہر صبح اپنے خوابوں کو دہرائیں اور اُن کے مفہوم کے بارے میں غور کریں
- خوابوں کی ڈائری رکھیں
- اپنے خوابوں کو اہمیت دیں، اُن کی عزت کریں اور اچھے دوستوں کا سا برتاؤ کریں

توقع: ہماری زندگیوں میں واقعات کے رونما ہونے پر، توقعات اور رضا کے متفق ہونے سے بہت اثر پڑتا ہے

- خواب یاد رکھنے کی توقع رکھیں
- خوابوں کے صحیح مطلب تک پہنچنے کی توقع رکھیں

- خوابوں میں اپنے سوالوں کے جواب حاصل کرنے کی یا مسائل کے حل کی توقع رکھیں

لائحہ کار: ہمارا لاشعور خوابوں کو یاد رکھنے کے لئے پروگرام کیا جا سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ:

- اپنے آپ سے اُس بات کو بار بار کہیں۔
- سونے سے قبل اپنی خواہش یا مسئلے کا ذکر کرنا بہت مناسب ہوتا ہے۔

جو کچھ لاشعور میں آپ پروگرام کریں گے، اس کا اثر خوابوں میں ظاہر ہوگا۔ نیز یہ سوچیں:

- میں الارم کے بند ہونے سے قبل اٹھونگا
- میں صبح کو اپنا آخری خواب ختم ہوتے ہی اُٹھ جاؤنگا
- میں اٹھنے کے بعد اپنا خواب یاد رکھونگا
- میں لیٹا رہونگا حتیٰ کہ اپنا خواب نہ دہرا لوں
- اٹھنے کے بعد جس شئی کے بارے میں سب سے پہلے سوچونگا وہ خواب ہوگا۔

خواب کی یادداشت بڑھانا:

- نشہ آور مشروب اور ادویات کا استعمال نیند کے پیٹرن کو تبدیل کر دیتا اور خواب یاد رکھنے میں حائل ہوتا ہے۔
- خواب آور گولیاں مصنوعی نیند فراہم کرتی ہیں، ان سے احتراز کریں۔
- مناسب آرام کریں کیونکہ جب آپ بہت تھکے ہوتے ہیں تو نیند بہت گہری آتی ہے اور خواب یاد نہیں رہتے۔
- ہر رات اپنے دن کی مصروفیات کا حساب کریں، ہمارے خواب بھی اس کا خیال رکھتے ہیں۔
- خود کو خواب تحریر کرنے کے لئے تیار رکھیں، اپنی سائیڈ ٹیبل پر نوٹ بک اور قلم رکھیں، رات کو بیدار ہونے پر یا صبح کو خواب لکھیں۔
- گھڑی کا الارم لگائیں اور خود کو ٹائم سے پندرہ منٹ قبل اُٹھنے کی ہدایت کریں، اس طرح خوابوں پر غور کرنے کی مہلت مل سکے گی۔

باب دوم

خواب اور القرآن الحکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) ﴿ إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۞ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۞ ﴾ [1]

(۲) ﴿ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۞ ﴾ [2]

(۳) ﴿ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ

(۴) الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ ...... ﴾ [3]

(۵) ﴿ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ ﴾ [4]

(۶) ﴿ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ۞ ﴾ [5]

---

[1] سورة الانفال۸، آیة ۴۳ و ۴۴
[2] سورة یوسف۱۲، آیة ۴
[3] یوسف۱۲، آیة ۳۶
[4] سورة یوسف۱۲، آیة ۴۳
[5] سورة الصّٰفّٰت۳۷، آیة ۱۰۲

(۷) ﴿ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ ﴾ [1]

قرآن کریم کے خواب اور ان کے بیان سے قرآن کریم کا نظریہ:

مندرجہ بالا آیات القرآن الحکیم میں سات خوابوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالی نے یہ خواب اپنے پیغمبروں کو دکھلائے اور اُن کو تسلی دی، بشارت دی یا پھر اُن کا امتحان لیا۔ اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کو بھی سچے خواب دکھلاتا ہے (جن کو رویائے صادقہ یا رویائے صالحہ کہتے ہیں) لیکن اپنے پیغمبروں کو جب چاہتا ہے خواب دکھلاتا ہے۔ پیغمبروں کے خواب وحی کا درجہ رکھتے ہیں۔

عام انسان کی عقل محدود ہے، حقائق کی معرفت میں اس کی اتنی طاقت کہاں کہ اس کا ادراک کر سکے۔ علوم کو حاصل کرنے کے لئے ذرائع بھی محدود اور انسان کی رسائی بھی محدود ہے اور عقل محدود ہونے کی وجہ سے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ سارے علوم کا احاطہ کر سکے۔ اللہ نے انسان کے علم کو بھی محدود دیا ہے، جس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

﴿ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَ مَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ﴾ [2]

ترجمہ: کہہ دیجئے روح میرے رب کے حکم سے ہے اور نہیں دیا گیا تمہیں علم سوائے تھوڑا سا

اس بھول چوک اور نسیان کے پتلے انسان کے لئے، اللہ تعالی نے انبیاء اور پیغمبروں کا سلسلہ رکھا جو انسانوں کی تربیت کے لئے آتے رہے اور حضرت انسان کے علم کی تجدید کرتے رہے۔ اب علم کے حاصل کرنے کے دو ہی طریقے ہیں: **الہام اور خواب**

جو علم انسان کو الہام کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اس کو **علم لدنی** کہا جاتا ہے۔
علم لدنی کے دو مندرجہ بالا ذرائع یعنی الہام اور خواب ہیں۔ انبیاء اور رسل کے بعد یہ علم عام انسانوں کو بھی حاصل

---

[1] سورۃ الفتح ۴۸، آیۃ ۲۷ [2] سورۃ بنی اسرائیل ۸۵

ہوسکتا ہے۔ اس علم کا حقدار وہ ہوسکتا ہے، جو صاحبِ تقویٰ ہو اور اعمال صالح اس کی ظاہری زندگی کا حصہ ہوں۔ نیز صاف قلب اور پاکیزہ روح کا مالک ہو۔

پیغمبر آخرالزماں کے بعد بھی نیک بندوں کے لئے یہ سلسلہ بند نہیں ہوا، شرط محض تقویٰ اور قلب و روح کا صاف ہونا ہے۔ الغرض الہام اور خواب، وہ ذریعہ علم ہیں جس سے اللہ تعالیٰ انسان کو نوازتا ہے اور مرکز القاء انسان کا دل ہوتا ہے۔ اس الہام کے ذریعہ انسان پر کچھ حقائق بھی عیاں کئے جاتے ہیں لیکن الہام، کشف اور وجدان عام بیداری کی کیفیتیں ہیں جبکہ خواب نیند کی حالت میں آتے ہیں۔ حقائق کے بارے میں القرآن الکریم میں مختلف جگہوں پر تذکرہ ہے۔ جیسے

- حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کو علم و حکمت عطا کئے،

﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْماً ج ...... ﴾ [1]

- حضرت ابراہیم کو سلطنت عطا فرمائی۔

﴿ أَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ م ...... ﴾ [2]

- حضرت داؤد کو زرہ سازی کی صنعت عطا کی اور سلطنت عطا فرمائی۔

﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ط ...... ﴾ [3]

- حضرت ابراہیم اور اسحق علیہ السلام پر انعامات کا ذکر کرتے ہوئے، حضرت یوسف کو خوابوں کا علم دینے کی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ آل یعقوب کے انعامات کے ساتھ آیا ہے۔

﴿ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾ [4]

---

[1] سورۃ نمل ۲۷ آیۃ ۱۵   [2] سورۃ البقرۃ ۲ آیۃ ۲۵۱

[3] سورۃ سبا ۳۴ آیۃ ۱۰   [4] سورۃ یوسف ۱۲، آیۃ ۶

- اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو جوان ہوتے ہی خوابوں کی تعبیر کا علم اور حکمت عطا فرمائی۔

﴿ و لما بلغ اشده اتینٰه حکماً و علماً ط و كَذٰلِكَ نَجْزِىْ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ یوسف آیۃ ٢٢

پس علم تعبیر رؤیا، جو کچھ بھی خواب میں اچھا یا بُرا دیکھتے ہیں، اُس سے نفس کو مطمئن کرنے کا ایک حکم ہے۔ اگر خواب اچھا ہے تو خوشخبری ہے اور اگر بُرا ہے تو تنبیہ اور احتیاط ہے۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ انسان کو خواب کے ذریعہ غم، اندوہ، خواہشِ نفس، خوشی و نعمت سے آگاہی دیتا ہے لیکن یہ غیب دانی نہیں ہے، یہ محض اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اسکی رحمت ہے کہ وہ انسان کو خوشخبری دیکر خوش کرتا ہے یا تنبیہ کر کے شیطان سے بچاتا ہے [1]۔

جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو خیر اور امان کا خواب دکھلایا، جس کے بارے میں قرآن حکیم میں ارشاد ہے

﴿ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّىْ اَرٰى فِى الْمَنَامِ اَنِّىْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى ط قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِىْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ○ فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ○ وَ نَادَيْنٰهُ أَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَآ ج اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ○ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○ ﴾ الصّٰفّٰت آیۃ ١٠٢ – ١٠٧

ترجمہ: پھر جب پہنچا اس کے ساتھ محنت کرنے (کی عمر) کو، کہا اے میرے بیٹے، میں دیکھتا ہوں خواب میں کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں۔ پھر دیکھ تو کیا دیکھتا ہے۔ کہا اے باپ کر ڈال جو تجھ کو حکم دیا گیا ہے، اگر اللہ نے چاہا تو تو مجھ کو صابرین میں سے پائے گا۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا تو پچھاڑا اس کو پیشانی کے بل اور ہم نے اس کو پکارا یوں کہ اے ابراہیم، تو نے سچ کر دکھایا خواب۔ ہم یوں بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو۔ بیشک یہی ہے صریح جانچنا اور اس کا بدلہ دیا ہم نے ایک جانور ذبح کرنے کے واسطے بڑا۔

---

[1] تفسير الاحلام بالقرآن تأليف ابوالفداء محمد عزت محمد عارف دار القادسية للنشر جدة

خواب جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو بدر کے موقع پر دکھایا:

﴿ إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۞ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۞ ﴾ الانفال ۴۳ و ۴۴

ترجمہ: جب اللہ آپ کو خواب میں کافروں کو کم تعداد میں دکھارہا تھا اور اگر اللہ آپ کو اُن کی زیادہ تعداد دکھاتا تو (اے مسلمانوں) تم ضرور ہمت ہار جاتے اور آپس میں اختلاف کرتے لیکن اللہ نے تم کو (اس سے) سلامت رکھا، بیشک وہ سینے میں حالات کو بخوبی جاننے والا ہے۔ اور جب تم سے مقابلے کے وقت تمہیں کفار کی تعداد کم دکھائی اور تمہاری تعداد بھی ان کو کم دکھائی تاکہ اللہ اس کام کو پورا کردے جو اس کے نزدیک کیا ہوا ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام معاملات لوٹائے جاتے ہیں

میدانِ بدر میں مسلمانوں کا لشکر [1] ابتدا میں کم ہونے اور تیاری نہ ہونے کی وجہ سے خوف اور گھبراہٹ میں مبتلا تھا، جس جگہ اُن کا قیام تھا وہ جگہ پانی سے دور تھی اور زمین ریتیلی تھی، جس میں ان کے پیر دھنس جاتے تھے۔ جبکہ کفار کی تعداد بہت زیادہ تھی، ہتھیار بھی وافر مقدار میں تھے، سامانِ خورد و نوش بھی بہت تھا اور وہ پانی کے قریب ٹھہرے ہوئے تھے اور ان کی زمین ریتیلی بھی نہ تھی، اُن کے لئے چلنا آسان تھا اور ان کے پیچھے ان کا قافلہ تھا، جس سے ضرورت کے وقت ان کو مدد حاصل ہونے کی توقع تھی۔ بظاہر یہ حالات کافروں کے حق میں اور مسلمانوں کے خلاف تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بساط اُلٹ دی اور جنگ کے وقت نقشہ بدل گیا۔ مسلمانوں کو بڑی فتح اور کفار کو شکست ہوئی۔ یہ آپ ﷺ کا معجزہ اور دعویٰ نبوت پر دلیل ہے کیونکہ آپ ﷺ نے جنگ شروع ہونے سے پیشتر ہی مسلمانوں کو فتح کی بشارت دیدی تھی اور کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ فتح کی پیشن گوئی اس وقت کی تھی، جب بظاہر حالات مسلمانوں کے خلاف تھے اور فتح کے کوئی آثار نہ تھے۔

---

[1] تبیان القرآن علامہ غلام رسول سعیدی ج ۴، ص ۶۴۳، مطبع فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور / فروری ۲۰۰۰

کفار کی تعداد کم دکھانے کی حکمت:

امام ابنِ جریر [1] اپنی سند کے ساتھ مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کو نیند میں کفار کی تعداد کم دکھائی جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے دل مطمئن ہو جائیں، یہ اعتراض فضول ہے کہ کفار تعداد میں زیادہ تھے اور اُن کو کم دکھانا واقع کے خلاف ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کفار کے لشکر کا کچھ حصہ دکھایا گیا تھا، اگر اللہ تعالی آپ ﷺ کو ان کی زیادہ تعداد دکھاتا تو اے مسلمانوں تم ضرور ہمت ہار جاتے لیکن اللہ تعالی نے تم کو محفوظ رکھا۔

مسلمانوں کی تعداد کم دکھانے کی حکمت:

اللہ تعالی نے مسلمانوں کو کفار کی تعداد کم دکھائی اور مشرکوں کو بھی مسلمانوں کی تعداد کم دکھائی۔ پہلی صورت میں مشرکین کی تعداد کم دکھانے کی مصلحت یہ تھی کہ مسلمان اصل تعداد دیکھ کر ہمت نہ ہار جائیں جبکہ دوسری صورت میں مشرکوں کو مسلمانوں کی تعداد کم دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف زیادہ تیاری اور احتیاط نہ کریں اور آسانی سے شکست کھا جائیں۔

پیغمبروں کے خواب کی حقیقت:

خواب کی حقیقت [2] یہ ہے کہ نفس انسانی جس وقت نیند یا بیہوشی کے سبب ظاہر بدن کی تدبیر سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کو قوت خالیہ کی راہ سے کچھ صورتیں دکھائی دیتی ہیں، اسی کا نام خواب ہے۔ خواب کی تین قسمیں ہیں: ایک صحیح اور برحق جو اللہ کی طرف سے بندہ کو متنبہ کرنے یا خوشخبری دینے کے لئے ایک قسم کا الہام ہوتا ہے یعنی اللہ تعالی اپنے خزانہء غیب سے بعض چیزیں اس کے قلب میں ڈال دیتا ہے، یہ رؤیائے صالحہ کہلاتے ہیں۔

انبیاء علیہ السلام کے سب خواب رؤیائے صالحہ ہوتے ہیں اور وحی کا درجہ رکھتے ہیں، عام مسلمانوں کے خوابوں میں ہر طرح کے احتمال ہوتے ہیں، اسلئے کسی کے لئے حجت اور دلیل نہیں ہوتے۔ رسول کریم ﷺ پر وحی کا سلسلہ تیس سال جاری رہا ان میں سے پہلے چھ ماہ (پہلی ششماہی) میں وحی الٰہی خوابوں کی شکل میں آتی رہی اور باقی پینتالیس ششماہیوں میں جبریل امین کی پیغام رسانی کی صورت میں آئی۔ اس حساب سے سچے خواب وحیء نبوت کا چھیالیسواں جزو ہوئے۔

---

[1] جامع البیان جز ۱۰، صفحہ ۱۸

[2] تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی، خطبہ جمعہ ۳۱۴ فیصل مسجد مورخہ ۲۰ جون ۲۰۰۳ء

قرآن مجید اور دعوتِ تعلیم و تعلّم:

قرآن مجید کے اولین درس میں اللہ تعالی نے ہمیں حصولِ علم کی فضیلت وعظمت کا درس دیا اور کہا پڑھو اور علم حاصل کرو نیز علم حاصل کرنے کا ذریعہ قلم کو بنایا اور پھر وہ سارے علم سکھائے جو ہم نہ جانتے تھے۔

﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ٥ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ٥ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ٥ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ٥ ﴾ العلق ٩٦ آية ١-٥

علم کی شان وعظمت کی دلیل میں اس دعا سے زیادہ اور کیا دلیل ہو سکتی ہے، جس میں خود باری تعالی اپنے محبوب کو زیادہ سے زیادہ علم طلب کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ ﴿ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ﴾ طه آية ١١٤

یہ بات بھی واضح ہے کہ پروردگار کی طرف سے انسان کو عطا کردہ نعمتوں میں سے صرف علم وحکمت ہی وہ دو نعمتیں ہیں جو اُن کو نصیب ہوتی ہیں جن کو اللہ تعالی چاہتا ہے۔ اور اس کی شرط بھی واضح کر دی گئی ہے کہ علم وحکمت جیسی عظیم نعمتوں کے مستحق وہ ہوتے ہیں جن کے ایمان غیر متزلزل اور پختہ ہوں اور وہ ایمان صالح کے مالک ہوں۔

﴿ یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا ۗ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾ البقرة ٢ آية ٢٦٩

ترجمہ: دین کا فہم جس کو چاہتے ہیں دیدیتے ہیں۔ اور (سچ تو یہ ہے کہ) جس کو دین کا فہم مل جائے، اس کو بڑی خیر کی چیز مل گئی۔ اور نصیحت وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

قرآن کریم انسان کو ایسے عصری علوم بھی حاصل کرنے کی تلقین کرتا ہے جن کے حصول سے انسان خود کو سمجھ سکے۔ وہ کون ہے؟ اس کے اندر کونسی توتیں جبلتیں موجود ہیں۔ اسی طرح اس علم کو بھی حاصل کرنے کی تاکید کرتا ہے جس کے ذریعہ انسان اللہ کی حیرت انگیز تخلیق وساخت کی آگاہی حاصل کر سکے اور اپنی ساخت کے حیرت انگیز جسم کا علم بھی حاصل کرے۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿ اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴾ الروم ٣٠ آية ٨

ترجمہ: کیا (وہ لوگ) دھیان نہیں دیتے اپنی جانوں (کے اندر) میں؟ جو پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے درمیاں میں ہے قرینہ سے اور مقرر وقت تک اور اکثر لوگ اپنے رب کا ملنا نہیں مانتے۔

قرآن کریم نے انسان کو خارجی اور داخلی علوم سیکھنے کی دعوت دی ہے اور ساتھ ہی ان علوم کی نشاندہی بھی کردی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو انسان ان علوم کا مطالعہ کرلے اس کی جستجو کی دوسری منزل معرفت رب کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ: **ومن عرف نفسه فقد عرف ربه** (یعنی جس نے اپنے آپ کو پہچانا، اس نے اپنے رب کو پہچان لیا)۔

قرآنی آیات سے خوابوں کی تعبیر:

خوابوں کی تعبیر کا ایک مستند طریقہ آیات القرآن الحکیم سے ہے، بڑے بڑے معبرین دورِ نبوت سے لیکر آج تک خوابوں کی تعبیر میں قرآن حکیم سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔ معبرِ اعظم ابنِ سیرین بھی اس پر عمل کرتے رہے۔

امام مالک نے خواب میں ملک الموت کو دیکھا تو سوال پوچھا کہ میری کتنی عمر باقی ہے۔ ملک الموت نے ہاتھ کی پانچ انگلیوں کا اشارہ کیا۔ امام مالک نے دوبارہ سوال کیا کہ پانچ کیا؟ کیا مطلب ہے؟ لیکن ملک الموت نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بیدار ہونے پر آپ امام ابنِ سیرین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ پانچ سے کیا مراد ہے، پانچ سال، پانچ ماہ یا پھر پانچ دن۔ ابنِ سیرین نے فرمایا کہ یہ سال، ماہ یا دن نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ سورة لقمان آية ٣٤

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش برساتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اُسے جانتا ہے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور باخبر ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ پانچ چیزیں مفاتح الغیب ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔ ان پانچوں چیزوں میں جو تخمینہ وظنی فکر یا آلات کے استعمال کے بعد کس نتیجہ پر پہنچتے ہیں، وہ سب غیب سے خارج ہیں، بارش کا وقت کسی کو معلوم نہیں، موسمیات کی اطلاعات عموماً غلط ہوتی ہیں، رحم مادر میں مشینی ذرائع سے جنسیت کا ناقص علم لیا جاتا ہے، نیک بخت ہے یا بد بخت ہے اور دیگر امور کا کسی کو علم نہیں۔ انسان کل کیا کریگا (دینی یا دنیاوی امور)، کوئی نہیں جانتا کہ کل اس کی زندگی میں آئے گا بھی یا نہیں۔ موت کہاں آئے گی؟ گھر میں یا دیارِ غیر میں۔

احسن القصص:

﴿ إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ﴾ یوسف آیۃ ٤

یہ احسن القصص کی ابتدا ہے، جو ایک رؤیائے صالحہ سے ہوئی۔ جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا اے میرے پیارے ابا میں نے دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج چاند مجھے سجدہ کرر ہے ہیں۔ [1] گیارہ ستاروں سے مراد حضرت یوسف کے بھائی اور سورج چاند، والدہ اور والد ہیں۔ سجدے سے مراد تعظیم دیں گے۔ یہ خواب یوسف علیہ السلام کی رفعت شان اور علو مرتبہ پر دال ہے۔ یعقوب علیہ السلام سنتے ہی خواب کی تعبیر سمجھ گئے لیکن آگاہ نہیں کیا اور ڈرے کہ یوسف کے بھائی سنیں گے تو درپے حسد ہونگے اس لئے فرمایا کہ اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا۔ یہ خواب یوسفؑ کی منزلت عالی اور بھائیوں کی خضوع کی نشانی ہے، یہ خواب سن کر حسد کریں گے اور ایذا رسانی کا کوئی حیلہ وفریب کریں گے۔ تحقیق شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، ذرا سا موقع ملے تو رشک وحسد کا وسوسہ دل میں ڈال دیتا ہے اور طرح طرح کے مکر وفریب پر آمادہ کرتا ہے اور حسد کی آگ دل میں بھڑکاتا ہے اور جس طرح اللہ نے تجھے خواب کے ذریعہ عزت ورفعت اور بزرگی کی بشارت دی ہے اسی طرح تیرا پروردگار تجھ کو برگزیدہ بنائے گا، جن میں تیری کوششوں اور سعی کو دخل نہ ہوگا اور تجھ کو خوابوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا اور اس کے علاوہ اور نعمتیں دیکر تم پر اور خاندان یعقوب پر اپنے انعام کو کامل کرے، جیسا کہ اس سے پہلے تمہارے دونوں باپ ابراہیم اور اسحٰق علیہما السلام پر انعام کامل کر چکا ہے۔ اس مقام پر یعقوب علیہ السلام نے تواضعاً اپنا ذکر نہیں کیا۔ البتہ تیرا پروردگار خوب دانا وحکمت والا ہے یعنی جو جس لائق ہے اس کو دیتا ہے۔

یہ رؤیائے صالحہ ہے یعنی درست خواب جو وساوس شیطانی اور ہواجس نفسانی سے پاک ہو ایسا خواب حقیقتاً خواب من اللہ ہوتا ہے اور محتاج تعبیر ہوتا ہے ایسے خواب کو حدیث شریف میں رؤیائے صالحہ اور جز نبوت بتایا گیا ہے۔ اس قسم کا خواب القاء ربانی ہوتا ہے اور مؤید بنور الٰہی ہوتا ہے جمہور متکلمین، مفسرین، اولیاء محدثین اور

---

[1] تفسیر معارف القرآن تالیف محمد ادریس کاندھلوی، ج ۴، ص ۹۴

عارفین فرماتے ہیں کہ رؤیائے صالحہ ایک قسم کا روحانی مشاہدہ ہوتا ہے، جب انسان سوجاتا ہے اور اس کے حواس ظاہرہ معطل ہو جاتے ہیں تو اس حالت میں روح عالم غیب کی چیزوں کو دیکھتی ہے اور سنتی ہے اور یہ روحانی مشاہدہ کبھی اصلی حقیقت ہوتا ہے اور کبھی صور المثالیہ کے ذریعے ہوتا ہے جس سے آئندہ واقعات کی طرف برنگ تمثیل وتشبیہ اشارہ اور تنبیہ مقصود ہوتی ہے جیسے یوسف علیہ السلام کو گیارہ ستارے سجدہ کرتے ہوئے دکھائے گئے برنگِ تمثیل آئندہ پیش آنے والے واقعہ سے آگاہ کر دیا گیا۔

اور تعبیر خواب کبھی تو الہام یزدانی اور القاء ربانی سے ہوتی ہے جیسا کہ

﴿ وَ يُعَلِّمُكَ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ ﴾

میں تعبیر سے مراد وہ تعبیر مراد ہے جو تعلیم ربانی اور القاء رحمانی سے ہو، ایسی تعبیر قطعی اور یقینی ہوتی ہے۔ اور کبھی خواب کی تعبیر عقل سلیم اور خداداد فہم وفراست سے ہوتی ہے اس میں کبھی خطا اور لغزش بھی ہو جاتی ہے۔

دو قیدیوں کے خواب اور اُن کی تعبیر:

(۳) ﴿ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجۡنَ فَتَيٰنِ‌ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا‌ ۚ وَقَالَ

(۴) الۡاٰخَرُ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِىۡ خُبۡزًا تَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡهُ‌ ؕ ...... ﴾ یوسف آیۃ ۳۶

جب یوسف علیہ السلام کی دعا ﴿ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَيۡهِ‌ ﴾ قبول ہوئی اور جیل میں بھیج دیے گئے۔ اب وقت آیا [1] کہ ﴿ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ‌ ﴾ کا ظہور ہو کہ جیل خانہ میں پہنچ کر لوگوں کی خوابوں کی تعبیریں دیں اور انکو توحید اور اسلام کی دعوت دیں اور خداداد معجزے اور کرامت کو ان پر ظاہر کریں تاکہ قبول حق میں معین ومددگار ہو۔ اس لئے خواب کی تعبیر سے پہلے یوسف علیہ السلام نے اپنے معجزے کو بیان فرمایا کہ قبل اس کے تمہارا کھانا آئے جو تم کو ہر روز دیا جاتا ہے، میں تمکو تعبیر بتا چکوں گا اور یہ علم مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔

---

[1] تفسیر معارف القرآن تالیف محمد ادریس کاندھلوی، ج ۴، ص ۱۲۵

اور جب دونوں قیدی جیل خانہ میں داخل ہوئے اور یوسف علیہ السلام کا یہ حال دیکھا کہ بڑے عابد و زاہد ہیں اور خوابوں کی تعبیریں بتاتے ہیں تو ان کے گرویدہ ہو گئے اور ایک نے کہا کہ میں اپنے آپ کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ انگور نچوڑتا ہوں اور بادشاہ کو پلا رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور اس میں سے پرندے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں، آپ ہم کو ان خوابوں کی تعبیر بتلائیں اور چونکہ ایک خواب کی تعبیر مضر تھی اس لئے حضرت یوسف نے سر دست تعبیر دینے سے اعراض فرمایا اور یہ سمجھا کہ یہ مرنے والا ہے بہتر ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے۔ اول ان کو نصیحت کرنا شروع کی اور دعوت توحید ان کے سامنے پیش کی اور کہا کہ تم کو جو کھانا پیش کیا جاتا ہے، میں تم کو اس کے آنے سے پیشتر اسکے حال سے آگاہ کر دونگا۔ پھر توحید کی دعوت اور شرک کا ابطال فرماتے ہیں کہ میرے جیل کے رفیقو بتلاؤ تو سہی کہ کیا جدا جدا اور متفرق معبود بہتر ہیں یا ایک اللہ جو اکیلا اور زبردست ہے اور سب پر غالب ہے اور معبود برحق تو وہی ہے جو سب پر غالب ہو اور یہ بت جن کی تم پرستش کرتے ہو یہ سب عاجز اور مغلوب ہیں۔

نصیحت اور توحید کی دعوت کے بعد ان کے خوابوں کی تعبیر دی کہ تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو بدستور شراب پلایا کرے گا یعنی وہ جرم سے بری ہو جائے گا اور اپنے عہدے پر بحال ہو جائے گا اور دوسرا مجرم قرار پا کر سولی پر لٹکایا جائے گا اور پرندے اس کے سر سے گوشت نوچ نوچ کھائیں گے۔ ابنِ مسعود سے روایت ہے کہ جب انہوں نے یہ تعبیر سنی تو کہا کہ ہم نے تو کوئی خواب نہیں دیکھا ہم تو دل لگی کرتے تھے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا اب تو فیصلہ ہو چکا، وہ امر جس میں تم فتویٰ پوچھتے تھے خواہ تم نے دیکھا یا اپنی آنکھوں کو جھوٹ دکھلایا اب تو یونہی ہو گا جو اللہ کے نبی نے کہہ دیا، یہ حکم قضا و قدر ہے جو کسی حیل و بہانہ سے ٹل نہیں سکتا چنانچہ ایسا ہی ہوا، مقدمہ میں ایک بری ہوا دوسرا مجرم ثابت ہوا۔ یوسف علیہ السلام نے اس شخص کو بلایا جس کے بارے میں رہائی پانے کا گمان تھا، اس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہنا کہ ایک بے گناہ عرصہ سے جیل میں پڑا ہوا ہے۔ اس نے وعدہ کر لیا لیکن عہدہ پر بحال ہونے کے بعد شیطان نے اس کو اپنا وعدہ بھلا دیا اور اس کے بعد وہ سات برس اور قید میں رہے جبکہ کل مدت بارہ سال بتائی جاتی ہے۔ اس طویل خلوت سے مقام تفویض و توکل کی تکمیل ہو گئی۔ مخلوق سے دفع ضرر کی درخواست کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن انبیاء وصدیقین کے لئے جائز نہیں کہ وہ سوائے خدا کے کسی کی مدد پر نظر رکھیں۔

شاہ مصر کا خواب اور تعبیر:

﴿ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ﴾ یوسف آیۃ ۴۳

اور کہا بادشاہ نے میں نے سات دبلی گائیں دیکھیں جو سات موٹی گائیوں کو کھا رہی تھیں اور سات بالیاں ہری بھری اور سات سوکھی ہوئیں۔

حق جل شانہ' جب کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے اسباب بھی پیدا فرما دیتے ہیں جن کی طرف انسان کا خیال بھی نہیں جاتا چنانچہ جب یوسف علیہ السلام کو قید سے نجات دلانا مقصود ہوا تو بادشاہِ مصر ریان بن ولید کو ایک خواب دکھایا، جو اُن کی رہائی اور ظاہری عروج کا باعث بنا، خواب ایسا عجیب تھا کہ سب معبر عاجز آ گئے لیکن اس خواب کی تعبیر سمجھ میں نہ آئی۔ اس وقت اُس ساقی کو یوسف علیہ السلام یاد آئے اور اس نے بادشاہ سے جیل خانہ جانے کی اجازت چاہی کہ وہاں ایک مرد صالح محبوس ہیں، وہ ضرور اس خواب کی تعبیر بتا پائیں گے۔ بادشاہ نے اجازت دے دی اور وہ ساقی یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب کی تعبیر چاہی۔

یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر دی اور ساتھ ہی تدبیر بھی کہ سات سال خوب اچھی فصل ہوگی اور اس کے بعد سات سال شدید قحط پڑے گا اور سات سال قحط کے گذرنے کے بعد پھر بارش ہوگی اور پھل اور میوے افراط سے پیدا ہونگے۔ پھر اس تعبیر کے بعد تدبیر بتائی کہ سات سال تک جو کھیتی تم کاٹو اپنے کھانے کے لائق الگ کر کے باقی کو بالیوں میں ہی رہنے دینا تاکہ کیڑا نہ لگے اور آفتوں سے محفوظ رہے۔ ان سات برسوں کے بعد جن میں تم کھیتی کرو گے دوسرے سات سال سخت قحط اور خشک سالی کے آئیں گے۔ انہی سات سالوں میں جمع کیا ہوا غلہ کام آئے گا مگر تھوڑا سا بیج کی غرض سے محفوظ کرلو گے۔ اور ساتھ ہی اپنی بے گناہی کو ثابت کرنے کے لئے کہا کہ پہلے ان لوگوں کے پاس واپس جاؤ تاکہ اُن کو معلوم ہو کہ کوئی بے گناہ قید ہے۔

جب قاصد نے بادشاہ کو تعبیر بتائی تو بادشاہ حیران رہ گیا اور اس حسن تعبیر اور حسن تدبیر سے یوسف علیہ السلام کی شان جلالت اس کے دل میں بیٹھ گئی اور حکم دیا کہ ایسے شخص کو فوراً میرے پاس لاؤ تاکہ میں اسکی دید اور لقاء سے بہرہ افروز ہوں اور اس کی قابلیت کے مطابق اس کا اعزاز و اکرام کروں چنانچہ قاصد پیغام لے کر قید خانے گیا لیکن

یوسف علیہ السلام نے قید خانے سے باہر آنے سے انکار کر دیا کہ جب تک قید خانے سے نہیں نکلوں گا جب تک لوگوں کے سامنے میری براءت اور بے گناہی نہ ظاہر ہو جائے اور یہ کہ میں بالکل بے قصور ہوں اور بے قصور مجھ کو قید خانے میں ڈالا گیا۔ اوّل عوتوں سے اس کی تحقیق کر لی جائے تاکہ آئندہ کوئی تہمت مجھ پر نہ لگائی جائے۔ جب قاصد نے یہ بات بادشاہ کو بتائی تو اس کو بہت پسند آئی اور اس نے فوراً اس شخص کو طلب کیا تاکہ اس کی زبانی اپنے خواب کی تعبیر سن سکے اور اس کے علم وفضل اور عقل ودانش کے مطابق اس کا اکرام کر سکے۔ یوسف علہ السلام نے پھر انکار کر دیا کہ تحقیق کے بعد جب تک براءت ثابت نہیں ہو جاتی وہ جیل سے نہیں نکلیں گے۔

بادشاہ نے ان تمام عورتوں کو بمعہ عزیز مصر کی بیوی کے بلایا اور دریافت کیا کہ معاملہ کیا تھا؟ تمام عورتیں یک زبان ہو کر بولیں اللہ کی پناہ ہم یوسف پر کوئی الزام لگائیں۔ عزیز کی عورت نے کہا کہ اب حق بات سامنے آ گئی ہے، بیشک حق یہی ہے کہ میں نے ہی یوسف کو اس کے نفس سے بہکایا تھا اور اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا، یوسف حق ہے اور صدق پر ہے۔ جب بادشاہ کو یوسفؑ کی براءت کا یقین ہو گیا اور اس نے تصدیق کی تو یوسف علیہ السلام دربار میں آئے اور بادشاہ سے ملاقات کی۔

جب بادشاہ نے بالمشافہ ملاقات کی تو یوسف علیہ السلام کی فہم وفراست کا بالکل ہی گرویدہ ہو گیا اور حکم دیا کہ آج سے تو بڑے مرتبہ والا بڑا معبر ہے تو یوسف علیہ السلام نے کہا کہ مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجئے، میں خوب نگہبان اور جاننے والا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالی نے اس زمین میں جگہ دی۔ بادشاہ نے ان کو اپنا وزیر باتدبیر بنایا اور سلطنت کا مختار کر دیا۔ [1] عزیز مصر کو معزول کر کے تمام اختیارات ان کے سپرد کیے اور مصر کے تمام خزائن پر متصرف ہو گئے اور تمام قلمرو پر انہی کا حکم چلنے لگا۔ کچھ روز بعد عزیز مصر کا انتقال ہو گیا تو بادشاہ نے یوسف علیہ السلام کی شادی زلیخا سے کر دی جن سے دو لڑکے افرائیم اور منشا پیدا ہوئے۔

---

[1] تفسیر قرطبی ج۹ ص۲۱۳ ، زاد المسیر ج۴ ص۲۴۴ ، تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۴۸۲

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا خواب:

﴿ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴾ الصٰفٰت آیۃ ۱۰۲

ترجمہ: (وہ لڑکا جب اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچ گیا) تو ابراہیمؑ نے کہا اے میرے بیٹے، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں، اب تم سوچ کر بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ اس (بیٹے) نے کہا اے ابا جان، آپ وہی کیجئے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے، آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

ابراہیم علیہ السلام [1] کی دعا سے جب اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک فرزند عطا فرمایا اور وہ چلنے پھرنے لگا تو ابراہیمؑ نے (ایک خواب دیکھا کہ وہ اس فرزند کو اللہ کے حکم سے ذبح کر رہے ہیں اور یہ ثابت نہیں کہ حلقوم کٹا ہوا بھی دیکھا یا نہیں، غرض آنکھ کھلی تو اسے **اللہ کا حکم سمجھے کیونکہ انبیاء کا خواب بھی وحی ہوتا ہے** اور اس حکم کی تعمیل پر آمادہ ہو گئے) پھر اپنے فرزند کی رائے بھی لینا چاہی اور مطلع کرنا ضروری سمجھا، اس لئے فرمایا کہ اے میرے بیٹے میں دیکھتا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں، سو تمہاری رائے کیا ہے؟ وہ بولے اس میں مجھ سے پوچھنے کی کیا بات ہے، جب آپ کو اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے تو آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اس کی تکمیل کیجئے، انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ غرض جب بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا اور چاہتے ہی تھے کہ گلا کاٹ ڈالیں، اس وقت ہم نے آواز دی کہ ابراہیم (شاباش ہو) تم نے خواب کو خوب سچ کر دکھایا (یعنی خواب میں جو حکم ہوا تھا اس کو پورا کر دکھایا)۔

یا اللہ کیا عظیم ایمان ہے [2] اور تسلیم و رضا کا کیا اعلیٰ مقام ہے۔

ابراہیم علیہ السلام ایک بوڑھے، اپنے رشتہ داروں سے دور، اپنے ملک اور وطن سے دور۔ ان کو بڑھاپے میں ایک بیٹا عطا ہوتا ہے، ایک طویل عرصے تک انہوں نے اس بچے کا انتظار فرمایا۔ اللہ نے جب ان کو یہ ممتاز اور باصلاحیت بیٹا دیا اور ان کے مرتبہ اور مقام کی شہادت دی۔ وہ ابھی اچھی طرح ان سے مانوس بھی نہیں ہوا، آپ کے ساتھ چلنے پھرنے لگا ہے اور قریب ہے کہ زندگی کا سہارا بن جائے۔ غرض ابراہیم علیہ السلام کی اس بچے سے امیدیں وابستہ ہوئی تھیں کہ وہ خواب دیکھتے ہیں کہ وہ اس بچے کو ذبح کر رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی

---

[1] تفسیر معارف القرآن، مولانا محمد شفیع، ج ۷ ص ۴۵۶ [2] تفسیر فی ظلال القرآن، سید قطب شہید ترجمہ سید معروف شاہ شیرازی ج ۵ ص ۶۱۹

طرف سے اشارہ ہے کہ اس بچے کی قربانی دیدو۔ اب کیا ہوتا ہے؟ آپ بالکل تردد نہیں کرتے، آپ کو کوئی شک اور خلجان نہیں ہوتا، بس جذبہ اطاعت ہی سامنے آتا ہے۔ آپ تسلیم امر ربی پر آمادہ ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ محض اشارہ تھا۔ امر صریح نہیں تھا اور نہ ہی براہ راست وحی آئی تھی۔ آپ نے رب کی طرف سے اشارہ کو ہی کافی سمجھا اور لبیک کہہ دیا اور تعمیل پر آمادہ ہو گئے، بغیر کسی اعتراض کے، بغیر کسی سوال کے۔

حضرت ابراہیم جزع وفزع کی حالت میں لبیک نہیں کہتے اور نہ ہی ان پر کوئی اضطرابی کیفیت طاری ہوتی ہے بلکہ وہ تسلیم ورضا کے پیکر ہیں، مطمئن ہیں اور پروقار ہیں۔ اور اُن کا یہ اطمینان، ٹھہراؤ اور تسلیم ورضا ان کے کلمات سے ظاہر ہوتی ہجن میں وہ یہ تجویز اپنے بیٹے کے سامنے رکھتے ہیں۔ یہ تو نہایت ہی عظیم اقدام ہے لیکن ان کے الفاظ نہای سنجیدہ اور ان کی روش پروقار ہے۔

" کہا اے میرے بیٹے، میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں، اب تم سوچ کر بتاؤ کہ تمہاری کیا رائے ہے؟"

بات ہے ایک خواب کی، لیکن نہ تو باپ کو تذبذب ہے اور نہ ہی بیٹے کو اعراض۔ اس میں شک نہیں کہ یہ فعل ناقابلِ برداشت ضرور ہے۔ مطالبہ یہ نہیں کہ اپنے بیٹے کو کسی معرکہ کارزار میں بھیج دیں، نہ یہ حکم ہے کہ اسے کسی ایسے کام میں لگا دیں جس سے اس کی زندگی ختم ہو جائے بلکہ حکم یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کر دیں اور یہ حکم بھی انہیں خواب میں ملتا ہے۔ اور اس حکم کی تعمیل بھی اچانک بیٹے کو پکڑ کر لٹا کر ذبح نہیں کر دیتے کہ انہیں پتہ ہی نہ چلے بلکہ معاملہ تجویز کی صورت میں بیٹے کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور بیٹا بھی ایسا کہ وہ اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے۔

"اس نے کہا اے ابا جان، آپ وہی کیجئے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے، آپ انشاءاللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔"

آپ کو جو حکم دیا گیا ہے، اسے پورا کریں۔ کیا شان ہے اللہ کے جناب عاجزی کی اور کس قدر روشن ایمان ہے کس قدر عالی شان اطاعت اور بے مثال تسلیم ورضا ہے یہ۔ آخر کار ان دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور ابراہیمؑ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اور قریب ہے کہ چھری چل جائے۔ اللہ جانتا ہے کہ ابراہیم اور اسمٰعیل دونوں سچے ہیں۔ اس لئے ان کی تیاری کو ہی عمل جانا۔

"اور ہم نے ندا دی کہ اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں، یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی دیکر اُسے چھڑا لیا۔" ترجمہ سورۃ الصّٰفّٰت ۳۷ آیہ ۱۰۳

رسول اکرم ﷺ کو فتح مبین کا خواب:

﴿ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴾ سورۃ الفتح آیۃ ۲۷

ترجمہ: بے شک اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا، تم انشاء اللہ ضرور مسجد حرام میں امن و عافیت کے ساتھ داخل ہو گے، اپنے سروں کو منڈاتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے، تمہیں کسی کا خوف نہیں ہوگا، اللہ ان چیزوں کو جانتا ہے جن کو تم نہیں جانتے، سو اس نے اس سے پہلے ایک اور فتح مقدر کر دی۔

رسول اکرم ﷺ کو دکھائے گئے خوابوں میں یہ افضل ترین اور اہم ترین خواب ہے جس کا ذکر سورۃ الفتح میں واضح طور اور تفصیل سے آیا ہے۔ اس میں فتح مکہ کی خوشخبری فتح سے کافی پہلے دے دی گئی تھی۔

ابن اسحاق کہتے ہیں [۱] کہ غزوہ بنی المصطلق اور اس کے بعد واقعہ افک کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور شوال ۶ ھ مدینہ منورہ میں ہی رہے۔ ذوالقعدہ کے مہینہ میں آپ نے خواب دیکھا کہ آپ خانہ کعبہ میں داخل ہو رہے ہیں اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ ہیں، سر منڈائے ہوئے یا بال کٹائے ہوئے۔

ہجرت کے بعد مشرکین مکہ نے خانہ کعبہ میں مسلمانوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا تھا اور یہ داخلہ حرام مہینوں میں بھی ممنوع تھا حالانکہ اس کا احترام زمانہ جاہلیت میں بھی سب عرب کرتے تھے۔ ان مہینوں میں لوگ اسلحہ اُتار دیتے تھے۔ ان ایام میں جنگ اور قتال کو بہت ہی برا سمجھتے تھے، خصوصاً مسجد حرام سے کسی کو روکنا تو بہت ہی بڑا جرم تھا۔ جن لوگوں کو ایک دوسرے سے قصاص لینا ہوتا تھا وہ بھی اس حرمت کے سائے میں اکٹھے پھرا کرتے تھے۔ لیکن مسلمانوں کے معاملے میں انہوں نے اپنی نہایت ہی پختہ روایات کو بھی توڑ دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کو ہجرت کے بعد چھ سال تک بیت اللہ سے روکے رکھا۔ یہ ۶ ہجری تھا کہ رسول اللہ نے یہ خواب دیکھا۔ آپؐ نے اپنا خواب صحابہ کرام کے سامنے بیان کر دیا، وہ بہت خوش ہوئے اور ایک دوسرے کو مبارکباد بھی دی۔

---

[۱] تفسیر فی ظلال القرآن، سید قطب شہید/ ترجمہ سید معروف شاہ شیرازی ج ۵ ص ۱۱۷۱

ابن ہشام اعلیٰ ترین ذریعہ ہیں، جس طرح انہوں نے اس واقعہ کی تصویر کھینچی ہے، وہ بخاری شریف کی روایت ہے اور امام احمد کی روایت اور علامہ ابن حزم کی جوامع السیرۃ کی روایات سے بھی متفق ہے۔

آپ ؐ نے سب مسلمانوں بشمول اردگرد کے دیہاتیوں کو حکم دیا کہ وہ آپ ؐ کے ساتھ عمرے کے لئے چلیں۔ آپ ؐ کو قریش سے اندیشہ تھا کہ وہ رکاوٹ ڈالیں گے۔ اکثر دیہاتی اس سفر میں شریک نہ ہوئے اور آپ ؐ کے ساتھ مہاجرین اور صحابہ ہی تھے۔ عمرے کا احرام اس لئے باندھا کہ لوگ اعتبار کرلیں کہ حملے کا ارادہ نہیں ہے اور آپ ؐ بیت اللہ کا احترام کرتے ہیں۔ حضرت جابر ابن عبداللہ فرماتے تھے کہ حدیبیہ میں مسلمانوں کی تعداد ۱۴۰۰ تھی۔

جب یہ قافلہ مکہ اور مدینہ کے درمیان دو مراحل سفر کے بعد عسفان پہنچا تو حضور ؐ کو بشر بن سفیان الکعبی ملے اور بتایا کہ قریش کو آپ کے قافلے کا پتہ لگ گیا ہے اور وہ پختہ عہد کئے ہوئے ہیں کہ آپ ؐ کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں گے۔ اور انہوں نے خالد بن ولید کو کراع الغمیم تک بھیج دیا ہے جو عسفان سے آٹھ میل دور ایک بستی ہے۔ پھر حضور ؐ نے فرمایا کون ہے جو ہمیں اس رستے سے علیحدہ کسی اور راستے پر لے جائے، جس میں یہ لوگ نہ ہوں۔ قبیلہ اسلم کا ایک شخص آگے آیا اور ان کو سخت اور پتھریلے رستے سے لے گیا، یہ رستہ پہاڑوں کے درمیان سے گذرتا تھا۔

جب یہ وادی سے گذر کر ہموار زمین کی طرف نکلے تو رسول اللہ نے لوگوں سے کہا پڑھو:

نَسْتَغْفِرُ اللّٰہُ وَ نَتُوبُ اِلَیْہِ (ہم اللہ سے معافی چاہتے ہیں اور اس کی طرف لوٹتے ہیں)

ابن شہاب نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اب دائیں جانب حمض کے پیچھے سے ثنیۃ الہرار کی راہ سے مکہ کے نچلے علاقے میں حدیبیہ کے مقام پر اترو، چنانچہ یہ لشکر اسی راہ سے چلا۔ جب قریش کے سواروں نے لشکر اسلام کے غبار کو دیکھا کہ وہ دوسری راہ سے نکل گیا ہے تو وہ تیزی سے لوٹے۔ جب رسول اکرم ثنیۃ الہرار سے گذر رہے تھے تو آپ ؐ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو اس ذات نے روکا ہے جس نے ہاتھی کو مکہ سے روکا تھا، آج قریش اگر مجھے کسی ایسی بات کی دعوت دیں، جس میں وہ صلہ رحمی کے طالب ہوں تو میں ان کی بات مان لوں گا۔ جب حضور اطمینان سے اتر گئے تو ان کے پاس بدیل ابن ورقہ الخزاعی اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ آیا اور آپ ؐ سے آنے کا مقصد پوچھا۔ آپ ؐ نے فرمایا کہ زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں اور اللہ کی حرمتوں کا احترام کرتا ہوں

یہ لوگ واپس ہوئے اور قریش سے کہا کہ تم لوگ محمدؐ کے معاملے میں جلد بازی سے کام لے رہے ہو، محمدؐ جنگ کے لئے نہیں بلکہ زیارت کعبۃ اللہ کے لئے آئے ہیں۔ قریش نے اُن پر الزام لگایا اور بُرا بھلا کہا۔ اس کے بعد قریش نے حضورؐ کے پاس مکرز بن حفص ابن الاخیف کو بھیجا، آپؐ نے اس کے ساتھ بھی وہی باتیں کیں جو بدیل اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کی تھیں، اُس نے بھی اپنی رپورٹ جا کر پیش کر دی۔ اس کے بعد قریش نے حریس بن علقمہ کو بھیجا، یہ ان دنوں حبش والوں کے سردار تھے، انہوں نے قربانی کے جانوروں کا جم غفیر دیکھا تو بہت متاثر ہوئے اور حضورؐ سے بات کئے بغیر واپس جا کر قریش کو حالات سے آگاہ کیا تو انہوں نے کہا کہ بیٹھو، تم دیہاتی ہو، تم کو کیا پتہ ہے۔

زہری کہتے ہیں اس کے بعد انہوں نے عروہ ابن مسعود ثقفی کو حضورؐ کی خدمت میں بھیجا، اس نے کہا اے اہل قریش، میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جس کو بھی محمدؐ کے پاس بھیجتے ہو اور وہ آ کر صحیح بات کرتا ہے تو تم اس کو گالیاں دیتے ہو، اس لئے میں نے اپنی قوم کے ان لوگوں کو جمع کیا ہے جو میری بات مان رہے ہیں اور میں تمہاری مدد کو آیا ہوں۔ یہ گیا اور آپؐ سے باتیں کیں اور اُلٹا سیدھا بھڑکایا، جس پر حضرت ابوبکر برہم ہوئے۔ حضور نے اس سے بھی وہی باتیں کیں اور کہا میں جنگ کے لئے نہیں آیا ہوں۔ یہ شخص بھی اٹھ کر چلا گیا لیکن اس نے اندازہ کر لیا کہ صحابہ کرام حضورؐ سے کس قدر محبت کرتے ہیں۔

ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خراش ابن امیہ خزاعی کو بلایا اور انہیں قریش کے پاس بھیجا کہ وہ قریش کے شرفاء تک وہ بات پہنچا دیں کہ وہ کیوں آئے ہیں لیکن انہوں نے ان کے اونٹ کی ٹانگیں کاٹ دیں اور چاہا کہ اس کو قتل کر دیں لیکن حبش کے لوگوں نے ان کو منع کر دیا۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور وہ واپس ہوئے اور رسول اکرمؐ کو اس کی اطلاع دی۔

پھر آپؐ نے عثمان ابن عفان کو مکہ روانہ کیا کہ وہ پیغام پہنچا دیں۔ اُن کو وہاں ابان ابن سعید ابن العاص ملے جنہوں نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور پناہ دی تاوقتیکہ وہ اپنا پیغام پہنچائیں۔ حضرت عثمان ابوسفیان اور قریش کے زعماء سے ملے اور رسول اللہ کا پیغام پہنچایا۔ جب حضرت عثمان پیغام سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اگر تم بیت اللہ کا طواف کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ لیکن حضرت عثمان نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا جب تک رسول اللہؐ پہلے طواف نہ کر لیں۔ قریش نے ان کو روک لیا۔ رسول اللہ تک یہ اطلاع پہنچ گئی کہ حضرت عثمان کو قتل کر دیا گیا ہے۔

رسول اللہ نے جب یہ خبر سنی تو فرمایا کہ ہم اس وقت تک یہاں سے نہ ہلیں گے جب تک ان سے لڑ نہیں لیتے۔ حضور اکرم نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا، یہ بیعت رضوان تھی۔ رسول اللہؐ نے لوگوں سے بیعت لی اس کے بعد خبر آئی کہ حضرت عثمان کے بارے میں اطلاع غلط تھی۔ اس بیعت کی خاص بات رسول اللہ نے عثمان کے لئے بیعت کی اور اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا کہ یہ عثمان کے لئے ہے۔

زہری کہتے ہیں کہ اس کے بعد قریش نے قبیلہ بنو عامر کے سہیل ابن عمرو کو بھیجا کہ تم جاؤ اور محمد ﷺ سے مصالحت کرو اور اس میں یہ شرط ہو کہ اس سال واپس چلے جاؤ تاکہ لوگ یہ باتیں نہ کریں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زبردستی مکہ میں داخل ہو گئے۔ لوگوں کو معاہدے کی شرائط پر اعتراض تھا کہ اتنے گر کر کیوں بات مان رہے ہیں۔ پھر علی ابن ابی طالب نے فرمان کے مطابق معاہدے کو تحریری شکل دی۔ جس کی خاص شقیں یہ تھیں:

۱- فریقین کے درمیان دس سال تک کوئی جنگ نہ ہوگی۔
۲- قریش میں سے کوئی اگر اپنے ولی کی اجازت کے بغیر مسلمانوں کے پاس جائے گا تو محمد ﷺ اسے واپس کریں گے اور اگر کوئی مسلمان مکہ واپس آجائے گا تو اُسے واپس کرنے کے پابند نہیں ہوگے۔
۳- اس سال مسلمان واپس جائیں گے اور مکہ میں داخل نہ ہونگے۔

جب دستاویز تیار ہوگئی تو ابو جندل ابن سہیل ابن عمر زنجیروں میں بندھے ہوئے پہنچ گئے وہ حضور اکرمؐ سے ملنے کے لئے مشرکین کے ہاتھ سے نکل آئے تھے، انہیں واپس کیا گیا۔ حضور کے ساتھی جب اس مہم پر نکلے تھے تو انہیں فتح کا پورا یقین تھا اور حضور کے خواب سے انہوں نے یہی سمجھا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ صلح طے ہوگئی ہے اور اب عمرے کے بغیر جانا پڑے گا تو بہت مایوس ہوئے۔ دستاویز تیار ہونے کے بعد مسلمانوں اور مشرکین نے گواہوں کے طور پر دستخط کئے۔

جب معاہدے کا معاملہ ختم ہوگیا تو حضور اکرم نے فرمایا کہ قربانیاں کرو اور بال کٹواؤ، کوئی شخص نہ اُٹھا۔ رسول اکرم اُٹھے۔ اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کیا اور حجام کو بلوا کر اپنے بال کٹوائے۔ پھر ہر شخص نے قربانی کی اور بال کٹوائے۔ پھر رسول اکرم نے وہیں سے قافلے کو واپسی کا حکم دیا یہاں تک کہ آپ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے کہ سورۃ

سورۃ الفتح نازل ہوئی۔

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُّبِيناً﴾ سورۃ الفتح آیۃ ۱ (ترجمہ) اے نبی، ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کر دی۔

ایک شخص نے پوچھا کہ رسول اللہ کیا یہ فتح ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، یہ البتہ فتح ہے۔ وقت اور حالات نے ثابت کیا کہ یہ معاہدہ ترویج اسلام کے لئے کتنا سود مند رہا۔ تبلیغ اسلام کے لئے اللہ کی طرف سے پرسکون فضا میسر ہوئی اور مسلمانوں کو کیسے آگے بڑھنے کے مواقع حاصل ہوئے۔ اس سارے کام کی ابتدا ایک خواب سے ہوئی، خواب کی ہدایات پر عمل کرنے سے ہوئی۔

خواب نے ایک جذبہ، ایک جنون مسلمانوں کے دلوں میں بھر دیا۔ گو کہ وہ اس وقت گو ہر مقصود نہ پا سکے لیکن اس گوہر کو پانے کی راہیں استوار ہو گئیں۔ اور اسی معاہدے کی وجہ سے فتح مکہ کے اسباب بنے اور مسلمان کامیاب و کامران ہوئے۔ دوسری بات، یہ بھی ضروری نہیں کہ خواب اسی موقع کے لئے دکھایا گیا ہو اس خواب کی تعبیر شروع سے ہی فتح مکہ ہو، جس کا ایک مرحلہ صلح حدیبیہ کے موقع پر مکمل ہوا۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر بات جانتا ہے اور واپسی کے سفر میں وحی کا نزول اور مسلمانوں کے لئے خوشخبری کہ ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کر دی، کسی شک و شبہ سے مبرّا ہے۔

جب صلح حدیبیہ مکمل ہو گئی[۱] اور یہ بات طے ہو گئی کہ اس وقت بغیر دخول مکہ اور بغیر ادائے عمرہ کے واپس جانا ہے اور صحابہ کرام کا یہ عزم عمرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی بناء پر ہوا تھا، جو ایک طرح وحی تھی۔ اب بظاہر اس کے خلاف ہوتا ہوا دیکھ کر بعض صحابہ کے دل میں شکوک پیدا ہونے لگے کہ معاذ اللہ آپؐ کا خواب سچا نہ ہوا۔ دوسری طرف کفار نے طعنے دینا شروع کیا کہ تمہارے رسول کا خواب صحیح نہ ہوا اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ﴾

لفظ صدق بمقابلہ کذب کے اقوال میں استعمال ہوتا ہے۔ جو قول واقعہ کے مطابق ہو اسکو صدق اور جو واقعہ کے مطابق نہ ہو اسکو کذب کہا جاتا ہے اور بعض اوقات یہ لفظ افعال کے لئے بھی بولا جاتا ہے تو اس وقت اس کے معنی

---

۱ تفسیر معارف القرآن، مولانا مفتی محمد شفیع ج ۸ ص ۸۹

اور ثابت کرنے کے لئے ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ﴾ یعنی وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے معاہدے کو پورا کر دکھایا اس وقت لفظ صدق کے دو مفعول ہوتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں لفظ صدق کا پہلا مفعول رسوله اور دوسرا رؤیا ہے۔ اور معنی آیۃ کے یہ ہیں کہ

اللہ نے اپنے رسول کو اپنے خواب میں سچا کر دکھایا۔ (بیضاوی)

اور اگر چہ یہ سچا کر دکھانے والا واقعہ آگے آنے والا تھا مگر اس کو بلفظ ماضی تعبیر کر کے اس کے قطعی اور یقینی ہونے کی طرف اشارہ کر دیا چنانچہ آگے بلفظ مستقبل فرمایا گیا کہ :

﴿لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ﴾

یعنی آپ نے جو دیکھا تھا کہ ہم مسجد الحرام میں داخل ہوئے، یہ ضرور پورا ہو کر رہے گا (مگر اس سال نہیں بلکہ اس سال کے بعد ہوگا)۔ خواب میں اس کا وقت معین نہیں تھا، صحابہ کرام نے اپنے اشتیاق کی وجہ سے اسی سال عزم سفر کر لیا اور رسول اللہ نے ان کی موافقت فرمائی، جس میں اللہ کی بڑی حکمتیں تھیں جن کا ظہور صلح حدیبیہ کے وقت ہوا، جیسا کہ صدیق اکبر نے اول ہی حضرت عمرؓ کے جواب میں فرمایا تھا کہ آپ کو شک میں پڑنا نہیں چاہئے، رسول اللہؐ کے خواب میں کوئی وقت اور سال معین نہیں تھا اگر اس وقت نہیں تو پھر ہوگا (قرطبی)

علمِ تعبیر کی آیاتِ قرآنی سے تصدیق:

قرآن پاک میں سات خوابوں کا ذکر کر کے اور تفصیل سے واقعات بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں شوق کو ابھارا ہے کہ اس علم کو حاصل کیا جائے۔ ان خوابوں کے بیان سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ علم رؤیا اور علم تعبیر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا اہم ہے۔ باری تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو خوابوں کے ذریعہ تسلیاں اور خوشخبریاں دیں۔ قرآن حکیم میں ان واقعات کو ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو اس علم کو سیکھنے کی ترغیب دی ہے، اس علم کی گہرائی تک جانے اور اللہ تعالیٰ سے رابطے کو مضبوط کرنے کی راہ دکھائی ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ علم رؤیا کو سیکھے اور کم از کم اپنے خوابوں کو سمجھے اور اپنے مسائل میں استخارہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اعانت طلب کرے اور اللہ توفیق دے تو دوسروں کے بھی کام آئے۔

باب سوم

الرؤیا من اللّٰہ والحلم من الشیطان

خواب اور سنت رسول کریم ﷺ

نبوت، انسان کے روحانی کمالات کا منتہی ہے اور یہ وھبی کمال ہے جو محنت و ریاضت سے حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح سچا خواب (رؤیاء صالحہ) بھی وھبی ہے، انسان اگر لانا / دیکھنا بھی چاہے تو ممکن نہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق رؤیاء صالحہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے، بعض علماء کے نزدیک جز نبوت سے مراد وہ خاص نسبت ہے جو عام مسلمانوں کی ابتدائی استعداد کو انبیاء علیہ السلام کی انتہائی استعداد سے ہے۔ نوع بشر میں یہ استعداد بہت کم رکھی گئی ہے، اسلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر ایسی فطرت ودیعت فرمادی ہے کہ عالم رؤیاء میں بقدر استعداد اس کے حجاب استعداد مرتفع ہو جاتے ہیں۔ ایسی کیفیت میں اس کا نفس جس چیز کی طرف بھی متوجہ ہوتا ہے، اس کا علم حاصل کر لیتا ہے۔ اسی مناسبت سے رسول اللہ ﷺ نے خوابوں کو مبشرات فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے نزدیک خوابوں کی بڑی اہمیت تھی آپؐ کا معمول تھا کہ روزانہ بعد نماز فجر صحابہؓ سے اُن کے خواب دریافت فرمایا کرتے تھے اور ان کی تعبیر بتاتے۔ اسلام میں ان کے مقام کے بارے میں اُن احادیث سے پتہ چلتا ہے جو صحیحین میں موجود ہیں یا اور ذرائع سے ہم تک پہنچی ہیں۔ صحیح بخاری شریف میں پارہ ۲۸ کتاب التعبیر اور صحیح مسلم شریف میں کتاب الرؤیا میں خوابوں سے متعلق کافی احادیث بیان کی گئی ہیں، جو خوابوں کی اہمیت کے لئے بہت بڑا ثبوت ہیں۔

خواب اور رسولِ اکرم ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وحی سے شروعات ہوئی تو وہ یہی اچھا خواب تھی ۔

وحدثنا یحیٰ بن بُکیر حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب و حدثنی عبد اللہ بن محمد حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمرقال الزھریُ فأخبرنی عروۃ عن عائشہ انّھا قالت اوّل ما بدیء بہٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصادقۃ فی النوم فکان لا یرٰی رؤیا الّا جاء تْ مثل فلق الصبح فکان یأتی حرآءً فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد و یتزود لذالک ثمّ یرجع الٰی خدیجۃ ...... الی الاخ.

ہم سے یحیٰ بن بکیر لے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے دوسری سند اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم سے معمر نے کہ زہری نے کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا پہلے پہل جو آنحضرت پر وحی آئی وہ یہی تھی کہ سوتے میں آپؐ اچھا خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صاف صاف نمودار ہوتا۔ آپؐ حرا جاتے وہاں عبادت میں مصروف رہتے، کئی کئی راتیں آپؐ اسی غار میں بسر کرتے اور توشہ اپنے ساتھ لیجاتے پھر حضرت خدیجہ کے پاس آتے وہ اتنا ہی توشہ اور تیار کر کے دیدیتیں۔ ایک مدت تک یہی حال رہا۔ یہاں تک کہ یکا یک آپؐ پر وحی آن پہنچی، آپ غار میں ہی تھے کہ جبرئیل آئے اور کہنے لگے پڑھو، آپؐ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ جبرئیلؑ نے یہ سن کر مجھے دابا ایسا دابا کہ میں بے طاقت ہوگیا (یا انہوں نے اپنا زور ختم کر دیا) پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے کہ پڑھو میں نے کہا میں پڑھا نہیں ہوں۔ انہوں نے مجھے دوبارہ دابا اور خوب دابا کہ میں بے طاقت ہوگیا، پھر چھوڑ دیا اور کہنے لگے کہ پڑھو میں نے کہا میں پڑھا نہیں ہوں۔ انہوں نے مجھے تیسری بار خوب زور سے دابا کہ میں بے طاقت ہوگیا۔ کہنے لگے اپنے مالک کے نام سے پڑھو جس نے ہر ایک چیز پیدا کی مالم یعلم تک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار سے لوٹے آپؐ کے مونڈھوں کے گوشت پھڑک رہے تھے۔ حضرت خدیجہ کے پاس آئے اور کہا مجھ کو کپڑا اڑھادو، کپڑا اڑھادو۔ حتی کہ آپ کو کپڑا اڑھادیا، جب ڈر جاتا رہا تو فرمانے لگے مجھ کو کیا ہوگیا ہے۔ اپنا سارا حال بیان کیا۔ فرمانے لگے مجھ کو اپنی جان کا ڈر ہے، یہ سن کر خدیجہؓ نے کہا اللہ کی قسم ایسا

ہرگز نہیں ہو سکتا، آپؐ خوش رہیے اللہ آپ کو کبھی خراب نہیں کرے گا۔ آپؐ تو ناطے والوں سے سلوک کرتے ہیں، ہمیشہ سچی بات کہتے ہیں، لوگوں کے قرضے اپنے ذمہ لیتے ہیں، مہمان کی خوطر تواضع کرتے ہیں، ہر ایک معاملے میں حق بجانب رہتے ہیں۔

پھر حضرت خدیجہؓ آنحضرت کو لے کر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس پہنچیں۔ ان کے والد حضرت خدیجہ کے والد (خویلد) کے بھائی تھے۔ ورقہ زمانہ جاہلیت میں بت پرستی چھوڑ کر عیسائی بن گئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے۔ انجیل میں سے جو اللہ کو منظور ہوتا عربی میں ترجمہ کیا کرتے تھے اور بوڑھے ہو کر اندھے ہو گئے تھے۔ خدیجہؓ نے ان سے کہا بھائی ذرا اپنے بھتیجے کی کیفیت تو سنو۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا دیکھتے ہو؟ آپؐ نے سب حال بیان کیا اس وقت ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ کے پاس آیا تھا۔ کاش میں تمہاری پیغمبری کے زمانے میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک جیتا جب تمہاری قوم کے لوگ تم کو نکال باہر کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کیا قصور کیا ہے کہ میری قوم مجھے باہر نکالے گی؟ ورقہ نے کہا ایک تم پر ہی کیا موقوف ہے، جو کوئی پیغمبر تمہاری طرح وحی اور اللہ کا کلام لایا، لوگ اس کے دشمن ہو گئے، خیر اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو تمہاری بھرپور مدد کرونگا۔ اس کے چند روز بعد ہی ورقہ گذر گئے اور وحی کا آنا بھی بند رہا۔

آنحضرت ﷺ کو وحی کے بند ہو جانے کا سخت رنج رہا، کئی بار رنج کے مارے آپؐ نے چاہا کہ اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گرا دیں لیکن اسی وقت جبرائیلؑ نمودار ہوتے اور آپؐ کو تسلی دیتے کہ آپ تو اللہ کے سچے پیغمبر ہو، یہ حال دیکھ کر آپؐ کو قرار آ جاتا، کچھ تسلی ہو جاتی اور آپ لوٹ آتے۔

ا صحیح بخاری جلد سوم باب ۱۰۵۲، حدیث ۱۸۷۲ ص ۷۸۷

بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے:

وحدثنی ابو الطاہر اخبرنا عبداللہ ابن وہب اخبرنی عمرو بن حارث عن عبد ربہ بن سعید عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی قتادۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الرؤیاء الصالحۃ من اللہ و الرؤیاء السوء من الشیطان فمن رأی رُؤیا فکرہ منہا شیئاً فلینفث عن یسارہٖ والیتعوذ باللہ من الشیطان لا تضرہٗ ولا یخبر بہا احداً فان رأی رؤیا حسنۃً فلیبشر ولا یخبر الا من یحب ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ [1] بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی جانب سے ہے، پس جس شخص نے کوئی خواب دیکھا اور اس میں سے کوئی چیز اس کو بری لگی، اس کو چاہئے کہ تین بار اپنی بائیں جانب تھوکے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے، تو پھر وہ خواب اس کو ضرر نہیں دیگا اور اگر اچھا خواب دیکھے تو اس کو بیان کرے اور صرف اس سے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہو۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ خواب اچھے اور بُرے ہوتے ہیں، خیر اور شر ۔ اچھے خوابوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور بُرے خوابوں کو شیطان کیطرف ۔ جب کوئی اچھا خواب دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس کو ایسے شخص سے بیان کریں جو آپ سے محبت کرتا ہو اور خوابوں کا علم جانتا ہو۔ اچھا خواب بھی ہر کسی سے بیان کرنے کو منع فرمایا گیا ہے کیونکہ خواب پرندے کی ٹانگوں پر ہوتا ہے، جو بھی تعبیر دے دی جاتی ہے، پرندہ اُڑ جاتا ہے اور ویسے ہی ہو جاتا ہے، جو تعبیر دی گئی ہے۔

بُرے خواب کو تو بیان کرنے کی ممانیت کی گئی ہے بلکہ خاص طور پر تاکید کی گئی ہے کہ اگر بُرا خواب دیکھے تو (۱) بائیں جانب تین بار تھتکارے (۲) شیطان کے شر سے پناہ مانگے اور (۳) کروٹ بدل کے سو جائے۔ اس طرح اس بُرے خواب کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور خواب دیکھنے والا بُرے اثرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

---

[1] جامع ترمذی جلد اول باب ۱۴۴۷ حدیث ۲۱۰۰ ص ۷۴۷

رؤیا صالحہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ:

حدثنا [1] محمد بن بشار حدثنا شعبة عن قتادة عن انس ابن مالك عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله علیه وسلم قال رؤیا المؤمن جزء من ستة و اربعین جزء من النبوة.

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

حدثنا [2] یحیی بن قزعة حدثنا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن سعید بن مسیب عن ابی حریرة انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رؤیا المؤمن جزءٌ من ستة و اربعین جزء من النبوةِ رواه ثابت و حمید و اسحق بن عبدالله و شعیب عن النبی صلی الله علیه وسلم.

اسی حدیث کو یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اس حدیث کو ثابت بنانی اور حمید طویل اور اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ اور شعیب بن حجاب نے بھی انسؓ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حضور اکرم ﷺ کی مدت بعثت ۲۳ سال تھی جس میں سے چھ ماہ خوابوں کے ذریعہ وحی آتی رہی، اس لحاظ سے خوابوں کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر کوئی سچے خواب دیکھے جو روز روشن کی طرح سامنے آجاتے ہوں تو اس کو نبوت مل گئی اور وہ نبی ہونے کا دعویٰ کردے بلکہ یہ سچے خواب اللہ تعالیٰ کی عنایت ہیں، اس کا کرم ہے اور اس کا فضل ہے۔

---

[1] البخاری من باب ۱۰۵۵ الرؤیا الصالحة جزء من ستة و اربعین جزءا من النبوة

[2] بخاری شریف مترجم جلد سوم حدیث ۱۸۷۸ باب ۱۰۵۵ ص ۷۹۱

اچھے خواب مبشرات ہیں:

حدثنا [1] ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری حدثنی سعید بن المسیب انّ ابا هریرة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لم یبق من النبوة إلّا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحة .

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن میتب نے بیان کیا کہ ابو ہریرۃ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرماتے تھے نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر خوشخبریاں رہ جائیں گی لوگوں نے عرض کیا یہ خوشخبریاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اچھے (نیک) خواب۔

سچے خواب حضور اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق خوشخبریاں ہیں، اللہ تعالیٰ کی اپنے نیک بندوں پر عنایت ہیں۔ ان کو تحذیر یا تبشیر کے ذریعہ ان کے اعمالوں کو سنوارنے کا ذریعہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں جو وہ اپنے چیدہ چیدہ بندوں پر مرحمت فرماتا ہے، اسی لئے ان کو خوشخبریاں کہا گیا ہے۔ لوگوں کو عموماً خواب یاد نہیں رہتے لیکن ایسے خواب ذہن پر نقش ہو جاتے ہیں، چپک جاتے ہیں جو ایک عرصہ دراز تک نہیں بُھلا پاتے۔

دنیا میں خوشخبری:

عن عطاء بن یسار [2] عن رجل من اهل مصر قال سألت ابا الدرداء عن قول الله عز و جل ﴿ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴾ فقال ماسالنی عنها احد غیرك الّا رجلٌ واحدٌ منذ سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما سالنی عنها احد غیرك منذ انزلت هی الرؤیا الصالحة یراها المسلم او تُریٰ له .

---

[1] البخاری من باب ۱۰۵۵ الحدیث ۱۸۸۰ المبشرات

[2] جامع ترمذی مترجم جلد اول حدیث ۲۰۹۶ ص ۷۳۶

عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص نیا بودرداءؓ سے اس آیت کے متعلق پوچھا:

﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ ترجمہ: ان کے لئے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے۔

تو انہون نے فرمایا کہ تمہارے علاوہ صرف ایک شخص نے مجھ سے اس کے متعلق دریافت کیا ہے۔ اور جب میں نے اس کے متعلق آنحضرتؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اس کے متعلق پوچھا ہے۔ پھر فرمایا اس سے مراد نیک خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔

شب قدر کے بارے میں مشترک خواب (Mutual Dreams) :

حدثنا [1] يحيى بن بكير حدثنان الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سالم ابن عبدالله عن ابن عمرؓ انّ أناساً أُرُوا ليلة القدر فى سبع الاواخر و إنّ اناسًا أُرُوا انها فى عشر الأواخر فقال النبىُّ صلى الله عليه وسلم التمسوها فى السبع الاواخر

ہم سے یحیی بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا (صحابہ میں سے) چندلوگوں کو (خواب میں) شب قدر رمضان کی پچھلی سات راتوں میں بتلائی گئی اور جبکہ کچھ لوگوں کو (خواب ہی میں) رمضان کی پچھلی دس راتوں میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ایسا کرو شب قدر کو رمضان کی پچھلی سات راتوں میں تلاش کرو۔

جو خواب بیک وقت کئی لوگوں کو دکھائی دے، وہ مشترک خواب کہلاتا ہے ایسے ہی خواب کے بارے میں یہ حدیث شریف ہے۔ اس خواب کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ ایک تو مبشرات اور دیکھنے والے کئی۔ آذان کے بارے میں خواب بھی صحابی عبداللہ بن زید بن ثعلبہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا تھا (اس کا ذکر آگے آرہا ہے) اور آپؐ نے فوراً اس کی تصدیق کردی تھی اور حضرت بلالؓ کو حکم دیا تھا کہ ان الفاظ سے آذان دو (جو خواب میں بتائے گئے تھے)۔

---

[1] بخاری شریف مترجم جلد سوم حدیث ۱۸۸۱ باب ۱۰۵۵ ص ۷۹۳

حضرت سمرہ سے مروی ہے، حضور اکرم ﷺ اکثر اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے:

هل رأى أحد منكم من رؤياه فليقص عليه ماشاء الله أن يقص .

یعنی تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو جو اللہ چاہے، اسے بیان کردو۔

ایسے ہی حضور اکرم کے پردہ فرمانے کے بعد ہزاروں مسلمان رسول اکرم ﷺ کے دیدار سے بہرہ ور ہوتے ہیں، ان خوابوں میں بھی کوئی شک نہیں بلکہ ان خوابوں کے متعلق تو حضور اکرم کا ارشاد مبارک بھی ہے۔

خاتم الانبیا ﷺ کے نزدیک خوابوں کی اہمیت:

اذان کی شروعات: اذان کی ابتدا اوّل سنہ ھجری میں ہوئی، صحابہ کرام نماز کے لئے خود وقت کے حساب سے جمع ہو جاتے اور نماز ادا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں سوچتے ہوئے بوق کے بارے میں سوچا لیکن یہود اپنی نماز کے لئے اسے استعمال کرتے تھے پھر ناقوس کے بارے میں حکم دیا جس کو نماز کے وقت استعمال کیا جاتا تھا کہ مسلمان نماز کے لئے جمع ہو جائیں اور اسی پر عمل ہو رہا تھا کہ عبداللہ بن زید بن ثعلبہ نے خواب دیکھا کہ وہ رات میں ادھر اُدھر گھوم کر چوکیداری کر رہے ہیں تو انہوں نے ایک شخص کو دو ہرے کپڑوں میں ملبوس دیکھا، اُس کے ہاتھ میں ناقوس تھے۔ میں نے اُس کو آواز دی کہ اے اللہ کے بندے کیا تم یہ ناقوس بیچو گے؟ اُس نے دریافت کیا کہ تم ان کا کیا کرو گے؟ میں نے اُس سے کہا کہ اس سے لوگوں کو نماز کی طرف بُلاؤنگا۔ اُس نے کہا کہ کیا میں تم کو اس سے بہتر بتاؤں؟ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ کہو:

الله أكبر، الله أكبر،	الله أكبر، الله أكبر،
أشهد أن لاإله إلّا الله،	أشهد أن لاإله إلّا الله،
أشهد أنّ محمّداً رّسول الله،	أشهد أنّ محمّداً رّسول الله،
حيّ على الصّلاة،	حيّ على الصّلاة،
حيّ على الفلاح،	حيّ على الفلاح،
الله أكبر، الله أكبر،	لاإله إلّا الله ..

پس اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو مطلع کیا [1] آپ ﷺ نے فرمایا کہ انشاء اللہ یہ سچا خواب ہے اور بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ان ہی کلمات کے ساتھ اذان دینے کو کہا، جب بلال رضی اللہ تعالی نے ان کلمات کے ساتھ اذان دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ (جو اپنے گھر میں تھے) نے ان کلمات کو سنا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے نبی اللہ، آپ ﷺ برحق ہیں، میں نے بھی یہی کچھ خواب میں دیکھا ہے۔ فرمایا آپ ﷺ نے، اس پر ساری تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں۔

امام ابو حامد الغزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ ہم جیسوں سے کمزور مشاہدہ ممکن ہے مگر یہ کہ مشاہدہ نبویہ ہو اور میری اس سے مراد نیند اور خواب میں مشاہدہ ہے اور یہ نبوت کے انوار سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رؤیاء صالحہ نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ اور یہ بھی ایسا انکشاف ہے جو دل سے (گناہوں اور آلودگیوں کے) پردے ہٹائے بغیر حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے نیک سچے مؤمن کے خوابوں کے علاوہ یقین نہیں کیا جاتا۔ جب باطن صاف ہو جاتا ہے تو دل کے آئینے میں وہ منکشف ہوتا ہے جو مستقبل میں ہونے والا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے خوابوں میں ہوتا رہا۔ آپ ﷺ کے کچھ خوابوں کا تذکرہ آگے آئیگا۔ فتح مکہ خواب میں منکشف ہوا اور باری تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا

﴿لَقَدْ صَدَقَ اللهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَاء﴾

ترجمہ: اللہ نے اپنے رسول کے خواب کو سچ کر دکھایا۔

انسان کے بہت کم خواب ایسے ہوتے ہیں جو مختلف امور پر دلالت کرتے ہیں اور وہ انہیں صحیح پاتا ہے البتہ نیند میں غیب کی معرفت اللہ تعالی کی قدرت کا کرشمہ ہے، انہی کو پیغمبری خواب کہتے ہیں۔

---

[1] سیرة رسول الله مصنفه العلامة الشيخ احمد الكفتارو الطبعة الشرعية الثالثة دار النور ١٤١٤ الصفحة ١٣٢

علم رؤیا اور احادیث نبوی شریف :

حدیث شریف میں آیا ہے کہ علم رؤیا حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک علمی معجزہ تھا اور یہ ایک ظاہر بات ہے کہ جو چیز پیغمبر کا معجزہ ہو وہ یقیناً اعلیٰ و افضل ہوا کرتی ہے۔

- حضرت انس سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور نبوت تمام انسانی کمالات سے ارفع و اعلیٰ ہے، جس کی بدولت انسان فرشتوں سے بھی افضل ہے۔ اعلیٰ و ارفع شئی کا جز بھی اعلیٰ ہوتا ہے۔ ثابت ہوا کہ خواب بھی افضل شئی ہیں۔

- حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ خواب بھی ایک قسم کی وحی ہیں، جس کے توسط سے اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کو اُس بھلائی یا بُرائی سے مطلع فرما دیتا ہے جو اس کو پہنچنے والی ہوتی ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے یا اس سے استغفار کرے کہ بلا ٹل جائے۔

- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کی کہ آپ ہمیں کارخیر سے مطلع فرمایا کرتے تھے آپ کے بعد ہمیں کون آنے والے معاملات سے آگاہ کریگا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد نبوت کا سلسلہ تو منقطع ہو جائے گا لیکن مبشرات بند نہ ہونگے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ مبشرات کیا ہیں تو ارشاد ہوا وہ اچھے خواب جو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو دکھاتا ہے۔ ثابت ہوا کہ مبشرات نبوت تو نہیں لیکن نبوت کے قائم مقام ہیں۔

- حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اللہ کا شکر ادا کرے اور اس خواب کو اپنے اچھے اور محبت کرنے والے احباب سے بیان کرے اور اگر بُرا خواب دیکھے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے اور اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔

اس حدیث سے بھی خواب کی عظمت اور بڑائی ثابت ہوتی ہے کہ آپؐ نے اچھا خواب بیان کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور بُرے خواب کے تذکرے سے منع فرمایا۔

پیشن گوئی والے خواب:

نیند کے دوران، جب آنکھیں بند ہوتی ہیں، کان بہرے، زبان گنگ اور بازو ٹانگیں شل تو پھر آپ فاصلہ کیسے طے کرتے ہیں لوگوں سے ملاقات کیسے کرتے ہیں اور بہت ساری چیزیں چند سیکنڈ کی محدود مدت میں کیسے کر لیتے ہیں؟ نیند سے بیدار ہونے کے بعد آپ اس چند سیکنڈ کے کارہائے نمایاں سے بیحد متاثر ہوتے ہیں۔ حالانکہ فرائیڈ اور اس کے پیروکار لاشعور میں موجود خیالات، خواہشات، تحریک اور ماضی کے واقعات سے منسلک کرتے ہیں۔ پھر اِن خوابوں کو کس خانے میں فٹ کیا جائے گا جو مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی نشاندہی کرتے ہیں، جن کا ماضی کے واقعات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی اِن کے بارے میں کبھی سوچا گیا ہوتا ہے۔ پھر کیسے اس کا خواب دیکھ لیا جاتا ہے؟ اور یہ خواب چند سیکنڈ کے کیوں ہوتے ہیں؟ یہ وہ سوالات ہیں جو پریشان کرتے ہیں اور حل طلب ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ خیالات، خواہشات، تحریک اور ماضی کے واقعات ہمارے لاشعور کو متاثر کرتے ہیں اور نیند میں غیرارادی طور پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی بیمار ہو، بھوکا ہو یا کسی مسئلہ سے دوچار ہو اور اس کو حل نہ کر پا رہا ہو یا ذہن کسی خاص واقعے کو یاد کرتا ہے جو کچھ عرصہ قبل وقوع پذیر ہوا ہو اور اس کو نئے زاویے اور نئے طرز سے پیش کیا جا رہا ہو۔ یہ سب مخلوط قسم کے گڈمڈ کرنے والے خواب ہوتے ہیں، ان کا کچھ مطلب بھی ہوتا ہے لیکن اُن کی تاویل و تعبیر ضروری نہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص بھوکا سوتا ہے تو وہ خواب میں خود کو دوسروں سے جھگڑتے ہوئے پاتا ہے۔

اگر کسی کو خوابوں کی تعبیر کے بارے میں علم نہیں ہے تو سچے (یعنی پیشن گوئی والے) خوابوں میں الجھ جائے گا یا اُن کو سمجھ نہ پائے گا، جیسا کہ عزیز مصر کے خواب کو اِس کے درباریوں نے نہ سمجھنے کی بناء پر اضغاث احلام کہہ دیا تھا جبکہ اس میں مستقبل میں پیش آنے والے واقعے کا تذکرہ تھا۔

پیشن گوئی والے سچے خوابوں کو ہمارے لاشعور سے کوئی واسطہ نہیں، ان میں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہوتا ہے جو یا تو خوش آئند ہوتا ہے یا اچھی بات کی ترغیب اور رہنمائی ہوتی ہے یا پھر کسی سرانجام دی ہوئی بُرائی کے سلسلے میں تنبیہ ہوتی ہے۔ یہ سچے خواب نہایت واضح ہوتے ہیں اور دیکھنے والا اِن کو بھولتا بھی نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنا :

حدثنا عبدان [1] اخبرنا عبداللہ عن یونس عن الزھری حدثنی ابو سلمۃ انّ ابا ھریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رأی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان بی قال ابو عبداللہ قال ابن سیرین إذا راہ فی صورتہ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے، کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو کوئی خواب میں مجھ کو دیکھے وہ عنقریب (یعنی مرنے کے بعد) مجھ کو بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ امام بخاری نے کہا محمد بن سیرین نے کہا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من رائی فی المنام فقد رائی فان الشیطان لایتمثل

(جس نے خواب میں میری زیارت کی تو درحقیقت اس نے مجھے ہی دیکھا، شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا)

ان احادیث کا مطلب ہے کہ جو خواب میں حضور اکرمؐ کو اُن کے حلیہ میں دیکھے، وہ آپؐ کو ہی دیکھے گا۔

رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھنا آپ کو زندہ دیکھنے کے مانند ہے :

فتاوی بن باز [2] میں سوال پوچھا گیا کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک نئے مکان میں ہوں اور رسول اللہ ﷺ میرے جانب ہیں۔ مجھے یاد آیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں جن کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اور اس وقت خیال آیا کہ اللہ کے مکر سے کیسے بچ سکتا ہوں۔ میں نے یہ سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا لیکن اس وقت میں بیدار ہو چکا تھا۔ سوال یہ ہے کہ جس کو میں نے خواب میں دیکھا کیا وہ واقعی رسول اللہ ﷺ تھے اور اللہ تعالیٰ کے مکر سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

---

[1] صحیح بخاری جلد سوم باب ۱۰۶۱ ص ۷۹۵

[2] فتاوی علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز سابق مفتی عام مملکۃ سعودی عربیہ بار چہارم ۲۰۰۲م (ص ۲۶)

جواب: اگر آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ان احادیث سے ثابت شدہ معروف شکل وصورت میں دیکھا ہے تو یقیناً آپ نے اللہ کے رسول کو دیکھا ہے۔ اس لئے کہ آپ نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں مجھے دیکھا، اس لئے کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

اللہ تعالی کے مکر سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے احکامات پر عمل کیا جائے اور اس کے منہیات سے بچا جائے، اس کی حدود سے تجوز نہیں کیا جائے، نیک اعمال کثرت سے کئے جائیں۔ ذکر واستغفار کیا جائے۔

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

ترجمہ: اے مؤمنو! سب کے سب اللہ سے توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

زیارت سرکار دوعالم: امام نووی کا فتویٰ:

سوال کیا گیا [1] کیا حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت، نیکوں کے ساتھ مخصوص ہے یا اُن کو اور اُن کے علاوہ دوسروں کو بھی ہو سکتی ہے؟

جواب: اُن کو اور اُن کے علاوہ دوسروں کو بھی ہو سکتی ہے۔

حضور علیہ السلام کی زیارت انتہائی فرحت و مسرت کا باعث اور عظیم ترین سعادت ہے، اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس سے نواز دیتا ہے۔ یہ ہر مؤمن صالح ہو یا غیر صالح کے لئے واضح حق ہے۔ شیطان آپؐ کی صورت بالکل اختیار نہیں کرسکتا، جس نے آپ کو حسین صورت میں دیکھا تو یہ حسن دیکھنے والے کے ذہن میں ہے، اگر چہ اس کے جسم کے کسی حصے اعضاء میں کوئی چیز یا نقص ہی ہو۔ اس کو آزمایا گیا اور اسی طرح پایا گیا ہے۔ کبھی آپؐ کی زیارت میں بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

اور جو حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے بہرہ ور نہ ہو سکے تو پریشان نہ ہو جائے، یہ ایسے احوال ہیں جن کو اللہ تعالی بہتر جانتا ہے اور اللہ تو اپنے ہر بندے کے لئے خیر اور بھلائی چاہتا ہے۔ بندے کے لئے تو یہی شرف، اعزاز اور فضل ہی کافی ہے کہ اللہ تعالی نے اسے تلاوتِ قرآن، استغفار اور رسولِ اکرم پر درود بھیجنے کی توفیق عطا فرمائی، جس کا بے پناہ ثواب ہے، یہاں تک کہ قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں۔

---

[1] فتاویٰ امام نووی: ترتیب الشیخ علاالدین عطار، تحقیق وتعلیق الشیخ محمد الحجار ص ۳۱۳

خواب میں زیارت رسول ﷺ کیلئے وِرد:

رسول اللہ ﷺ کی زیارت : اللہ تعالی اپنے نیک بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے رسول اکرم ﷺ کی زیارت کراتا ہے اور بندہ آپ کی مختلف صورتوں میں زیارت کرتا ہے، یہ دیکھنے والے کی استقامت، خوفِ الٰہی اور صحیح طور پر احکام کی بجا آوری پر منحصر ہے۔ دیکھنے والے کے اعلیٰ کردار کے مطابق آپ ﷺ کی صورت بھی حسین تر اور واضح ہوگی۔

شیخ یوسف النبہانی نے تین ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھکر اللہ تعالی سے رسول اللہ ﷺ کی ایسی زیارت کی دعا کی جس طرح صحابہ کرام آپ کی زیارت سے بہرہ ور ہوا کرتے تھے، اور حضور اکرم ﷺ کی ایسے زیارت کی کہ آپ ﷺ تمام اوصاف کے پیکر اور تمام کمالات کے مجسم نظر نواز ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ دیکھا اس کو ضبطِ تحریر میں لاسکتا ہوں نہ زبان سے بیان کرسکتا ہوں۔

رحمتِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی [1] اور محب کے لئے ضروری ہے جب وہ پڑھ لے جو اللہ تعالی نے اس کے لئے مقدر فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور نہ ہو سکے تو پریشان نہ ہو جائے۔ یہ ایسے احوال ہیں جن کو اللہ تعالی بہتر جانتا ہے اور اللہ تعالی تو اپنے ہر بندہ کے لئے خیر اور بھلائی چاہتا ہے۔ اس کے لئے یہ شرف اور اعجاز اور فضل ہی کافی ہے کہ اللہ تعالی نے اسے تلاوت قرآن، استغفار اور نبی کریم پر درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

---

[1] زیارت سرکار دو عالمؐ الشیخ حسن محمد شداد الحمری مترجم پروفیسر ضیا المصطفیٰ قصوری ص ۶۸

خوابوں کے بارے میں ارشادات نبی اکرم ؐ:

رات کے خواب:

حدثنا احمد بن المقدام العجليُ حدثنا محمد بن عبد الرحمٰن الطفاديُ حدثنا ایوب عن محمد عن ابی هریرة رضی قال قال النبی صلی الله علیه وسلم أعطیت مفاتیح الکلم و نصرتُ بالرعب و بینمآ انا نائم البارحة إذ أُتیت بمفاتیح خزائن الارض حتیٰ وضعت فی یدی قال ابو هریرة نذهب رسول الله صلی الله علیه وسلم و انتم تنتقلونها.

ہم سے [1] احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبد الرحمٰن طفاوی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے باتوں کی کنجیاں عطا فرمائیں اور میرا رعب دشمنوں کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی گئی۔ اور گذشتہ رات ایسا ہوا کہ میں سو رہا تھا کہ زمین کی کنجیاں لا کر مجھے دے دی گئیں۔ ابو ہریرہ نے یہ حدیث بیان کر کے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان کنجیوں کو الٹ پلٹ رہے ہو (یا نکال رہے ہو یا لوٹ رہے ہو)۔

دن کے خواب:

دن کے خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہیں:

و قال ابن عون عن ابن سیرین رؤیاء النهار مثل رؤیاء اللیل

اور عبداللہ بن عون نے کہا محمد بن سیرین سے نقل کیا کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

- خوابوں کو کہانیاں سمجھنا:

خوابوں کو کھیل یا کہانیاں سمجھنے والے کیا ان احادیث سے انحراف کریں گے؟

---

[1] بخاری شریف مترجم، جلد ۳ ، باب ۱۰۶۲ ، حدیث ۱۸۸۸، ص ۷۹۶

خواب بھی زندگی کی طرح سچائی ہیں اور زندگی کی حقیقتوں کی طرح یہ بھی ایک حقیقت ہیں۔

پھر یہ بھی مان لینا چاہئے کہ خوابوں کی قسمیں ہیں:

ہمارا مذہب کہتا ہے تین قسمیں ہیں: **الہامی، شیطانی اور نفسانی**

اور ان ہی تین کو سائنس نے مزید قسموں میں تقسیم کر دیا ہے۔ کوئی کہتا ہے پانچ، کوئی سات اور کوئی نو۔

ہم رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے متشرف ہونے کے لئے اللہ تعالی سے درخواست کرتے ہیں،

تو کیا اپنی مشکلات کے حل کے لئے ہم پر کوئی پابندی ہے؟

استخارہ کرنے کا حکم بھی رسول اکرم ﷺ نے دیا ہے، جواب کیسے ملتا ہے؟ خواب سے۔

تو کیا کہیں یہ پابندی بھی لگائی گئی ہے کہ استخارہ کس مقصد کے لئے کیا جائے؟

اگر نہیں تو پھر ہم اپنی پریشانیوں اور اپنی مشکلات کے لئے خوابوں سے مدد لینے میں کیوں یقین نہیں رکھتے۔

دراصل خوابوں سے مدد حقیقت میں شعور اعلیٰ کی وساطت سے اللہ تعالی ہی سے مدد کی درخواست ہے، جو وہ کبھی رد نہیں کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ الزمر ٣٦ آیۃ ٥٣

اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس مت ہو۔

۔ قربِ قیامت میں مسلمان کا خواب:

عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال اذا اقترب الزمان لم تکن رؤیا المسلم تکذب

ترجمہ: ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولِ اکرم نے جب قیامت نزدیک ہوگی تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہیں ہوگا۔ یعنی مسلمانوں کے خواب سچے ہونگے۔

۔ جھوٹا خواب بیان کرنے کی سزا

عن ابن عباس عن رسول الله ﷺ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لم يره كلف أن يعقد بين شعيرتين ولن يفعل و من استمع إلى حديث قوم وهم له كارهون . صب فی اذنيه الانك يوم القيامة .

ابن عباس [1] سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے " جو شخص بن دیکھے (جھوٹ) خواب بیان کرے تو (قیامت کے دن) اُس کو یہ حکم دیا جائے گا کہ دو جو گرہ دیکر جوڑے اور وہ جوڑ نہ سکے گا (اور وہ مار کھاتا رہے گا) اور جو شخص دوسروں کی بات سننے کے لئے کان لگائے، وہ اس کا سنا پسند نہ کرتے ہوں یا اس سے بھاگتے پھرتے ہوں، تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔"

۔ خوابوں کو مذاق بنانے سے متعلق وعید:

عن ابن عمرعن رسول الله ﷺ من افرى الفرى ان يرى الرجل عينيه مالم تريا

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سب سے جھوٹا یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو انہوں نے دیکھا نہیں۔ یعنی خوابوں کے ساتھ کھلواڑ کرے اور خود خواب گھڑ کے بیان کرے۔

۔ خوابوں کی ذمہ داری اور اہمیت:

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

أبو سلمه لأرى الرؤيا هي اثقل على من الجبل ،

میں ایسے خواب دیکھتا ہوں جو مجھ پر پہاڑ سے زیادہ گراں ہیں

---

[1] بخاری شریف مترجم حدیث ۱۹۲۶، باب ۱۰۹۶، ج ۳، ص ۸۱۴

رسولِ اکرم ﷺ کے خواب :

یوں تو حضور اکرم ﷺ سے سینکڑوں خواب روایت ہیں لیکن جو خواب خاص مواقع پر آپ ﷺ نے دیکھے اور خاص اہمیت کے حامل ہیں اُن کی اہمیت پر بحث کی جائے گی:

ہجرت کے بارے میں خواب

آپ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے کھجوروں والی سرزمین ہجرت کر رہے ہیں اور وہ جگہ دو سنگستانوں کے درمیاں ہے۔ یہ صفت مدینہ منورہ کے ساتھ سراۃ میں بھی پائی جاتی تھی، اسلئے آپ ﷺ کا ذہن سراۃ کی طرف گیا۔ چند دنوں کے بعد آپ ﷺ بہت مسرور تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگوں کا دارالہجرت متعین ہو گیا ہے جس کا دل چاہے یثرب چلا جائے، اجازت پاتے ہی صحابہ کرام نے تیاریاں شروع کر دیں۔ (سیرالصحابہ ص ۹۵ ج ۲)

غزوہ بدر میں کفار کی تعداد کا خواب

غزوہ بدر کے دن آپ ﷺ مخصوص جگہ پر سو رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ساتھیوں کی کمی اور دشمنوں کی کثرت تعداد کے بارے میں خواب دکھلایا، خواب میں دشمن کی تعداد کو تھوڑا دکھا کر ہمت بندھائی، اس کے فوراً بعد یہ آیت نازل ہوئی

﴿ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ...... ﴾ الانفال، آیۃ ۴۳

غزوہ اُحد کے بارے میں خواب

غزوہ اُحد[1] کے بارے میں جب یہ رائے سامنے آئی کہ باہر نکل کر کفار پر حملہ کیا جائے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں ایک مضبوط زرہ ہوں اور ایک گائے ذبح کی جا رہی ہے --- جس کی تعبیر یہ ہے کہ مدینہ ایک مضبوط زرہ کے ہے اور ذبح گائے سے مراد میرے اصحاب سے کچھ شہید ہونگے۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ مدینہ میں ہی قلعہ بند ہو کر لڑا جائے۔

---

[1] بخاری شریف مترجم حدیث ۱۹۱۹، باب ۱۰۹۰، ج ۳، ص ۸۱۲

اور یہ بھی خواب دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو سامنے کا حصہ ٹوٹ کر گر گیا۔ یہی چھ صحابہ شہید ہوئے۔ پھر اسی تلوار کو دوسرے غزوہ میں استعمال کیا تو وہ تلوار پہلے سے زیادہ عمدہ اور تیز ہوگئی اور دشمنوں پر خوب چلی۔

محاصرہء طائف کے موقع پر خواب

محاصرہء طائف ۱؎ کے موقع پر جب محاصرہ طول پکڑ گیا اور طائف کے لوگ محصور ہو کر بیٹھ رہے تو آپ ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ کو دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ ایک مرغ نے آکر اس میں چونچ دی جس سے دودھ گر گیا۔ آپؐ نے خواب حضرت ابوبکر کو سنایا تو انہوں نے تعبیر دی کہ غالباً یہ قلعہ ابھی فتح نہیں ہوگا۔ آپؐ نے کوچ کا حکم دیدیا اور چلتے وقت یہ دعا دی:

اَللّٰھُمَّ اھدِ ثَقِیْفاً وَ اْتِ بِھِمْ (اے اللہ ثقیف کو ہدایت دے اور ان کو میرے پاس پہنچا)

اور تاریخ گواہ ہے کہ بعد میں یہ قلعہ خود بخود فتح ہوگیا، اُن کا سردار مالک بن عوف خود آپ کی خدمت میں پیش ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا۔

مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے بارے میں خواب

ابن عباس ۲؎ نافع بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اپنے بعد آپؐ اگر مجھے حکومت دیں تو میں اسلام قبول کرتا ہوں۔ آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی کا ٹکڑا تھا، آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے کھجور کی ٹہنی کا یہ ٹکڑا بھی مانگے تو نہ دوں گا اور تو اللہ تعالی کے امر سے تجاوز نہ کرے گا اور اگر تو نے پیٹھ پھیری تو اللہ تجھے بے دست و پا کردیگا اور پھر اپنا خواب بیان کیا:

"میں سو رہا تھا دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں، تو میں پریشان ہوگیا۔ تب اللہ تعالی نے نیند میں مجھے وحی کی کہ انہیں پھونک مار، میں نے پھونک ماری تو وہ اُڑ گئے"۔

اس کی تعبیر یہ ہے کہ "میرے بعد دو کذاب ظاہر ہونگے - ایک اسود عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب" اسود عنسی، آپؐ کی زندگی میں قتل ہوا جبکہ مسیلمہ کذاب حضرت صدیق اکبر کے عہد میں مارا گیا۔

۱؎ سیرۃ المصطفیٰ ص ۶۳ ج ۳ ۲؎ تاریخ ابن کثیر ص ۱۰۸ ج ۵

رسول اکرم ﷺ کا ایک خواب:

حضور اکرم ﷺ [1] نے صدیق اکبرؓ سے فرمایا:

یا ابابکر رأیت کأنی و أنت نرقی فی درجة، فسبقتُك بمرقاتین.

فقال: یا رسول الله یقبضك الله تعالی إلی رحمته و أعیش بعدك سنتین و نصفاً

ترجمہ: اے ابوبکر میں نے دیکھا کہ تم اور میں اونچائی پر چڑھ رہے ہیں اور میں دو سیڑھیاں تم سے آگے بڑھ گیا ہوں ابوبکرؓ نے عرض کی: اے رسول اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جناب میں پہلے بلوالیں گے اور میں آپ کے بعد ڈھائی سال زندہ رہونگا۔

رسول اللہ ﷺ کی چند پیش گوئیاں:

اب ان پیش گوئیوں پر بھی روشنی ڈالی جائے گی جو رسول اکرم ﷺ کو خواب کے ذریعہ ملیں اور آپؐ نے امت کو دیں اور یہ سب پیش گوئیاں پوری ہوئیں۔

- فتح بیت المقدس

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ وہ غزوہ تبوک میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسوقت آپؐ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے چند واقعے شمار کرلو۔ پہلا میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح۔ اس کے بعد آپؐ نے چار باتیں اور بیان کیں۔ حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق بیت المقدس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مسلمانوں کے ہاتھ پر فتح ہوگا۔

---

[1] تعطیر الانام فی تعبیر المنام ص۳، ج۱

- فاتح ایران کی نشاندہی

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حجۃ الوداع میں حضورﷺ کے ہمراہ مکہ معظمہ گئے ۔ وہاں جا کر شدید علیل ہو گئے اور زندگی سے مایوس ہو گئے ۔ رسول اللہﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میں شاید جانبر نہ ہوسکوں ، میری وارث ایک لڑکی ہے ۔کیا میں اپنے مال کے دو حصے کے لئے خیرات کی وصیت کر جاؤں ؟

آپؐ نے فرمایا نہیں ۔ پھر انہوں نے ایک تہائی کی وصیت کی ۔حضورﷺ نے فرمایا بس یہ کافی ہے اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا اللہ نے چاہا تو تم زندہ رہو گے ، بہت سے لوگوں کو تم سے فائدہ اور بہتیروں کو تم سے نقصان پہنچے گا ۔ چنانچہ سعد بن وقاصؓ اس مرض سے صحتیاب ہو گئے اور پچاس سال اور جیئے ۔

فاروق اعظم کے عہد خلافت میں مسلمانوں نے ایران پر چڑھائی کی تو عساکر اسلامی کی قیادت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو سونپی گئی ۔ ایران کا دارالسلطنت مدائن انہی کے ہاتھوں فتح ہوا ۔اس طرح مسلمانوں کو ان کی ذات سے فائدہ اور مجوسیوں کو نقصان عظیم پہنچا ۔

- فتح مصر کی خبر

حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ تم لوگ سرزمین مصر کو فتح کر لو گے ، جہاں کا قیراط مشہور ہے ۔بس وہاں کے لوگوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ تمہارے اور ان کے درمیان قرابت ہے اور جب تم دیکھو کہ دو آدمی ایک اینٹ بھر جگہ کے لئے لڑتے ہوں تو وہاں سے نکل جاؤ ۔

چنانچہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں مصر فتح ہو گیا ۔ایک دن میں نے عبدالرحمٰن بن شرجیل بن حسنہ اور ربیعہ اور اس کے بھائی کو اینٹ کے برابر جگہ کے لئے لڑتے دیکھا ۔ مجھے حضورؐ کا ارشاد یاد آیا اور میں وہاں سے نکل گیا ۔

- یمن، شام اور عراق کی فتح کی خبر

آپ ﷺ نے فرمایا " یمن مفتوح ہوگا تو لوگ اپنی سواریوں کو ہنکاتے ہوئے اور اپنے اہل وعیال اور ان لوگوں کے ساتھ جو اُن کا کہنا مانیں گے، آئیں گے حالانکہ مدینہ کا قیام ان کے لئے بہتر تھا، اگر وہ سمجھتے"۔ اسی طرح کے الفاظ میں حضور ﷺ نے شام اور عراق کی فتح کی خبر دی۔ یہ خوشخبری آپؐ نے کئی سال پہلے دیدی تھی۔

- شام کی طرف ہجرت کی خبر .

حضور ﷺ نے فرمایا" وہ وقت قریب ہے جب تم لوگ شام کی طرف ہجرت کر دگے تو وہ تمہارے لئے فتح کر دیا جائے گا۔" چنانچہ حضور اکرمؐ کی رحلت کے بعد مسلمانوں نے شام فتح کر لیا اور پھر عرب سے بکثرت مسلمان وہاں جا کر آباد ہو گئے۔ آج بھی وہاں عربوں کی آبادی سب سے زیادہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

- آنحضرت ﷺ کی اپنی وفات کی خبر

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے ایک لاکھ مسلمانوں کے مجمع میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا" شاید آئندہ سال تم مجھے نہ پا سکو۔"

اس سے پہلے اپؐ حضرت معاذؓ کو یمن رخصت کرتے ہوئے فرما چکے تھے کہ " معاذؓ اب تم مجھ سے نہ مل سکو گے۔ واپس آ ؤ گے تو میری مسجد اور قبر کے پاس سے گذرو گے"۔

اسی طرح وصال سے چند دن پہلے فرمایا" اللہ نے اپنے بندے کو دنیا اور آخرت کی زندگی کا اختیار دیا تو اس نے آخرت کی زندگی کو پسند کیا"۔

- ام المؤمنین حضرت زینب کی وفات کی خبر

ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا " تم میں

سب سے پہلے وہ مجھے ملے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہونگے۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات نے سمجھا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد ان کا ناپ ہے چنانچہ وہ لکڑی لیکر اپنے ہاتھ ناپا کرتی تھیں مگر ہاتھ کی لمبائی سے مراد کشادہ دستی تھی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اس وصف میں امتیازی حیثیت رکھتی تھیں۔

اور رسول اکرم ﷺ کے وصال کے بعد ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت زینبؓ نے وفات پائی۔

- حضرت فاطمہؓ کی وفات کی اطلاع

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے مرض الموت میں ایک دن حضرت فاطمہ کو اپنے پاس بلایا اور کان میں کوئی بات کہی جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ پھر آپ ؐ نے دوسری بار کوئی بات کہی، اسے سن کر وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اکرم ﷺ کا بعید ظاہر نہیں کرونگی۔ رسول اکرم کی وفات کے بعد میں نے پھر فاطمہؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ اب بتائے دیتی ہوں۔

پہلی مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اسی بیماری میں انتقال کر جاؤنگا تو میں رونے لگی۔ دوسری بار آپؐ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تو میرے پاس پہنچے گی، اس پر میں ہنسنے لگی۔

- اُم ورقہ کی شہادت کی خبر

رسول اکرم ﷺ میدان بدر کی طرف روانہ ہوئے تو ایک صحابیہ اُم ورقہ نے عرض کیا، اے رسول اللہ مجھے بھی ساتھ لے چلیے، شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت نصیب فرمائے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ " تم اپنے گھر میں ہی رہو، یہیں اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرمائے گا"۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد عہد فاروقی میں پورا ہوا اور وہ اپنے ہی گھر میں درجہ شہادت پر فائز ہوگئیں۔ وہ اس طرح کہ ان کے ایک غلام اور لونڈی نے مل کر رات کے وقت ان کا گلہ گھونٹ دیا۔

- حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر

ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ جبل اُحد پر تشریف لے گئے، آپؐ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے۔ یکا یک پہاڑ تھر تھرایا آپؐ نے اس کو ٹھوکر ماری اور فرمایا" ٹھہر اے احد! تجھ پر ایک نبی ہے، ایک صدیق اور دو شہید"۔

- حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کی خبر

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ [1] رسول اکرم ﷺ نے فرمایا" میں نے خواب میں دیکھا کہ کنویں کی منڈیر پر ایک ڈول پڑا ہے۔ میں نے اس کنویں سے اتنے ڈول پانی نکالا جتنا اللہ نے چاہا۔ پھر اس ڈول کو ابو بکرؓ نے لے لیا اور ایک یا دو ڈول آہستگی (ضعف) کے ساتھ نکالے۔ پھر وہ ڈول بڑا ڈول بن گیا اور اس کو عمرؓ بن خطاب نے لے لیا اور اس طرح کھینچا کہ میں نے کسی طاقتور آدمی کو اس کے مانند نکالتے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور کنویں کے ارد گرد جمع ہو گئے۔

علم رؤیا اور احادیث نبوی شریف:

مندرجہ بالا احادیث اور ان کے مطالعہ سے خوابوں کی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمات دیں اور آپ کا خوابوں پر جو اعتقاد تھا وہی ہمارے ایمان کا جز بن گیا۔ یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے علم رؤیا یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کو ودیعت کیا لیکن ہمیں جو کچھ علم ملا یا اس کو سیکھنے کی ترغیبات ملیں وہ رسول اکرم ﷺ سے ملیں۔

آنحضرت ﷺ کی بعثت کی ابتدا ہی سچے خوابوں سے ہوئی۔ آپؐ جو کچھ خواب میں دیکھتے وہی روزِ روشن کی طرح سامنے آ جاتا تھا۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ نماز فجر کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے دریافت فرماتے تھے کہ کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہوتا تو اس سے دریافت فرما کر اس کی تعبیر بتاتے ورنہ اپنا دیکھا ہوا

خواب صحابہ کو سناتے اور ساتھ ہی اس کی تعبیر فرماتے۔

علم رؤیا سیرۃ طیبہ کا ایک اہم باب ہے بلکہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب آپؐ علیل ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا اگر آپ دنیا سے پردہ فرما گئے تو ہمیں امور خیر سے کون مطلع کرے گا۔ دینی اور دنیوی امور کی بھلائی کا علم کیسے ہوگا؟ اور آپ ﷺ نے جواب دیا (اور جس پر آج ہم تکیہ کئے ہوئے ہیں):

بَعْدَ وَفَاتِیْ یَنْقَطِعُ الْوَحِیُ وَلَا یَنْقَطِعُ الْمُبَشِّرَاتُ

یعنی میری وفات سے وحی کا سلسلہ تو بند ہو جائے گا لیکن مبشرات کا سلسلہ جاری رہے گا۔

اور مبشرات کی تشریح میں فرمایا: وہ اچھے خواب جو نیک لوگوں کو نظر آتے ہیں۔

اور اس طرح خوابوں کو وحی کا قائم مقام فرمایا ہے۔ وحی افضل ہے تو خوابوں کا مقام خود بخود افضل ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کی مدت بعثت ۲۳ سال تھی جسمیں سے آپ کو چھ ماہ تک خواب آتے رہے۔ اس بناء پر خوابوں کو نبوت کا چھیالیسواں جز کہا گیا ہے۔

اس سے یہ مقصد بھی نہیں ہے کہ اگر کوئی عالم فاضل بچے خواب دیکھتا ہے، تو وہ (نعوذ باللہ) نبی ہو گیا بلکہ اس سے خوابوں کا درجہ متعین کیا گیا ہے اور یہ سب کمالات میں افضل و اعلیٰ کمال ہے

باب چہارم

خواب اور اہم شخصیات

علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں: **والرؤیا ما یریٰ فی المنام** (جو چیز نیند میں دکھائی دے وہ خواب ہے)۔
علامہ زبیدی لکھتے ہیں: **والرؤیا ما رایته فی منامك** (جس چیز کو تم نیند میں دیکھو وہ خواب ہے)۔

خوابوں کی اہمیت اور مقام کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد تشریف فرما ہوتے اور صحابہ کرام سے پوچھا کرتے تھے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ چنانچہ حضرت سمرہ بن جندب [1] سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کوئی ہاں کہتا تو اُس سے خواب پوچھتے اور آپ ﷺ اس کی تعبیر فرماتے ورنہ پھر اپنا دیکھا ہوا خواب اور اس کی تعبیر صحابہ کرام سے فرماتے۔

ایسی احادیث سے خواب کی اہمیت پر بخوبی روشنی پڑتی ہے اور یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ بھی سیرۃ طیبہ کا ایک اہم باب ہے۔ بلکہ ایک روایت میں تو یہاں تک آیا ہے جسے حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ اگر آپؐ دنیا سے پردہ فرما گئے تو ہمیں امورِ خیر سے کون مطلع کریگا؟ دینی و دنیوی امور کی بھلائی کا علم کیسے ہوگا؟

---

[1] بخاری شریف باب ۱۰۹۹ اور جامع ترمذی ج ۱ ابواب الرؤیا باب ۱۳۴۳ حدیث ۲۱۱۵

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بَعْدَ وَفَاتِیْ یَنْقَطِعُ الوَحِیُ وَلَا یَنْقَطِعُ المُبَشِّرَاتُ

ترجمہ: میری وفات کے بعد وحی تو منقطع ہو جائے گی لیکن مبشرات کا سلسلہ جاری رہے گا۔

صحابہ کرام نے دریافت فرمایا: یارسول اللہ مبشرات کیا ہیں؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ الَّتِیْ یَرَاھَا المَرْءُ الصَّالِحُ

مبشرات وہ اچھے خواب ہیں، جو نیک لوگوں کو نظر آتے ہیں۔

گویا خواب کو وحی کا درجہ دیا گیا ہے، جب وحی افضل ہے تو اس کے قائم مقام خواب کے افضل ہونے میں کیا شک۔

یہی نہیں ایک اور روایت میں جو حضرت انسؓ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الرُّؤْیَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّۃٍ وَ أَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّۃِ

یعنی مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔

انبیاء علیہ السلام کے خواب :

(جن میں خوشخبریاں ہیں، امتحان ہیں اور تسلیاں ہیں)

- **حضرت آدم علیہ السلام** نے حضرت حوا کی تخلیق سے پہلے خواب میں ایک عورت کو اپنے سرہانے بیٹھے دیکھا تھا اور پوچھا تھا کہ آپ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں ایک عورت ہوں۔

اس خواب کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو تخلیق فرمایا اور حضرت آدم کی شریک حیات بنایا تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کو شریک حیات کی تخلیق سے پہلے دکھایا گیا اور خواب کے ذریعے پہلے سے خوشخبری دی گئی۔

- **حضرت ابراہیم علیہ السلام** نے خواب دیکھا (جو رب العزت کی طرف سے سخت امتحان تھا) کہ وہ اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کر رہے ہیں، انہوں نے جب یہ خواب دوبارہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو بتایا، انہوں نے جواب دیا کہ آپ اپنے رب کا حکم پورا کیجئے، مجھے آپ شاکر وصابر پائیں گے۔

اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو لے کر پہاڑ پر چلے گئے اور پیشانی کے بل لٹا کر گردن پر چھری پھیر دی لیکن اللہ کے حکم سے ایک مینڈھا بھیجا گیا اور وہ قربان ہوگیا، حضرت اسمٰعیل صحیح سالم رہے اور غیب سے صدا آئی کہ اے ابراہیم تم امتحان میں کامیاب رہے۔ یہ صدا سن کر ابراہیم علیہ السلام سجدے میں گر پڑے۔

- حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب:

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب سنا تو فرمایا کہ یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا ورنہ وہ حسد کرنے لگیں گے۔ شیطان انسان کا بڑا دشمن ہے اور وہ اسے بہکاتا ہے۔ جب یہ خواب دیکھا تو یوسف علیہ السلام سات برس کے تھے۔

اس خواب میں مستقبل کی خوشخبری ہے، جس کے نتیجے میں بھائی بھی دشمن ہو سکتے تھے، اسلئے احتیاط کے تقاضے کے طور پر بھائیوں کو نہ بتانے کی تاکید کی گئی تھی۔ کتابوں میں درج ہے کہ اس خواب کی تعبیر آنے میں چالیس برس لگے اور بعض جگہ اسی برس بھی آیا ہے۔

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرعون کا خواب:

فرعون نے خواب میں دیکھا (جو درحقیقت مستقبل کے بارے میں پیشن گوئی تھی) کہ ایک آگ ملک شام سے نکلی اور مصر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور مصر کے تمام شہری ٹھکانوں اور قلعوں کو خاک کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا۔ فرعون نے نیند سے بیدار ہوتے ہی اپنے عمائدین کو بلوا کر یہ خواب سنایا انہوں نے کہا کہ ملک شام میں حضرت یعقوب کی نسل سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک اور اہل وعیال کو ختم کر دے گا۔

فرعون نے سب نومولود بچوں کو مروانے کا حکم جاری کر دیا لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ اسلام پیدا ہوئے تو اُن کی والدہ نے انہیں ایک لکڑی کے صندوق میں رکھ کر نہر میں بہا دیا۔ نہر فرعون کے محل کے نیچے سے گذرتی تھی، فرعون کی بیوی نے جو ایک خوبصورت بچہ دیکھا تو اس کو پالنے کا فیصلہ کرلیا اور دودھ پلانے کے لئے بہت ساری عورتوں میں سے حضرت موسی کی والدہ کو ہی منتخب کیا۔ اس طرح حضرت موسی فرعون کے محل میں ہی اپنی ماں کی گود

میں پل کر جوان ہوئے۔ اس کے بارے میں القرآن الحکیم میں ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَإِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآئَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ﴾ آیۃ ۴۹۔۵۰، البقرۃ ۲

ترجمہ: اور یاد کرو اس وقت کو جب کہ رہائی دی ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے جو کرتے تھے تم پر بڑا عذاب ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ چھوڑتے تھے تمہاری عورتوں کو اور اس میں آزمائش تھی تمہارے رب کی طرف سے بڑی اور جب ہم نے پھاڑ دیا ہم نے تمہاری وجہ سے دریا کو اور بچا دیا ہم نے تم کو اور ڈبو دیا فرعون کے لوگوں کو اور تم دیکھ رہے تھے۔

فرعون نے خواب دیکھا[۱]۔ جس کی نجومیوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہوگا جو تیرے دین اور سلطنت کو غارت کر دے گا۔ فرعون (نے خواب اور تعبیر پر اس حد تک یقین کیا کہ اس) نے حکم دے دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اس کو مار ڈالو اور جو بیٹی ہو اسکو خدمت کے لئے زندہ رہنے دو۔ یقین کرنے کی وجہ خوابوں پر اعتقاد تھا اور خوابوں کی تعبیر پر یقین کامل۔ فرعون کی یہ وحشیانہ تدبیر بھی کام نہ آئی اور جیسا کہ اللہ تعالی نے دکھایا کہ فرعون کے خواب کو حقیقت بناتے ہوئے موسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا اور فرعون کے محل ہی میں پروان چڑھایا۔

خواب کے توڑ کے لئے لاکھ جتن کیے جائیں، ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے، جو اس نے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔

ہاں اگر اللہ تعالی کی منشا ہو اور تدبیر بھی ساتھ ہو تو خوفناک خواب کا اثر زائل ہو سکتا ہے ورنہ بیسود۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۲] اس وقت تک کوئی بندہ مسلمان نہیں ہو سکتا، جب تک اس پر ایمان نہ لائے کہ ہر خیر و شر تقدیر سے وابستہ ہے اور اس پر جو مصیبت آئی ہے وہ اس سے ٹل نہیں سکتی تھی اور جو مصیبت اس سے ٹل گئی ہے وہ اس پر آ نہیں سکتی تھی۔

---

۱ تفسیر عثمانی، ترجمہ محمود الحسن (شبیر احمد عثمانی) مطبع پاک کمپنی لاہور، ص ۱۰

۲ تفسیر تبیان القرآن، غلام رسول سعیدی، ج ۱۲، ص ۶۸۷ (حوالہ سنن ترمذی رقم حدیث ۲۱۴۴)

حضرت دانیال کا خواب :

جب بخت نصر نے ہیکل کو برباد کیا تھا، بیت المقدس کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی اور بنی اسرائیل کو قیدی بنا کر بابل لے آیا تھا اور ان کی جمعیت کو ختم کرنے کے لئے بھیڑ بکریوں کی طرح لوگوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ حضرت دانیال نبی بھی قیدیوں میں تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں بنی اسرائیل کی رہائی کی خوشخبری دی۔ چنانچہ کچھ عرصے کے بعد سائرس (SERUS) فارس کا حکمراں بنا تو اس نے میڈیا کو فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور اسی کے حکم سے بنی اسرائیل کو آزادی نصیب ہوئی اور اسی کی کوشش سے ہیکل دوبارہ تعمیر ہوا۔

دانیال کی کتاب میں آٹھویں باب میں یہ آیتیں ملتی ہیں [1] حضرت دانیال اپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ " تب میں نے آنکھ اُٹھا کر نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ دریا کے پاس ایک مینڈھا کھڑا ہے، جس کے دو سینگ ہیں لیکن [2] ایک دوسرے سے بڑا تھا اور بڑا دوسرے کے بعد نکلا تھا۔ میں نے اس مینڈھے کو دیکھا کہ مغرب و شمال جنوب کی طرف سینگ مارتا ہے، یہاں تک کہ نہ کوئی جانور اس کے سامنے کھڑا ہو سکا اور نہ کوئی اس سے چھڑا سکا پر وہ جو کچھ چاہتا تھا کرتا تھا یہاں تک کہ وہ بہت بڑا ہو گیا۔ "

اور اسی باب کی بیسویں آیت میں اس کی تعبیر ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے :

" جو مینڈھا میں نے دیکھا اُس کے دونوں سینگ مادی (میڈیا) اور فارس ہیں اور وہ جسیم بکرا یونان کا بادشاہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مادی (میڈیا) اور فارس کی مملکتوں کو دو سینگوں سے تشبیح دی گئی ہے اور ان دونوں کے فرمانرواؤں کو مینڈھے سے تشبیح دی گئی ہے "

بخت نصر کا خواب :

توریت میں [3] یہودوں کے بادشاہ بخت نصر کا ایک خواب مذکور ہے، یہ بادشاہ حضرت دانیال کے دور میں گذرا ہے: بخت نصر نے دیکھا کہ "ایک بت جس کا سر سونے کا، سینہ اور بازو چاندی کے، پیٹ اور رانیں تانبے کی، پیر اور پنڈلی لوہے کی اور پاؤں کی انگلیاں لوہے اور چینی کی مٹی سے بنی ہوئی تھیں۔ اچانک پہاڑ سے خود بخود

---

[1] خواب و تعبیر ادارہ تصنیف و تالیف شیخ غلام علی اینڈ سنز ص ۴۸ (حوالہ تاریخ ابو الفداء جلد اول) [2] تفسیر ضیاء القرآن (پیر محمد کرم شاہ ازہری) ج ۳، ص ۴۷ اور [3] تفسیر تبیان القرآن (غلام رسول سعیدی) جلد ۷ ص ۲۰۳ (حوالہ کتاب مقدس پرانا عہد نامہ باب ۸ آیہ ۳-۴)

ایک پتھر گرا جس سے بت پاش پاش ہو گیا اور لوہا تانبہ وغیرہ سب غبار کی طرح ہو گئے۔ پھر تیز ہوا چلی اور وہ پتھر جس نے بت کو توڑا تھا، بہت بڑا پہاڑ بن کر روئے زمین پر چھا گئے۔"

بخت نصر کے پوچھنے پر حضرت دانیال نے تعبیر بتائی کہ سر سے مراد تیری سلطنت ہے جو اور بادشاہوں کے مقابلے میں سونے کے سر کی طرح ہے۔ تیرا جانشین تجھ سے کمتر ہوگا، جس طرح سونے کے مقابلے میں چاندی۔ اور وہ مثل چاندی کے ہوگا۔ یہاںتک کہ تیرے جانشین کمتر ہوتے چلے جائیں گے، جس طرح چاندی کے مقابلے میں تانبہ اور تانبے کے مقابلے میں لوہا اور پھر چینی کی مٹی۔ تمہاری سلطنت آخری دنوں میں مختلف ریاستوں میں تبدیل ہو جائے گی، بعض ان میں کمزور ہونگی اور بعض طاقتور۔ پھر ایک عظیم الشان سلطنت قائم ہوگی جو آخر زمانے تک برقرار رہے گی۔ حضرت دانیال کی بتائی ہوئی تعبیر بالکل صحیح ثابت ہوئی۔

ذوالقرنین کا خواب:

ذوالقرنین [1] حضرت ابراہیم کے معاصر تھے اُن کی دعا کی برکت سے حق تعالی نے خارق عادت سامان و وسائل عطا فرمائے تھے، جن کے ذریعے سے اس کو مشرق و مغرب کے سفر اور محیر العقول فتوحات پر قدرت حاصل ہوئی حضرت خضر انکے وزیر تھے۔ قدیم شعرائے عرب نے ان کا نام بڑی عظمت سے لیا ہے اور ان کے عرب ہونے پر فخر کرتے رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذوالقرنین عہد تاریخی سے پہلے کا کوئی جلیل القدر عرب بادشاہ ہے۔

ذوالقرنین نے اپنے ملک میں خواب دیکھا [2] کہ اس نے سورج کے دو سینگوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس نے اس خواب کو بیان کیا تو اس کی تعبیر یہ بیان کی گئی کے وہ تمام دنیا کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک فتح کرے گا۔ اس وجہ سے اس کا نام ذوالقرنین پڑ گیا۔ یہ وہی بادشاہ ہیں، جن کو عبرانی میں خورس کہتے ہیں، یہودی انکو اسی نام سے جانتے ہیں اور توریت میں اسی نام کا ذکر ہے۔

اور اس خواب کی تعبیر بالکل ایسے ہی ہوئی ذوالقرنین نے پہلا سفر مغرب کی جانب کیا، وہ تونس، الجزائر،

---

[1] تفسیر عثمانی (حوالہ فتح الباری حافظ ابن حجر) مفسر مولانا شبیر احمد عثمانی، مطبع پاک کمپنی لاہور، ص ۴۰۳

[2] تفسیر تبیان القرآن مفسر علامہ غلام رسول سعیدی، جلد ۷ ص ۲۰۱

مراکش اور مغربی ممالک کو فتح کرتے ہوئے وہ ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں پر زمین اور خشکی کی حد ختم ہوگئی، اس کے بعد سمندر تھا، وہاں سورج کو سیاہ دلدل میں غروب ہوتے ہوئے دیکھا۔

مغرب کی فتوحات کے بعد ذوالقرنین نے دوسرا سفر مشرق کی جانب کیا اور ایسی جگہ پہنچ گیا جہاں سورج سب سے پہلے طلوع ہوتا ہے اور وہاں ایسی قوم کو دیکھا جو برہنہ پاؤں اور برہنہ بدن تھی، اُن کے پاس لباس تھے نہ ہی انہوں نے گھر بنائے ہوئے تھے۔ جبکہ تیسرا سفر شمال کی جانب تھا اور وہ فتوحات کرتا ہوا کاکیشیا کے سلسلے تک پہنچ گیا اور اسے وہاں ایک درہ ملا جو پہاڑی دیواروں کے درمیاں تھا۔ اسی راہ سے یاجوج ماجوج آ کر اس طرف کے علاقے میں تخت و تاراج کیا کرتے تھے اور یہیں اُس نے سد قائم کی [1]

یاجوج ماجوج انسانوں ہی کی قومیں اور عام انسانوں کی طرح نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں لیکن اتنے طاقتور کہ کسی کو اُن کے مقابلے کی طاقت نہیں، بحر طبریہ کا پانی ایسے پی کر ختم کر دیں گے جیسے وہاں کبھی پانی تھا، اتنی تیزی سے سفر کریں گے جیسے بلندی سے پھسلتے آ رہے ہوں، وہ چالیس سال زمین پر رہیں گے اور تباہی پھیلاتے رہیں گے۔ مسلمان اپنی تکلیف رفع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو باری تعالیٰ اُن پر وبائی صورت میں ایک بیماری بھیجیں گے، سب یاجوج ماجوج مر جائیں گے اور ان کی لاشیں بھاری بھرکم پرندے اُٹھا کر لے جائیں گے۔

حضرت عبدالمطلب کو خواب ہی میں مقام زم زم بتایا گیا:

مکہ کی سرداری جب عبدالمطلب کے قبضے میں آئی تو رؤیائے صادقہ کے ذریعے ان کو اس جگہ کے کھودنے کا حکم دیا گیا اور اس جگہ کی نشانیاں خواب میں بتلائی گئیں۔ عبدالمطلب کہتے ہیں کہ وہ حطیم میں سو رہے تھے کہ کوئی میرے پاس آیا اور خواب [2] ہی میں کہا کہ إحفِرْ زَمْزَمْ یعنی زم زم کو کھودو۔ میں نے کہا وَمَا زَمْزَمْ زمزم کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: لَا تَنْزِفُ أبَداً وَلَاتُذَمُّ تَسْقِى الحَجِيجَ الأَعْظَمَ (وہ پانی کا ایک کنواں ہے جس کا پانی نہ کبھی ٹوٹتا ہے، نہ کبھی کم ہوتا ہے، بیشمار حجاج کو سیراب کرتا ہے) پھر اس جگہ کے کچھ نشانات اور علامات بتلائے، جس سے یقین ہوگیا کہ یہ سچا خواب ہے۔ عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حارث کے ساتھ بتلائی گئی جگہ کو کھودنا

---

[1] تفسیر معارف القرآن، ج ۵/سورۃ کہف ۱۸ آیۃ ۹۴-۹۷

[2] المبشرات محمد ادریس وکتاب الروح علامہ حافظ ابن القیم

شروع کیا۔ تین دن کے بعد ایک من ظاہر ہوئی، عبدالمطلب نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور کہا: ھٰذا طُویٰ اِسمٰعِیلَ یہی اسماعیل علیہ السلام کا کنواں ہے۔ اس جگہ انہیں خزانہ بھی ملا تھا۔ یہ خوابوں ہی کی وجہ سے ساری دنیا کو فیضیاب کرنے والا چشمہ جاری ہوا اور آج بھی زور شور سے جاری ہے کہ اس کا پانی مدینہ منورہ تک جا رہا ہے۔

خواب کے ذریعہ محمدؐ نام رکھنے کی تجویز:

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قبل آپؐ کے دادا عبدالمطلب نے خواب دیکھا کہ ان کی پشت سے ایک زنجیر نکلی جس کا ایک سرا آسمان میں دوسرا زمین میں اور دوسری طرف ایک سرا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے۔ کچھ دیر کے بعد وہ ایک درخت میں تبدیل ہوگئی جس کے پتوں پر آفتاب سے ستر گنا زیادہ نور تھا، لوگوں نے اُسے کاٹنے کے لئے اُس کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو ایک حسین وجمیل نوجوان نے ظاہر ہو کر اُن کو ہٹا دیا۔

معبرین نے اس خواب کی تعبیر بتائی کہ تمہارے نسل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی مشرق سے مغرب تک کے لوگ اتباع کریں گے اور آسمان وزمین والے اس کی حمد وثنا کریں گے، اس وجہ سے عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد رکھا دوسری طرف آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کو خواب کے ذریعہ بتایا گیا کہ تم برگزیدہ خلائق اور سیدالانام کی حاملہ ہو، اس کا نام محمد رکھنا۔

خلفائے راشدین کو خواب سے خوشخبریاں اور تسلیاں:

حضرت ابوبکر صدیق کے خواب اور ایمان کا ذکر

حضرت ابوبکر صدیق سرزمین شام کے سفر پر گئے ہوئے تھے آپ نے خواب دیکھا کہ چاند آپ کی گود میں اُتر آیا ہے۔ آپ ایک راہب کے پاس گئے اور اس خواب کی تعبیر دریافت کی۔ راہب نے بتایا کہ نبی آخرالزماں (عنقریب) آنے والے ہیں اور تو اُن پر سب سے پہلے ایمان لائے گا۔

جب محبوب کبریاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی بار وحی آئی تو آپ نے اس رات تردد فرمایا کہ کل یہ راز کس پر ذکر کروں اور کس کو دعوت دوں۔ ادہر اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر کے دل میں ڈالا کہ پروردگار نے مجھے پیدا کیا، روزی دی اور بہت سے احسان کئے تو میری عقلمندی نہیں کہ میں بت پرستی کروں، کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کونسا دین حق ہے۔ اسی وقت دل میں یہ بات آگئی کہ کل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤنگا اور ان سے مشورہ کرونگا۔ ادہر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا کہ کل ابوبکر کے پاس جاؤنگا اور ان سے اس راز کا اظہار کرونگا اور دعوتِ اسلام دونگا۔ قبل ازیں دونوں میں خوب دوستی تھی۔ صبح دونوں اپنے گھروں سے نکلے اور ایک دوسرے کا رُخ کیا، راستے میں دونوں کا ٹکراؤ ہوگیا۔

ایک دوسرے سے دریافت کرنے پر ابوبکرؓ نے اپنا مافی الضمیر بیان کردیا، حضور اکرم نے جواب دیا کہ میں تیرے پاس ہی جارہا تھا کہ تجھے دعوتِ اسلام دوں کہ کل مجھ پر وحی آئی ہے۔ ابوبکرؓ نے عرض کی کہ آپ کی وحی کی کیا دلیل ہے؟ چونکہ جبرائیل علیہ السلام اس کی خبر دے چکے تھے آپؐ نے فرمایا کہ تیرا خواب۔ ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے اس راز کو محفوظ رکھا تھا اور کسی سے ذکر نہیں کیا، آپ پیغمبر نہ ہوتے تو یہ (غیب) نہ جانتے اور گواہی دی کہ

﴿أَشْهَدُ اَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ﴾

حضرت عمرؓ کے دین کے بارے میں خواب

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپؐ کے سامنے لوگ پیش کئے جارہے ہیں اور وہ لوگ قمیص پہنے ہوئے ہیں، کسی کی قمیص پستانوں تک ہے تو کسی کی اور نیچے۔ جب حضرت عمرؓ

تشریف لائے تو ان کی قمیص اتنی نیچی تھی کہ زمین پر گھسٹ رہی تھی۔

لوگوں نے تعبیر دریافت فرمائی تو آپؐ نے فرمایا "دین"۔ (سیرت خلفائے راشدین ص ۱۷۸)

حضرت عمرؓ کے محل کا خواب

حضرت ابو ہریرۃؓ [1] سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور ایک عورت محل کے ایک گوشے میں وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے تو بتایا گیا کہ یہ حضرت عمرؓ کا محل ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اس محل میں داخل ہو جاؤں تو حضرت عمر کی غیرت یاد آ گئی اور میں اپنے ارادے سے رُک گیا، تو حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا:

یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

حضرت عمرؓ کا خواب میدان کارزار:

حضرت ساریہ بن زنیم [2] کو حضرت عمرؓ ایرانیوں اور کردوں سے معرکے کے لئے نسا روانہ کیا، رات کو خواب میں میدانِ کارزار اور دشمن کی افواج کو دیکھا۔ دوسرے دن جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جنگ کا منظر سامنے آ گیا اور دورانِ خطبہ فرمایا **یا ساریۃ الجبل الجبل** (یعنی اے ساریہ جبل کی طرف چلے جاؤ)

حاضرین کو یہ بات اس وقت واضح ہوئی جب اسلامی لشکر فتحیاب واپس آیا۔ اہلِ لشکر نے بتایا کہ ہم دشمن کے نرغے میں آنے والے تھے کہ اچانک آواز آئی کہ اے ساریہ جبل کی طرف، پس مسلمانوں نے پہاڑ کی پناہ لی۔ اس طرح سے دشمن گھیرنے میں کامیاب نہ ہو سکا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی۔

---

[1] الاشارات فی علم العبارات ص ۳۲۳ ج ۲

[2] تاریخ ابن کثیر ص ۲۶۵ ج ۷

فتح شام سے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خواب:

جب حضرت ابوبکر صدیق شام اور عراق کی طرف لشکر روانہ کر کے آئے تو بڑے فکر مند تھے اور بارگاہِ الٰہی میں فتح و نصرت کی دعائیں کر رہے تھے۔ حضرت عثمان غنی نے انہیں تسلی بھی دی کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرمؐ سے روم و فارس کی فتح کا وعدہ فرمایا ہے، وہ کبھی بھی مایوس نہیں کریگا۔

اُسی رات حضرت ابوبکر صدیق نے خواب دیکھا کہ عمرو بن عاص اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک تنگ و تاریک گھاٹی میں پریشانی کے عالم میں ہیں اور باہر نکلنے کے لئے کوشاں ہیں۔ انہوں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی، آپ کی فوج نے بھی پیروی کی اور آپ اس گھاٹی سے نکل گئے اور ایک سرسبز و شاداب مقام پر پہنچ گئے۔ یہیں پر آپ نے پڑاؤ کیا اور سکون ملا۔ یہ خواب دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ معلوم ہوا کہ شروع میں عمرو بن عاص کو پریشانی کا سامنا تھا اور بعد میں کامیابی ہوئی۔

خوابوں کی تعبیر پر موسم کا اثر:

ایک شخص حضرت ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے خواب کی تعبیر چاہی۔ اس نے خواب دیکھا ہے کہ اسے گن کر درخت کے ستر پتے دیئے گئے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا کہ تجھے ستر چھڑیاں ماری جائیں گی۔ اور چند ہی روز کے بعد اس کو ستر چھڑیاں ماری گئیں۔

دوسرے سال اُس نے پھر یہی خواب دیکھا اور دوبارہ خواب کی تعبیر چاہی۔ آپؓ نے فرمایا کہ تجھے ستر ہزار درہم ملیں گے۔ اُس شخص نے عرض کی کہ گذشتہ سال یہی خواب دیکھا تو تعبیر ستر چھڑیاں ماری گئیں اور اب ستر ہزار درہم کی خوشخبری۔ آپؓ نے کہا کہ پچھلے سال جب خواب دیکھا تھا تو موسم خزاں تھا درخت پتے گرا رہے تھے اور اب موسم بہار ہے، بس یہی تعبیر ہے اور پھر اس شخص کو ستر ہزار درہم ملے۔

چھوٹے منہ سے نکلنے والی بڑی بات:

ایک اور شخص حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا: اُس نے خواب دیکھا کہ

داخل ہو سکا۔ آپؓ نے فرمایا کہ وہ نیل، بات ہے جو منہ سے نکلتی ہے تو واپس نہیں جا سکتی۔

محاصرے کے وقت حضرت عثمان کے لئے پانی:

حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا [1] فرماتی ہیں کہ شہادت سے ایک روز پیشتر حضرت عثمان غنی نے محاصرے کی حالت میں روزے سے گذارا۔ افطار کے وقت پانی مانگا تو محاصرہ کرنے والوں نے انکار کر دیا۔ اسی حالت میں صبح کر دی۔ آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے چھت سے جھانکا اور پانی کا ڈول لٹکایا اور فرمایا اے عثمان پانی پیو، میں نے پانی پیا اور سیر ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا اور پیو، میں نے پانی پیا اور سیراب ہو گیا۔ آپؐ نے پھر فرمایا لوگ آپ پر الزامات لگاتے ہیں، اگر آپ نے ان سے جنگ کی تو فتح آپ کی ہوگی، اگر آپ نے انہیں چھوڑ دیا تو افطار ہمارے ساتھ کریں گے۔

حضرت نائلہؓ فرماتی ہیں کہ لوگوں نے آپؓ کو اُسی روز شہید کر دیا۔

باری تعالیٰ کی طرف سے دار فانی سے کوچ کی اطلاع

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو مطلع فرما دیتا ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف واپس آنے کے لئے خود کو تیار کر لیں اور دنیاوی کاموں سے اپنے آپ کو فارغ کر لیں۔ روایات شاہد ہیں کہ ہر مقرب بندے کو یہ اطلاع مل جاتی ہے اور دیکھا یہ گیا ہے کہ سب اللہ کی رضا میں راضی ہوتے ہیں۔ ایسی ہی اطلاعات جو عموماً بذریعہ پیغمبری خواب ہوتی ہیں درج ذیل ہیں، جن کا مقصد محض خوابوں کی اہمیت کو واضح کرنا ہے۔

حضرت عثمان غنی کو شہادت کی اطلاع

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ [1] نے خواب میں رسول اکرم کو دیکھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ تو ہمارے ساتھ نماز جمعہ میں حاضر ہوگا۔ اس دن جمعہ کا ہی دن تھا، جس روز آپؓ کو شہید کیا گیا۔

---

[1] تاریخ ابن کثیر ص ۱۶۳ ج ۷

حضرت علیؓ کا اپنی شہادت کے سلسلے میں خواب

حضرت حسنین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ [1] نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا تو عرض کیا "یا رسول اللہؐ آپ کی امت سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے، آپؐ نے فرمایا کہ تم ان کے لئے اللہ تعالی سے دعا کرو تو میں نے کہا یا اللہ مجھے اچھے لوگ عنایت کر۔ آپؐ نے وعدہ فرمایا کہ آپ کو عنقریب آرام ملنے والا ہے" اس خواب کے بعد حضرت علیؓ تین دن زندہ رہے۔

حضرت حسن ابن علیؓ کا اپنے وصال کے بارے میں خواب

حضرت حسن رضی اللہ عنہ [3] سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی پیشانی مبارک پر وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى لکھا ہوا خواب میں دیکھا۔ سعید ابن مسیب سے تعبیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ وصیت کیجئے اور استغفار فرمائیں۔ چنانچہ ایک ہی رات بعد ان کا انتقال ہوگیا۔

عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ کا اپنی شہادت کے بارے میں خواب

عبداللہ بن عمرو بن حرام نے اُحد سے پہلے مبشر بن عبدالمنذر کو خواب [4] میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے " اے عبداللہ تم بھی عنقریب ہمارے پاس آنے والے ہو"۔ میں نے دریافت کیا آپ کہاں ہیں تو جواب دیا جنت میں، جہاں چاہے گھومتے پھرتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا، کیا آپ بدر میں قتل نہیں ہو گئے تھے۔ کہا ہاں لیکن پھر زندہ کر دیا گیا۔ یہ خواب حضور اکرم ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا" اے ابو جابر اس کی تعبیر شہادت ہے۔"

---

[1] حیاۃ الصحابہ ص ۷۵۵ ج ۳

[2] حیاۃ الصحابہ ص ۷۵۶ ج ۳/ سیرت خلفائے راشدین ص ۲۳۶

[3] تعطیر الانام فی تعبیر المنام ص ۳۶۴ ج ۱

[4] المبشرات، محمد ادریس ہوشیار پوری، حوالہ حیاۃ الصحابہ ص ۷۶۱ ج ۳

صحابہ کرامؓ کے خواب :

عبداللہ بن عباس کا خواب، حضرت عثمان کے بارے میں :

ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق کے دور میں مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا، لوگ سخت پریشان تھے۔ ایک دن حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ تمہاری مشکل دور کر دے گا۔ اسی دن شام کو حضرت عثمان غنی کے ایک ہزار اونٹ غلہ لیکر پہنچے۔ تاجر اُن سے غلہ خریدنے کو آئے تو آپؓ نے پوچھا کہ کتنا دو گے تو کسی نے دس کے بارہ دینے کو کہا تو کسی نے دس کے پندرہ۔ حضرت عثمان نے انکار کر دی کہ مجھے ایک کے دس مل رہے ہیں اور سارا غلہ خیرات کر دیا۔ اسی رات حضرت عبداللہ بن عباس نے خواب [1] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ایک سفید ترکی نسل کے گھوڑے پر سوار کہیں جانے کی عجلت میں سوار ہیں۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ حضرت عثمان نے غلّے کے ایک ہزار اونٹ خیرات کئے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالئے ہیں، اسی سلسلے میں جنت میں ایک حور سے اُن کا نکاح ہو رہا ہے اور مجھے ان کی محفلِ عروسی میں شریک ہونا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام کا خواب :

عبداللہ بن سلام نے خواب [2] دیکھا کہ وہ کسی وسیع وعریض باغ میں ہیں اور اس کے درمیان ایک ستون ہے جس کا ایک سرا زمین میں ہے اور دوسرا آسمان تک چلا جاتا ہے اوپر کی جانب ایک عروہ (حلقہ) ہے۔ کسی نے کہا کہ اس ستون پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا، اتنے میں ایک خادم آگیا اُس نے پیچھے سے کپڑے اُٹھائے اور میں نے اوپر پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ میں اوپر چڑھ گیا اور اس حلقے کو پکڑ لیا۔ کسی نے کہا اس کو مضبوطی سے پکڑ لے، اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو باغ تم نے دیکھا وہ اسلام کا باغ ہے اور ستون اسلام کے احکام اور ارکان ہیں اور وہ حلقہ عروۃ الوثقیٰ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں اشارہ ہے :

﴿فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا﴾ البقرۃ، آیۃ ۲۵۶

پس تم تادمِ واپسیں اسلام پر قائم رہو گے۔

---

[1] سیرت خلفائے راشدین ص ۱۸۸، ۱۸۹

[2] المبشرات، محمد ادریس ہوشیارپوری ص ۲۵۱ حوالہ خیرالبشرؐ کے چالیس جان نثار

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کا حضرت عمرؓ کو خواب میں دیکھنا:

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے حضرت عمرؓ کو وصال کے بارہ سال بعد خواب [1] میں دیکھا، ایسے چلے آرہے تھے جیسے کہ غسل فرما کر آرہے ہوں۔ میں نے دریافت کیا اے امیر المؤمنین آپ نے حق تعالیٰ کو اپنے بارے میں کیسا پایا؟ فرمایا کہ جب سے اب تک میں حساب دے رہا تھا اور رہ رہ کر یہ خوف طاری ہو جاتا کہ بس اب تباہ ہوا اور اب تباہ ہوا، تا آنکہ حق تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے مجھے بچا لیا۔

حضرت عاصم جحدریؒ کو خواب میں دیکھنا:

عاصم جحدری کے خاندان کے ایک شخص نے عاصمؒ کو وصال کے ساٹھ سال بعد خواب میں دیکھا تو دریافت فرمایا [2] کہ کیا آپ فوت نہیں ہو گئے تھے؟ فرمایا کیوں نہیں۔ پوچھا اب آپ کہاں ہیں؟ فرمایا جنت کے ایک باغ میں ہوں، میں اور میرے ساتھی جمعہ کی صبح بکر بن عبداللہ مزنی کے پاس جمع ہوتے ہیں اور تمہارے سب حالات معلوم کر لیتے ہیں۔ پوچھا گیا کیا جسموں کے ساتھ جمع ہوتے ہیں یا صرف روحیں جمع ہوتی ہیں؟ فرمایا جسم تو فنا ہو چکے، ہاں روحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں۔

علامہ حافظ ابن القیم کے نزدیک الہامی خواب [3] میں اللہ پاک بندے کے دل میں نیند میں کوئی بات ڈال دیتا ہے۔ گویا اللہ پاک خواب میں اپنے بندے سے کلام فرماتا ہے جیسا کہ عبادۃ بن صامت وغیرہ کا قول ہے۔ تمثیلی خواب یہ ہے کہ فرشتہ تمثیلی رنگ میں کوئی بات بتاتا ہے۔ ارواح کی طرف سے خواب یعنی سونے والے کی روح اپنے کسی مردہ عزیز دوست کی روح سے ملتی ہے اور وہ روح اسے کوئی بات بتا دیتی ہے۔ عروجی خواب یعنی سونے والے کی روح حق تعالیٰ کی طرف پرواز کرتی ہے اور خواب نظر آتا ہے۔ جنتی خواب یعنی سونے والے کی روح جنت میں جا پہنچتی ہے اور اس کا مشاہدہ کرآتی ہے۔ غرض کہ زندوں اور مُردوں کی روحوں کا اجتماع بھی سچے خوابوں کی ایک قسم ہے جو لوگوں کی محسوسات کی جلس سے ہے۔

---

[1] کیمیائے سعادت ص ۵۳۰ از امام غزالی

[2] کتاب الروح علامہ حافظ ابن القیم مترجم مولانا راغب رحمانی ص ۴۰

[3] کتاب الروح علامہ حافظ ابن القیم ص ۷۶

عمیر کو خواب میں خزانے کی خوشخبری:

عمیر بن وہیب سے خواب[1] میں کہا گیا کہ گھر میں فلانی جگہ کھود و، تمہارے والد کا گاڑا ہوا مال برآمد ہوگا۔ اُن کے والد نے حفاظت کی غرض سے اپنا مال گاڑ دیا تھا اور مرنے سے پہلے بتانے کا موقع نہ مل سکا تھا۔ عمیر نے خواب دیکھ کر وہی جگہ کھودتے ہیں تو وہاں سے دس ہزار درہم اور بہت سا سونا نکلتا ہے، جس سے انہوں نے اپنا قرض اتارا اور خوشحال ہو گئے۔

ابو محمد عبداللہ کا خوابوں کے ذریعہ مسائل کا حل:

علی بن ابی طالب قیروانی معبر[2] سے روایت ہے کہ جو واقعات انہوں نے ابو محمد عبداللہ سے مشاہدہ کئے، وہ حیرت انگیز ہیں۔ ابو محمد عبداللہ ایک نیک آدمی تھے جو خواب میں مُردوں سے پوشیدہ باتیں معلوم کرلیا کرتے تھے اور اُن کے اہل وعیال کو بتادیا کرتے تھے، اس میں انہیں کمال حاصل تھا اور دور دور تک مشہور تھے۔ لوگ اُن کے پاس آکر بتاتے کہ ہمارا فلاں عزیز مرگیا ہے، اُس کے پاس مال تھا مگر بتانے کا موقع نہ مل سکا، آپ معلوم کردیں کہ مال کہاں ہے؟ یہ فرماتے کہ جو اللہ کو منظور ہوگا تمہیں مل جائے گا۔ پھر یہ اللہ سے دعا کر کے سوجاتے اور خواب میں اُسی مُردے کو دیکھتے اور مال کے بارے میں دریافت کرتے اور اُس کے عزیزوں کو بتادیتے کہ مال فلاں جگہ ہے۔

ابو محمد عبداللہ سے ہی منسوب دو واقعات درج ہیں کہ ایک بڑی بی وفات پاگئیں، ان کے پاس کسی عورت کی سات اشرفیاں امانت رکھی ہوئی تھیں، وہ روتی پیٹتی عبداللہ کے پاس آئی، اپنا واقعہ اور بڑی بی کا نام بتا کر چلی گئی۔ دوسرے روز آئی تو عبداللہ نے بتایا کہ خواب میں بڑی بی نے بتایا کہ میرے گھر کی چھت میں سات لکڑیاں ہیں ساتویں لکڑی میں اونی کپڑے میں لپٹے ہوئے دینار رکھے ہیں، وہاں سے لے لو۔ حسب ہدایت دینار مل گئے۔

ایک عورت مزدور کو گھر لے گئی کہ اس کے مکان کو ڈھا کر نیا بنا دو۔ جب وجہ پوچھی گئی تو عورت نے کہا کہ اس کے والد دولتمند تھے قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے، معلوم نہیں اُن کا مال کہاں ہے، خیال ہے کہ گھر میں ہی گڑا ہوگا۔

---

[1] المبشرات محمد ادریس ہوشیارپوری ص ۲۵۷

[2] کتاب الروح علامہ حافظ ابن القیم مترجم مولانا راغب رحمانی ص ۸۱

اسے بتایا گیا کہ ابو محمد عبداللہ سے جا کر معلوم کرلو، بلا مشقت وخرچ تمہیں تمہارے والد کا مال مل جائے گا۔ اس عورت نے جا کر اپنے والد کا نام بتا دیا، دوسرے روز بتایا گیا کہ مال محراب میں گڑا ہوا ہے، چنانچہ اس کو کھود کر نکال لیا گیا لیکن مال تھوڑا تھا۔ دوبارہ خواب کے ذریعہ پوچھا گیا تو بتایا کہ حوض کے نیچے ہے، وہاں سے بھی نکال لیا گیا۔

خواب، وجہ فتح دارالخلافۃ فارس:

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ جب اپنی فتوحات کے سلسلے میں ۲۳ھ میں فارس کے دارالخلافہ سابور پہنچے تو مقتول شہرک کا بھائی یہاں کا حاکم تھا، اس نے خواب دیکھا کہ ایک عرب نے اس کا کرتہ اُتار لیا ہے۔ خواب کو اس نے بدفالی پر محمول کیا اور مسلمانوں سے لڑنا مناسب نہ سمجھا اور عثمانؓ سے چند شرائط پر صلح کرلی۔ اس طرح فارس کا علاقہ کچھ صلحاً اور کچھ بزورِ شمشیر فتح ہوگیا۔

عظمتِ صحابہ کرام کا خواب :

حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب صاحب السِر تھا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محرمِ راز بھی تھے۔ ان کے لئے اور ان کی والدہ کے لئے آپؐ نے بخشش کی دعا بھی مانگی تھی۔ غزوہ احد میں ان کو عورتوں کی حفاظت پر مامور کیا گیا تھا۔ اپؓ غزوہ خندق کے علاوہ اور بھی کئی غزوات میں شریک ہوئے۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ صحابی ہیں، آپ کی کنیت بھی ابوعبداللہ تھی، عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ہمراہ مسلمان ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ کو جب بھی قرض کی ضرورت ہوتی تھی اکثر آپ ہی سے لیتے تھے۔ آپؓ بھی غزوہ خندق اور کئی غزوات میں شریک ہوئے، بیعتِ رضوان اور حجۃ الوداع میں شریک تھے۔ یہ دونوں صحابی کرام بغداد سے ۴۰ میل دور مدائن میں دفن ہیں۔ ان دونوں کے مزارات شاہ فیصل اول کے دور میں دوبارہ تدفین کے بعد بنوائے گئے ہیں، اس سے پہلے یہ دونوں مزارات تقریباً دو فرلانگ کے فاصلے پر دریا دجلہ کے کنارے پر تھے۔

حضرت حذیفہ بن الیمان نے عراق کے شاہ فیصل اول کو خواب[1] میں کہا کہ میرے مزار میں پانی اور جابر کے مزار میں نمی آنے لگی ہے، لہٰذا ہم دونوں کو یہاں سے منتقل کر کے دریائے دجلہ سے ذرا فاصلے پر دفن کر دیا جائے۔ بادشاہ اپنی مصروفیت میں بھول گیا، دوسری شب خواب میں پھر کہا گیا اور پھر بھول گیا۔ تیسری رات مفتی اعظم عراق

نے خواب دیکھا اور کہا گیا کہ ہم دو راتوں سے بادشاہ سے کہہ رہے ہیں لیکن وہ اپنی مصروفیت کی وجہ سے بھول جاتا ہے، آپ بادشاہ کو متوجہ کریں اور ہمیں جلد دوسری جگہ منتقل کروائیں۔

مفتی اعظم کے یاددلانے پر بادشاہ کو یاد آ گیا اور اس نے حکم جاری کر دیا۔ اخباروں میں بھی اعلان کر دیا گیا کہ فلانے دن اور وقت قبر کشائی ہوگی۔ وقت مقررہ سے پہلے ہی ایک جم غفیر جمع ہو گیا۔ تمام سرکاری وفود اور لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزارات کو کھولا گیا۔ حضرت حذیفہ کے مزار میں پانی آ چکا تھا اور حضرت جابر کے مزار میں نمی جبکہ یہ مزار دریائے دجلہ سے دو فرلانگ کے فاصلے پر تھے۔

دونوں جسد بالکل صحیح حالت میں تھے، ایسے لگتا تھا کہ چند گھنٹے پہلے انتقال ہوا ہے جبکہ حضرت حذیفہ کا ۳۶ھ میں اور حضرت جابر کا ۷۴ھ میں انتقال ہوا تھا۔ سب سے حیرت انگیز بات یہ کہ دونوں صحابہ کرام کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں ایسی چمک تھی کہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں لیکن ان آنکھوں کی چمک کے آگے ٹھیرتی ہی نہ تھیں۔ ایک بین الاقوامی شہرت کے مالک ماہر چشم نے یہ منظر دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا اور مفتی اعظم کا ہاتھ پکڑ کر مسلمان ہو گیا۔

صحابہ کرام کے جنازوں کو سلمان پارک (حضرت سلمان فارسی کے مقبرے کے پاس) لے جایا گیا، جہاں اعلیٰ فوجی حکام نے گارڈ آف آنر دیا اور قبروں میں جو پہلے سے تیار تھیں سپرد خاک کیا۔

---

[1] المبشرات محمد ادریس ہوشیار پوری ص ۳۱۳ حوالہ روزنامہ نوائے وقت

آپ ﷺ کے وصال کے بارے میں حضرت عائشہ کا خواب:

حضرت عائشہؓ نے خواب دیکھا کہ سات ستارے، چاند اور سورج، آپ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہیں۔ آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپؐ مسکرائے اور کہا کہ تعبیر دونگا تو دنیا تاریک ہو جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ سات دنوں میں رسول اکرمؐ کا وصال ہو جائے گا اور قبر مبارک حضرت عائشہ کے حجرے میں ہوگی، اس لئے کہ آفتاب نبوت اور ماہتاب آپؐ خود تھے۔

خواب یا اشارہ ٔ خداوندی:

حضرت صفیہ نے ۵۰ ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ حضرت انس اور حضرت ابن عمر نے ان سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ کتب سیرو تواریخ میں آپؓ کے دو خوابوں کا تذکرہ ملتا ہے:

ابنِ سعد نے لکھا ہے کہ مسلمان ہونے سے قبل آپؓ نے خواب میں دیکھا اور بیان کیا کہ:
"میں اور وہ جو خود کو اللہ کا رسول کہتے ہیں ایک ساتھ ہیں اور ایک فرشتہ اپنے پر سے ہم کو چھپائے ہوئے ہے" لوگوں نے یہ خواب سن کر ان کی تکذیب کی اور انہیں بُرا بھلا کہا۔

ابنِ سیرین نے لکھا ہے کہ حضرت صفیہ کے چہرے پر ایک نیل تھا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیسا نشان ہے آپؓ نے فرمایا کہ فتح خیبر سے قبل میں نے خواب دیکھا کہ " آسمان سے چاند اور سورج میری گود میں آگرے" بیدار ہونے کے بعد میں نے اپنا یہ خواب اپنے شوہر سے بیان کیا تو انہوں نے میرے منہ پر زور سے طماچہ مارا اور کہا کہ اگر یہ خواب سچ ہے تو محمد ﷺ خیبر کو فتح کریں گے اور تجھے اپنے عقد میں لے لیں گے۔

ا؎ مشکوٰۃ شریف ۲؎ تعبیر الرؤیا ۳؎ طبقات ابن سعید

حضرت جویریہ ؓ کا خواب:

ل حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ جویریہ بنت حارث نے حضور اکرم ﷺ کی آمد سے تین دن قبل خواب دیکھا:

"چاند یثرب سے نکلتا ہے اور میری گود میں آجاتا ہے، میں نے یہ خواب کسی کو نہ بتایا"۔

پھر حضرت جویریہ فرماتی ہیں کہ "جب ہم سب گرفتار ہو گئے تو مجھے اس خواب کے وقوع کی امید بندھ گئی۔ تب حضور اکرم ﷺ نے مجھے قید سے آزاد کیا اور مجھ سے شادی کر لی۔ خدا کی قسم میں نے آپؐ سے اپنی قوم کے بارے میں کوئی بات نہیں کی، یہاں تک کہ مسلمانوں نے ان کو خود ہی آزاد کر دیا، سو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا"۔

یہ خواب بھی پیغمبری خواب ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے آنے والے واقعات سے حضرت جویریہؓ کو پہلے سے مطلع فرما دیا.

ام العلاء انصاریہ ؓ کا خواب:

؎ عن اُمُّ العلاءِ الأنصاریة قالت رأیتُ لعثمان بن مظعونٍ فی النومِ عیناً تجری فقصصتها علیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال ذٰلك عمله یجری له ۔

حضرت اُمّ العلاءِ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: میں نے خواب میں حضرت مظعون رضی اللہ عنہ کے لئے (جو شہید ہو گئے تھے) ایک چشمہ بہتا ہوا دیکھا، میں نے یہ خواب آنحضرت ﷺ کے خدمت میں عرض کیا، آپؐ نے فرمایا: وہ اُن کا عمل ہے جو اُن کے لئے جاری ہے۔

امام ابو حنیفہ کے لڑکپن کا خواب:

امام ابو حنیفہ نے اپنے لڑکپن میں خواب دیکھا کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک کھود رہے ہیں۔ اُن کے والد نے ابنِ سیرین سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بچہ بڑا ہو کر علم میں یکتا ہو گا، ان جیسا کوئی عالم نہیں ہو گا۔ اسی وجہ سے ابو حنیفہ کو امام اعظم بالاتفاق کہا گیا ہے کیونکہ وہ حدیث کا کھوج اس طرح لگاتے ہیں گو یا قبر میں گھس کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر آئے ہوں۔

ل حیاۃ الصحابہ ص ۷۸۱ ؎ رواہ البخاری المشکواۃ ص ۳۹۵

ابنِ سیرین کی وفات کا خواب:

ایک شخص نے خواب [1] دیکھا اور آ کر ابنِ سیرین سے بیان کیا کہ آسمان میں سات ستارے ہیں ان میں سے ایک چمکدار ستارہ ٹوٹ کر گر گیا۔ ابنِ سیرین کا چہرہ زرد ہو گیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا اور کمرے سے چلے گئے۔ اور سات دن کے اندر اندر انتقال کر گئے۔

خواب، تقدیرِ مبرم کے درجے میں ہے اور یہ وہ تقدیر ہے جس کو بدلا نہیں جا سکتا۔

شاہ ولی اللہ دہلوی کا خواب:

شاہ ولی اللہ نے مکہ معظمہ میں خواب [2] دیکھا کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ علیہما آپ کے گھر آئے۔ حضرت حسن کے ہاتھ میں ایک قلم ہے جس کی نوک ٹوٹی ہوئی ہے، فرمایا یہ میرے نانا جان کا قلم ہے، اب ویسا نہیں رہا جیسا پہلے تھا۔ پھر حضرت حسین کو دیا کہ ٹھیک کر کے مجھے دیدیں، چنانچہ انہوں نے قلم لیا اور ٹھیک کر کے مجھے دیدیا۔ پھر ایک چادر لائی گئی جس میں سبز اور سفید دھاریاں تھیں۔ حضرت حسین نے کہا کہ یہ چادر میرے نانا محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے اور اٹھا کر مجھے اڑھادی۔ میں نے احتراماً اسے سر پر رکھ لیا اور اس نعمت کے شکرانے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے لگا۔ اس کے بعد یکبارگی میری آنکھ کھل گئی۔

مولانا اشرف علی تھانوی کو مسند پر بٹھانے کا خواب:

مولانا اشرف علی تھانوی [3] نے خواب دیکھا کہ سرورِ کائنات تشریف لائے، ہم سب کھڑے ہو گئے۔ حضور اکرم نے سب کو بیٹھنے کے لئے فرمایا، جو جو تخت پر بیٹھے ہوئے تھے یا تو اترنے لگے یا صدر کی جگہ سے ہٹنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھانوی صاحب سے کہا کہ آپ یہیں تشریف رکھیں اور خود بھی تخت پر بیٹھ گئے۔ چہرہ مبارک نورانی تھا اور ریش مبارک بالکل سفید، قد نہ بہت لمبا تھا اور نہ چھوٹا، بالکل تھانوی صاحب کے قد جتنا۔ مجلس میں سے کسی نے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی پہلی صورت اور دیکھی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جس طرح کا

---

[1] درس تفسیر القرآن مولانا زرولی خاں ۲۰۰۵ء

[2] فیوض الحرمین، حضرت ولی اللہ دہلوی، اردو ترجمہ محمد سرور ص ۱۱۴

[3] اشرف السوانح مولانا اشرف علی تھانوی ص ۱۵۲

ہوتا ہے وہ اس صورت میں مجھے دیکھتا ہے۔ یہ فرمانا مجھ کو خوب یاد ہے۔

اس کے بعد آنکھ کھل گئی اور ابتک ایک حالت سرور کی ہے اور وساوس سب موقوف ہیں۔

جنید بغدادی کو خواب میں حکمِ وعظ:

حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد بن جنید البغدادی [1] حضرت سرّی سقطی کے مرید تھے اور لوگوں کے اسرار پر بھی اپنے مرشد کی حیات میں وعظ کے لئے تیار نہ ہوتے تھے، یہاںتک کہ اپنے مرشد کے کہنے پر بھی تیار نہ ہوئے اور فرمایا کہ جب تک میرے شیخ بقید حیات ہیں میں کوئی نصیحت نہیں کر سکتا۔

ایک رات سو رہے تھے کہ خواب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا "اے جنید، لوگوں کو نصیحت کی باتیں کہا کرو کہ حق تعالی نے تمہارے کلام کو ایک جہاں کی نجات کا سبب بنا دیا ہے"۔ آپ جب بیدار ہوئے تو دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید میرا درجہ حضرت سرّی سقطیؒ سے بڑھ گیا ہے، اسی لئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وعظ کہنے کا حکم دیا ہے۔ صبح ہوئی تو حضرت سری سقطی نے اپنے ایک مرید کو بھیجا کہ جب جنید نماز سے فارغ ہو تو اس کو کہنا کہ تم نے مریدوں کے کہنے پر وعظ نہیں کیا، پھر مشائخ بغداد کی سفارش کو بھی رد کر دیا اور میرے پیغام پر بھی تم نے سلسلہ وعظ جاری نہ کیا لیکن اب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے حکم فرمایا ہے، آپؐ کے فرمان پر ضرور عمل کرنا۔ حضرت جنید کہتے ہیں کہ یہ سن کر میرے وہ خیال میرے دل سے نکل گیا اور میں نے جان لیا کہ حضرت سری سقطی میرے ظاہر و باطن تمام احوال سے واقف ہیں، چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔

اُن سے اپنے خیال پر معافی مانگی اور دریافت کیا کہ آپ کو کیسے علم ہوا کہ میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں اللہ عزوجل کو دیکھا کہ وہ مجھے فرما رہے ہیں کہ میں نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے تاکہ وہ جنید سے فرمائیں کہ وہ مخلوق کو وعظ کیا کرے تاکہ اس سے اہلِ بغداد کی مراد حاصل ہو۔ ان خوابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرشد اپنے مریدوں کے باطنی حالات سے واقف ہوتے ہیں اور خواب باہمی رابطے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ خوابوں سے رسول اللہ ﷺ سے بھی احکامات موصول ہوتے ہیں اور اللہ سے بھی

---

[1] کشف المحجوب، ابوالحسن سید علی بن عثمان الہجویری ترجمہ مولانا عبدالرؤف ص ۱۹۳

مولانا محمد قاسم نانوتوی کا اپنی وفات کے بارے میں خواب:

محمد قاسم نانوتوی نے خواب دیکھا کہ ایک پرنالہ ہے جس پر لکھا ہے المیزاب الحنفیة، وہاں سے پانی نکل رہا ہے اور آ کر ان کے قدموں میں ختم ہو جاتا ہے۔ رشید احمد گنگوہی نے خواب سنا تو سر پیٹ لیا اور کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن دنیا علم کے اس خزانے سے جلد محروم ہو جائے گی کیونکہ حنفیہ کا ان سے بڑا کوئی عالم نہیں ہے۔

ایک عالم کا اپنی وفات کے بارے میں خواب:

یہ سب کچھ صحابہ کرام، تابعین اور زمانہ تبع تابعین میں ہی نہیں تھا بلکہ آجکل بھی اللہ اپنے جس بندے کو چاہتا ہے مطلع فرما دیتا ہے۔ جامعہ انوار القرآن، آدم ٹاؤن کے شیخ الحدیث مولانا انیس الرحمن درخواستی نے شہادت سے ایک ہفتہ پیشتر خواب دیکھا اور اس خاکسار سے ذکر بھی کیا کہ خواب میں اُن کے والد صاحب تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ بیٹا انیس الرحمن تمہارا کام ختم ہو گیا ہے اب ہمارے پاس آ جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ابا جان ابھی تو میرے بچے بہت چھوٹے ہیں۔ کہنے لگے کہ جب ہم تمہیں چھوڑ کر آئے تو کیا تم چھوٹے نہ تھے؟ تم پل کر بڑے ہو گئے پس وہ بھی پل جائیں گے۔ اور اس خواب کے ایک ہفتے بعد ہی بعد نماز جمعہ انہیں کولر خریدتے ہوئے دکان میں شوٹ کر دیا گیا۔ اور اب اُن کے بچے بارہ سال بعد پڑھ لکھ کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔

ایک پیشگوئی جو حقیقت بن گئی:

مولانا زرولی خاں ؒ نے اوائل عمر میں خواب دیکھا کہ مدرسہ کے گیٹ پر استاد عبدالحنان صاحب کے ہاتھ میں دودھ کی بالٹی ہے اور وہ طالب علموں کو لوٹا بھر بھر کے دے رہے ہیں۔ میں دوڑتا ہوا آیا کہ میرے ہوتے ہوئے استاد کیوں تکلیف کر رہے ہیں، میں نے حضرت صاحب سے بالٹی لے لی۔ بالٹی لیتے ہی اس میں دودھ فوارے کی طرح اوپر ہو گیا۔ میں نے طالب علموں سے کہا کہ گلاس نہیں بالٹیاں لے کر آؤ، تو لوگ بالٹیاں لا کر اس میں سے بھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دین کا سرچشمہ قائم کر دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی دو بار زیارت نصیب ہوئی لیکن بہت تفصیل کے ساتھ کہ تسلی ہو گئی۔

یہ زیارت رسولؐ باعث رحمت تو ہوتی ہی ہے لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے پیغام وصول کرنے کا ذریعہ بھی ہوتی ہے۔

ایک خواب جو حقیقت بن گیا:

یہ سنہ ۱۹۸۸ کی بات ہے کہ مولانا زرولی خاں [1] کے ایک رفیق کار منصور صاحب نے خواب دیکھا کہ ان کے پاس دو یاقوت اور دو زمرد ہیں۔ یاقوت بہت قیمتی ہیں لیکن غور سے دیکھنے پر پتہ چلا کہ دونوں پر دراڑیں پڑی ہوئی ہیں۔ اسی دوران صوبہ سرحد میں مولانا عبدالحنان، مولانا صبا، مولانا زرولی خان اور منصور صاحب کو ایک سفر درپیش ہوا، انکی گاڑی ۱۲۰ کلومیٹر کی رفتار سے جارہی تھی کہ سڑک سے نیچے گرگئی۔ ان کے ساتھیوں میں مولانا زرولی خان کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور استاد عبدالحنان صاحب کا سر پھٹ گیا اور ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ عبدالحنان صاحب کو ٦ ماہ جبکہ زرولی خان صاحب کو ۱۳ ماہ بستر پر رہنا پڑا۔

حادثہ کے بعد منصور بھائی نے زرولی خان کو بتایا کہ میں نے ایسے ایسے خواب دیکھا تھا تو انہوں نے کہا بندہ خدا پہلے ہی بتا دیتے تو کوئی تدبیر کرلیتے۔ لیکن تدبیر کہاں سے کرلیتے؟ اگر تدبیر کرنے ہی کی بات ہوتی تو پھر منصور صاحب بھولتے ہی کیوں، جبکہ وہ خوابوں کو اچھی طرح سمجھتے بھی ہیں اور اُن پر اعتقاد بھی رکھتے ہیں۔

ایسا صرف مولانا زرولی صاحب کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ جب بھی اللہ تعالی کی رضامندی شاملِ حال نہیں ہوتی تو اکثر ایسا ہی ہوتا ہے ورنہ جب اللہ تعالی چاہتا ہے تو بائیں طرف تھکارنا بھی یاد رہتا ہے اور اللہ سے پناہ مانگنا بھی۔

ایک اور خواب جس کی تعبیر حقیقت بن گئی:

مولانا زرولی خاں [1] کے ایک شناسا نے خواب بیان کیا کہ انہوں نے دیکھا کہ اُن کے دائیں ہاتھ سے خوشبو آرہی ہے۔ زرولی خان نے کہا کہ بیٹا ہوگا، بعد میں بیٹا بھی ہوا اور وہ بیٹا حافظ بھی ہوا۔ اب عالم ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ تعبیر میں نقص ہوا ہے۔ اب اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ بیٹا ہوگا جو حافظ ہوگا اور عالم بھی ہوگا۔

اس سے ثابت ہوا کہ خواب معنی رکھتے ہیں، اللہ کی طرف سے مبشرات ہیں، رسول اکرم کا فرمان صحیح ہے اور خوابوں سے انحراف، دین سے انحراف ہے۔ خوابوں پر یقین نہ رکھنے والے ان کو نہ جان کر اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

---

[1] درس تفسیر القرآن مولانا زرولی خاں ۲۰۰۵ء

مولانا محمد طاہر القادری کے خواب :

مولانا طاہر القادری [1] نے خواب دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمارہے ہیں کہ **"پاکستان کے علماء و مشائخ اور دینی اداروں سے ناراض ہوں، اس لئے واپسی کی تیاری ہے"۔**

ڈاکٹر صاحب اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ اس خواب کو غلط سمجھا گیا ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے کبھی یہ بات نہیں کہی کہ آپؐ بلا استثنی سارے کے سارے علماء مشائخ اور دینی اداروں سے ناراض ہوگئے اور صرف وہ رہ گئے۔ اصل بات عموم کی ہے جب ایسی بات کی جاتی ہے تو اس میں اکثر عموم ہوتا ہے اس میں استثنی خود بخود ہوتا ہے۔

منہاج القرآن اور زیارت رسول اکرم ﷺ :

مولانا طاہر القادری نے ایک اور خواب دیکھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مولانا سے کہہ رہے ہیں کہ **"تم منہاج القرآن بناؤ، میں آؤنگا"** اس خواب پر علماء نے کافی اختلاف بھی کیا تھا لیکن وہ شاید اس خواب کی تعبیر نہ سمجھ سکے، اس وجہ سے اختلاف پیدا ہوا۔

کسی مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے مراد، اسلام کی ترویج اور آپؐ کی سنتوں کی اتباع ہوتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کی تکمیل ہوتی ہے، دین اسلام کی تبلیغ مانی جاتی ہے۔ تو اگر رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ میں آؤنگا تو مطلب یہ ہوا کہ میں شفقت رکھونگا، میں اپنا فیض دونگا، میں اپنی توجہ رکھونگا وغیرہ۔ اس سے مراد اگر یہ لی گئی کہ ڈاکٹر صاحب نے مراسم پیدا کرلئے تو یہ غلطی ہے۔ خواب کچھ ہوتا ہے اور تعبیر کچھ اور۔ خواب کے کلمات اپنی جداگانہ تعبیر/تاویل رکھتے ہیں، انہیں ان کے ظاہری معنو پر محلول نہیں کیا جاتا۔ اگر ظاہری کلمات پر محلول کیا جانے لگے تو کسی مسلک کے کسی بزرگ کا حال سلامت نہ بچے۔

یہ حقیقت ہے کہ خواب سچ ہیں، خواب ہماری رہبری کرتے ہیں، خواب اللہ تعالی کی طرف سے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ خوابوں کو سمجھ کر اور جان کر، ان پر عمل کرنا ہی سعادت اور کامیابی ہے۔

---

[1] خوابوں اور بشارتوں پر اعتراضات کا علمی محاکمہ، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، منہاج القرآن ص ۳۷

مغرب کے بارہ (۱۲) مشہور خواب :

خواب میں پال مک کارٹنے نے بہترین دُھن بنائی

پال مک کارٹنے جو اپنے وقت کا بہترین گلوکار اور گانے لکھنے والا تھا، اُس نے اپنی مشہور دُھن (Tune of Yesterday) خواب میں کمپوز کی۔ اُس کا کہنا ہے کہ:

" میں سو کر اُٹھا تو ایک خوبصورت Tune میرے دماغ میں تھی، میں حیران ہوا کہ یہ کیا ہے۔ میرے بیڈ کے داہنی طرف کھڑکی کے پاس ایک پیانو تھا۔ میں بستر سے اُٹھا اور پیانو پر بیٹھ گیا اور ابتدائی ساتویں میں G تلاش کیا، F تلاش کیا اور پھر ابتدائی B سے E اور آخر میں E (اس سے مراد موسیقی کی سا، ری، گا، ما، پا، دھا، نی، سا ہے) یہ بے اختیاری طور پر ہو رہا تھا مجھے دُھن پسند آئی، مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں نے یہ دُھن بنائی ہے لیکن میں نے خواب دیکھا تھا۔ میں نے خود سے پوچھا کہ کیا میں ایسی دُھن بنا سکتا ہوں تو جواب ملا، نہیں، میں نے ایسا پہلے کبھی نہیں لکھا۔ اس کے باوجود میرے پاس دُھن تھی جو ایک جادوئی چیز تھی"

گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈز کے مطابق یہ بہترین گانا ہے جو آج تک لکھا گیا ہے اور جس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ BMI کے مطابق بیسویں صدی عیسوی میں یہ گانا ۷۰ لاکھ مرتبہ سے زائد سنا گیا ہے۔

خواب سے متاثرہ میری گاڈون کی کہانی Frankenstein بنی

۱۸۱۶ کے موسم گرما میں ۱۹ سالہ میری وول اسٹونکرافٹ گاڈون اپنے ساتھی شاعر پرسی شیلے کے ہمراہ ایک اور شاعر لارڈ بیرن سے ملنے جینوا جھیل کے قریب اس کے گھر گئے۔ وہاں پر بیرن کے دوسرے مہمان بھی موجود تھے۔ سلسلہ کلام بھوتوں کی کہانیوں پر چلا گیا اور بیرن نے اپنے مہمانوں کو ایسی ہی کہانی لکھنے کے لئے چیلنج کیا۔

میری نے خواب دیکھا کہ ایک زرد طالب علم کسی شئی پر جھکا ہوا ہے جو اس نے وہاں اکٹھی کی ہوئی ہوگی۔ غور کرنے پر میری نے دیکھا کا کہ کسی شخص کا ایک بھیانک خیالی پیکر ہے جو پھیلا پڑا ہے اور پھر کسی طاقتور مشین کے کام

کرنے پر اس میں زندگی کے آثار پیدا ہوئے اور اس میں بے چینی، غم زندگی کی حرکت پیدا ہوئی، بڑا ہی خوفناک منظر تھا، اتنا خوفناک جیسے کائنات کے خالق عظیم کی منہ چڑانے کی کوشش کی جارہی ہو۔

میری کی سوچ نے راہ بنائی اور وہ خواب ایسا بھایا کہ اس کے اندر خوف کی لہر دوڑ گئی اور اس نے سوچا کہ ایسا ہی بھیانک کردار اپنے اردگرد پیدا کرے گی اور فرینکن سٹین(Frankenstein) کا یہ کردار تخلیق کیا، جس نے اپنی خالق کو ہی خوفزدہ کردیا اور ہمیشہ کے لئے خوف کی علامت بن گیا۔

خواب نے نوبل انعام تک پہنچایا

ڈاکٹر اوتو لووی جرمن ماہر طبیعات تھا، اس نے خواب کی بدولت دواؤں(Medicines) میں نوبل انعام جیتا۔ اس نے Chemical Transmission of Nerve Impulses پر کام کیا لیکن مرحلہ اس کو ثابت کرنے کا تھا۔ ۱۷ سال کی جہد مسلسل کے بعد بھی اسمیں کامیاب نہیں ہوا۔ پھر اس نے خواب دیکھا۔

ایسٹر سے ایک رات پہلے وہ نیند سے اٹھا اور لائٹ جلا کر کاغذ پر کچھ لکھا اور دوبارہ سو گیا۔ صبح ٦ بجے خیال آیا کہ رات کو کچھ لکھا تھا لیکن کاغذ کو پڑھ نہ سکا۔ پھر دوسری رات ۳ بجے وہی خیال آیا۔ یہ تجربے کا خیال تھا کہ کیسے یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ کیمیاوی ترسیل ممکن ہے اور جو کچھ ۱۷ سال پہلے اُس نے کیا تھا درست تھا۔ وہ فوراً اُٹھا اور تجربہ گاہ میں گیا اور مینڈک پر تجربہ آزمایا۔ لووی کو ان تجربات کے کرنے اور ثابت کرنے میں مزید ۱۰ سال لگے لیکن خواب کے ذریعہ جو ابتدائی رہنمائی ملی تھی اس نے اسے میڈیسنز کا نوبل انعام دلوادیا۔

امریکی صدر نے اپنے قتل کا خواب دیکھا

امریکی صدر نے یہ خواب اپنے قتل سے چندروز پیشتر دیکھا اور بیوی کو بتایا۔ اس نے اسے کہا کہ تم جب تک صدر ہو نہیں مرو گے۔ یہ واقعہ قتل سے تقریباً دس روز پیشتر کا ہے کہ امریکی صدر ابراہام لنکن بہت تھکا ہوا تھا اور محاذ جنگ سے کسی اطلاع کا انتظار کررہا تھا۔ اسے بستر میں لیٹے ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ تھکن کی وجہ سے اونگھ آگئی اور اس نے دیکھا کہ:

موت کی سی خاموشی چھائی ہوئی ہے، تب اس نے سسکیوں کی آواز سنی کہ کچھ لوگ رو رہے ہیں۔ وہ خیال میں ہی اپنے بستر سے اترا اور نیچے گیا، رونے والے دکھائی نہ دیتے تھے۔ وہ ایک کمرے سے دوسرے میں تلاش کرتا ہوا چلا گیا لیکن رونے والے لوگوں کا پتہ نہ چلتا۔ پھر وہ نروس ہوگیا اور ہوشیار ہوگیا کہ رونے والوں کا پتہ چلائے۔ تب وہ مشرقی کمرے میں پہنچا تو وہاں پر اس نے ایک تابوت رکھا ہوا دیکھا جس کے چاروں طرف سپاہی کھڑے ہوئے تھے اور لوگوں کا ایک جم غفیر تھا، کچھ غمزدہ تھے اور کچھ نے چہرے ڈھانپ رکھے تھے۔ اس نے ایک سپاہی سے پوچھا کہ وائیٹ ہاؤس میں کون مرگیا ہے تو اس نے جوب دیا کہ "پریزیڈنٹ" اسکو کسی نے قتل کردیا۔ پھر رونے کی زوردار آواز آئی اور وہ خواب سے جاگ گیا۔ اس خواب کے دس دن کے بعد وہ تھیٹر گیا اور اسے شوٹ کردیا۔

کے کیولی کا مولیکیولز اور بینزین بناوٹ کا خواب

کے کیولی نے کاربن کی tetravalent خاصیت دریافت کی، اب وہ اس کی آرگینک بناوٹ کی تھیوری پیش کرنا چاہتا تھا لیکن اس میں کامیاب نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے ایک خواب دیکھا کہ وہ ڈچ کیمیکل سوسائٹی میں اس کی بناوٹ پر لیکچر دے رہا ہے۔

اُس نے محسوس کیا کہ ایٹم اس کی آنکھوں کے سامنے ناچ رہے ہیں، پھر اُس نے دیکھا کہ دو چھوٹے ایٹم آپس میں مل گئے ہیں۔ پھر ایک بڑے نے دو چھوٹوں کو اپنے ساتھ ملالیا اور اب چار چھوٹوں کو انے ساتھ رکھا اور ایک زنجیر بنالی اور اپنے ساتھ گھسیٹنے لگا۔ پھر ونڈکٹر کی آواز نے مجھے نیند سے بیدار کردیا۔ میں نے خواب کے دائروں کو کاغذ پر بنانے اور سمجھنے میں چند دن، چند راتیں صرف کیں۔ بعد میں اس نے ایک اور خواب دیکھا کہ سانپ اپنی دم کو منہ میں پکڑے ہوئے ہے، جس نے بنزین مالیکیول (Benzene Molecule) پیش کرنے میں کامیابی دلوائی۔

میڈم واکر کو خواب نے کروڑپتی بنایا

میڈم سی جے واکر (۱۸۶۷-۱۹۱۹) کو گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ نے دنیا کی پہلی ملیانائر (Millionaire) خاتون قرار دیا ہے۔ اس نے آرائش وزیبائش کے سامان کا کام افریکن امریکن کاسمیٹک کمپنی قائم کرکے شروع کیا۔

[illegible] خواب دیکھا کہ ایک سیاہ فام [illegible] آیا اور بتایا کہ اس میں کونسی جڑی بوٹی ملائی جائے۔ یہ جڑی بوٹی افریقہ میں پائی جاتی تھی لیکن اس نے کسی کو بھیج کر یہ منگوائی اور اپنی دوا میں شامل کیا۔ اور اپنے سر پر اس کا تجربہ کیا، جو بال گر چکے تھے وہ واپس آنے لگے تو اس نے اپنے قریبی جاننے والوں پر اس نسخے کو آزمایا اور کامیاب رہی، تو اس نے تجارتی بنیاد پر اس کو بنانا شروع کیا۔

اور اس طرح ایک غریب خاندان میں پیدا ہونے والی واکر دنیا کی پہلی کروڑ پتی میڈم سی جے واکر بن گئی۔

خواب میں سلائی مشین کی سوئی کی ایجاد

الیاس ہووے (Elias Howe) نے ۱۸۴۵ء میں سلائی مشین ایجاد کی۔ اس کی سوچ کے مطابق مشین اور سوئی بنانی تھی جو کپڑوں کو صفائی سے سلائی کر سکے لیکن تمام سوچ و بچار کے بعد بھی یہ اپنا مقصد نہیں پا سکا اور ناکام رہا۔ اس نے پہلے جو سوئی بنائی اس کے دونوں سرے نوکدار اور درمیان میں سوراخ تھا لیکن ناکامی ہوئی۔

پھر ایک رات اس نے خواب دیکھا کہ کچھ جنگلیوں کے گروپ نے اس کو قیدی بنالیا ہے اور بھالوں کے ساتھ اس کے گرد رقص کر رہے ہیں۔ اس نے دیکھا کہ ان کے بھالوں کی نوک میں سوراخ تھے۔ جب وہ نیند سے بیدار ہوا تو خواب اس کو یاد تھا، اس نے ویسے ہی سوئی کا ناکہ بنایا اور مسئلہ حل کیا۔

اس نے اپنا ڈیزائن تبدیل کر دیا اور خواب کے مطابق سوئی کا ناکہ بنا کر کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

خواب میں ڈاکٹر جیکل اور مسٹر حائیڈ کی کہانی

ناول نگار رابرٹ لوئیس اسٹیونسن (Robert Louis Stevenson) نے خواب کی تشریح ایسے کی ہے:

" خواب، ذہن کا وہ چھوٹا سا تھیٹر جس کو ہم ساری رات روشن رکھتے ہیں "

اسٹیون سن کا کہنا ہے کہ اس کا شاہکار ناول The strange case of Dr.Jekyll and Mr.Hyde جو دس ہفتے میں سوچا گیا، لکھا گیا، دوبارہ لکھا گیا اور پھر تیسری مرتبہ لکھا گیا اور چھپا ایک خواب کی بدولت تھا

ایک منظر دیکھا جو دو حصوں میں تقسیم ہوگیا، جس میں اس نے دیکھا کہ ہائیڈ نے جرم کیا اور پھر پاؤڈر لے کر سب پیچھا کرنے والوں کی موجودگی میں خود کو تبدیل کر لیا۔

اسٹیون سن لکھتا ہے کہ بچپن سے ہی وہ اتنے واضح خواب دیکھتا ہوا آ رہا ہے کہ اسے ذاتی طور پر ادب سے زیادہ اُن میں لطف آتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اپنے لڑکپن میں وہ خوابوں میں پوری پوری کہانیاں دیکھتا آیا ہے نیز یہ کہ وہ آئندہ راتوں میں وہ ان کہانیوں کو دوبارہ دیکھ کر ان کا اختتام تبدیل بھی کر سکتا تھا۔ بعد میں اس نے اپنے آپ کو خوابوں کو یاد رکھنے کی مشق کرائی اور ان خوابوں کے خاکوں کو اپنی تخلیقات کے لئے استعمال کرتا رہا۔

خواب کی بدولت گولف ہچنگ کا نیا انداز

گولف کے کھلاڑی جیک نکلس کو خواب میں گولف کلب میں رہنے کے لئے ایک نیا طریقہ ملا جس کے ذریعہ اس کا کھیل بہتر ہوگیا۔ ۱۹۶۴ میں جب نکلس ۷۸ سال سے زیادہ کا ہوگیا تو اس کے کھیل میں کوئی جدت نہ رہی اور گلف کلب کی طرف سے بھی اشارہ کیا گیا، پھر اچانک اس نے بہت عمدہ پوائنٹس بنائے اور کھیل بہترین ہوگیا۔

بدھ کی رات کو اس نے خواب دیکھا جو گولف سونگ کے بارے میں تھا، خواب میں وہ بہت اچھے طریقے سے اسٹرائیک کر رہا تھا۔ اس فوراً خیال آیا کہ گولف کلب میں وہ ایسے نہیں کھیل رہا بلکہ وہاں وہ اسٹرائیک میں تاخیر کرتا ہے۔ اس کے سیدھے بازو میں موڑنے سے تکلیف ہوتی ہے جس کی وجہ سے کلب ہیڈ گیند سے دور ہو جاتا ہے جبکہ حالت خواب میں وہ بخوبی کر رہا ہے۔ تو جب دوسرے دن وہ گولف کلب آیا تو اس نے خواب کی طرز پر کھیلا اور کامیاب رہا اور اس نے ایک دن ۶۸ شاٹ کئے جبکہ دوسرے دن بھی ۶۵ تک پہنچا۔

خواب اور حساب دان رامنوجن کی مشکل کا حل

سری نواسا رامنوجن (۱۸۸۷-۱۹۲۰) ہندستان کا مانا ہوا حسابدان تھا، اس نے کئی تھیوریز پیش کیں اور نام کمایا۔ ۱۹۱۴ میں اسے جی ایچ ہارڈی (جو انگریز حسابدان تھا) نے کیمبرج یونیورسٹی میں بلوایا۔ اس نے وہاں

[illegible]

رامنوجن کے مطابق بارہا کام کی ترغیب اور مدد اسے خوابوں سے ملی۔
ایک ہندو دیوی نمکال آتی اور حساب کے فارمولے دے جاتی، جنہیں جاگنے کے بعد رامنوجن صحیح پاتا۔ ایسے خواب بارہا آئے اور خوابوں کی دنیا سے اُس کا یہ رشتہ عمر بھر چلتا رہا۔ ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے اس نے کہا کہ " سوتے ہوئے مجھے ایک انوکھا تجربہ ہوا ، بہتے ہوئے خون سے سرخ اسکرین بنا اور پھر ایک ہاتھ ظاہر ہوا اور اس نے اس پر لکھنا شروع کیا، میں نے ساری توجہ اس پر مرکوز کر دی۔ ہاتھ نے Elliptic integrals میں کئی نتائج لکھے جو میرے دماغ پر ثبت ہو گئے، جنہیں میں نے جاگنے پر کاغذ پر منتقل کر دیا۔

خواب سے لوئس ایگاسس کی دریافت

لوئس ایگاسس پیدائشی سوئز تھا، یہ ماہر حیوانیات، ماہر نباتیات، ماہر معدنیات اور ایک استاد بھی تھا جو ۱۸۴۶ میں امریکا منتقل ہو گیا۔ اس نے امریکا کی ایک نسل کو علمِ حیوانیات کی تربیت دی اور امریکا میں سائنسی رواج کو جنم دیا ۔ جب ایگاسس اپنے وسیع پراجکٹ "Poissons Fossiles" پر کام کے دوران مختلف اقسام کی فوزل مچھلیوں سے سابقہ پڑا، تب ہی اس کو پتھروں میں کچھ مواد ملا، جس کا یہ جلدی سے تجزیہ کرنا چاہتا تھا اور ساتھ ہی ڈرتا بھی تھا کہ کہیں یہ مواد ضائع نہ ہو جائے۔

اسی وقت ایگاسس نے خواب دیکھا جو مسلسل تین راتوں تک آتا رہا، جس میں اس نے ایک فوزل مچھلی کو بالکل اصلی حالت میں دیکھا۔ پہلی دو راتوں میں چونکہ وہ تیار ہی نہ تھا، اس نے کوئی دھیان نہیں دیا اور اپنا خواب ریکارڈ نہ کیا۔ البتہ تیسری رات کو وہ قلم پینسل کے ساتھ تیار تھا، جیسے ہی مچھلی دکھائی دی اس نے اندھیرے ہی میں اس کی تصویر بنالی، اس وقت وہ نیم خوابیدہ تھا۔

دوسرے دن اس نے وہ ڈرائنگ اٹھائی، جو کام وہ کر رہا تھا یہ اس سے مختلف تھی، وہ تجربہ گاہ کی طرف دوڑا اور فوزل نکالا جو اس کے خواب کے مطابق تھا۔ ایگاسس کے فوزائل مچھلی کے تخلیقی خواب نے پتھر کے مواد کو استعمال کرا دیا جو انجانے میں وہ ضائع کر دیتا اور ایک بڑی تخلیق سے محروم رہ جاتا۔

خواب اور دہشت کے بادشاہ کا مرکزی خیال

ناول نگار اسٹیفن کنگ نے برطانوی اخباری نمائندے اسٹین نکولس کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ کیسے اس کے خواب اس کی تخلیقات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس نے بتایا کہ اس کے کچھ ناولوں کے مرکزی خیال خوابوں سے ملے۔ اس نے بتایا کہ جب وہ لندن سے کانکورڈ فلائیٹ سے سفر کر رہا تھا تو سو گیا اور نیند میں اس نے دیکھا کہ ایک عورت نے ایک رائیٹر کو قیدی بنا کر مار ڈالا اور اس کی کھال اتار کر بقایا اپنے خنزیروں کو ڈال دیا اور ناول کو کھال میں جلد کروایا، اُس کی کھال یعنی رائیٹر کی کھال میں۔ کنگ نے سوچا کہ وہ ضرور اس کہانی کو لکھے گا۔ کہانی کا پلاٹ تھوڑا سا تبدیل ضرور ہوا لیکن اس نے چالیس پینتالیس صفحے فلائیٹ میں ہی لکھ لئے۔

اور ایک بار جب وہ اپنا ناول "IT" لکھ رہا تھا اور آگے کچھ نظر نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے تو اس نے خواب میں خراب ناکارہ فرج میں جونکیں دیکھیں۔ وہ فوراً نیند سے بیدار ہو گیا اور سوچنے لگا کہ یہ جونکیں کہاں جا سکتی ہیں؟ خواب زندگی کا دوسرا جز ہیں اور قلمکار کے لئے جیسے سڑک پر کوئی شئی دیکھ لی ہو اور اسے اپنی تصنیف میں قید کر لیا ہو۔

الیگزنڈر پشکن (Alaksandar Puskin) انیسویں صدی کا مشہور روسی شاعر اور افسانہ نویس تھا[1]۔ اسے اسکول کے ہی زمانے سے اپنے خوابوں پر قابو حاصل تھا جو اس کی نرس نے اسے سکھایا تھا۔ وہ سونے سے پہلے کتاب کا کچھ حصہ پڑھتا تھا اور ذہن کو حکم دیتا کہ دوران خواب اسے یہ کتاب ختم کرنی ہے۔ جاگنے پر وہ خواب کے تصور کا حقیقت سے موازنہ کرتا۔ عام طور پر دونوں ایک جیسے ہوا کرتے تھے۔ پشکن نے چھوٹی ہی سی عمر میں بہت ساری کتابیں پڑھ ڈالی تھیں اور اس حد تک ماہر ہو گیا تھا کہ مصنفین کو ان کی تصانیف سے پہچان لیتا تھا۔

مشہور ہسپانوی مصور Salvador dar خوابوں کے معاملہ میں ماہر تھا[1]۔ وہ خوابوں کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا تھا۔ اپنی بہترین تصویروں کا تصور اس نے خوابوں سے لیا۔

آرٹی میڈرس (Artemudrous) خوابوں کی تشریح کرنے والا ماہر سمجھا جاتا ہے۔ یہ مائنر ایشیا میں Ephsus کے مقام پر دوسری صدی ہجری میں پیدا ہوا۔ اسکی کتاب پانچ حصوں پر مشتمل ہے، جن میں تعبیر نکالنے کے طریقے،

---

[1] Encyclopedia of Dreams- Gastav Handman Millar

تعبیر کے کام پر کی جانے والی تنقید کا جواب اور ۹۵ خوابوں کی تعبیر دی ہوئی ہے۔

فلابرٹ (Flaubert) ان مشہور مصنفین میں سے تھا، جو اپنی تصنیفات کی تحریک اپنے ڈراؤنے خوابوں سے لیتے ہیں۔ وہ رات کو ۵ گھنٹے عام نیند لیتا لیکن اس کا کہنا تھا کہ نیند کے باقی ۶ گھنٹے وہ خواب دیکھنے میں گذارتا تھا۔ جب وہ جاگتا تو اپنے خوابوں کو ڈائری میں لکھ دیتا اور جب کوئی ناول یا کہانی لکھنے بیٹھتا تو اس سے استفادہ کرتا۔

خوابوں میں بہترین تخلیقات:

خطِ نستعلیق کی ایجاد

میر علی تبریزی (وفات ۱۴۲۰ء) [1] امیر تیمور کے دور سے تعلق رکھتے ہیں، انہیں خطِ نستعلیق کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔ وہ ایک رات سوئے ہوئے تھے تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ خوش وضع بگلے ترتیب سے اُڑتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ صبح اُٹھے تو اپنا خواب سامنے رکھ کر کتابت کا ایک منفرد انداز تخلیق کر ڈالا۔ ایران میں مشہور ہے کہ میر علی تبریزی نے کچھ یوں خطِ نستعلیق ایجاد کیا جس کی خوبصورتی کا راز شاید یہ ہے کہ یہ دو خطوں کے ملاپ سے وجود میں آیا یعنی تعلیق (فارسی) اور نسخ (عربی)۔

انہوں نے خواب کی بناء پر لکھائی کا ایسا انداز تخلیق کر ڈالا جو چار سو برس گذرنے کے باوجود اپنی خوبصورتی اور ندرت کے باعث لاکھوں لوگوں کا من چاہا خط بن چکا ہے، خصوصاً اردو کے ساتھ تو لازم وملزوم جیسی حیثیت حاصل کر لی ہے اور اب کمپیوٹر دور میں بھی اس کا مقام اعلیٰ ہے، وہ اس طرح کہ ترتیب میں اپنی حرف تہجی کی پوزیشن میں ہونے کے بجائے بالکل شروع میں آتا ہے۔

اور اُس خواب کا کرشمہ ہے کہ آج سب سے زیادہ جانا پہچانا خط نستعلیق ہے اور اس مقالے کا اردو متن اسی خط میں کمپوز کیا جا رہا ہے۔ کیا اس تخلیقی خواب کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہمارا فرض نہیں۔ الحمدللہ

---

[1] نستعلیق کا جادو سید عاصم محمود، روزنامہ ایکسپریس مورخہ ۸ جنوری ۲۰۰۸ء

مشہور نظم " کبلا خان "خواب میں مکمل ہوئی:

شاعر سموئیل ٹیلر کولرج (۱۷۷۲-۱۸۳۴) نے اپنی مشہور نظم کبلا خان خواب میں مکمل کی۔ جاگنے پر جب وہ اس کو لکھ رہا تھا اور تقریباً ۲۰۰ لائنیں لکھ چکا تھا تو ایک کاروباری شخص کی دخل اندازی کی وجہ سے خیالات کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور باقی نظم پانی کے دھارے پر بہہ گئی۔ کولرج کی نظم کُبلا خان، ایک دلکش تخلیق ہے، جو محسوس ہوتی ہے کہ خواب میں لکھی گئی، ایک خوبصورت خیالی نظم ہے۔

شیکسپئر کے ڈرامے اور خواب:

شیکسپئر کے ڈراموں میں خواب عناصر کا بہت اثر پایا جاتا ہے۔ یہاں صرف ڈرامہ جولیس سیزر کا ذکر کیا جاتا ہے جس کے باب ۲ منظر ۲ میں، کالی طوفانی رات میں سیزر کی بیوی کیلفورنیا نیند میں تین بار چلاتی ہے "بچاؤ، وہ سیزر کو قتل کر رہے ہیں اس کے بعد وہ خاوند کو محل سے نکلنے سے روکتی ہے" جبکہ اسے سینیٹ جانا ہے جہاں اس کی تاجپوشی ہونی ہے۔ یہاں یہ بات واضح کرنی ضروری ہے جو خواب دیکھے گا، اُن پر یقین رکھے گا، وہ ہی اُن کی اس طرح مدد لے گا۔ ایک ڈرامہ نگار خواب کو اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتا ہے۔

ناول نگاروں اور شعراء کے خواب:

ان کے علاوہ بھی اور ناول نگار اور شاعر ہیں جو خوابوں سے مستفیض اور ان سے مدد لیتے رہے ہیں جیسے کہ:

- گراہم گرین اپنے ناولوں کے مرکزی خیال کے لئے خوابوں کی مدد لیتا تھا،
- شاعر ڈبلیو بی ییٹس (W.B.Yeats) اپنے خوابوں سے متاثر ہوتا اور
- **ناصر کاظمی کے بہترین اشعار خواب میں نازل ہوئے ہیں:**

وہ اپنے بستر کے سرہانے نوٹ بک اور پنسل رکھ کر سوتے تھے اور جیسے ہی آنکھ کھلتی لائٹ جلائے بغیر جو اشعار وارد ہوئے ہوتے ان کو لکھ لیا کرتے تھے۔ اُن کو گئے ہوئے ۳۷ برس ہو گئے لیکن آج بھی ان کی شاعری کی

بدولت ان کا نام زندہ ہے۔ ذرا شاعری اور ان ملاحظہ ہو:

یہ آج راہ بھول کے آئے کدھر سے آپ
یہ خواب میں نے رات کو دیکھا تھا خواب میں

کیا یہ شعوری شاعری ہے؟ نہیں بلکہ یہ تو اس سے اعلیٰ و ارفع ذہن کی کیفیت دکھائی دیتی ہے۔ یہ لاشعوری اڑان ہے جس نے خواب میں خواب دکھایا، عام فکر کے لحاظ سے دہری ناممکن بات اور پھر وہ حقیقت میں بھی تبدیل ہوگئی۔ ایسی باتیں جاگتا ذہن نہیں تخلیق کرسکتا، اس کے لئے لاشعوری کیفیت کا ہونا ضروری ہے۔

- اختر الایمان کی ایک بہترین نظم ہے، جس کا مصرع ہے:

"یہ لڑکا پوچھتا ہے اختر الایمان تم ہی ہو"

وہ خود اپنے مجموعے "یادیں" کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

"ذہن میں ایک مصرعہ گونج رہا تھا، مجھے معلوم تھا کہ یہ لڑکا کون ہے مگر یہ مجھ سے اس قسم کی باز پرس کیوں کر رہا ہے، مجھ سے میرے اعمال کا حساب کیوں مانگ رہا ہے۔ میں نے نظم کا پہلا بند لکھا اور سو گیا۔
خواب میں کس طرح ماضی میں داخل ہوا اور کس طرح خواب سے نظم برآمد ہوئی۔
یہ خواب اپنی فکر کا پروردہ اور اپنے لئے دیکھا گیا خواب ہے"۔

خوابوں سے جو لگاؤ شاعری کو ہے وہ کہانی یا کسی دوسری صنفِ ادب کو نہیں۔ شاعر بھی خواب کے موجد تو نہیں ہوتے لیکن وہ الہامی کیفیت سے گذرتے ہیں اور الہام کا درجہ وحی کے فوراً بعد آتا ہے، اس لئے شعراء کے خواب وصول کرنے اور انہیں لاکھوں لوگوں تک پہنچانے کا انداز منفرد ہوتا ہے۔

باب پنجم

خواب اور جدید سائنس

ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا﴾ آیۃ ۴۳، فاطر ۳۵

ترجمہ: تم اللہ کے طریقے میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ کر پاؤ گے اور نہ تم کبھی دیکھو گے کہ اللہ کی سنت کو اس کے مقررہ راستے سے کوئی طاقت پھیر سکتی ہے۔

فعلی قوتوں کے ماخذ کا نام دماغ ہے اور دماغ بہت سی قوتوں کا سرچشمہ ہے، جن میں سے تَصَوُّرْ، تَخَيُّلْ، تَعَقُّلْ، تَفَكُّرْ اور تَذَكُّرْ بہت اہم ہیں۔ جب حقیقت، دماغ کی فعلی قوتوں کی مدد کے بغیر منکشف ہوتی ہے تو اس کا ذریعہ وجدان ہوتا ہے جبکہ خوابوں میں دماغی قوتوں کا عمل دخل ہوتا ہے۔ خواب کا دیکھنا حق ہے اور اس کی دو وجہیں یا تو مؤمنوں کی بشارت یا اُن کو آئندہ واقعات پر خوف دلانا ہے اور توفیق و تفریق ہے۔

سائنس، خواب کے بارے میں:

اس میں کوئی شک نہیں کہ سائنس کی موجد اسلام کی مواحدانہ تہذیب ہے، مصر بابل یونان اور روما کی مشرکانہ تہذیبیں ہرگز سائنس کی موجد نہیں ہیں۔ علوم کی تحقیق کے لئے تجربات پر اعتماد کرنا عربوں نے دنیا کو سکھایا ہے۔ فی زمانہ، سائنس میں بھی وہی باتیں کھل کر سامنے آچکی ہیں جو کچھ دینِ اسلام نے ۱۴۰۰ اسال قبل ہمیں بتا دی تھیں، بس اُن باتوں کی توجیح اور مزید وضاحت سامنے آجاتی ہیں، اس عمل کا محرک اور ذہن کھل کر سامنے آجاتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم نے کوئی عمل کیا، اس کے بارے میں کسی نے اُکسایا ہوگا یا مشورہ دیا ہوگا یا ہماری انا کو ٹھیس پہنچائی ہوگی، جس سے متاثر ہو کر وہ عمل سرزد ہوا۔

خواب یا عملی زندگی میں ہم جو بھی کام سرانجام دیتے ہیں، ہم اپنے دماغ سے کام لیتے ہیں۔ ہمارا چھوٹا سا دماغ بڑے بڑے کام سرانجام دیتا ہے لیکن اس کے اندر بھی کام بانٹے ہوئے ہیں، ہر ایک حصہ اپنے مخصوص کام سرانجام دیتا ہے۔ دماغ کا کونسا حصہ کیا کام سرانجام دیتا ہے، کس عمل کا کون ذمہ دار ہوتا ہے اور کیسے کنٹرول کرتا ہے یہ سب کچھ اس وقت پتہ چلے گا جب ہم سائنس کی طرف آئیں گے اور سائنس کے ثقیل نام اور اُن کے کام سمجھیں گے۔

انسانی دماغ، مرکزی اعصابی نظام کا سب سے اہم حصہ اور دماغ وحرام مغز سے باہر کے اعصابی نظام (peripheral nervous system) کا ابتدائی کنٹرول سنٹر ہے۔ دماغ نچلی سطح کے کام مثلاً دل کی دھڑکن، عمل تنفس اور نظام ہضم کو کنٹرول کرتا ہے، جن کو خودکار عمل کہا جاتا ہے اور یہی دماغ اعلیٰ سطح کے کام جیسے سوچنا، توجیہات اور تجریدی کام بھی سرانجام دیتا ہے۔ انسانی دماغ ان ہی اعلیٰ سطح کے کاموں کے لئے مخصوص ہے چہ جائیکہ چھوٹے چھوٹے دوسرے کاموں میں صرف ہونے کے۔

دماغ، اس کے حصے اور کام:

کوئی بھی چرند یا پرند جن کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے مثلاً ممالیہ، پرندے، رینگنے والے جانور، مچھلیاں اور خشکی و تری میں رہنے والے تمام جانور، سب دماغ رکھتے ہیں لیکن انسانی دماغ منفرد ہے۔ ہمارا دماغ ہمیں سوچنے، سمجھنے، منصوبہ بندی کرنے، بولنے اور تصورات کی طاقت عطا کرتا ہے اور اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کام بھی سرانجام دیتا ہے:

- جسم کے درجہ حرارت، خون کے دباؤ، دل کی رفتار اور سانس لینے کے عمل کو سنبھالتا ہے۔
- مختلف حسوں (چکھنا، سننا، سونگھنا، دیکھنا اور محسوس کرنا) کی مدد سے اپنے اطراف کی دنیا کی معلومات کا ذخیرہ رکھتا ہے۔

- سوچنے، خواب دیکھنے، مشاہدہ کرنے اور جذبات کو کنٹرول کرنے کا کام کرتا ہے۔

دماغ، ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز اور اس سے منسلک رگیں مل کر ایک ایسا جال (نیٹ ورک) بناتے ہیں، جو معلومات کی فراہمی کی تکمیل کرتے ہیں۔ دماغ کی سائنسی تعلیم اور اس اعصابی نظام کو دماغی سائنس (Neuro-science) کہتے ہیں، یہ بہت وسیع مضمون ہے، اس کے بارے میں یہاں پر مختصراً ہی بحث کی جا سکتی ہے۔

دماغ کیسے کام کرتا ہے؟

انسانی دماغ تقریباً سو کھرب (10 Trillian) عقب خلیات سے مل کر بنا ہے، جن کو Neutrons کہتے ہیں، ان عقبات کے اندر کیمیائی سگنلز کو جمع اور منتقل کرنے کی حیرت انگیز طاقت ہوتی ہے۔ یہ عقب دروازوں یا کمپیوٹر کے تاروں کی طرح ہوتے ہیں، ان کے حصے اور خصوصیات وہی ہوتے ہیں جو خلیات کے لیکن الیکٹروکیمیکل لحاظ سے یہ پیغام کو دور دور فاصلے پر منتقل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے اندر بھی معلومات فراہم کرتے ہیں۔
نیوٹرانز (Neutrons) کے تین اہم حصے ہوتے ہیں:

1) Cell Body 2) Axon 3) Dendrites

۱) **Cell Body** سیل باڈی میں خلیات کے سارے اہم جزو ہوتے ہیں جیسے کہ nucleus جس میں DNA ہوتا ہے۔ اگر سیل باڈی ختم ہو جائے تو نیوٹرون بھی ختم ہو جائے گا۔

۲) **Axon** ایک لمبا خلیہ الیکٹروکیمیکل معلومات کو خلیے کی لمبائی کے ساتھ وصول کرتا اور بھیجتا ہے۔ یہ myelin کی ایک پتلی سی تہہ سے ڈھکا ہوتا ہے۔ میلین چربی سے بنتا ہے اور nerve impulse کو منتقل ہونے میں مدد دیتا ہے۔ myelinated نیورون peripheral nerve میں اور non-myelinated دماغ اور حرام مغز میں ہوتے ہیں۔

۳) **Dendrites** یہ چھوٹی چھوٹی سی شاخیں ایک خلیے کو دوسرے خلیے سے ملاتی ہیں اور نیورونز کو ایک

دوسرے سے رابطے میں آسانی پیدا کرتی ہیں اور ایک یا دونوں خلیوں کے آخری حصے میں ہوتی ہیں۔

نیورون مختلف جسامت اور قد و قامت میں پائے جاتے ہیں مثلاً انگلی کے اوپر کے حصے سے جو بازو کی لمبائی تک جاتا ہے وہ axon ہوتا ہے اور جو neuron دماغ کے اندر پائے جاتے ہیں، اُن کی لمبائی چند ملی میٹر ہوتی ہے۔ نیورونز کی کام کے لحاظ سے مختلف شکلیں ہوتی ہیں:

Motor Neurons اعصابی نظام سے سگنل لیکر بیرونی حصوں (پٹھوں، جلد اور غدود) تک لے کر جاتے ہیں، ان کے ایک سرے میں سیل باڈی ہوتی ہے، بیچ میں لمبا ایکسون اور آخر سرے پر ڈینڈرائنس ہوتا ہے۔

Sensory Neurons جسم کے بیرونی حصے سے سگنل لے کر اس کو اعصابی نظام تک لے جاتے ہیں، اِن کے دونوں سروں پر ڈینڈرائنس ہوتے ہیں جو لمبے axon سے ملے ہوتے ہیں اور بیچ میں سیل باڈی ہوتی ہے۔

دماغ کے اجزا (Parts of Brain):

دماغ کے اندر مختلف راستے ہوتے ہیں جنہیں flatworms کہتے ہیں۔ البتہ وہ مخلوق جن کی ریڑھ کی ہڈی نہیں ہوتی جیسے جھینگا، اُن کے پاس دماغ کا مرکزی نظام نہیں ہوتا۔ flatworms میں neuralnets ہوتے ہیں، عقب ایک دوسرے کے ساتھ ملکر جانور کے گرد پورا جال بنا دیتا ہے۔ ان کا دماغ سادہ ہوتا ہے۔

دماغ کے اہم حصے مندرجہ ذیل ہیں:

Brain stem اوپری ریڑھ کی ہڈی کا یہ بڑا حصہ Medulla اور pons اور midbrain پر مشتمل ہوتا ہے۔ دماغ کا یہ تنا خود بخود ہونے والی حرکات پر کنٹرول رکھتا ہے جیسے خون کا دباؤ، دل کی دھڑکن یا دوسرے اعضاء کی حرکت۔

Higher Brain سیری بیلم انسانی دماغ کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ کورٹیکس کے اندر وہ سارے مراکز ہوتے ہیں جو sensory معلومات لیتے ہیں، حرکت کی ابتدا کراتے ہیں، معلومات، مشاہدے اور

جذبات کا تجزیہ کرتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ یہ کام کیسے ہوتے ہیں اور یہ کام کرتے ہیں۔

Cerebellum یہ وسٹیبولر سسٹم (vestibulor system) کے ذریعہ معلومات کو مکمل کرتا ہے جو جگہ، حرکت اور معلومات کے استعمال کی وجہ سے ہوتی ہے۔

Hypothalamus & Pituitary glands یہ جسم کے درجہ حرارت اور عادات مثلاً کھانا، پینا، جسمانی تعلقات، غصہ اور خوشی وغیرہ پر کنٹرول رکھتا ہے۔

Cerebrum اس کو سیریبرل کارٹکس (Ceberal Cortex) یا پھر محض کارٹکس بھی کہتے ہیں۔ یہ دماغ کا بڑا حصہ کور کرتا ہے۔ یہ سب حسی اعضاء سے معلومات مکمل کرتا ہے اور جذبات پر قابو پاتا ہے یادوں کو محفوظ کرتا ہے

نچلا دماغ (Lower Brain) یہ بنیادی طور پر ریڑھ کی ہڈی، دماغی تنے اور ڈنسا فولون پر مشتمل ہوتا ہے۔ اِن تینوں میں nuclei ہوتے ہیں جو مخصوص کام کرتے ہیں جیسے کہ سانس لینا، دل کی دھڑکن اور سونا وغیرہ۔ Medulla کا نیوکلی (nuclei) خون کے دباؤ اور سانس لینے میں مدد کرتا ہے۔
Pons کا نیوکلی cerebellum سے Cortex کو حرکات اور معلومات فراہم کرتا ہے اور اس کا نیوکلی سانس لینے، چکھنے اور سونے میں ملوث ہوتا ہے۔

درمیانہ دماغ (Mid brain) اس کا نیوکلی آنکھوں کی حرکات اور کانوں کی سماعت کنٹرول کرتا ہے۔ اس کا ایک حصہ جس کو substatia nigra کہتے ہیں، وہ انسان کی خواہشات کے مطابق حرکت کراتا ہے اور جب وہ ایسا نہیں کرسکتا تو انسان کو بیماری ہو جاتی ہے جس کو Parkinson's disease کہتے ہیں۔
Thalamies یہ آنے والے sensory pathway کو cortex کے مناسب ایریا تک پہنچاتا ہے جہاں یہ طے ہوتا ہے کہ کون سی حسی معلومات موثر معلومات میں حصہ لے گی۔
Hypothalmus اس کا نیوکلی pituitary gland سے هارمونل سیکریشن کو قابو میں کرتا ہے۔ یہ جنسی اعضاء اور مراکز، کھانے پینے اور ماؤں کے رویے جیسے دودھ پلانا اور ہر طرح کے روز و شب میں ہونے والے رویوں میں ملوث ہوتا ہے۔

متوازن عمل: سیریبلم میں بہت سارے لوبز ہوتے ہیں جو پونز کے آگے یا پیچھے پائے جاتے ہیں۔ یہ ریڑھ کی ہڈی سے sensory input، کورٹیکس سے motor input اور ورٹیبولرسسٹم سے محل وقوع کی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ سیرابیلم معلومات کو مکمل کرتا اور معلومات کو دماغ سے موٹر پاتھ وے تک لے جاتا ہے۔ اس کی وضاحت کرنے کے لئے ہمارے سامنے کمپیوٹر کے مانیٹر کے مانند ایک نقطہ ہے جس کو ہلایا جا سکتا ہے۔ سیری بیلم تباہ ہونے کی صورت میں یہ حرکت جھٹکے سے ہو گی جیسے طور ٹیکس ایک چھوٹے پٹھے کا دباؤ شروع کر رہا ہے۔ سیری بیلم ہونٹوں اور لیری نکس کی حرکت میں بھی معاون ثابت ہوتا اور ادرا کی کام کرواتا ہے

.

دماغ کی سطح تقریباً 233 سے 465 مربع انچ ہوتی ہے جو ایک اخبار کے تقریباً ایک صفحے کے برابر ہوتی ہے۔ اس سطح کو کھوپڑی کے برابر بنانے کے لئے cortex اپنے آپ کو تہوں میں لپیٹتا ہے۔

بنیادی نچلا دماغ، ریڑھ کی ہڈی، دماغی تنے اور diencephelon پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ سب nuclei سے بنے ہوتے ہیں جو منفرد کام کراتے ہیں۔ جب ہم اوپر سے دیکھتے ہیں تو سب سے بڑی جھری interhemispheric fissure دماغ کو الٹے اور سیدھے حصے سے الگ کرتی ہے۔ یہ آدھے حصے ایک سفید ریشے (Corpuscallosum) کے ذریعے رابطے میں ہیں۔ اس کے علاوہ الٹی اور سیدھی کنپٹی کے lobe دوسرے ریشے (interiorcommisure) کے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں۔ کورٹیکس کی ساخت کے بعد اب اس کا کام دیکھتے ہیں۔

یہ ہوائی جہاز کے سخت تاروں جیسی عمارت ہوتی ہے جس میں برقیاتی تار ہوتے ہیں۔ دماغ میں رابطے نیورونز کے ذریعے ہوتے ہیں جو کہ cortex میں موجود سینٹرز کے مختلف لوبز کے ساتھ sensory input اور motor output کو ملاتے ہیں اور cortical center اور دماغ کے دوسرے حصوں کے درمیان بھی رابطہ ہوتا ہے۔

دماغ میں پانی (Water on the Brain)

آپ کا دماغ اور ریڑھ کی ہڈی ایک سخت جھلی سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں، جس کو Meninges کہتے ہیں جو کہ ان عضو کی حفاظت کرتے ہیں کہ وہ ریڑھ اور کھوپڑی کی ہڈیوں سے نہ ٹکرائے۔ مزید حفاظت کے لئے دماغ اور ریڑھ کی ہڈی، کھوپڑی اور Spine کے ساتھ cerebraspinal fluid کے سمندر میں بہہ رہے ہوتے ہیں۔ یہ مائع choroid plexus tissue سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ ٹشوز دماغ میں موجود ہوتے ہیں اور verticles کے ذریعے دماغ کے بیرونی حصے پر اور ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ بہتے ہیں۔

دماغ اور کمپیوٹر کی مماثلت

دماغ کی کمپیوٹر کے ساتھ مماثلت کے سلسلے میں بڑی رغبت پائی جاتی ہے اور اس کو مختلف طریقے سے پیش کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر نیورانز (neurons) کو مائیکروچپ پر ٹرانزسٹر (transistors) سے تشبیح دی جاتی ہے جبکہ دماغ کے خاص حصوں کو Graphic cards اور دوسرے اجزا (components) سے تعبیر دی جاتی ہے۔ جبکہ ایسی تشبیہات بڑی مشکل ہو جاتی ہیں۔

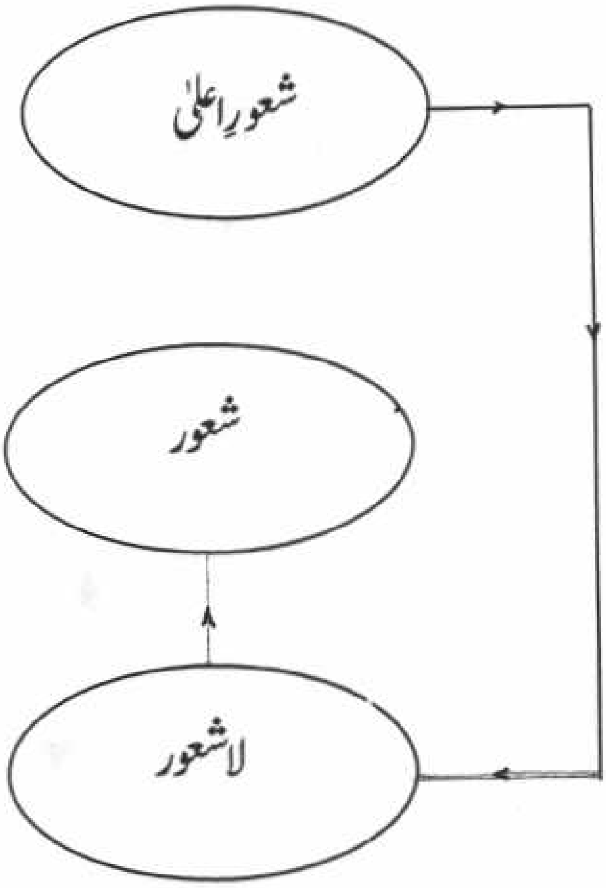
دماغ : تقریباً ۲۰ برس پہلے کمپیوٹرز محض معلومات ذخیرہ کرنے اور ان کو ترتیب دینے کے کام آتے تھے جبکہ آجکل ہر کام کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور ہماری زندگی کا اہم حصہ ہیں۔ ہم اپنے دوستوں کو e-mail کرنے اور ان کے ساتھ گپ شپ کرنے کے لئے اور اہم ترین میٹنگ کی Tele-conferrencing کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان امراض کی تشخیص کے لئے اور پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے دوسروں کی تشخیص سے فائدہ اُٹھانے کے لئے ان کا استعمال کرتے ہیں۔ صرف یہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ ہم نہیں جانتے کہ کمپیوٹرز ہمارے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ان کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے، یہی حال دماغ کا بھی ہے۔ سمجھ لو کہ ہم اس سے صرف معلومات جمع کرنے اور اس کو ترتیب دینے کا کام لیتے ہیں جبکہ یہ کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ تو اگر ہم دماغ کا صحیح

استعمال کرنے کے بارے میں جان لیں تو ہم ہر وہ کام کر سکتے ہیں جو ہم زندگی میں چاہتے ہیں لیکن مصیبت یہ ہے کہ کسی نے ہمیں اس کو صحیح استعمال کرنا سکھایا ہی نہیں۔ اور جو لوگ دماغ کی قوت کا صحیح استعمال جانتے ہیں، وہ اس بات کو نہ تو ظاہر کرنا پسند کرتے ہیں اور نہ ہی کسی اور کو اس عمل سے روشناس کراتے ہیں۔

کسی نے آپ کو زندگی کے کسی موڑ پر کمپیوٹر کا استعمال سکھایا تو وہ محض چند ہدایات (Commands) تھیں جو آپ کو بتائی گئیں۔ کمپیوٹر کی طرح دماغ (خاص طور پر لاشعور) بھی کام کرنے کے لئے دوسرے عناصر پر انحصار کرتا ہے۔ دماغ سے زیادہ سے زیادہ رہنمائی حاصل کرنے کے لئے، اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم یہ جان لیں کہ صحیح ترکیبیں کیا ہیں جن کے ذریعہ لاشعور ہمارا بہترین معاون ہو، نیز ہماری روح اور کائنات کے ساتھ ساتھ کام کرے۔

زندگی بھر ہمیں سکھایا جاتا ہے کہ چلا کیسے جائے، بولا کیسے جائے اور لکھا پڑھا کیسے جائے لیکن یہ کوئی نہیں سکھاتا کہ دماغ کی قوت کو کیسے استعمال کیا جائے اور لاشعور سے بہترین کام کیسے لیا جائے۔ تخلیقی قوت ہمارے دماغ و لاشعور کی رہنما کتاب ہے جو زندگی میں ہمیں قوت بہم پہنچاتی ہے۔ یہ خارج از قیاس طریقہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم اپنی قوتوں کو کیسے استعمال کریں کہ ہمارا دماغ اور لاشعور زندگی بھر ہمارے لئے کام کریں۔ ان قوتوں کی نشوونما ایک بچے کی طرح ہے، جس کو پروان چڑھانے میں مسلسل اور بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ دماغ سے محض معلومات جمع کرنے اور اس کی چھانٹی کرنے کا کام لیں تو آپ کی مرضی لیکن اتنا جان لیں کہ آپ کو ایک زندگی، ایک موقع، ایک دماغ اور بہترین فرصت یہ سب کچھ سیکھنے کے لئے دی گئی ہے، اس کو ضائع نہ کریں۔



خاکہ ترسیل معلومات بین شعور، لاشعور اور شعور اعلیٰ

دماغ کے حصّے : (شعور، لاشعور اور شعورِ اعلیٰ)

ظاہرہ ہیئت کو دیکھتے ہوئے ایک ہی دماغ ہوتا ہے لیکن سائنسی تحقیق کی رو سے ہمارے دماغ کے تین حصے ہیں:

۱) شعور ۲) لاشعور ۳) شعورِ بالا یا شعورِ اعلیٰ

اول الذکر دو تو ہمارے ساتھ ہیں جبکہ تیسرا نہیں، اس کا تعلق خالقِ حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ دماغ کے ان تینوں حصوں میں لاشعور رابطہ ہے شعور اور شعورِ اعلیٰ کے مابین، یہ شعور اعلیٰ سے پیغامات وصول کرتا ہے اور شعور کو پہچاتا ہے۔ شعور، لاشعور اور شعورِ اعلیٰ کا باہم رشتہ یا رابطہ اوپر خاکے میں دکھایا گیا ہے۔

شعور: ہماری زندگی میں ہماری سوجھ بوجھ کے لئے جو حصہ کام کرتا ہے وہ شعور ہے۔ اسی لئے عموماً زیادہ تر اشخاص اپنے مسائل حل کرنے کے لئے اور اپنی کامیابیوں کے اہداف تک پہنچنے کے لئے اپنے شعور سے کام لیتے ہیں، جبکہ شعوری دماغ، کل دماغ کا چھوٹا سا حصہ ہوتا ہے اور اس میں سے ہم محض ۸ سے ۱۰٪ استعمال کرتے ہیں (جبکہ ایک اعلیٰ دماغ فلسفی، محقق، دانشور اپنے دماغ کا ۱۵٪ تک استعمال کرتا ہے)۔ یہ شعوری دماغی قوت ہی ہے جو فیصلے کرنے کی اہل ہوتی ہے۔ یہی وہ قوت ہوتی ہے جو فیصلہ کرتی ہے کے کیا اطلاعات لاشعور کو دی جائیں لیکن زیادہ تر لوگ اس قوت کے بارے میں نہ تو جانتے ہیں اور نہ ہی اس کا استعمال کرتے ہیں اور خرافات لاشعور میں داخل ہو جاتی ہیں، نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ خرافات ہی باہر آتی ہیں۔

شعور میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ لاشعور کی Reprograming کر سکتا ہے اور اس کا اصول تکرار یا اعادہ ہے۔ مثلاً آپ کو یاد ہوگا کہ جب آپ نے پہلی بار کار چلائی ہوگی تو آپکی نظر سامنے لیکن دماغ اس میں الجھا ہوا ہوگا کہ کس پیڈل کو دبانے سے کار تیز ہوگی اور کس پیڈل سے رُکے گی یا کہ گیئر کیسے تبدیل کرنا ہے۔
لیکن بار بار گاڑی چلانے سے، اب آپ کو سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرنی پڑتی، خواہ آپ موبائل پر مصروف ہوں اور اچانک کوئی گاڑی کے سامنے آجائے تو پاؤں خود بخود اکسیلیٹر سے ہٹ کر بریک پر چلا جائیگا۔ آپ کو اب سوچنا نہیں پڑتا بلکہ یہ سب طریقہ آٹومیٹک ہو گیا ہے یعنی آپ لاشعوری طور پر اس کو کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔
درحقیقت ایک ایکشن کو بار بار دُہرا کر آپ نے لاشعور کو پروگرام کر دیا ہے اور جب بھی کوئی عمل لاشعور میں ہوتا ہے تو وہ automatic ہو جاتا ہے۔ جس طرح یہ کلیہ کار چلانے کے معاملے میں درست ہے، ایسے ہی یہ زندگی میں کامیابیاں حاصل کرنے کیلئے درست ہے۔

لاشعور: اس میں تمام یادداشتیں اور سب روحانی علم ہوتے ہیں، ہر ایک دیکھی یا سنی ہوئی چیز اس میں اسٹور ہوتی ہے مگر یہ سب ہمیں ہر وقت یاد نہیں رہتیں بلکہ دماغ کے محفوظ حصے میں جمع ہوتی رہتی ہیں اور ضرورت کے وقت ہم انہیں یاد کر سکتے ہیں۔ یہ ہمارے دماغ کا وہ حصہ ہے جس کو ہم صرف خاص حالات میں استعمال کرتے ہیں جیسے خواب وغیرہ۔ یہی وہ حصہ ہے جس کے بارے میں سائنسدان کہتے ہیں کہ ہماری سب مافوق الفطرت اور روحانی

طاقتیں اس میں موجود ہیں۔ یہ شعور سے بہت بڑا اور طاقتور ہوتا ہے۔ نیند کی حالت میں ہمارے جسم کے ساتھ جب شعور بھی آرام کرتا ہے، تو لاشعور ہماری دن بھر کی مصروفیات کا تجزیہ کرتا ہے اور ہماری خواہشات، آرزوؤں، ارادوں اور پروگرامز کے تانے بانے بنتا ہے اور خوابوں کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ لاشعور کچھ نہیں بھولتا، پیدائش سے لیکر آج تک جو کچھ کسی شخص کے ساتھ ہوا ہے، اس کو سب یاد ہے حتیٰ کہ نام، نمبر جو کبھی بھی سامنے آئے ہوں یا آوازیں جو سنیں ہوں اس کو یاد رہتے ہیں۔

سگمنڈ فرائڈ (خوابوں کے پہلے محقق) کے مطابق تو ہماری جو خواہشات عملی زندگی میں پوری نہیں ہوتیں، لاشعور اُن کی تکمیل خوابوں میں کرتا ہے۔ **لاشعور، ایک ناقابل یقین قوت ہے جو آپ کو پیدا کرنی اور بہترین طور پر استعمال کرنی ہے۔** لاشعور کی اکثر باتیں یعنی خواب کے پیغامات یا تو یاد نہیں رہتے یا پھر سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں۔ اِن کو یاد رکھ کر ہی اشارات کو سمجھا جا سکتا ہے کیونکہ ان پیغامات کو سمجھ کر ہی ہم اپنی زندگی تبدیل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے اپنے آپ کو یہ یقین کرانا ہوگا کہ اتفاقات کوئی چیز نہیں ہیں، اتفاق سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے۔ لاشعور دماغ ہی آپکی زندگی میں، آپ کے پیغامات اور معلومات کی روشنی میں ہر کام کی شروعات کرتا ہے۔ آپ کوئی کام کریں اور کام کے دوران یہ سوچ آ گئی کہ یہ کام مشکل ہے تو وہ کام مشکل ہو جائیگا اور اگر یہ سوچ آ گئی کہ یہ تو آسان ہے تو پھر وہ آسان ہو جائے گا۔ لاشعور کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کے لئے آپ خود کو کسی بھی مطلوبہ کام کو کامیابی سے مکمل کرنے کی تصویر تصور کے ذریعے دکھا دیں، جب وہ یہ تصویر دیکھ لیتا ہے تو اس کام کو مکمل کرنے کے ہزاروں راستے تلاش کر لیتا ہے اور آپ کی مسلسل رہنمائی کر کے کام کو پایہء تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ ہم ہر وقت لاشعور کو مسلسل اطلاعات و پیغامات بھیجتے رہتے ہیں جن میں سے ۹۰٪ یا تو بیکار ہوتی ہیں یا ہمارے خلاف کام کرتی ہیں، یہی وجہ ہوتی ہے کہ عموماً سخت محنت کے باوجود ہم کامیاب نہیں ہوتے۔

ہمارے شعور کا رابطہ لاشعور سے اور لاشعور کا شعورِ اعلیٰ سے ہے، یہ فارمولا ہر ایک کے لئے ہے۔ شعورِ اعلیٰ کے لیول پر ہم انفرادی لاشعور کے ذریعہ آپس میں ملے ہوئے ہیں، شعور کا براہ راست شعورِ اعلیٰ سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہم اپنے لاشعور پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ شعورِ اعلیٰ کو اطلاعات ارسال کرے اور وصول کرے۔

جب آپ کی کوئی خواہش شعور میں جاگے گی تو وہاں سے لاشعور میں جائے گی، وہ اس کو شعورِ اعلیٰ کو ارسال

کر دیگا اور وہاں سے وہ پائے تکمیل کو پہنچے گی۔ سچے خواب یا مشکل کام کی عقدہ کشائی کے خواب بھی اسی صلاحیت کی نشانی ہیں۔ اس کو آپ اپنی کوششوں اور **یقین** کی مدد سے صحیح طریقے سے کام پر لگا سکتے ہیں۔ جب آپ کوئی ارادہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرتے ہیں، اسی لئے کہتے ہیں کہ ہمتِ مرداں مددِ خدا۔

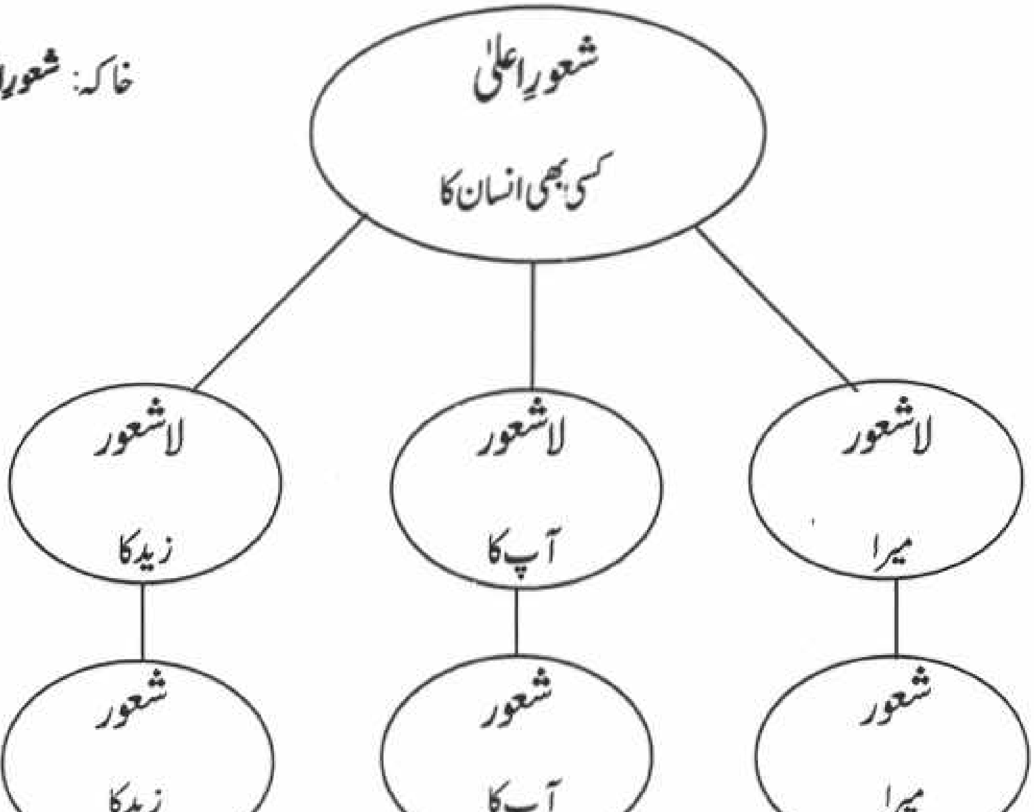
لاشعور کو بھیجے گئے پیغامات ہمیشہ نرم نوعیت کے نہیں بلکہ ہمارے خیالات، اعتقادات اور عمل ہوتے ہیں۔ اب مثال کے طور پر اگر ہم ہمیشہ پیسے کی کمی سے پریشان رہیں تو کبھی پیسہ حاصل نہیں کر سکیں گے، یہ ایک آسان سی بات ہے۔ اگر ہم خود کو کسی کام کا اہل نہیں بنائیں گے تو وہ کام کبھی سرانجام نہ دے سکیں گے۔ جب تک ہم یہ نہ سوچیں کہ ہمارے لئے بہت سارے مواقع ہیں تو ہم کسی خوش قسمتی کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم زندگی کی دوڑ میں آگے بڑھنے کا نہیں سوچتے ہم آگے بڑھ ہی نہیں سکتے۔ اگر ہمارا وزن بڑھ گیا ہے تو ہمیشہ زیادہ ہی رہے گا حتیٰ کہ ہم اس کے بارے میں سوچیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارا لاشعور ان پیغامات اور ہدایات پر عمل کرتا ہے، جو ہم اُسے بھیجتے ہیں۔ تو اگر سوچ منفی ہے تو اس کا نتیجہ بھی منفی ہی ہوگا۔ اب ہوتا یوں ہے کہ جب لاِشعور کو پیغام ملتا ہے تو وہ ہمیں اُن اشخاص تک پہنچاتا ہے یا ان واقعات سے متعارف کراتا ہے جو ہمارے لئے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ ہم اگر سوچتے ہیں کہ دولت کمانا مشکل ہے تو ہمارا لاشعور ان لوگوں تک رسائی کرائے گا جو دولت کمانا مشکل کر دیں گے۔ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارا لاشعور شریف الطبع نہیں، ہمارے پیغام کے بارے میں سوچنے کی زحمت نہیں کرتا کہ اچھا ہے یا نہیں۔ اُسے کوئی غرض نہیں کہ اچھا ہے تو کرے اور بہتر نہیں تو نہ کرے۔ یہ تو محض پیغام یا ہدایت یا سوچ کو وصول کر کے حقیقت میں سامنے لاکر رکھدیگا۔

اب یہ اور ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ لاشعور کو ہمارے پیغامات صرف ہمارے خیالات نہیں ہوتے بلکہ ہر کام جو ہم کرتے، کہتے اور جس میں یقین رکھتے ہیں، لاشعور دماغ اُن کو اُچک لیتا ہے۔ تو ہمیں سوچنا شروع کرنا چاہئے اور یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ سب معاملات پلک جھپکتے ہی تبدیل ہو جائیں گے بلکہ لاشعور کو اپنی من پسند اصلاحات نافذ کرنے کے لئے ہمیں اپنا رہن سہن تبدیل کرنا چاہئے اور اس سے پیشتر ہمیں اپنے دماغ کو ہماری ہدایات کے مطابق عمل کرنے کے لئے تیار کرنا چاہئے۔

- ہماری جسمانی صحت برقرار رکھتا ہے، چوٹ لگنے کی صورت میں زخم کو مندمل ہونے میں مدد دیتا ہے۔
- ہمیں (اور بعض اوقات ہمارے چہیتوں کو بھی) ناگہانی آفات بچاتا ہے۔
- یادداشت کا بہت بڑا بنک ہے، جو ماضی کے واقعات کو محفوظ رکھتا ہے۔
- یہ بہت بڑا مقناطیس ہے جو ہر اُس شئی کو کھینچتا ہے جو اس کے اعتقادات کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔
- یہ ایک ریڈار (Radar) ہے جو اطلاعات شعورِ اعلیٰ کو بھیجتا اور اُس سے اطلاعات وصول کرتا ہے۔

شعورِ اعلیٰ: اس کو شعورِ بالا بھی کہتے ہیں، اس کا بلا واسطہ لاشعور سے تعلق ہوتا ہے۔ یہ دماغ کا وہ حصہ ہے جس کا تعلق مالکِ حقیقی سے ہوتا ہے اور یہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہماری فلاح و بہبود کے پیغامات وصول کرتا ہے۔
ہمارے اس دنیا میں رہنے کا مقصد اور پروگرام بھی اسی حصے میں ہوتا ہے، اسکو دماغ کا روحانی حصہ بھی کہتے ہیں۔

خاکہ: **شعورِ اعلیٰ اور ہم**



شعورِ اعلیٰ ہماری رہنمائی لاشعور کے توسط سے کرتا ہے کیونکہ اس کا شعور سے براہ راست واسطہ نہیں ہے۔ جتنا زیادہ ہم مالک حقیقی سے رابطہ رکھیں گے، اتنی ہی زیادہ رُشد و ہدایت ہمیں حاصل ہوگی۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ خواب ہماری معلومات ہیں، ہمارا علم ہیں اور اشعور اعلیٰ کی راہداری ہیں تو غلط نہ ہوگا۔ اس سوچ کو آگے بڑھانے کے لئے اگر ہم اپنے خوابوں کا مسلسل ریکارڈ رکھیں اور ان پر غور کریں تو زندگی کی بیشتر پیچیدگیاں حل ہو جائیں گی۔

شعورِ اعلیٰ مندرجہ ذیل کام سرانجام دیتا ہے:

- شعورِ اعلیٰ اچھے فیصلے کرنے میں مدد دیتا ہے کیونکہ اس میں لامحدود آگاہی ہوتی ہے، اس میں تمام سوالات کے جوابات ہوتے ہیں، حتیٰ کہ کل کے شیئرز کی قیمتیں بھی۔
- شعورِ اعلیٰ مبنیٰ ہے تمام ایجادات کا، ایڈیسن اور آئنس ٹائن نے وہ طریقہ ڈھونڈ لیا تھا جس سے شعورِ اعلیٰ سے انہوں نے اعلیٰ تصورات حاصل کئے اور ایجادات کیں۔
- شعورِ اعلیٰ ہر ایک کو اس کے اہداف حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔
- سچے خواب (Prophetic Dreams) بھی شعورِ اعلیٰ کے مرہونِ منت ہیں۔

شعورِ اعلیٰ ایک بہت بڑا کمپیوٹر ہے، جو دنیا بھر کے اپنے ساتھ جڑے ہوئے اربوں کمپیوٹرز کو احکامات دیتا اور چلاتا ہے۔ جب آپ کا ہدف لاشعور میں چسپاں ہو جائے گا تو شعورِ اعلیٰ اس کے مطابق کام کرے گا، موزوں اشخاص آپ کی زندگی میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے، خوش بختیاں راہ میں آئیں گی، خوابوں میں مزید رہنمائی ملے گی اور ہر شئی کو آپکی مدد کرنے کا حکم ملے گا تا کہ آپ کی خواہش کی تکمیل ہو سکے۔ ایک بار آپ شعورِ اعلیٰ کو سمجھ لیں تو پھر آپ یقین کر لیں گے کہ کامیابی قسمت سے نہیں میسر آتی۔

لاشعور کی بولی/ زبان

ذہنی تصویر قائم کرنا یا عملِ تصور، ہمارے لاشعور کی زبان ہے۔ ہمارا لاشعور دماغ اصلی یا واضح خاکے میں فرق نہیں کر سکتا، البتہ بار بار دُہرائے جانے والے ذہن میں قائم عکس یا خاکے کو آگے بڑھاتا ہے اور وہی کچھ

یہاں پر ایک واقعہ [1] بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

ایک نوجوان فارماسٹ ڈاکٹر جوزف مرفی سے نہایت متاثر تھی، وہ تصور میں اپنا ایک میڈیکل اسٹور دیکھتی تھی جس میں وہ دواؤں کو ترتیب دے رہی، آنے والوں کو دوائیں دے رہی اور مزید گاہکوں کا انتظار کر رہی ہے۔ حقیقت میں وہ ایک تصوراتی میڈیکل اسٹور پر کام کر رہی تھی۔

چند سالوں کے بعد اسے ایک کام کے سلسلے میں ایک چھوٹے سے قصبے میں جانا پڑا، جہاں صرف ایک میڈیکل اسٹور تھا۔ جب وہ اندر داخل ہوئی تو وہ حیران رہ گئی کہ وہ اُس کا تصوراتی اسٹور تھا اور سب سے زیادہ حیران کن بات یہ کہ اسٹور کا مالک اپنے کام سے بری الذمہ ہونا چاہتا تھا اور یہ بھی چاہتا تھا کہ وہ اسٹور کو سنبھال لے، جس کے لئے وہ اس کی مالی امداد بھی کرنا چاہتا تھا۔ یہ ہوتی ہے عملِ تصور کی طاقت۔ عملِ تصور یہ نہیں ہوتا کہ آپ اپنی خواہش کو محض دماغ کی آنکھ سے دیکھیں بلکہ وہ ہمیشہ دماغ کی آنکھ میں پانچوں حواس کی حقانیت کے ساتھ رہنی چاہئے۔ تصوراتی عمل کا بہترین وقت Alpha Brain waves یعنی مراقبے کے دوران ہے، اُس وقت آپ کا رابطہ اندرنی دنیا سے ہوتا ہے اور مکمل طور پر تصور میں غرق ہوتے ہیں۔ الفا لہریں شعور اور لاشعور کے درمیان وقفہ یا دورانیہ ہے، جس میں ہمارا لاشعور سے بھی واسطہ ہوتا ہے (اس کے بارے میں آگے تفصیل سے بحث کی گئی ہے)۔

جب آپ الفا میں تصور قائم کریں گے تو محسوس کریں گے کہ بہتر تصور کر سکتے ہیں اور خاکے اتنے واضح ہونگے کہ آپ محسوس کریں گے کہ حقیقت ہے۔ جتنا تصوراتی عمل واضح ہوگا، اتنا ہی جلدی وہ حقیقت پذیر ہوگا۔ ایک خرابی ہے جو عام طور پر سامنے آتی ہے، جب تصور کی ابتدا کی جاتی تو لوگ اُن کے ہدف کی تکمیل سے پیشتر ہی اپنے تصور کو تبدیل کرتے رہتے ہیں، یہ ناخودشناسی اور ہدف کا کمزور تعین ہے۔

اگر آپ اب بھی صحیح راستہ ڈھونڈ رہے ہیں تو پھر دوسری ترجیحات میں جائیں۔

مثال کے طور پر آپ بزنس مین بننا چاہتے ہیں اور اس کا ہی تصور کرنا شروع کیا، پھر قبل اس کے ہدف پورا ہو، آپ نے سوچا کہ بزنس تو ٹھیک نہیں۔ اب آپ کا ہدف پورا ہونے سے پیشتر تبدیل ہوگیا اور ساتھ ہی جو کچھ تصور کیا تھا وہ

---

[1] The Power of your subconscious Mind

بھی تبدیل ہو گیا۔ یہ غلط ہے کیونکہ کامیاب نفسیات میں ہم کہتے ہیں کہ کامیابی کامیابی کو کھینچتی ہے اور ناکامی ناکامی کو۔ جب آپ کامیاب ہوتے ہیں تو لاشعور کے لئے یہ آسان ہوتا ہے کہ وہ کامیابی سے متعلق، آپ کے لئے مزید کامیابیاں لائے، لیکن ناکامی کی صورت میں، آپ لاشعور کو اس ناکامی کے تجربے سے بھر دیں گے جو آپ کے دوسرے اہداف کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔

ہدف حاصل کرنے کا ایک کارآمد طریقہ یہ ہے کہ اپنے لاشعور سے گذشتہ کامیابیوں کا تذکرہ کرو اور اُس تجربے کو اپنے نئے ہدف میں تبدیل کر دو۔ یہ طریقہ دراصل لاشعور کو دھوکا دینا ہے کہ وہ یقین کرلے کہ یہ ہدف بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ پہلے کامیابی حاصل ہو چکی ہے، تو لاشعور اِس یقین کو حقیقت بنا دیتا ہے۔

اگر آپ اپنے تصوراتی عمل کو یا اہداف کو تبدیل کرتے رہیں گے تو تصور میں آپ کا یقین ختم ہو جائے گا اور خود پر سے اعتماد بھی متزلزل ہو جائے گا۔ اس صورت میں آپ جتنا تصور کریں گے اتنا ہی ناکام ہونگے اور اپنے آپ کو بُرا کہیں گے۔ یہاں تک کہ تصوراتی عمل مشکل اور غیر مفید ہو جائے گا اور کامیابی کے بجائے ناکامی کی طرف لے جائے گا۔

مراقبات، ذکر اور یوگا (Yuga) کرتے وقت آپ کا ذہن ایسی کیفیت میں چلا جاتا ہے، جس میں شعور اور لاشعور کے درمیاں سے پردہ اُٹھ جاتا ہے، یہ الفا کیفیت ہوتی ہے اور اس وقت آپ اس میں کوئی بھی چیز آسانی سے منتقل کر سکتے ہیں۔ یہ چیز بٹھاتے وقت احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ لاشعور کو صحیح اور غلط کی تمیز نہیں، اسی لئے ناتجربہ کار اور بغیر استاد کی نگرانی کے مراقبات کرنے والے اپنا دماغ بھی خراب کر لیتے ہیں۔

لاشعور ہی چھوٹی سے چھوٹی حالیہ اور ہونے والی بات سے واقف ہے اور ہر بُرے واقعے سے بچاتا ہے، ہماری مدد کرتا ہے، کسی کی طرف سے خطرہ ہے تو اس شخص کے پاس جانے سے روکتا ہے اور آپ کی طبیعت مذکورہ شخص کے پاس جانے کو نہیں چاہتی ہے۔ اور ایسے ہی یقین ہوتا ہے جو بیماریوں سے حفاظت کرتا ہے۔ اگر آپ کا یقین صحیح اور مضبوط ہے تو آپ بیمار نہیں ہونگے اور اگر ہونگے بھی تو یہ بیماری آپ کو کسی بڑے خطرے سے بچا رہی ہوگی۔ کوئی چیز اتفاقیہ نہیں ہوتی، ہم جس چیز کے اسباب سے بے خبر ہوتے ہیں اس کو اتفاق کہتے ہیں۔

لاشعور کیسے ہمکلام ہوتا ہے

کیا آپ کا لاشعور آپ سے ہمکلام ہوتا ہے؟ جی ہاں آپ کے وجدان، الہام یا ادراک کے ذریعے۔

جب آپ اپنے لاشعور سے اشارہ یا مدد مانگتے ہیں، تو آپ میں ایک شدت، خواہش یا جنبش اُس کام کو کرنے کی ہوتی ہے۔ تو آپ کو خواب میں جواب مل جاتا ہے یا دماغ میں ایک تصویر سی ابھرتی ہے، الہامی طور آپ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ کے لئے پیغام ہے۔ الہامی طور پر آپ کو کوئی کتاب پڑھنے یا کسی شخص سے بات کرنے کا اشارہ ملے اور اس کے دوران ہی آپ کا جواب آپ پر واضح ہو جائے۔ مختلف اشخاص کو لاشعور سے جواب ملنے کا ڈھنگ مختلف ہوتا ہے۔ بعض محسوس کریں گے اور بعض تصوراتی دیکھیں گے جبکہ بعض کچھ سنیں گے۔ کچھ کے ساتھ خارجی حوادث مثلاً کتاب یا موسیقی پیش آئیں گے۔ اندرونی آوازیں بھی سُنائی دے سکتی ہیں اور خواب تو ایک وسیلہ ہی ہے

لاشعور سے کلامی رابطہ بڑھانے میں مراقبہ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، جتنا زیادہ مراقبہ کریں گے، اُتنی ہی وجدانی کیفیت زیادہ پیدا ہوگی۔ لاشعور سے پیغامات کی وصول کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اطراف ہونے والے واقعات سے باخبر رہیں، اپنے آپ پر بھروسہ کریں، حساس طبیعت رہیں اور اندرونی آوازیں سنیں۔ آپ وجدان کو مذہبی یا کسی کی جاگیر نہ جانیں بلکہ یہ ہماری عام فیصلوں کی قوت ہونی چاہئے، جتنا زیادہ ہم اس پر بھروسہ کریں گے یہ ہمارے کام آئے گی۔

لاشعور کو پروگرام کرنے کا لائحہ عمل

اثباتی اقرار یا قول ہی لاشعور کو پروگرام کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ یہ محض اپنے اہداف یا نئے اعتقادات کا اعادہ ہے، جو لاشعور کو پہچانا چاہتے ہیں۔ اور یہ تحریری طور پر، زبانی یا ذہنی طور پر اُس وقت تک سننے یا کرنے سے ہوتا ہے جب تک کہ بات لاشعور میں نہ چپک جائے۔ اگر اثباتی اقرار آپ کی اپنی جانب سے ہو تو اِس کو autosuggestion کہتے ہیں، اگر یہ کسی اور شخص کی طرف سے آئے تو heterosuggestion کہلاتا ہے۔

اپنے اثباتی اقرار کی چند مثالیں:

- اپنے اثباتی اقرار کو بار بار لکھنا
- اپنا ریکارڈ کیا ہوا اثباتی اقرار کا ٹیپ سننا
- کسی شخص جیسا بننے کا دعویٰ کرنا کہ تم وہ ہو

کسی اور کی طرف سے آئے ہوئے اثباتی اقرار کی مثالیں:

- اپنی مدد آپ کے اثباتی اقرار کی ٹیپ یا CD's سننا
- اثباتی اقرار کی کتابیں یا مضامین پڑھنا۔
- رشتہ داروں، آہ وزاری کرنے والوں یا پھر دوستوں کے مشوروں پر دھیان دینا
- ٹیلیویژن پروگرام دیکھنا

جب آپ بولتے ہیں تو آپ کا لاشعور سنتا ہے، جب آپ اپنی زندگی کے بارے میں بڑبڑاتے یا شکایت کرتے ہیں تو وہ سنتا ہے اور آپ کو وہی زندگی مہیا کرتا ہے جس کے بارے میں آپ شکایت کرتے رہے ہیں۔ تو خیال رکھیں کہ آپ کیا کہتے ہیں، خاص طور پر جو کچھ دُہراتے رہتے ہیں۔ میرا یقین ہے کہ کچھ ہی لوگ autosuggestion کی مشق کرتے ہیں اسی لئے دنیا میں کامیاب لوگ بہت ہی کم ہیں۔

اگر آپ اپنا اثباتی اقرار نہیں کریں گے تو آپ ہیٹروبجسٹ ہو جائیں گے، جب آپ اپنے دوستوں کو کہتے سنیں گے کہ زندگی عذاب ہوگئی ہے، مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے یا اچھے شیئر خریدنا مشکل ہو گیا ہے، وغیرہ۔ جب آپ کا لاشعور اس کو بار بار سنے گا تو اس پر ہی یقین کرلے گا اور پھر آپ حقیقت میں اپنی زندگی میں وہی کچھ پائیں گے۔ اس لئے اگر آپ دوسروں کے اثباتی اقرار سے بچنا چاہتے ہیں تو اپنے اثباتی اقرار کو دہراتے رہیں۔

کچھ اثباتی اقرار یہ ہیں جن کا آپ اعادہ کرسکتے ہیں یا جن کو دُہرا سکتے ہیں:

- ہر روز کسی نہ کسی طرح میں بہتر سے بہتر ہو رہا ہوں
- میں ہر روز امیر سے امیر ترین ہو رہا ہوں
- مجھے ہر چیز با آسانی و باافراط مل جاتی ہے

- میں جتنا زیادہ بانٹتا ہوں، اس سے زیادہ مجھے مل جاتا ہے
- میں ہر روز زیادہ امیر ہو رہا ہوں
- جو چیزیں مجھے درکار ہیں وہ میرے پاس پہلے ہی موجود ہیں
- میرے پاس آج ہر وہ چیز موجود ہے جو زندگی کا لطف اُٹھانے کے لئے درکار ہے

کامیابی کی کنجی اثباتی اقرار کا روزانہ دُہرانا ہے۔ ان اثباتی اقرار کو یا تو لکھ لو یا سونے سے پیشتر اور سو کر اٹھنے کے بعد پڑھ لیا کرو یا ان کو ریکارڈ کر لو اور سونے سے پیشتر بار بار سنا کرو۔ اس کے دو فائدے ہوتے ہیں:

۱ - اس کی وجہ سے دن کی ابتدا اچھے ہوتی ہے

۲ - یہ لاشعور کو مثبت اعتقادات سے بھر دیتی ہے اس لئے کام کے دوران جو منفی باتیں سننے کو ملتی ہیں انکا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

لاشعور تک رسائی کی خفیہ راہداری (Alpha brain waves)

دماغی فریکونسیز (Brain Frequencies) چار ہوتی ہیں، جب دماغ ۴ سے ۷ ہرٹز کی رفتار سے تھرتھراتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ الفا میں ہے۔ الفا ویوز بڑی پراسرار ہوتی ہیں، جو تحقیق کرنے والوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہیں۔

(> 14 Hz)	Beta	Conscious mind
(7-14 Hz)	Alpha	
(4 - 7 Hz)	Theta	Subconscious mind
(0.5- 4 Hz)	Delta	Unconscious mind

کیا کبھی غسل لیتے ہوئے آپ کے ذہن میں جھماکا ہوا ہے؟

یا سونے سے پیشتر آپ کو اپنے دیرپا مسئلے کا حل دماغ میں آیا ہے؟

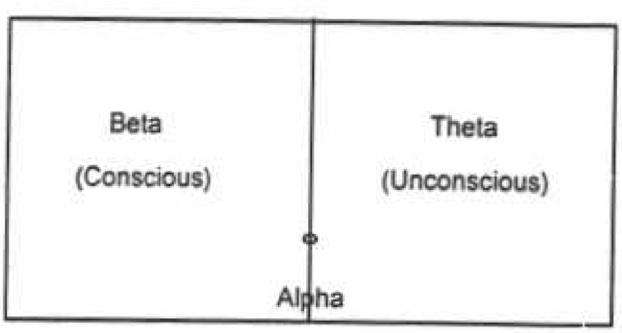
آپ غور کریں کہ یہ تخلیقی خیالات آپ کے ذہن میں اُس وقت آتے ہیں، جب آپ آرام کی کیفیت میں ہوتے

جب آپ الفا میں ہوتے ہیں تو آپ پرسکون اور خاموش ہوتے ہیں، آپ کا تخلیقی مادہ تیزی سے بہتا ہے۔ آپ یادداشت کا بہترین استعمال کر سکتے ہیں مثلاً کہ آپ نے چابیاں کہاں چھوڑیں۔ آپ تیزی سے کوئی بھی کام سیکھ سکتے یا کوئی بھی چیز یاد کر سکتے ہیں اور اپنے لاشعور کو پروگرام کرنے کا سب سے بہترین وقت یہی ہوتا ہے۔

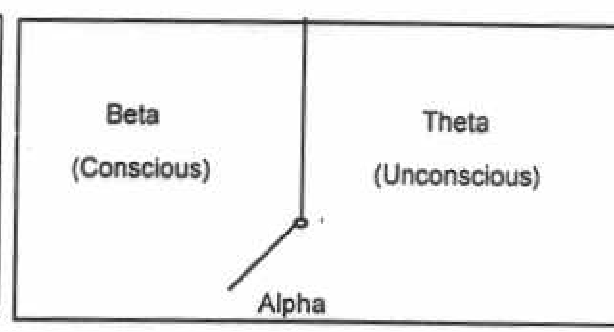
جیسا کہ اوپر خاکے میں دکھایا گیا ہے الفا لہروں کے علاوہ اور لہریں بیٹا، تھیٹا اور ڈیلٹا ہوتی ہیں۔

- جب آپ بیٹا میں ہوتے ہیں تو پوری طرح ہوش وحواس میں اور چاق وچوبند ہوتے ہیں
- جب آپ Theta میں ہوتے ہیں تو ہوش وحواس سے عاری اور ہلکی نیند میں خوابوں کی دنیا کی سیر کرتے ہیں
- اور Delta میں آپ گہری نیند سو رہے ہوتے ہیں، دنیا مافیہا کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔

ہر روز آپ کا دماغ بیٹا سے ڈیلٹا اور واپس ڈیلٹا سے بیٹا کے گرد گھومتا رہتا ہے اور اس کے دوران الفا اور تھیٹا بھی محسوس ہوتی ہیں۔ الفا لہریں شعور اور لاشعور کے درمیان ایک پُل ہیں۔ اس کی مثال دو کمروں سے بھی دی جا سکتی ہے جس کے درمیان ایک دروازہ ہے۔ جیسا کہ خاکہ (الف) میں دکھایا گیا ہے۔



خاکہ (الف)



خاکہ (ب)

آپ بیٹا یعنی شعوری کمرے میں ہیں، دروازہ بند ہے اور آپ کی لاشعور میں رسائی نہیں ہے۔
جب آپ Theta یعنی لاشعوری کمرے میں ہیں، دروازہ بند ہے اور شعور میں آپ کی کوئی رسائی نہیں، اسی لئے

لیکن جب آپ الفا کمرے میں ہیں اور دروازے میں کھڑے ہوئے ہیں تو آپ شعور میں ہیں خا کہ (ب) لیکن لاشعور میں بھی رسائی ہے۔ یہی بہترین وقت ہے لاشعور کو پروگرام کرنے کا اور یہی وجہ ہوتی ہے ذہنی جھما کا ہونے کی کہ آپ الفا میں ہوتے ہیں۔ اس کو ثابت بھی کیا جا سکتا ہے: ہر روز آپ خواب دیکھتے ہیں، سو کر اُٹھتے ہیں تو یاد نہیں رہتا کہ کیا دیکھا۔ ایک لمحہ ہوتا ہے جیسے ہی آپ سو کر اُٹھتے ہیں تو آپ الفا میں ہوتے ہیں، آپ کو یاد ہوتا ہے کہ آپ نے کیا دیکھا لیکن محض ایک مختصر لمحے کے لئے۔ جیسے ہی آپ جاگتے ہیں تو خواب ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ آپ بیٹا کمرے میں پہنچ جاتے ہیں۔

یہی سونے سے قبل اور اُٹھنے کے بعد کا ٹائم لاشعور کو پروگرام کرنے یا Affirmation /Visualization کرنے کا بہترین ٹائم ہوتا ہے۔ یہ اس لئے کہ آپ الفا میں ہوتے ہیں۔ الفا مراقبہ کرنے والے کے لئے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ کسی وقت بھی الفا میں داخل ہو جائے۔

لاشعور اور تحت الشعور کی تشریح:

ہمارے خیالات میں سے کچھ کا آسانی سے علم ہو جاتا ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ یہی کچھ دماغ میں ہے۔ پھر فرائڈ نے اس کا مطالعہ کیا اور نتیجہ اخذ کیا کہ جو کچھ دماغ میں ہے وہ نہیں ہے جس کا شعور ہوتا ہے۔ خواہ تمہارے دماغ میں کچھ ہو رہا ہو یا تم نے کچھ سنا ہو۔ سگمنڈ فرائڈ یا نفسیات کے لحاظ سے دماغ کے تین طبق یا لیول فرض کیے اور دماغ کو پانی میں بہتے ہوئے برف کے تودے (گلیشر) سے تشبیہ دی ہے۔

- برف کے تودے کی طرح، دماغ کا بھی صرف ایک حصہ شعور (Conscious) نظر آتا ہے۔
- اور کبھی پانی میں ڈوبا اور کبھی واضح لاشعور دماغ (Subconscious) ہے۔
- جبکہ پانی میں پوشیدہ رہنے والا برف کے تودے کا بڑا حصہ تحت الشعور دماغ (Unconscious) ہے۔

---

http://discover-your-mind.co.uk/faqs/r3b-subconscious-unconscious.htm

کیئے گئے کام ہوتے ہیں۔ شعور حقیقی طور پر ٹائم اور اسپیس کے قانون کے تحت کام کرتا ہے۔ ہم شعور سے واقف ہیں اور اس کو اپنے دماغ کے طور پر قبول کرتے ہیں۔ یہ ہماری پہچان ہے۔

لاشعور: لاشعور کے بارے میں علم کو نامکمل دبی ہوئی خواہشات کی تکمیل یا چھپے ہوئے خوف کو کارِ عظیم کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کچھ مواد جو کسی خاص وقت ہماری علیت میں نہیں ہے اور اُسے اپنے علم میں لایا جا سکتا ہے تو ایسے مواد (معلومات) کو لاشعور کہتے ہیں۔ اس میں وہ معلومات بھی شامل ہیں جو فی الوقت یاد نہیں لیکن انہیں یاد کیا جا سکتا ہے، جیسے کل کس سے ملے تھے یا کیا کھایا تھا؟ حالانکہ لاشعوری جزیات، شعور سے مختلف نہیں ہوتے۔ خیالات ایک کے بعد دوسرا آتے چلے جاتے ہیں۔

تحت الشعور: سائیکو انالیٹک [1] تھیوری میں تحت اشعور دماغ (یادداشت) کا وہ حصہ ہے، جہاں شعور کی رسائی نہیں ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ شعور کے علاوہ باقی تحت الشعور ہے۔ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے شعوری طبق تین ہیں۔ فرائڈ کے مطابق تحت الشعور، یادداشت کا وہ حصہ ہے جہاں پر معاشرتی طور پر نہ پسند کیئے جانے والے خیالات، خواہشات، دکھ بھری یادیں یا جذبات نفسیاتی طور پر الگ کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ خیالات منفی ہی ہوں۔ تحت الشعور ایسی طاقت ہے جو اپنی تاثیر سے پہچانا جاتا ہے اور خود کو علامات کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے۔ تحت الشعور کی معلومات فوری طور پر یا آسانی سے شعور میں نہیں ٹرانسفر کی جا سکتی ہیں۔ اس کے لئے ایک طریقہ کار کا سہارا لینا پڑتا ہے یا پھر اپنے خوابوں کا باریک بینی سے تجزیہ کرنا پڑتا ہے۔ اِس میں تکلیف دہ یادیں اور نامکمل خواہشات ہوتی ہیں۔

تحت اشعور کو انتہائی گہری یادداشت سمجھا جاتا ہے، جس سے ہر ایک واقف بھی نہیں ہوتا اس کے باوجود یہ شعوری عمل/حرکات کو متاثر کرتا ہے۔ Psychanalytic تحت الشعور تقریباً وہی ہے جیسا کہ لاشعور، اسی لئے فی زمانہ شخصی نشو و نما میں تحت الشعور اور لاشعور دونوں کو آپس میں ادل بدل بھی کر دیا جاتا ہے۔

---

[1] سائیکو اینالسز دماغ کی کارکردگی دیکھنے اور بعض دماغی امراض وخلل کا علاج کرنے کا ایک طریقہ کار ہے جو فرائیڈ نے ایجاد کیا تھا۔ یہ اس فرضیت پر کام کرتا ہے کہ یہ دماغی خلل، لاشعوری فطری طاقتوں کو شعور کے رد کرنے کی وجہ سے الجھنیں پیدا کرتا ہے۔

لاشعور کا قانون (جو آپکی صحت، دولت اور خوشی کا دھیان رکھتا ہے)

دنیا کا ایک قانون ہے، کامیابی کا قانون ہے، اسی طرح لاشعور کا بھی قانون ہے جو آپ کے اعتقاد اور یقین پر چلتا ہے۔ اس کے بارے میں کتابوں اور گرو حضرات نے بہت کچھ کہا ہے لیکن سب سے صحیح یہ ہے کہ تمہارا **دماغ جو کچھ قبول کر سکے اور اس پر یقین کرے تو وہی کچھ پا سکتا ہے۔**

کیا یہ درست ہے کہ جو کچھ دماغ یقین کرتا ہے وہ حاصل بھی کر سکتا ہے یا محض ایک جذباتی جھوٹ ہے؟
یہ سوال میں نے اپنے آپ سے پوچھا اور یہ بھی سوال سامنے رکھا کہ اگر میں بدقسمت ثابت ہوؤں یا ناکامیاب ہو جاؤں۔

اوپر دیئے گئے قول تمہارا **دماغ جو کچھ قبول کر سکے اور اس پر یقین کرے، وہی کچھ پا سکتا ہے**، کو ذرا صحیح طور پر ایسے بھی کہا جا سکتا ہے کہ جس کو تمہارا شعور قبول کرے اور جس پر لاشعور یقین کرے، وہ پایا جا سکتا ہے اور یہ آپ کی لاشعوری قوت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کا لاشعور ایک مقناطیس کی طرح ہے، وہ ہر اُس شئی کو کھینچتا ہے جو اعتقاد کے ساتھ منسلک ہو۔ عام فہم یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر آپ کے لاشعور میں کوئی اعتقاد ہے تو آپ کا لاشعور اسی کے حساب سے کام کریگا اور آپ کے گرد اُسی قماش کے لوگوں کو لاکھڑا کریگا اور ویسے ہی حالات پیدا کر دیگا۔ یہ کشش کا عالمی قانون ہے اور یہ اُسی وقت کام کرتا ہے جب آپ اس پر یقین رکھتے ہوں، بالکل قانونِ ثقل کی طرح۔ بس یہ قانون اس اصول پر کام کرتا ہے کہ **آپ اس پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں۔**

اب اگر آپ کا لاشعور اس پر یقین رکھتا ہے کہ زندگی کٹھن ہے تو یقیناً آپ کی زندگی مشکل ہوگی۔ حالات آپ کے سامنے ایسے لوگوں کو لائیں گے اور ایسے واقعات پیدا کریں گے جو آپ کی زندگی میں مشکلات پیدا کر دیں گے۔ اگر آپ کے لاشعور کا اعتقاد ہے کہ دولت کمانا مشکل ہے تو یقیناً آپ کے لئے دولت کمانا مشکل ہوگا۔ آپ کے سامنے ایسے منصوبے ہی آئیں گے جن سے آپ روزانہ کی دال روٹی ہی پوری کر سکتے ہیں۔

اب ذرا سا گھما کر مندرجہ بالا الفاظ دہراتا ہوں:
اگر آپ کی حالیہ زندگی کٹھن ہے تو اس لئے کہ آپ کا لاشعور اسے کٹھن سمجھتا ہے، اگر آپ کے دولت کمانے میں مشکلات

آ رہی ہیں تو محض اس لئے کہ آپ کا لاشعور اس کو مشکل سمجھتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ آپ اپنی دُکھوں بھری زندگی اور مالی مشکلات کے لئے لوگوں کو بُرا بھلا کہیں اور زمانے کو کوستے رہیں۔ تو سمجھ لیں کہ آپ کے لاشعور کا اعتقاد ہی زندگی کے حقائق تشکیل دیتا ہے۔

ہمارا شعور کسی خیال کو قبول کرتا ہے جبکہ لاشعور اس کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ بعض لوگ اس کو برعکس کرتے ہیں کہ شعوری طور پر اس کے نتائج چاہتے ہیں جو مشکلات و پریشانیاں پیدا کرتا ہے، شعوری دماغی قوت اور لاشعوری قوت استعمال کرنے کا یہی فرق ہے۔ لاشعور کی مطابقت کمپیوٹر کی ہارڈ ڈسک (Hard disc) سے دی جا سکتی ہے، جس میں لکھا یا پروگرام کیا ہوا کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا لیکن Monitor پر سب حقائق یا آپ کی زندگی واضح ہو جاتی ہے۔ مانیٹر پر ساری معلومات کہاں سے آتی ہیں؟ یہ ہارڈ ڈسک سے آتی ہیں، کیوں ہے نا سچ۔ پھر بتائیں کہ اگر کمپیوٹر اسکرین آپ کی اصلیت دکھا رہا ہے تو اسکرین پر آپ کی اصلیت کہاں سے آتی ہے؟ اوپر کی مطابقت سے یہ آپ کے لاشعور سے ہی آتی ہے۔

اب یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ آپ کی اصلیت یا زندگی جو گذر رہی ہے، درحقیقت آپ کے لاشعوری دماغی اعتقادات کا پرتو ہے۔ بہت سارے اپنی نوکریاں تبدیل کرتے رہتے ہیں لیکن جہاں بھی جاتے ہیں، ہر جگہ انہی مشکلات سے واسطہ پڑتا ہے۔ نہ جانے وہ کیوں نہیں سوچتے کہ خارجی معاملات کو تبدیل کرنے سے بہتر ہے کہ وہ اپنے اندرونی اعتقادات کو بدلیں۔ ایک بار وہ اپنے اندرونی اعتقادات کو تبدیل کر کے تو دیکھیں، باہر کے معمولات خود بخود تبدیل ہو جائیں گے، اچھے لوگ ملیں گے، نئی نوکریاں سامنے آئیں گی اور سامنے کی دنیا لاشعور کے اعتقادات کے مطابق تبدیل ہو جائے گی۔

ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ زندگی کی حقیقت وہ نہیں ہے جو آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کا اعتقاد ہے بلکہ آپ کے لاشعور کا اعتقاد ہے۔ آپ سوچتے رہیں کہ زندگی کٹھن ہے کیونکہ آپ نے کتابوں میں پڑھا ہے لیکن لاشعوری طور پر آپ متاثر نہیں ہوئے۔ تو اب یہ کیسے پتہ چلے کہ لاشعور کے اعتقادات کیا ہیں؟

جواب بہت آسان ہے، اپنی حالیہ زندگی کی حقیقت پر نظر ڈالیں۔

آپ کی حقیقت آپ کا آئینہ ہے، یہ آپ کے اندرونی اعتقادات منعکس کرتی ہے۔ اگر آپ ایک چال سے شعوری طور پر حالیہ حقیقت کو لاشعور کے اعتقادات کی Reprogramming کے لئے استعمال کریں تو مان لیں کہ آپ کی زندگی کبھی بھی ویسی ہی پریشان کن ہرگز نہیں ہوگی۔

لاشعور میں معاملات داخل ہونے کی مثال:

جب کسی کی بھی حق تلفی ہوتی ہے اور حالات اپنی مرضی کے مطابق نہیں چل سکتے تو شعوری دماغ ان باتوں کو لاشعور میں بھیج دیتا ہے مثلاً زید کے ساتھی پروموٹ ہو کر جنرل منیجر لگ گئے اور زید کی حق تلفی کی گئی اور اسے اس حد تک نظر انداز کیا گیا کہ وہ سروس سے ریٹائر ہو گیا اور انتہا یہ کہ رٹائرمنٹ کے بعد بھی پروموشن نہ دیا گیا، جس سے چند ٹکے مل جاتے اور آنسو پچھ جاتے۔ گورنمنٹ رولز کے مطابق ریٹائرمنٹ سے تین سال پیشتر ہوم اسٹیشن پر پوسٹنگ دیتے ہیں لیکن اسکو مزید تنگ کرنے کی خاطر رٹائرمنٹ سے ۵ ماہ قبل بارڈر پر بھیج دیا گیا۔ نیز یہ کہ اسکو دوبارہ دو سال کیلئے ملازمت پر بھی نہ رکھا جیسا کہ دوسروں کو سہولت دیتے ہیں اور نہ ہی اسکو سرکاری کار لیجانے کی اجازت دی.

ان معاملات کا شعور سے لاشعور میں انتقال کب ہوا، پتہ نہ چلا لیکن بار بار دہرائے جانے والے خواب مسلسل دکھائی دینے لگے، جس میں زید اپنے آپ کو بار بار جنرل منیجر کا چارج لیتے ہوئے دیکھتا یا پھر خود کو Re-Employed G.M. کے طور پر کام کرتے ہوئے دیکھتا۔

گو کہ قدرت کی طرف سے اس کے ساتھ زیادتی کرنے والوں کو سزا مل گئی، ایک شہر کے اندر ایکسیڈنٹ میں مارا گیا، دوسرے کو اپنی اونچی کرسی کھو کر ملک بدر ہونا پڑا اور تیسرا .O.S.D بنا کر کرسی سے الگ کر دیا گیا۔

لاشعور کو کیسے کنٹرول کیا جائے؟

شعور تو بہت اہم شئے ہے لیکن لاشعور بھی کم نہیں، جس کو اگر قابو میں کر لیا جائے تو قابلیت بہت بڑھ جاتی ہے۔

اس کو رام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ۱۲ نکات بڑے مفید ہیں:

۱- ہمیشہ اپنے لاشعور سے آگاہ رہو۔

جب آپ خود سے ہمکلام ہوتے ہیں تو وہ کیا کہتا ہے۔غور کریں آپ نے کیا کہا اور کیا جواب دیا۔

۳- شعور کو استعمال کرنے کی پریکٹس کریں

ایک کاغذ اور پینسل لیں اور ۵ سے ۱۰ منٹ تک جو بھی دماغ میں آتا ہے، لکھتے جائیں، رکیں نہیں اور یہ نہ سوچیں کہ بے ڈھب، الجھی ہوئی یا بے تکی باتیں ہیں۔ شروع میں یہ آپکے شعور کو راستہ دیگا پھر لاشعوری خیالات واضح ہونا شروع ہو جائیں گے۔ صبر کی ضرورت ہے، شروع میں لکھنا مشکل ہوگا پھر یہ آسان ہوتا جائے گا۔

۴- مراقبہ شروع کریں، یہ دماغ کو مرکوز کرتا ہے اور باقاعدگی سے پریکٹس کریں۔

۵- آرٹس میں دلچسپی پیدا کرو مثلاً فوٹوگرافی، ڈرائنگ، پینٹنگ اور مجسمہ سازی وغیرہ

۶- لاشعور کی نشو ونما پر دھیان دو۔

۷- لاشعور کے بارے میں معلمات حاصل کرو۔

۸- مثبت خود کلامی کی مشق کریں، جیسے کہ میں یہ کرسکتا ہوں، میں یہ جانتا ہوں تو کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

۹- اپنی کامیابی کا تصور کرو، یہ کامیاب ہونے میں مدد دیتا ہے۔

۱۰- سونے سے پہلے مطالعے کی عادت ڈالو۔

۱۱- اپنے خوابوں پر غور کرو

۱۲- اپنی چھٹی حس پر دھیان دو۔

لاشعور کو ضرر سے کیسے بچایا جائے (آزاد کیا جائے)

ہم ایک چھوٹی سی مشین خریدتے ہیں تو اُسے استعمال سے پیشتر اس کی ہدایات کی کتاب پڑھتے ہیں لیکن جب بات دماغ کی طرف آتی ہے تو ہم اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے کہ یہ پیچیدہ مشینری کیسے کام کرتی ہے۔ حقیقت یہ بھی ہے کہ ہمارا ایک نہیں تین دماغ ہیں اور جب ہم ان کے طریقہ کار کے متعلق معلومات حاصل کرلیں گے تو اپنی زندگی پر بھی عبور حاصل کرلیں گے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جن لوگوں نے ان تینوں دماغ کا صحیح استعمال کیا، انہوں نے

---

www.wikihow.com/control-your-subconscious-mind ۱ل

سب کچھ پالیا۔ یہ آئنسٹائن، ایڈیسن اور نپولین جیسے لوگ تھے جنہوں نے دنیا کو ایجادات دیں اور انگلیوں پر نچایا۔ آجکل کی مثال وہ بڑے بڑے دانشور اور مفکر ہیں جو دنیا میں اپنے حقوق بھی منوا رہے ہیں اور حکمرانی بھی کر رہے ہیں

یہ حقیقت ہے کہ آپ کے اندر کچھ بھی تخلیق کرنے کی قوت ہے اور اس طاقت کا منبع لاشعور دماغ ہے۔ شعور اور لاشعور کو سمجھانے کے لئے ہم جہاز کے کپتان اور ملاح کی مثال دے سکتے ہیں۔ شعور ایک کیپٹن ہے جو ہدایات دیتا ہے تو ملاح (لاشعور) اُس کو سن کر تعمیل بجالاتا ہے اور حقیقت کے روپ میں نتیجہ فراہم کر دیتا ہے۔ یہاں یہ بات واضح کر دینی چاہئے کہ ملاح اپنے طور پر کوئی کام نہیں سوچ سکتا۔ ہاں اگر کیپٹن کوئی احکام نہ دے سکے تو ملاح کو جو ہدایت یاد ہوگی، اس پر ہی عمل کرتے ہوئے حقیقت بنا کر پیش کر دیگا۔

ایک مالی اور کھیتی کی مثال بھی دی جاسکتی ہے۔

آپ مالی ہیں اور لاشعور ایک کھیتی ہے جو ہر چیز اُگانے کے قابل ہے، جو بیج ڈالو گے وہی پھل اُگ آئے گا۔ آپ کی عادت و سوچ کے مطابق بیج بوئے جاتے ہیں تو اگر آپ کو سیب (نتیجہ) چاہئے تو سیب کا ہی بیج (سبب، وجہ) بویا جاتا ہے، اسکو وجہ اور نتیجے کا قانون کہتے ہیں۔

اگر آپ خارجی کیفیات (نتیجہ) بدلنا چاہتے ہیں تو آپ کو وجہ بھی تبدیل کرنی ہوگی جو آپ کے خیالات ہیں۔ بدقسمتی سے لوگ کیفیات کو اُن پر کام کرتے ہوئے تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کو ماننے میں ناکامیاب ہو جاتے ہیں کہ سیب اب بھی سیب ہی ہے۔ خواہ وہ کتنا بھی محنت سے کام کریں، پھر بھی سیب کو نارنگی میں نہیں تبدیل کر سکتے۔ انہیں شروع سے دوبارہ نارنگی کا بیج بو کر ابتدا کرنی ہوگی۔ وجہ کو تبدیل کر دو، نتیجہ خود بخود تبدیل ہو جائے گا۔ اپنے خیالات کو تبدیل کر دو، حالات بدل جائیں گے

مشق : <u>اپنے خیالات اور الفاظ پر غور کرو</u>

- اپنے ذہن میں آنے والی منفی خیالات کو روک دو
- اگر کسی لمحے یہ دیکھو کہ تم فضول باتیں سوچ رہے ہو تو دماغ کو حکم دو "Cancel" اور وہ سوچنا شروع کر دو، جو تم چاہتے ہو

- اگر دیکھو کہ منفی خیالات/رجحانات ہیں تو اُنکو گذرنے دو اور انکا اچھا نتیجہ دماغ میں لاؤ
- خیالات الفاظ کو آشکارا کرتے ہیں اور الفاظ کام کو، کام عادت پیدا کرتے ہیں جبکہ عادت اخلاق میں تبدیل ہو جاتی ہے۔
- اپنے الفاظ کو منفی بیانات پر ختم مت کرو، عادت ڈالو کہ اِن کو اُلٹا کر کے مثبت کردو
- الفاظ، میں نہیں کرسکتا/میرے لئے ممکن نہیں، ہر گز مت کہو کیونکہ لاشعور تو صرف احکامات لیتا ہے

نیند - ایک عظیم نعمت :

ہر روز انسان اپنی زندگی میں رزق حاصل کرنے کے علاوہ اور بہت سے مشقتوں کو پورا کرنے کے لئے بے پناہ مشقتیں اٹھاتا ہے، جس کے بعد اُسے آرام کی ضرورت ہوتی ہے اور آرام نیند سے حاصل ہوتا ہے۔ سکون کی نیند کے بعد وہ تازہ دم ہو کر دوسرے دن کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے احسانات کی مد میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّهَارِ وَابۡتِغَآؤُكُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ط﴾ آیہ ۲۳ الروم ۳۰

ترجمہ: اور اسی کی نشانیوں میں سے تمہارا سونا لیٹنا ہے رات اور دن میں اور اسکی روزی کو تمہارا تلاش کرنا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں رات اور دن کے سونے کا نفسیاتی فرق بتاتے ہیں کہ انسان دن میں چاہے کتنا ہی سو لے، اس کا بدن اس وقت تک سکون وراحت محسوس نہ کرے گا جب تک وہ اللہ کے قانون کے مطابق نہ سوئے گا۔

﴿هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمُ الَّیۡلَ لِتَسۡكُنُوۡا فِیۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ط اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ﴾ آیہ ٦٧ یونس ۱۰

ترجمہ: اور وہ (اللہ) ایسا ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرسکو اور دن بھی اس طور بنایا کہ دیکھنے بھالنے کا ذریعہ ہے اسمیں دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو تدبر کیساتھ (ان مضامین کو) سنتے ہیں۔

نیند کے بارے میں ربِ کریم نے قرآن حکیم میں مزید ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ: اور وہی تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو زندہ ہونے کا وقت بنایا

اور پھر اس کی اہمیت کی وجہ سے سورہ النبا میں مکرر ارشاد فرمایا کہ:

﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتاً وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاساً وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشاً﴾ آیۃ ۹۔۱۱ النبأ ۷۸

ترجمہ: اور نیند کو تمہارے لئے (موجب) آرام بنایا اور رات کو پردہ بنایا اور دن کو معاش کا وقت بنایا

مندرجہ بالا آیات سے واضح ہوتا ہے کہ نیند ایک عطیہء خداوندی ہے اور بار بار ارشاد ربانی ہے کہ: نیند کو تمہارے لئے موجب آرام بنایا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک مرتبہ فرمانا ہی کافی ہے لیکن بار بار کہنے سے نیند کی اہمیت اور اس کے فوائد پر زور دینا اور اُس کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ نیند نہ صرف انسانی جسم کی تھکن اور کلفت کے لئے راحت و آرام ہے بلکہ نیند خوف اور دماغی تناؤ کا مداوا بھی ہے۔ نیند انسانوں کے لئے ایک دلچسپ شئ ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی مخلوق پر رحمت ہے۔ نیند کے ذریعے ہر انسان محنت، تھکاوٹ، مشقت و تکالیف سے آرام پاتا ہے۔ مسافر نیند سے سفر کی مشقت سے آرام پاتا ہے بیمار جب سو جاتا ہے تو راحت پاتا ہے۔ زندگی کے مصائب و تکالیف سے تمام لوگ آرام و سکون پاتے ہیں، جب تھک کر درماندہ ہو جاتے ہیں تو نیند سے سکون حاصل ہوتا ہے اور راحت محسوس کرتا ہے لیکن اس کے بارے میں ہم نے کبھی سوچا تک نہیں اور ایسے ہی خوابوں کے بارے میں، جہاں کبھی کوئی خوفناک آدمی آپ کا پیچھا کر رہا ہوتا ہے اور آپ دوڑ نہیں پا رہے ہوتے، تو کبھی حسین مرغزاروں کی سیر کر رہے ہوتے ہیں۔ نیند ہمارے لئے کیوں ضروری ہے؟ یا خواب کیونکر آتے ہیں؟ اس کے بارے میں معلوم ہونا اشد ضروری ہے، نیند کا حال اُن سے پوچھا جائے جو اس سے محروم ہیں۔ ہمارے سامنے ایسے بھی کیسز آئے ہیں جو برسوں اس نعمت سے محروم رہے یا اب بھی محروم ہیں۔ اُن کی کیفیات کیا ہوتی ہیں وہ معاشرے میں کیسے اپنا مقام کھو دیتے ہیں، اُن کی حالت دیوانوں کی سی ہو جاتی ہے۔ آواز کسی اور ذی روح کی لگتی ہے، یادداشت کام کرنا چھوڑ دیتی ہے اور جسم کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے۔ ان کا حال نہ سیانوں میں ہوتا ہے نہ دیوانوں میں۔

حال ہی میں میجر ہارون سے ملاقات ہوئی، جو ایک دماغی صدمے کے باعث نیند سے محروم ہو گئے اور ۲۵ سال تک سو نہ سکے۔ رات بھر سونے کی کوشش کرتے تو چند لمحوں کی غنودگی محسوس ہوتی لیکن نیند نہ آپاتی۔ اس دوران ان کی یادداشت بیحد متاثر ہوئی۔ ٹیلیفون آتا تو نہ ان کو معلوم کہ کس کا ٹیلیفون ہے اور نہ انہیں پتہ چلتا کہ کیا جواب

عزیزوں سے ملنے کا ہوش رہا اور نہ ہی افسران سے۔ مجبوراً نوکری چھوڑنی پڑی۔ یہ نیند جس کی ہمیں کوئی قدر نہیں، ہمارے لئے کتنی اہم ہے اس وقت پتہ چلتا ہے جب اس سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہ تجربہ تو سب کو ہوگا کہ بعض اوقات جب کبھی رات کو نیند نہیں آتی تو کروٹیں بدلتے رہتے ہیں اور ہزاروں کوششوں کے باوجود سو نہیں سکتے، نتیجتاً صبح کو آفس سے بھی چھٹی کرنی پڑتی ہے اور دن بھر کے کام ملتوی کرنے پڑتے ہیں۔

نیند، ایک حرکی قوت کا عمل ہے لیکن ستم ظریفی یہ کہ سنہ ۱۹۵۰ تک لوگ اس کو روزمرہ زندگی کا مجہول، بیکار اور بے حس و حرکت جز سمجھتے تھے جبکہ نیند تھکے ہوئے جسم کے لئے ایک سہارا ہے، جو جسم کی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کرتی ہے اور جس سے دن بھر کی کھوئی ہوئی توانائی واپس آجاتی ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ نیند کے دوران ہمارا دماغ متحرک ہو جاتا ہے، سونے والا اپنے اردگرد کے ماحول سے بیگانہ ہو جاتا ہے اور یہ کہ نیند ہماری روزمرہ مصروفیات، جسمانی و دماغی صحت پر اثرانداز ہوتی ہے اور اللہ تعالی نے نیند ایسی گہری عطا فرمائی ہے کہ سوتے ہوئے شخص اور مرے ہوئے شخص میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اللہ تعالی قبض کرتا ہے ان جانوں کو جن کا وقتِ موت آگیا ہے اور اُن جانوں کو بھی جن کو موت نہیں آئی، ان کے سونے کے وقت یعنی ایک حیثیت حیاۃ کی باقی رہ جاتی ہے مگر ادراک نہیں رہتا جبکہ موت کی صورت میں نہ ادراک رہتا ہے نہ حیاۃ۔ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ أَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا...... ﴾ آیۃ ۴۲ الزمر ۳۹

ترجمہ: اللہ ہی تو قبض کرتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور ان جانوں کو بھی کہ جن کی موت نہیں آئی ان کے سونے کے وقت۔

﴿ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَ يَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰى أَجَلٌ مُّسَمًّى ج ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ...... ﴾ سورۃ انعام، آیۃ ۶۰

ترجمہ: وہ وہی (خدا) ہے جو تمہیں رات کو (سونے کی حالت میں) تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس سے خبر رکھتا ہے پھر تمہیں دن کو اٹھا کر کھڑا کرتا ہے، تا کہ وہ میعاد جو (اس کے علم میں) معین ہے پوری کی جائے پھر (تو آخر) تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

موت اور نیند کے وقت قبض روح میں فرق:

تَوَفِّیْ کے لفظی معنی لے لینے اور قبض کر لینے کے ہیں۔ [۱] اس آیت میں اللہ تعالی بتاتا ہے کہ جانداروں کی

---

[۱] تفسیر معارف القرآن مولانا محمد شفیع ج ۷، ص ۵۶۲

دیکھتا اور محسوس کرتا ہے کہ نیند کے وقت اسکی روح قبض ہو جاتی ہے اور پھر واپس مل جاتی ہے۔ آخر کار ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ بالکل قبض ہو جائے گی اور واپس نہ ملے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک طرف تو نیند میں روحیں قبض کر کے واپس کر دیتا ہے اور دوسرے اس نیند کو خوابوں سے مزین کر کے خوبصورت بھی بنا دیتا ہے۔

حضرت علیؓ کے قول کے مطابق سونے کے وقت انسان کی روح اس کے بدن سے نکل جاتی ہمگر ایک شعاع روح کی بدن میں رہتی ہے جس سے وہ زندہ رہتا ہیا ور اسی رابطہ شعاعی سے وہ خواب دیکھتا ہے۔ پھر یہ خواب اگر روح کے عالم مثال کی طرف متوجہ رہنے کی حالت میں دیکھا گیا تو وہ سچا خواب ہوتا ہے اور اگر اس طرف سے بدن کی طرف واپسی کی حالت میں دیکھا گیا تو اس میں شیطانی تصرفات ہو جاتے ہیں، وہ رؤیائے صادقہ نہیں رہتا۔ اور فرمایا کہ نیند کی حالت میں جو روحِ انسانی اس کے بدن سے نکلتی ہیتو بیداری کے وقت آنکھ جھپکنے سے بھی کم مقدار وقت میں بدن میں واپس آجاتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسانی جسم میں ۳۶۰ رگیں ہوتی ہیں، جن میں سے ۱۸۰ متحرک اور ۱۸۰ ساکن ہوتی ہیں، اگر متحرک رگوں میں سے کوئی ایک ساکن ہو جائے یا ساکن رگوں میں سے کوئی ایک متحرک ہو جائے تو اس کو نیند نہیں آئے گی، اس لئے سونے سے پیشتر ۳۶۰ مرتبہ الحمد للہ رب العٰلمین کثیراً علٰی کل حال پڑھ لینا چاہئے۔ نیند، اللہ تعالیٰ کی رعایت و کرم اوراس کا اپنے بندوں پر احسان ہے۔

خواب، نیند کے بعد دوسری نعمت

جب ہم نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک اور نعمت سے نوازتا ہے اور وہ ہے خوابوں کی نعمت۔ ارواح ملاءِ اعلیٰ میں جمع ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ تم پر خوابوں کا احسان فرماتا ہے، جس سے دل خوش ہو جاتا ہے، سینہ کھل جاتا ہے اور دل اطمینان پا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے یہ ایک نعمت ہے، اُس کے فضل میں سے ایک فضل ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے۔

خواب اسی سے متعلق ہوتے ہیں جو دیکھنے والے کے دل میں ہوتا ہے، تو جس کا مقصد دنیا ہوتا ہے یا جس سے وہ محبت کرتا ہے یا وطن جس کی طرف اشتیاق اور رغبت رکھتا ہو، ہر کوئی وہی دیکھتا ہے جو اس کے دل میں ہوتا ہے۔

نیند اور دماغ :

خواہ ہم جاگتے ہوں یا سوتے ایک کیمیائی مادہ نیورو ٹرانسمیٹر (Neuro-trnsmitter) دماغ سے اعصابی نظام (Neurons) کو پیغامات دیتا رہتا ہے اور یہی نیورانز دماغ اور حرام مغز کا رابطہ رکھتے ہیں،

ان میں Serotonin پیدا ہوتے ہیں جو دماغ کے حصوں کو جاگنے کے دوران چست رکھتے ہیں۔ اور دوسرے نیورانز جو مغز کے نچلی تہہ میں ہوتے ہیں، ہمارے سونے کے دوران پیغامات بھیجتے رہتے ہیں اور جب یہ نیورانز پیغامات بھیجنا بند کردیتے ہیں تو ہم جاگ جاتے ہیں۔ یہ کیمیائی مادہ جو Adenosine کہلاتا ہے، ہمارے جاگنے کے دوران خون میں پیدا ہوتا ہے اور غنودگی پیدا کرتا ہے لیکن جب ہم سوتے ہیں تو یہ خودبخود ختم یا حل ہوجاتا ہے۔ اگر ہم ایک سوتے ہوئے شخص کے ماتھے پر لگادیں تو اُس شخص کے دماغ کی لہریں ریکارڈ کرسکتے ہیں۔ جاگتے یا آرام کرتے ہوئے شخص سے الفا (Alpha) لہریں پیدا ہوتی ہیں، جن کی رفتار ۱۰ سائیکل فی سیکنڈ ہوتی ہے جبکہ ایک چاق و چوبند شخص سے بیٹا (Beta) لہریں پیدا ہوتی ہیں جو تقریباً دگنی رفتار کی ہوتی ہیں۔

سونے کے دوران تھیٹا (Theta) اور ڈیلٹا (Delta) لہریں حاوی ہوجاتیں ہیں۔ تھیٹا لہروں کی فریکونسی ۳٫۵ سے ۷ سائیکل اور ڈیلٹا لہریں ۳٫۵ سائیکل فی سیکنڈ سے بھی کم ہوتی ہیں۔ جیسے ہی ہم سوتے ہیں اور ہماری نیند گہری ہوتی ہے، دماغ کی لہریں آہستہ ہوجاتی ہیں۔ جتنی دماغی لہریں آہستہ ہونگی، اتنی ہی نیند گہری ہوگی۔ کسی شخص کو ڈیلٹا لہروں کے درمیان جگانا کافی مشکل ہوتا ہے۔

نیند کے پانچ مراحل:

ہم سونے کے دوران **نیند کے پانچ مراحل** سے گذرتے ہیں جنہیں مرحلہ ۱، ۲، ۳، ۴ اور ریم REM کہتے ہیں۔ یہ مراحل باری باری گذرتے ہوئے **REM (Rapid Eye Movement)** تک جاتے ہیں اور پھر مرحلہ اوّل سے شروع ہوتے ہیں۔ اس ایک مکمل چکر کا دورانیہ تقریباً ۹۰ تا ۱۰۰ منٹ ہوتا ہے۔ مرحلہ۲ تقریباً ۵۰ فیصد ٹائم کا، ریم ۲۰ فیصد اور باقی مراحل ۱، ۳، ۴ صرف ۳۰ فیصد وقت کے ہوتے ہیں۔

زیادہ تر لوگ رات بھر میں ۳ سے ۵ وقفے REM نیند کے گذارتے ہیں اور اس دوران میں دماغی لہریں بیداری کے لئے تیز ہو جاتی ہیں۔ اگر ریم نیند کے دوران کسی شخص کا مطالعہ کیا جائے تو دیکھیں گے کہ اس کی آنکھوں کی پتلیاں تیزی سے آگے پیچھے گردش کر رہی ہیں اور چہرے کے عضلات سخت ہو رہے ہیں۔

نیند کا پہلا مرحلہ:

پہلا مرحلہ ہلکی نیند پر منحصر ہوتا ہے جس کے دوران کبھی جاگتے ہیں کبھی سوتے ہیں۔ یہ کچی نیند ہوتی ہے جس کے دوران ہلکی سی آواز سے اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے دوران ہماری آنکھوں کی ہلکی اور قوئ مضمحل ہوتے ہیں۔ اس نیند کے مرحلے کے دوران اٹھائے جانے والوں کو خوابوں کے کچھ شکستہ عکس یاد ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ پٹھوں میں کھچاؤ محسوس کرتے ہیں جبکہ کچھ اپنے آپ کو گرتا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ یہ سب حرکات ایسے ہی ہوتی ہیں جیسے کہ چھلانگ شروع کرتے ہوئے احساس ہوتا ہے۔ اس مرحلے کے دوران دماغی لہروں کی فریکونسی چار سے آٹھ سائیکلز فی سیکنڈ ہوتی ہے اور ان کو الفا (Alpha) لہریں کہتے ہیں۔

نیند کا دوسرا مرحلہ:

نیند کے دوسرے مرحلے میں آنکھوں کی حرکت رُک جاتی ہے اور دماغی برقی لہریں جو ہلکی ہو جاتی ہیں لیکن وقفوں سے تیز لہروں کے جھونکے آتے ہیں، انکو الیکٹروڈ کی مدد سے ناپا جا سکتا ہے۔ اس کے دوران دماغی لہروں کی فریکونسی آٹھ سے پندرہ سائیکلز فی سیکنڈ ہوتی ہے اور اس کو تھیٹا (Theta) نیند کہتے ہیں، یہ وقفہ بھی چند منٹ کا ہوتا ہے۔

نیند کا تیسرا مرحلہ:

جبکہ تیسرے مرحلے میں دماغی لہریں انتہائی آہستہ ہوتی ہیں اور ان کی فریکونسی تھیٹا لہروں سے بھی کم یعنی محض دو سے چار سائیکلز تک ہوتی ہے، ان کو ڈیلٹا (Delta) یا گہری نیند کہتے ہیں اور یہ قدرے چھوٹی اور تیز لہروں سے بکھر جاتی ہیں۔ دماغی لہروں کا ۲۰ سے ۵۰ فیصد یہ ڈیلٹا لہریں ہوتی ہیں۔

نیند کا چوتھا مرحلہ:

نیند کے چوتھے مرحلے میں دماغ صرف اور صرف ڈیلٹا لہریں ہی پیدا کرتا ہے۔ مرحلے ۳ اور ۴ کے دوران کسی کو جگانا بہت مشکل ہوتا ہے اور جاگنے کے کافی دیر تک یہ اپنے حواس میں نہیں ہوتے۔ اسی گہری نیند کے دوران ہی چھوٹے بچے پیشاب کر دیتے ہیں اور بعض نیند میں چلتے ہیں۔ اس مرحلے میں فریکونسی اور کم ہو جاتی ہے جو ۰.۵ سے ۲ لہریں فی سیکنڈ ہوتی ہے۔ کل لہروں کا ۵۰ فیصد یہی لہریں ہوتی ہیں اور بقایا تھیٹا لہریں ہوتی ہیں۔ ریم نیند سے قبل یہ آخری اور گہری نیند کا مرحلہ ہوتا ہے، یہاں پر نیند تبدیل ہوتی ہے اور ریم نیند شروع ہو جاتی ہے۔

نیند کا پانچواں مرحلہ (REM):

نیند کے اس مرحلے، آنکھوں کی تیز گردش (REM) کے دوران سانس تیز، ناہموار اور مختصر ہو جاتی ہے، آنکھوں کی پتلیاں اِدھر اُدھر حرکت کرتی ہیں، اعصاب ساکت، فالجزدہ سے ہو جاتے ہیں، دل کی دھڑکن تیز اور فشار خون بلند ہو جاتا ہے۔ ریم کا پہلا دورانیہ سونے کے ۷۰ سے ۹۰ منٹ کے دوران ہوتا ہے، جبکہ نیند کا ایک چکر ۹۰ سے ۱۱۰ منٹ کا ہوتا ہے۔ ہر رات نیند کے شروع کے چکر میں ریم کا وقفہ کم اور گہری نیند کا طویل ہوتا ہے، جیسے جیسے رات گذرتی جاتی ہے ریم کا وقفہ بڑھتا اور گہری نیند کا کم ہوتا جاتا ہے۔ حتی کہ صبح کے قریب لوگ صرف نیند کے مرحلے ۱، ۲ اور ریم میں سوتے ہیں۔ ریم نیند کی فریکونسی ۱۲ لہریں فی سیکنڈ سے زیادہ ہوتی ہے، الیمیں اور جاگنے کے وقت دماغ بہت مصروف ہوتا ہے، دل کی دھڑکن تیز اور سانس مختصر اور تیز ہو جاتی ہے، نیز سب واضح خواب اسی مرحلے کے دوران دکھائی دیتے ہیں۔ ریم کے علاوہ دوسرے مراحل NON-REM کہلاتے ہیں۔

سونے کے چند منٹ بعد اٹھائے جانے والے اصحاب کو سونے سے قبل کا کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ یہ نیند سے متعلق یادداشت خراب ہونے کی بیماری Amnesia ہی کی ایک قسم ہے کہ ٹیلیفون کال یا کی گئی کوئی بات بھی یاد نہیں رہتی، یہاں تک کہ گھڑی کا الارم بھی یاد نہیں رہتا جس کو بند کرنے کے بعد ہم سو جاتے ہیں۔

سونے اور جاگنے کا عمل دو مختلف دماغی ٹرانسمیٹرز کے ذریعے عمل میں آتا ہے، خوراک اور ادویات ان سگنلز

ان پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کئی کی طرز کے مشروبات، کچھ ادویات ہماری دماغی صلاحیتوں کو وقتی طور پر تو تیز کرتے ہیں لیکن بے خوابی پیدا کرتے ہیں۔ کچھ ڈپریشن دور کرنے والی ادویات تو ریم نیند کو کم کرتی ہیں۔ چین اسموکرز عموماً بہت کم سوتے ہیں جسمیں ریم نیند کم ہی ہوتی ہے، وہ عموماً ۳ یا ۴ گھنٹے کے بعد ہی نیکوٹین کے اخراج کے باعث اُٹھ جاتے ہیں۔ کچھ لوگ نیند کے لئے شراب کا سہارا لیتے ہیں، شراب سے ہلکی نیند تو آ جاتی ہے لیکن گہری نیند اور ریم نیند (جس کے دوران خواب دیکھتے ہیں) غائب ہو جاتی ہیں۔

جو لوگ بیہوشی یا کوما میں ہوتے ہیں ان کو عموماً سونے میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان صورتوں میں ان کو جگایا نہیں جا سکتا اور دوسرے ان لوگوں میں وہ دماغی لہریں پیدا نہیں ہوتی ہیں، جو ایک عام سونے والے میں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ ان کی دماغی لہریں نہایت کمزور اور نہ ہونے کے مترادف ہوتی ہیں۔

ہمیں کتنی نیند درکار ہے:

ہر ایک کو کتنی نیند درکار ہے اس کا انحصار مختلف عناصر بشمول عمر پر ہے، شیر خوار بچوں کو ۱۶ گھنٹے، بڑی عمر کے بچوں کو ۹ گھنٹے اور بالغ افراد کو ۷ سے ۸ گھنٹے نیند درکار ہوتی ہے۔ جبکہ بعض افراد کے لئے محض ۵ گھنٹے کافی ہوتے ہیں اور بعض ۱۰ گھنٹے نیند چاہتے ہیں۔ عورتوں کو زچگی کے ابتدائی تین ماہ میں کچھ گھنٹے زیادہ نیند درکار ہوتی ہے۔ اگر گزشتہ ایام میں نیند پوری نہ ہوئی ہو تو عام ایام سے زیادہ نیند درکار ہوتی ہے۔ کم نیند سونا ایسے ہی ہے جیسے بنک کے سے اکاؤنٹ سے جمع شدہ رقم سے زیادہ نکلوانا، جو سود کے ساتھ لوٹانی پڑتی ہے۔ برخلاف اس کے ائمہ اسلام کے مطابق رات کو بہت زیادہ سونا، ایسے عمل کو کھو دیتا ہے جس کی تلافی دن میں نہیں ہو سکتی اور بہت زیادہ نیند اور خوراک نفس کو فاسد و تباہ کر دیتی ہے اور نقصان کا سبب بن جاتی ہے۔ کسی شخص کے لئے نیند کا دورانیہ وہی ہے جسے وہ خود محسوس کرے کہ میری ضرورت اتنی ہے۔ ایک قول کے مطابق نیند کتنی بُری شئی ہے جو قلیل زندگی کو کم کر دیتی ہے اور کثیر اجر و ثواب کو ختم کر دیتی ہے۔

عمر کے ساتھ لوگ ہلکی اور مختصر وقفوں کے ساتھ نیند لیتے ہیں حالانکہ ان کو اتنی ہی نیند درکار ہوتی ہے جیسی جوانی

میں بیتے رہے۔ ۶۵ سال سے زیادہ لے آدھے اشخاص بار بار سونے کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور گہری نیند سے مکمل طور پر محروم ہوتے ہیں یا اُن کو نیند کبھی کبھار ہی آتی ہے۔ یہ عمر کا مسئلہ بھی ہوتا ہے اور طبی مسئلہ بھی۔ ماہرین طب کہتے ہیں کہ اگر دن کے ٹائم اونگھ آتی ہے، خواہ آپ کے ناپسندیدہ کام کے دوران یا آپ لیٹتے ہی سو جاتے ہیں، تو آپ کی نیند پوری نہیں ہوئی۔

علم طب سے پتہ چلتا ہے کہ نیند سے محرومی خطرناک ہوتی ہے۔ نیند سے محروم لوگوں کا جب ڈرائیونگ یا ایسا کوئی ٹیسٹ لیا گیا، جس میں ہاتھوں اور آنکھوں کا کام تھا تو اُن کی کارکردگی نہایت خراب، شرابی لوگوں کی سی تھی۔ نیند کی کمی شراب کے سے اثرات پیدا کرتی ہے، اسی لئے ڈرائیوروں کی تھکن کی وجہ سے ہر سال ہزاروں حوادث اور سینکڑوں جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ دماغی کارکردگی میں اونگھ آخری اشارہ ہے، جس کے بعد نیند آ جاتی ہے اور تباہی و بربادی مقدر بن جاتی ہے۔ چائے کافی وغیرہ نیند کی محرومی پر حاوی نہیں ہو سکتے ۔ امریکہ کی نیشنل سلیپ فاؤنڈیشن کے مطابق اگر آپ کو اپنی آنکھوں کو فوکس رکھنے میں دشواری ہو رہی ہے یا جمائیاں آ رہی ہیں یا آپ کو پچھلی دو تین میل کی ڈرائیونگ یاد نہیں تو یقیناً آپ نیند میں مدہوش ہو رہے ہیں اور ڈرائیونگ آپ کے لئے محفوظ نہیں۔

نیند ہمارے لئے کیا کرتی ہے:

حالانکہ سائنسدان ابتک یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ نیند انسانوں کے لئے کیوں ضروری ہے لیکن جانوروں پر تجربات بتاتے ہیں کہ نیند زندگی کی بقا کے لئے اہم ہے۔ مثلاً چوہوں کی عمر دو سے تین سال تک ہوتی ہے لیکن تجربات کے دوران جب چوہوں کو REM نیند سے روکا گیا تو وہ تقریباً پانچ ہفتے اور جنہیں نیند کے سب مدارج سے روکا گیا وہ محض تین ہفتے زندہ رہ سکے۔ نیز نیند سے محروم چوہوں کے جسم کا درجہ حرارت گر گیا اور اُن کی دُم اور پنجوں پر زخم بھی ہو گئے۔ نیند سے محرومی متعدی امراض کے دفاعی نظام کو کمزور کرتی ہے اور ہمارے دماغی عمل کو بھی متاثر کرتی ہے۔

کم نیند کی وجہ سے مدہوشی سی طاری رہتی ہے اور دن کے کام سرانجام نہیں دیئے جا سکتے، اور یہ کہ نیند ہمارے

حساب کتاب کے عمل کو ناقص کرتی ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نیند، دماغ کو جسم سے دماغی رابطے رکھنے میں معاون ہوتی ہے ورنہ جسمانی افعال میں خلل واقع ہو سکتا ہے۔ گہری نیند بچوں اور نوجوانوں میں افزائش کا مادہ (Growth Hormones) پیدا کرتی ہے، جو بیحد اہمیت کا حامل ہے۔

پتلیوں کی تیز حرکت والی نینداور خواب (REM)

ہم ہر رات نیند میں دو گھنٹے سے زیادہ خوابوں میں گذارتے ہیں۔ سائنسدان اس کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے کہ ہم خواب کیوں یا کیسے دیکھتے ہیں۔ البتہ سیگمنڈ فرائڈ جس نے سیکالوجی میں کافی کام کیا، کے مطابق خواب لاشعور میں دفن خواہشات کا سیفٹی والو ہے۔ سنہ ۱۹۵۳ کے بعد نیند اور خوابوں پر کافی تحقیق ہوئی ہے اس کی ابتدا نومولود کی REM نیند سے کی گئی اور محققین سے بتایا کہ ناممکنات جنہیں ہم خواب کہتے ہیں، ہم تیز پتلیوں کی حرکت والی نیند میں دیکھتے ہیں۔ اور اس نیند کی ابتدا دماغ کے نچلے حصے PONS کے ایک سگنل سے ہوتی ہے۔ یہ سگنلز دماغ کے تھیلامس کی طرف سفر کرتے ہیں جو ان کو سیریبرل کورٹیکس (دماغ کا بیرونی حصے) کی طرف بھیج دیتا ہے، جو سیکھنے، سوچنے اور معلومات کو ترتیب دیتا ہے۔ PONS ایک اور سگنل ریڑھ کی ہڈی کی طرف بھیج دیتا ہے کہ neurons کو روک دیا جائے جس کی وجہ سے جسم عارضی مفلوج ہو جاتا ہے اور خواب کی حرکات پر حرکت نہیں کرتا۔ اگر اس عمل میں کوئی شئے مزاہم ہوتی ہے تو خواب دیکھنے والا حرکات کرنے لگتا ہے جو بڑی خطرناک ہو جاتی ہے مثال کے طور پر خواب میں ایک گیند کو پکڑنے کی کوشش میں کسی الماری، دیوار سے ٹکرانا یا دوسرے سوتے ہوئے شخص کو کچلنا بھی ہو سکتا ہے، یہ ایک بیماری ہوتی ہے جسکا علاج کیا جاتا ہے۔

تیز پتلیوں کی حرکت والی نیند ایک رات میں تین سے پانچ بار وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اس دوران دماغی لہریں جاگنے کی حد تک بڑھ جاتی ہیں۔ اس دوران میں آنکھوں کی پتلیاں تیزی سے آگے پیچھے حرکت کرتی ہیں۔ ریم یا پتلیوں کی تیز حرکت والی نیند میں خواب نظر آتے ہیں، اگر کسی شخص کو ریم نیند کے دوران جگایا جائے تو اس کو خواب روز روشن کی طرح یاد ہوگا اور اگر NON-REM نیند کے دوران جگایا تو وہ خواب دیکھ ہی نہیں رہا ہوگا یا پھر یاد ہی نہیں رہیگا۔ کسی شخص کے لئے ریم اور نان ریم دونوں کا ہونا، اچھی نیند کے لئے ضروری ہے۔ ایک نارمل آدمی

دورانیہ ۵ منٹ سے لیکر ۳۰ منٹ تک ہوتا ہے۔ دوائیں اچھی نیند کی راہ میں حائل ہوتی ہیں، بہت سی خواب آور ادویات نیند کا طرز ہی بگاڑ دیتی ہیں اور ریم نیند کو بھی متاثر کرتی ہیں۔

گم گشتہ نیند اور ہم:

ہم کیوں سوتے ہیں، اس پر غور کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ اگر نیند پوری نہ ہو تو کیا ہوتا ہے:

- اگر ایک مکمل رات جاگتے ہوئے گذار دی ہے تو یہ کوئی خطرناک بات نہیں ہوئی، دوسرے دن اس کی کمی پوری کی جا سکتی ہے، البتہ یا تو کام کی رفتار سست رہے گی یا کام بالکل ہی نہیں کیا جا سکے گا۔
- اگر کوئی شخص دو راتیں جاگ کر گذار دے تو اُس کی حالت ابتر ہوتی ہے، کسی توجہ طلب کام کو نہیں کر سکتا، اسکے قدم لڑکھڑاتے ہیں اور غلطیاں بڑھ جاتی ہیں۔
- اور تین راتوں کے بعد تو فریب نظر ہونے لگتا ہے، کوئی بات صحیح نہیں سوچ سکتا اور اگر زیادہ رت جگا کرایا جائے تو حقیقت سے رابطہ منقطع ہو سکتا ہے۔ چوہوں کو متواتر جگانے کے تجربات شاہد ہیں کہ وہ مر گئے۔

ایک شخص جو رات کو متواتر کم سوتا ہے، کچھ عرصے کے بعد مندرجہ بالا میں سے کسی مشکل کا شکار ہو سکتا ہے۔
دو اور باتیں بھی ہیں جو سونے کے دوران عمل میں آتی ہیں: ایک تو بچوں میں نشو و نما کے ہارمونز کی افزائش ہوتی ہے اور دوسرے نیند کے دوران متعدی امراض سے بچاؤ کرنے والے کیمیکل کی افزائش ہوتی ہے۔ کم سونے کی صورت میں متعدی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی اور بچوں کی افزائش پر بُرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

ہمیں نیند کیوں چاہیے؟

لیکن سوال یہ ہے کہ ہمیں نیند کیوں چاہیے؟ دراصل حقیقت کوئی نہیں جانتا لیکن مختلف توجیہات میں یہ بھی شامل ہے کہ:

- نیند جسم کی عضلاتی اور ریشوں کی ٹوٹ پھوٹ صحیح کرتی اور مردہ سیل (deadcells) کو تبدیل کرتی ہے
- نیند ہماری خوراک کی ضرورت کو کم کرتی ہے، ہم تین دفعہ کھانا کھاتے ہیں اگر رات کو بھی کام کرتے تو چار یا پانچ بار کھانا کھانا پڑتا۔

ضرورت ہے۔ دماغ میں ایک کیمیائی مادہ Adenosine ہوتا ہے جو جاگنے کی صورت میں بڑھ جاتا ہے اور سونے کی حالت میں کم ہو جاتا ہے۔ یہ دماغی سیلز کی حالت(Brain cells activity) بتاتا ہے۔ مختصر یہ کہ ایک بھرپور نیند کے بعد ہر چیز اچھی لگتی ہے اور دماغ و جسم نئے دن کے کام کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

خواب اور اچھی نیند کی عادات:

دماغ ایک اچانک برقی رو کی وجہ سے خواب تشکیل دیتا ہے اور یہ برقی رو ہر ۹۰ منٹ کے بعد ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اس برقی رو کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری نیند اچھی ہو۔ ویسے بھی آنے والے کل کی کارکردگی کے لئے آج کی تھکان اتارنا اور نئی توانائی کا ذخیرہ کرنا لازمی ہے۔ اور یہ کام نیند خوب کرتی ہے، یہ ہمارے بکھرے ہوئے خلیوں، تنے ہوئے اعصاب اور تھکے ہوئے اعضاء کو ایک توانائی دیتی ہے اور ان کو بحال کرتی ہے۔

جب نیند کے وقت کی پابندی کی جائے گی، اس کے لئے صحیح ماحول فراہم کیا جائے اور ضرورت کے مطابق نیند لی جائے گی، تب ہی اس کے پانچوں مرحلے (stages) ٹھیک چلیں گے اور صحیح وقفے سے برقی رو پیدا ہوگی اور سہانے خواب دکھائی دیں گے۔ تجربات سے یہ تو ثابت ہوگیا ہے کہ اگر خواب سہانے ہونگے تو جسمانی تھکن دور ہوگی ورنہ خواب پریشاں کی وجہ سے سانسیں بے ترتیب ہونگی اور دل کی دھڑکنیں بڑھیں گی۔

جس طرح گاڑی میں پیٹرول اور ٹائروں کی ہوا ضروری ہے ایسے ہی ہمارے جسم کی گاڑی کے لئے اچھی نیند اور خواب ضروری ہیں، دونوں میں سے کسی کی بھی کمی انجن (دماغ) پر اثر انداز ہوتی ہے اور کارکردگی متاثر ہوتی ہے

نیند اور نظام دورانِ خون:

پرسکون نیند انسانی جسم میں دورانِ خون کے نظام کو فعال رکھتی ہے، خون کو صاف کرتی اور خون کے دباؤ کو نارمل رکھتی ہے۔ ہمارے جسم میں دورانِ خون کا دارومدار اس بات پر ہے کہ اس کی گردش سارے جسم میں یکساں رہے۔ خون دل کے دائیں جانب سے شریانوں کے ذریعے پھیپھڑوں میں داخل ہوتا ہے اور وہاں سے آکسیجن جذب کرکے پھیپھڑوں کی وریدوں کے ذریعے دل کے بائیں جانب داخل ہوتا ہے تاکہ پمپ ہو کر جسم میں گردش

جاری رکھتا ہے۔ پُر سکون نیند انسانی جسم میں دوران خون کے اس نظام کو فعال رکھتے ہوئے، خون کو فاسد مادوں سے پاک کر کے اسے تازہ اور صاف بناتی ہے اور نیند خون کے دباؤ کو نارمل رکھتی ہے۔

اگر نیند پر سکون نہ ہو یا سانس لینے میں کوئی رکاوٹ ہو تو دورانِ خون کا نظام متاثر ہوتا ہے۔ دل کو زیادہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ایسے ہی مواقع پر ڈراؤنے خواب دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن کمرہ ہوادار ہے اور کمبل مکمل نہیں لپیٹا گیا تو تازہ ہوا ملنے کی وجہ سے دل کی دھڑکن جاگنے کے مقابلے میں کم اور ہموار رہتی ہے، نیز خواب بھی دلکش آتے ہیں۔

ٹوکیو کے طبی ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ مناسب نیند سے بلڈ پریشر اور دل کی بیماریوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ جاپان میں ہونے والی اس تحقیق میں ۱۲۲۵ لوگوں کے بلڈ پریشر کو نیند کے ذریعہ نارمل کرنے کے تجربات کیے گئے۔جن لوگوں کی عمریں ۳۳ سے ۹۷ سال کے درمیاں تھیں۔ ماہرین نے کہا کہ نیند ایک ایسا قدرتی عمل ہے جو خون کے دوران میں تیزی یا کمی کو نارمل کرتا ہے جبکہ نیند کی کمی سے عام صحتمند آدمی بھی گردش خون کی بیماری سے دوچار ہو سکتا ہے۔

نیند کے عوارض:

نیند اور نیند سے متعلق مسائل، انسانی زندگی میں بہت ساری خرابیوں کی جڑ ہوتے ہیں اور دواؤں کے استعمال پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر اسٹروک اور استھیما کا حملہ عموماًرات کو یا صبح سویرے ہی ہوتا ہے، اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ ہارمونز کی تبدیلی، دل کی رفتار اور دوسری چیزیں نیند سے منسلک ہیں۔ نیند، مرگی جیسے امراض پر بھی اثر انداز ہوتی ہے، پتلیوں کی تیز گردش والی (REM) نیند تو دماغ کے ایک حصے میں پیدا ہونے والی خرابیوں کو دوسرے حصے میں منتقل ہونے سے روکتی ہے۔ نیند کی کمی بعض اوقات مرگی کا سبب بھی بنتی ہے۔

نیند کو کنٹرول کرنے والے نیوروزنز، جسم کے متعدی بیماریوں سے بچاؤ سسٹم سے قریبی تعلق رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ فلو یا کسی اور متعدی مرض کے دوران مریض کو نیند کی طلب محسوس ہوتی ہے۔ یہ اُن کیٹوکنز کیمیکل کی وجہ

جسمانی توانائی اور دوسرے مدافعاتی نظاموں کی حفاظت کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دماغی خلل اور ذہنی دباؤ کے مریض عموماً نیند کی کمیابی کے شکار رہوتے ہیں، صبح سویرے اُن کی آنکھ کھل جاتی ہے تو پھر لاکھوں جتن کے باوجود سونہیں پاتے۔ ڈاکٹر صاحبان سونے کے اوقات سے ہی دماغی امراض کا اندازہ لگاتے ہیں۔

دنیا میں لاکھوں اشخاص نیند کے مختلف امراض میں مستقلاً مبتلا ہیں اور بعض کبھی کبھی بے خوابی کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان بیماریوں کی وجہ سے عموماً نیند نہ آنے کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے دفتری کام کا حرج، ڈرائیونگ میں مشکلات اور دوسرے سماجی کاموں میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ نیند سے امراض سے چھٹکارے کے لئے کروڑوں روپے کی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق نیند کے 70 سے زیادہ امراض ہیں لیکن بہت سے ایسے ہیں، جن کی اگر صحیح تشخیص ہو جائے تو مؤثر علاج کیا جا سکتا ہے۔

نیند کے عام عوارض مندرجہ ذیل ہیں:

۱ طویل بے خوابی Insomnia

۲ نیند میں سانس رُکنا Sleep Apnea

۳ ٹانگوں کی کھچاوٹ Restless Legs Sandrom

۴ نیند اور غنودگی کے جھونکے آنا Narcolepsyt

۵ خواب خرامی Somnabulism

۶ خراٹے لینا Snooring

طویل بے خوابی (Insomnia)

نیند بالکل نہ آنا بے خوابی کی کیفیت کہلاتی ہے، اگر یہ برقرار رہے تو جسم میں رطوبتوں کی تشکیل اور اُن کے اخراج کا نظام بگڑ جاتا ہے کیونکہ بیداری کی حالت میں کام کاج سے اندرونی رطوبت تحلیل ہوتی رہتی ہے جس سے تھکاوٹ ہونے لگتی ہے اور پھر نیند کی حالت میں رطوبت کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ بے خوابی عام طور پر کافی لوگوں کو

وجہ سے دوسرے دن کا دفتری کام اور صحت متاثر ہوتی ہے۔ ہزاروں مرد و خواتین کو مختصر عرصے یا طویل مدت کے لئے انسومنیا کی شکایت ہوتی ہے، جو بسا اوقات شدید قسم کے نیند کے دوسرے امراض میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ عمر کے ساتھ زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۴۰ فیصد خواتین اور ۳۰ فیصد مرد طویل بے خوابی انسومنیا کا شکار ہوتے ہیں۔

مختصر مدت کی بے خوابی کے لئے تو ڈاکٹر گولیوں سے کام چلا لیتے ہیں لیکن زیادہ تر خواب آور گولیوں کا چند ہفتے استعمال کے بعد اثر ختم ہو جاتا ہے جبکہ طویل عرصے استعمال سے قدرتی نیند سے محروم ہو جاتے ہیں۔ صرف قدرتی نیند کی عادت ڈالنے اور اس کا اہتمام کرنے سے ہی بے خوابی کے مرض کا علاج کیا جا سکتا یا اس سے بچا جا سکتا ہے۔

نیند میں سانس رُکنا (Sleep Apnea)

یہ وہ مرض ہے جس میں نیند کے دوران سانس اکھڑ جاتی ہے، یہ عموماً موٹے جثے والے یا پھر جن لوگوں کے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اُن کے ساتھ پیش آتا ہے۔ اس میں سوتے ہوئے عضلات کے آرام کے دوران سانس کی نالی سکڑ جاتی ہے اور عموماً اس کی ابتدا زوردار خراٹوں سے ہوتی ہے (حالانکہ ہر خراٹے لینے والے کو یہ بیاری نہیں ہوتی ہے)۔ اگر سانس کو کنٹرول کرنے والے نیوروز میں خرابی پیدا ہو جائے، تب بھی سلیپ اپنیا کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس مرض کے دوران جب سانس اندر کھنچی جاتی ہے تو سانس کی نالی تنگ ہو جاتی ہے اور ۱۰ سیکنڈ سے لیکر ایک منٹ تک سانس کو روک دیتی ہے جبکہ سویا ہوا آدمی سانس کی آمد کیلئے مسلسل جدوجہد کرتا رہتا ہے۔ بلڈ آکسیجن کم ہونے پر دماغ نوٹس لیتا ہے اور سوئے ہوئے شخص کو جگاتا ہے کہ وہ عضلات کو ڈھیلا کرے اور سانس کی نالی کو کھولے۔ مریض اُٹھکر نتھنوں کو چوڑا کرتا ہے اور سانس کھینچتا ہے، تب سانس کا رابطہ بحال ہوتا ہے۔ یہ کاروائی بعض دفعہ تو ایک رات میں سو بار دہرائی جاتی ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے اور مریض صبح کو جب اٹھتا ہے تو سردرد کی شکایت ہوتی ہے۔ ایسے مریض ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں، ازدواجی تعلقات میں دلچسپی

کے بڑھتے ہوئے خطرے کا سبب بنتا ہے۔ اگر اپنیا کا علاج نہ کرایا جائے تو کار ایکسیڈنٹ کے عام حالات سے دوگنا اور تین گنا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اوقات مریض کا سوتے میں سانس بند ہونے سے انتقال بھی ہو جاتا ہے۔

ٹانگیں سُن ہونا (Restless Legs Sandrom)

ٹانگوں کا سُن ہونا، شدید درد اور کھچاؤ کی وجہ سے نیند سے آنکھ کھل جانا اور پھر ٹانگ یا پاؤں کو درد سے ازالے کے لئے حرکت دینے کی کوشش کرنا۔ یہ مرض نیند کے امراض کے طور پر آجکل بڑھتا جا رہا ہے اور زیادہ تر معمر حضرات اس میں مبتلا ہوتے ہیں، حالانکہ اس کے اثرات کسی بھی عمر میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ بسا اوقات RLS کسی مرض کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے جیسے ذیابطیس، اور حمل وغیرہ۔ ان مریضوں کو پٹھوں کی حرکت کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے، جو ۲۰ سے ۴۰ سیکنڈ کے لئے ہوتا ہے لیکن نیند سے بار بار بیدار کر دیتا ہے اور ہلانے جلانے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس کا ادویات اور تھراپی سے علاج ممکن ہے۔

نینداور غنودگی کے جھونکے آنا (Narcolepsy)

اس مرض میں مبتلا اشخاص کو دن میں بار بار نیند کے جھونکے آتے ہیں چاہے رات کو پوری نیند سوئے ہوں۔ ان نیند کے جھونکوں کا دورانیہ چند سیکنڈ سے لیکر آدھے گھنٹے تک کا ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کے عضلات جذباتی حالات میں کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں، عارضی تشنج کی شکایت اور رات کو نیند میں بے آرامی کی شکایات بھی ہو جاتی ہیں۔ دراصل یہ REM نیند کی نشانیاں ہیں جو جاگتے میں بار بار آتی ہے اور جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک مرض ہے حالانکہ اس کی صحیح تشخیص میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ تشخیص کے بعد اس کا علاج کیا جا سکتا ہے اور ضروری بھی ہے، نہ جانے زندگی کے کس موڑ پر نیند آ جائے۔

خواب خرامی (Somnabulism)

نیند کی بیماریوں میں سے ایک نیند میں چلنا بھی ہے، یہ عموماً بچوں میں ہوتی ہے کہ وہ سوتے میں چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے۔ حالانکہ وہ لاشعوری حالت میں ہوتے ہیں لیکن کسی وجہ سے

صرف چلنے لگتے ہیں بلکہ بعض کام اور سرگرمیاں انجام دیکر واپس بھی آ جاتے ہیں۔ حالت نیند میں چلنے والے بچے احساس کمتری اور احساس عدم تحفظ کا شکار بھی ہو جاتے ہیں۔

نیند میں چلنے کی شکایت عموماً اُن لوگوں کو ہوتی ہے جو بہت زیادہ دباؤ یا اضطراب کا شکار ہوں یا پھر نفسیاتی عوارض میں مبتلاء ہوں۔ جبکہ بعض میں یہ شکایت خاندانی وجوہات کی بناء پر بھی پائی جاتی ہے۔ ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ نیند میں چلنا، خواب کی حالت میں ایک طبعی حرکت ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نیند میں چلنے کا عمل رات کے ابتدائی حصہ میں ہوتا ہے جب تک کہ REM یعنی خواب کی خالت شروع ہی نہیں ہوتی ہے۔

خراٹے لینا (Snooring)

خراٹوں کے بارے میں صرف وہی لوگ جان سکتے ہیں جن کے ساتھی یا دوست خراٹے لیتے ہوں اور وہ رات بھر سو نہ سکتے ہوں۔ خراٹے بلند فشار خون کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور بعض اوقات دل کے امراض کی بھی نشاندہی کرتے ہیں اور علی الاقل بڑھے ہوئے ٹانسلز (Tonsils) بھی اس کا سبب ہوتے ہیں۔ خراٹے لیتے ہوئے شخص کو بے آرام کرنا درست نہیں، دوسری ترکیبیں بھی ہیں جن سے خراٹے لینے والا شخص خراٹے لینا بند کر دیتا ہے اور آپ آرام سے سو سکتے ہیں۔

خواب میں ڈر جانا (Horror Dreams)

بعض لوگ خواب میں خوفناک مناظر دیکھ کر بُری طرح ڈر کر، خوفزدہ ہد ک کر پسینے میں شرابور جاگ جاتے ہیں اور پھر رات کے بقایا حصے میں وہ پُر سکون نیند نہیں حاصل کر پاتے۔ ماہرین نے نیند میں ڈر جانے کی وجوہات پر کافی غور و خوص کیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ خواب میں ڈرنے والے زیادہ تر ۳ سے ۱۲ سال عمر کے بچے ہوتے ہیں جبکہ ۲۰ فیصد حاملہ عورتیں اور ۱۰ فیصد ذہنی طور پر کمزور یا بیمار لوگ ہوتے ہیں۔
بچوں کے خواب میں ڈر جانے کی وجہ عموماً والدین میں سے کسی کی عدم موجودگی یا محرومی کا احساس ہوتا ہے۔ والدین کی باہمی عدم الفت و مطابقت کے باعث گھریلو جھگڑے یا اُن کی بیجا سختی و مار کٹائی اور بات بات پر سرزنش، گھر کے بجائے ہوسٹل میں قیام اور مختلف جذبات و احساسات کی عدم تسکین ان ڈراؤنے خوابوں کی وجہ بنتی ہے۔

بہترین نیند حاصل کرنے کے اصول:

رات کو بہترین نیند حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے:

- رات کو صحیح ٹائم پر سونا اور صبح کو ٹھیک ٹائم پر اٹھنے کی عادت ڈالیں۔
- رات کا کھانا سونے کے ٹائم سے کم از کم دو تین گھنٹے پہلے کھائیں۔
- اپنی خوابگاہ کا ماحول خواب آور بنائیں یعنی وہاں پر اندھیرا ہو، خاموشی ہو اور سکون ہو۔
- خوابگاہ کو صرف نیند کے لئے استعمال کریں، وہاں پر ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر وغیرہ نہ رکھیں۔
- روزانہ ۲۰ سے ۳۰ منٹ ورزش کریں اور آدھا گھنٹہ چہل قدمی کریں۔
- چائے، کافی اور تمباکو کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہئے، یہ نیند دشمن ہیں۔
- نیم گرم پانی سے غسل، کتب بینی یا اسی طرح کی کوئی عادت نیند لانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔
- صبح سویرے فجر کے وقت اٹھنا، نماز ادا کرنا، نیند کو کنٹرول کرتا ہے۔
- بستر میں لیتے رہنے سے گریز کریں۔

خواب کا یوگا سے تعلق:

یوگا جسم کو بہترین اور متناسب رکھنے کی مشقیں ہیں، جو ظاہرہ شکل کے علاوہ اندرونی طور پر بھی جسم کو فِٹ (fit) رکھتی ہیں۔ ظاہرہ میں سر سے لے کر پاؤں تک پٹھے اور وزن کے ساتھ اُن کی ہیئت بھی شامل ہے۔ جبکہ اندرونی اعضاء میں دماغ، دل، آنکھیں، نظام تنفس اور نظام ہاضمہ شامل ہیں۔ یہ انتہائی پیچیدہ اور وسیع فن ہے، اس کی تمام ورزشوں کا انسانی روح اور جسم سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اس فن سے ۴ سے لے کر ۸۰ سال تک کی عمر کے افراد فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کی معمولی ورزشیں بھی زندگی میں حسین انقلاب پیدا کرسکتی ہیں۔ فن یوگا کی معمولی مشقوں سے انسان اپنے اندر چھپی ہوئی قدرتی صلاحیتوں کو بیدار کر کے بروئے کار لا سکتا ہے۔

کہاوت ہے کہ جسم صحتمند ہوگا تو ذہن بھی صحتمند ہوگا۔ یوگا جسم کو لچک فراہم کرتا ہے جس سے جسم چست اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ لازمی طور پر اس کا اثر ذہن پر بھی پڑتا ہے۔ ذہن چست اور بیدار ہوگا تو شعور اور لاشعور

خواب کا مراقبے سے تعلق:

مراقبے میں بندے کا تعلق بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے ہو جاتا ہے اور وہ براہ راست ہدایات وصول کرتا ہے۔ عام طور پر خواب میں ہدایات شعور بالا سے لاشعور اور پھر شعور میں پہنچتے ہیں لیکن مراقبے کی صورت میں خیالات روشنی کی صورت میں شعور اعلیٰ سے شعور میں آوارد ہوتے ہیں۔ اس لئے جو معلومات تین واسطوں سے ہم تک آتی ہے، وہ خواب کی سی کیفیت میں ہم تک ڈائرکٹ پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے مراقبے خواب میں اپنا بہترین کردار ادا کرتے ہیں اور ہم اپنے جنرل سے احکامات وصول کرنے کے بجائے کمانڈر ان چیف سے رابطے میں آجاتے ہیں۔

مراقبہ بیشتر نفسیاتی امراض کا بہترین علاج ہے۔ بقول سی جے یونگ "تمام نفسیاتی امراض مذہب سے دوری اور بے یقینی کی کیفیت کے باعث ہوتے ہیں" چونکہ یہ مراقبہ انسان کو بے یقینی کی کیفیت سے نکال کر عالمِ یقین کے قریب تر لے آتا ہے اور قلب کو حق تعالیٰ کی طرف راغب کرتا ہے اس لئے مراقبہ پر عمل پیرا ہونے سے نفسیاتی امراض از خود تحلیل ہو جاتے ہیں۔

سانس کی مشقوں سے خواب پر گرفت:

زندگی، پریشانیوں، مصیبتوں اور ذہنی دباؤ سے پُر ہے۔ کوئی بھی خاندانی جھگڑا، نوکری کی مشکلات یا مایوسی ذہنی دباؤ یا بے چینی واضطراب پیدا کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے عضلاتی کھچاؤ، بے خوابی، عدم توجہی، رعشہ اور منہ کے خشک ہونے کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور ایک بار اگر ذہنی دباؤ کی شکایت پیدا ہو جائے تو اس سے مکمل چھٹکارا پانا ممکن نہیں۔ اس موقع پر سمجھا جاتا ہے کہ دل کا دورہ یا کسی خطرناک بیماری کا حملہ ہوا ہے اور لوگ مختلف تھراپیز کراتے ہیں لیکن کوئی خاص افاقہ نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نوکری یا پڑھائی جاری نہیں رکھ پاتے۔ صرف چند لوگ ہی اس کو سمجھ پاتے ہیں اور اپنی مدد آپ کے اصول پر اس کا علاج کرتے ہیں۔ اس کا تیر بہدف علاج مراقبہ اور سانس کی مشقیں ہے۔

قیمتی مشینوں کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ جگہوں کے انتخاب کی۔ یہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ سانس کا ہمارے دماغ کی نفسیاتی حالت سے گہرا تعلق ہے۔ جب ذہنی دباؤ کی کیفیت ہوتی ہے تو سانس کی رفتار بڑھ جاتی ہے اور سانس مختصر اور سطحی ہو جاتے ہیں اس کے برخلاف جب پرسکون ہوتے ہیں تو سانس کی رفتار کم لیکن متوازن اور گہرے ہوتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ذہنی دباؤ کے دوران، اگر ہم اپنی توجہ سانس کی طرف دیں اور گہرے سانس لیں تو دماغ کو سگنل جاتا ہے کہ اب "ہوشیار" والی کیفیت نہیں رہی ہے۔ جبکہ مراقبہ سے یہی کیفیت دل کے لئے پیدا کی جاتی ہے کہ غیر متوازن سانسوں پر توجہ نہ دے اور دماغ و جسم کے واسطے پرسکون حالت پیدا کرے۔

مراقبہ کے لئے ضروری ہے کہ ہم آرام دہ پوزیشن میں ہوں، کوئی خلل ڈالنے والا نہ ہو اور سانس بھی متوازن ہو۔ اب خیالات یلغار کرنا شروع کر دیں گے، ان کو روکنے کی کوشش نہ کریں، آنے دیں اور آ کر گذرنے دیں۔ اب سانس پر توجہ دیں، گہرے سانس اندر لیں اور اسی دورانیہ کے لئے باہر نکالیں۔ پریکٹس کے ساتھ آپ دیکھیں گے کہ خیالات آنا بھی بند ہو جائیں گے، سانس بھی ہموار ہو جائے گی اور مراقبہ کا دورانیہ بھی بڑھ جائے گا۔ آپ کئی منٹ تک مسلسل سانس پر دھیان دے سکیں گے اور اس مرحلہ پر آپ سکون محسوس کریں گے۔

اب آپ ناک سے لمبا سانس لیں اور سینے اور چھاتی کو جتنا پھلا سکتے ہوں پھلالیں، اس طرح سانس کی نالی کے عضلات بھی پھیلیں گے اور یہ دماغ اور جسم کو پیغام ارسال کریں گے کہ سانس پر توجہ دیں۔ اب منہ سے اتنا ہی لمبا سانس خارج کریں۔ چند سانس لینے کے بعد جسم کو سانس لینے دیں اور خود صرف مشاہدہ کریں۔ آپ کو نتھنوں، سانس کی نالی اور پھیپھڑوں سے گذرتی سانس کی آواز بھی آئے گی اور پیٹ کے اتار چڑھاؤ سے بھی محسوس ہوگا۔ اب اس پریشانی کی طرف توجہ کریں جو سانس کے آمدرفت میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ جیسے ہی کوئی خیال سانس کی آمدرفت میں حائل ہو اس پر غور کریں اور پھر دوبارہ سانس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

اس مشق سے آپ پرسکون محسوس کریں گے کیونکہ سانس کا تعلق دماغ اور دل دونوں سے ہے اور جیسا کہ دماغ میں شعور اور لاشعور دونوں شامل ہیں۔ جب شعور میں ہلچل نہیں ہوگی تو زندگی کے کام اور مصروفیات بہترین طور پر سرانجام پائیں گی اور لاشعور کے سکون کی وجہ سے ہمارے خوابوں اور لاشعوری کاموں پر اچھا اثر پڑے گا۔ جب معمولات زندگی صحیح ہو نگے تو خواب بھی دلفریب آئیں گے۔ اس لئے سانس پر کنٹرول سے ہم خوابوں پر گرفت کر سکتے

ہیں۔ سانس کی مشق اور مراقبہ میں چولی دامن کا ساتھ ہے اور دونوں ایک ساتھ ہی کی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے لئے مسلسل پریکٹس کی ضرورت ہے، اگر خیال کیا جائے کہ دو ہفتہ کے بعد بھی مطلوبہ نتائج سامنے نہیں آئے، تو اس کے لئے طویل مجاہدے کی ضرورت ہے۔

سانس کی قوت :

دماغ کا کام ہلچل نوعیت کا ہے، کبھی یہاں کبھی وہاں، یہ کبھی کچھ چاہتا ہے اور کبھی کچھ، کبھی مشتعل ہوتا ہے اور کبھی بہت ہی پرسکون۔ ہم سب کو اس نوعیت سے پالا پڑتا ہے۔ ہمیں یہ بھی تجربہ ہے کہ جب ہم سونے کے لئے لیٹتے ہیں اور سونا بھی چاہتے ہیں کیونکہ دوسرے دن کافی کام ضروری نوعیت کے نمٹانے ہیں۔ پھر اچانک کسی گوشے سے کوئی خیال وارد ہوتا ہے، اس کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا اور ہماری نیند غائب ہو جاتی ہے اور کوشش کے باوجود سو نہیں پاتے۔ ہم سونے کی جتنی کوشش کرتے ہیں نیند اتنی ہی دور ہوتی چلی جاتی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ کیسے سویا جائے، یہ ایک قدرتی عمل ہے اور جب کبھی ہم ذہنی خلفشار میں مبتلا ہوتے ہیں تو پہلی چیز جو دماغ میں آتی ہے وہ نیند ہوتی ہے اور اس وقت سونے کیلئے نہ جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے۔

ایسے ہی دماغ اور سانس کے ساتھ ہے، دماغ جب بہت پریشان یا سرکش ہو تو اسے سانس کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے، اسے پرسکون کرنے کی کوشش نہ کی جائے لیکن سانس سے اس سرکشی کو لگام دی جائے اور دماغ میں جو خیالات آئیں، انہیں آکر گذرنے دیا جائے خواہ وہ کسی ترتیب میں ہوں یا بے ربط، جذباتی ہوں یا غیر جذباتی، بس ان کو دماغ میں ہی رہنے دیا جائے اور دماغ کو سانس سے کنٹرول کیا جائے۔

سانس کی قوت کے بارے میں ایک معمولی سی مشق کا ذکر ضروری اور دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔ یہ چند منٹ کی مشق فشار دم (Blood Pressure) جیسے موذی مرض سے نجات دلاتی ہے۔ انسان کا کوئی پتہ نہیں کہ کیا ہو جائے کبھی دوران خون صحیح ہوتا ہے تو کبھی بگڑ جاتا ہے۔ غصہ آتا ہے تو بلڈ پریشر ایکدم بڑھ جاتا ہے اور کبھی ڈپریشن کی وجہ سے کم ہو جاتا ہے۔ ہماری ناک کے دو نتھنے ہوتے ہیں: دایاں اور بایاں

اگر بھی محسوس ہو کہ BP بڑھ گیا ہے تو سکون سے بیٹھ جائیں (اگر ممکن ہو تو فرش پر پاٹھی مار کر) اور اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے دایاں نتھنا بند کر کے بائیں نتھنے سے جتنا لمبا سانس لے سکتے ہوں، اندر لیں (Inhell) اور پھر انگوٹھا ہٹا کر دائیں نتھنے/ دونوں نتھنوں سے پورا سانس نکالیں (Exhell) کریں۔ پھر دوبارہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے دایاں نتھنا بند کر کے بائیں نتھنے سے سانس لیں اور دائیں نتھنے سے سانس نکالیں۔ اس عمل کو ۱۵ سے ۲۰ بار دہرائیں۔ انشاءاللہ BP نارمل ہو جائے گا۔

اور اگر محسوس ہو کہ BP کم ہو گیا ہے تو سکون سے بیٹھ کر اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے بایاں نتھنا بند کر کے دائیں نتھنے سے جتنا لمبا سانس لے سکتے ہوں، اندر لیں (Inhell) اور پھر انگوٹھا ہٹا کر بائیں نتھنے/ دونوں نتھنوں سے پورا سانس نکالیں (Exhell) کریں۔ پھر دوبارہ اس عمل کو ۱۵ سے ۲۰ بار دہرائیں۔ انشاءاللہ BP نارمل ہو جائے گا۔

(خیال رہے کہ نارمل بلڈ پریشر 120/80 اور عمر کے لحاظ سے اوپر کا 140 تک ہوتا ہے)

انسانی سوچ اور شخصیت:

انسانی شخصیت میں سوچ ایک اہم مقام رکھتی ہے، زیادہ سوچنا یا دماغ کو زیادہ استعمال کرنا فائدہ مند ہے۔ جس طرح ورزش سے عضلات مضبوط ہوتے ہیں اور زیادہ کام کرنے سے جسم کے کام کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے ٹھیک اسی طرح زیادہ غور و فکر سے ذہنی صلاحیتیں بڑھتی ہیں۔ زیادہ سوچنے کا عمل اس وقت فائدہ پہنچاتا ہے جب اسے تعمیری کاموں کی طرف راغب کیا جائے جبکہ منفی سوچ شخصیت کو تباہ کر دیتی ہے۔

جیسا کہ دماغ کا تعلق پورے جسم سے ہے، دماغی صحت کا اثر دوسرے اعضاء کے کام پر پڑتا ہے اور ان کو کام کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے برخلاف اس کے ذہنی انتشار، ڈپریشن اور اعصابی تناؤ صحت کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ دماغ کے خلیات میں ٹوٹ پھوٹ بڑھتی ہے، ذہنی کارکردگی متاثر ہونے کے ساتھ جسم بھی مختلف بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ ذہن پر سوار خوف اور شک بھی جسمانی امراض کا سبب بنتے ہیں جن میں بے خوابی سرفہرست ہے، پھر معاملات بلڈ پریشر اور عارضہ قلب تک جا پہنچتے ہیں۔

باب ششم

خوابوں کی اقسام

تعلیمات اسلامیہ اور جدید سائنس کے حوالے سے

اسلامی نقطہ نظر سے خوابوں کی اقسام:

ل حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَکِّیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْیَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْیَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ وَرُؤْیَاتَحْزِیْنٌ مِنَ الشَّیْطَانِ وَرُؤْیَا مِمَّا یُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهٗ فَاِنْ رَأٰی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَهُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَلَایُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَیْدَوَاَکْرَهُ الْغُلَّ وَ الْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ فَلَا اَدْرِیْ هُوَفِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَهٗ ابْنُ سِیْرِیْنَ ۔

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب زمانہ (قیامت کے) قریب ہو جائے گا تو کسی مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا، جو شخص زیادہ سچا ہوگا اسکا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا، مسلمان کا خواب نبوت کے اجزا میں سے پینتالیسواں (۱/۴۵) حصہ ہے۔ خواب کی تین قسمیں ہیں:

ایک صالح خواب ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے بشارت ہے،

دوسرا غمگین کرنیوالا خواب ہے جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے،

تیسرا وہ خواب ہے جو انسان کے خیالات اور خواہشات کا عکس ہوتا ہے،

اگر تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ کھڑا ہو کے نماز پڑھے اور لوگوں کو وہ خواب بیان نہ کرے،

ل شرح صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب ۵۷۸۹ ج ۶ ص ۶۳۸

آپ ﷺ نے فرمایا میں خواب میں بیڑیاں دیکھنا پسند کرتا ہوں اور طوق دیکھنا ناپسند کرتا ہوں، بیڑیوں سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث کا حصہ ہے یا امام ابن سیرین کا قول ہے۔

مندرجہ بالا حدیث اور متعدد احادیث صحیحہ کی روشنی میں اسلامی نقطہ نظر سے خوابوں کی تین قسمیں ہیں:

۱) رحمانی خواب ۲) شیطانی خواب ۳) نفسانی خواب

۱۔ رحمانی خواب:

ایک قسم کے خواب وہ ہیں جنہیں رحمانی یا روحانی خواب یا رؤیائے صادقہ کہتے ہیں۔ جدید علم الخواب میں انہیں دورخیال خواب (Telepathic Dreams) کہتے ہیں۔ ایسے خواب جن میں بشارت ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں کی ترغیب دی گئی ہو، ارضِ مقدس کی زیارت ہو، غرضیکہ دل کو بھلے محسوس ہوں اور جاگنے کے بعد بھی اُن کا سرور اور حلاوت محسوس ہوتی رہے۔ سرکارِ دو عالم نے فرمایا ایسے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور ان کا سلسلہ نیک بندوں پر قیامت تک جاری رہے گا۔ سچا خواب اس لئے دکھایا جاتا ہے کہ بندہ محظوظ ہو اور طلبِ حق اور محبت الٰہی میں اور زیادہ سرگرمِ عمل ہو۔ ایسا خواب قابلِ تعبیر ہے اور اسی پر بڑے بڑے اہم نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ ایسے خواب عموماً واضح اور بغیر رموز کے ہوتے ہیں۔

۲۔ شیطانی خواب:

ایسے خواب جن کے دیکھنے کے بعد بھی خوف محسوس ہوتا رہے، دل کی دھڑکنیں بے قابو رہیں، بدن پسینے سے شرابور رہے یا جن سے کراہیت کا پہلو نکلتا ہو، کپڑے پلید ہو جاتے ہوں اور اسی نوعیت کے تمام خواب شیطان کی طرف منسوب کیے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ایسے خواب دیکھنے کے بعد بائیں طرف تین بار تھوکنے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اِس طرح اِن خوابوں کے اثرات بد سے بھی محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ایسے خوابوں کو کسی سے بیان کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ ایسے ہی ڈراؤنے خوابوں

سوال [1]: میں اٹھارہ سال کی ایک دوشیزہ ہوں۔ الحمدللہ میری زندگی شرعی طریقے پر دینی التزام کے ساتھ گذر رہی ہے۔ میں اکثر ایسے خواب دیکھا کرتی ہوں جو زیادہ تر ڈراؤنے ہوتے ہیں۔ پھر چند دن بھی نہیں گزرتے کہ وہ حقیقت کا روپ دھار لیتے ہیں، اس کے بعد گھر والوں پر مصیبتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ میں ایسے خوابوں سے گھر والوں کو باخبر کر دیتی ہوں جس سے وہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں۔

جواب: جو شخص خواب میں ناپسندیدہ چیزیں دیکھے اس کے لئے مشروع یہ ہے کہ آنکھ کھلنے کے بعد وہ اپنے بائیں جانب تین بار تھوکے اور شیطان اور اس کے شر سے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے، پھر وہ پہلو تبدیل کر کے دوسرے پہلو پر لیٹ جائے تو اس کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کرنے کے لئے کہا تھا .....

اور اگر کوئی اپنے خواب میں کوئی خوش کن شئی دیکھے تو وہ الحمدللہ کہے اور خواب صرف اس سے بیان کرے، جس کو وہ محبوب رکھتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ نفسانی خواب:

ایسے خواب ہمارے دن بھر کے کام کاج کا عکس ہوتے ہیں، دن بھر کی مصروفیات کے غیر حل شدہ معاملات ذہن کے گوشے لاشعور میں جمع ہوتے رہتے ہیں اور رات کو خوابوں میں دہرائے جاتے ہیں۔ لوگوں سے میل ملاقاتیں اور مختلف مقامات کی سیر یا کسی سے کسی بات پر اختلاف اور لڑائی جھگڑے کے خواب اسی نوعیت کے خواب ہوتے ہیں۔ عام طور پر ایسے خوابوں کی کوئی تعبیر بھی نہیں ہوتی ہے۔

اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ تمام اقسام صحیح، قابلِ تعبیر اور درخورِ التفات نہیں ہوتے بلکہ تعبیر اور اعتبار کے لائق خواب کی وہی قسم ہے جو حق تعالیٰ کی جانب سے بشارت و اعلام ہو۔

---

[1] فتاویٰ علامہ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز سابق مفتی عام مملکة العربية السعودية ۔ الطبع الرابع ۱۴۲۳ھ ص ۶۰۹

جبکہ علامہ عبدالغنی اسمٰعیل النابلسی [ا] ۱۰۵۰-۱۱۴۳ھ (جو ابنِ سیرین کے بعد خوابوں کی تعبیر میں جید عالم مانے جاتے ہیں) کے مطابق خواب کی سات اقسام ہیں:

۱- اضغاث احلام

۲- وساوسِ نفس

۳- حسی خواب

۴- رمزی خواب

۵- مؤمن کا خواب

۶- رؤیائے صادقہ

۷- تنبؤی خواب

اضغاث احلام:

وہ غیر منطقی خواب جنہیں عقل قبول نہ کرے اور وہ کہانی جس کا وقوع زندگی میں ممکن نہیں اور جو کوئی علمی بنیاد نہ رکھتا ہو، مثلاً خواب میں دیکھے کہ درخت پر آسمان اُگا ہوا ہے یا زمین پر ستارے طلوع ہو رہے ہیں وغیرہ یعقوب کندی نے اس طرح کے خوابوں کی اساس رکھنے کا ارادہ کیا، اس کی صورت حساس نفس کو نفسِ ناطقہ کے ساتھ وابسطہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے جو قوتِ خیالیہ سے مدد لیتی ہے لیکن مسلمان معبرین اس طرح کے خوابوں کو شیطانی عمل واثر قرار دیتے ہیں اور جدید نفسیات والوں کی تعبیر ان جیسے خوابوں کے بارے میں کوئی حیثیت و درجہ نہیں رکھتی ہے۔

وساوسِ نفس:

یہ خواب تحلیل نفسی میں کوئی اہمیت کے حامل نہیں ہوتے، یہ نفسیاتی ترغیبات ہیں جو عالمِ حقیقت میں کسی سبب

[ا] تعطیر الانام فی تعبیر المنام تالیف الشیخ عبدجغنی اسمعیل النابلسی تقدیم استاد عبدالحمید بلطہ جی/ترجمہ خالد محمود ناشر بیت العلوم لاہور

کھاتا ہے یا ایک فراق کا مارا ہوا عاشق خواب میں خود کو محبوب کے ہمراہ دیکھے، اس قسم کے خوابوں کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔ یہ خواب محض ذہنی سکون پہنچاتے ہیں اور جن چیزوں کے حصول سے ہم اصل زندگی میں محروم ہوتے ہیں، وہ حاصل ہو جاتی ہیں۔

حسی خواب :

بعض ایسے افعال جو حقیقت میں سرزد ہو رہے ہوں ان کا اثر خواب کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جیسے کوئی سونے والے کے کمرے کا شیشہ کھنکھنائے اور وہ خواب میں دیکھ رہا ہو کہ جنگ ہو رہی ہے اور گولے برس رہے ہیں، فائرنگ ہو رہی ہے۔ یا یہ کہ سونے والے پر کوئی بلی دیوار سے چھلانگ لگا دے اور وہ شخص دیکھے کہ دشمن اس پر کود پڑا ہے اور اس کو دبوچ لیا ہے۔ اس طرح کے خوابوں کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی، یہ محض لاشعوری وسیلہ ہوتے ہیں، سونے والا چونکہ نیند میں مستغرق ہوتا ہے اس لئے باطنی عقل ایسے خواب سونے والے کی عقل میں بناتی ہے۔

رمزی خواب :

یہ خواب ذہن کی گہرائی میں مکبوت رغبت کی تحقیق کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ انسان خواب میں ارزی صورت میں اس چیز کی تحقیق کر لیتا ہے، جس کی تحقیق سے وہ عالم بیداری میں وہ عاجز ہوتا ہے، مثلاً والد اپنے بیٹے کو مارے اب اس کا طبعی ردّعمل یہ ہے کہ بیٹا غضبناک ہو اور باپ کو غیر مہذب طریقہ سے جواب دے مگر معاشرتی آداب بیٹے کو لازم کرتے ہیں کہ وہ اس معملے کو خوش دلی کے ساتھ قبول کرے اور باپ کا احترام کرے۔ اب اس لڑکے کا ذہن مضطرو بےچین ہوگا کہ باپ کی ناگواری دور کرے اور اس سے انتقام کی رغبت کریگا۔ ایک رات بیٹا خواب میں دیکھتا ہے اس نے شیر یا اژدھا یا کوئی ظالم بادشاہ قتل کر دیا ہے۔ اب شیر، اژدھا یا ظالم بادشاہ یہ تمام رمزی صورتیں ہیں جو باپ کے تسلط وغلبہ کی تمثیل کرتی ہیں اور اس بیٹے کے انتقام کا لاشعوری محرک خواب کے ذریعہ سامنے آیا، شیر یا اژدھے یا بادشاہ کے قتل کا تخیل اس محرک کی تکمیل کے لئے لاشعوری وسیلہ ہے۔ وہ لغت جس سے لاشعوری محرکات کی تعبیر بیان کی جاتی ہے وہ لفظی یا کلامی لغت نہیں بلکہ وہ رمزی لغت ہے۔

مؤمن کا خواب :

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا خواب حق ہے اور وہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔ ایسے خوابوں میں اہم حقائق کا انکشاف ہوتا ہے، جیسے کہ شاعر شرف الدین البوصیری کا کچھ حصہ مفلوج ہو گیا جس کی وجہ سے وہ بستر نشین ہو گئے اور وہ حضور اکرم ﷺ کی شان میں قصیدہ خوانی کرنے لگے۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے:

أمن تذكر جيران بذي سَلَمِ　　　مزجت دمعاً جرى من مقلة بدم

ایک روز وہ اپنی نظم میں ایک شعر تک پہنچے ،جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے : و مبلغ اعلم فيه أنه بشر، لیکن دوسرا مصرعہ مکمل نہ کر سکے، بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ ایک رات سو رہے تھے کہ خواب میں رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور حال دریافت فرمایا بوصیریؒ نے شعر مکمل نہ کر سکنے کی شکایت کی تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح مکمل کر لو:

وأنه خير خلق الله كلهم

اور ان کو اپنی چادر مبارک اڑھائی۔ پھر پورے بدن پر اپنا دست مبارک پھیرنا شروع کیا، جب دست مبارک پاؤں پر پہنچے تو شرف الدین البوصیری نے جھٹکے سے اپنا پاؤں کھینچ لیا۔ اس میں آنکھ کھل گئی اور بستر سے اتر کر باہر کی طرف بھاگے۔ فالج سے مکمل طور پر صحتیاب ہو چکے تھے۔

رؤیائے صادقہ :

رؤیائے صادقہ کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس کے ذریعہ نبوت کا اثبات ہو۔قرآن کریم میں چار خواب یوسف علیہ السلام کے، پانچ خواب ابراہیم علیہ السلام کے اور دو خواب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کئے گئے ہیں جو نفی الواقع سچ ثابت ہوئے ہیں۔ فارابی پہلا شخص تھا جس نے اسلام میں فلسفی خوابوں کا نظریہ پیش کیا۔نیند نفس کی بیداری ہے، جب جسم سو جاتا ہے تو نفس بیدار ہو جاتا ہے اور اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں وہ بیداری کی حالت میں

ہے اور فلاسفہ کے نزدیک عقل فعال کے مشابہ یا اشراقیوں کے نزدیک نورالانوار کے مشابہ ہے یا اہل للہ کی تعریف کے مطابق مقرر کردہ فرشتے کے مشابہ۔

جدید علم الخواب میں انہیں دورخیال خواب (Telepathic Dreams) بھی کہا جاتا ہے۔یعنی ایسے خواب جن کے ذریعہ حال یا مستقبل میں ہونے والا واقعہ من وعن یا رموز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ان خوابوں کے بارے میں فرائیڈ کے یہاں کوئی خاص تذکرہ نہیں ملتا البتہ امریکی مستشرق میکڈونالڈ ایسے خوابوں کو بہت اہمیت دیتا ہے۔اس نے ابوالحسن اشعری (جو اشعری فرقے کے بانی تھے، پہلے معتزلہ فرقے سے تعلق تھا اور خوابوں کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے) کا خواب اپنی کتاب Religioud Attitude and Life in Islam میں نقل کرنے کے بعد اس کی سچائی کا اعتراف کیا ہے۔ اور لکھا کہ اس خواب کے بعد امام صاحب کی زندگی میں انقلاب برپا ہوگیا جو اسلام کی مذہبی تاریخ میں انقلابی دور لانے کا باعث بنا۔

تنبؤی خواب:

یہ ایسے خواب ہیں جن کی تفسیر وتعلیل سے ماہرین نفسیات عاجز ہیں۔ یہ خواب نادر اور کم ہی پیش آتے ہیں اور پیش بھی کبھی کبھی آتے ہیں اور وہ بھی بعض لوگوں کو آتے ہیں۔ تنبؤی (پیشن گوئی) خوابوں کے بارے میں قرآن کریم میں یہ خواب ذکر کیا ہے:

﴿ وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ﴾ سورۃ یوسف آیۃ ۴۳

عزیز مصر کے سب درباری عاجز رہے اور یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی تعبیر بیان فرمائی جو آیۃ ۴۷ سے ۴۹ میں ذکر ہے:

﴿ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ۞ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ۞ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۞ ﴾ سورۃ یوسف آیۃ ۴۷-۴۹

خوابوں کے درجات یا انواع:

ہمیں یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ خواب ہماری روزمرہ مصروفیات، ہمارے مسائل، ماضی میں گذرے اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کی نشان دہی کرتے ہیں۔ سارے دن کی مصروفیت کے بعد رات کو جب دماغ کو سکون اور فراغت میسر ہوتی ہے تو دن بھر پیش آنے والے واقعات کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور خوابوں کی چھانٹی کے عمل شروع ہوتا ہے، اس عمل کے لحاظ سے ہم خوابوں کو چار (۴) کیٹے گریز Categories یا انواع میں تقسیم کرتے ہیں:

۱۔ روزانہ کی کاروائی

۲۔ مسائل کا حل

۳۔ نفسیاتی خواب اور

۴۔ پیشن گوئیاں

۱۔ زیادہ تر خواب تو **روزانہ کی کاروائیوں** کے زمرے میں نکل جاتے ہیں اور ہمارے دماغ کا تلچھٹ دور کر دیتے ہیں اور اس کو ایسے کونے میں جمع کر دیتے ہیں، جس کی آئندہ ضرورت نہیں ہوتی، ایسے خواب ہمیں یاد نہیں رہتے اور جو خواب ہمیں یاد رہتے ہیں، اُن کا ہماری زندگی سے واسطہ ہوتا ہے۔

۲۔ **مسائل کا حل**، یہ وہ خواب ہیں جن کے بارے میں ہم سوچتے ہیں، ہمارا لاشعور ان کے بارے میں جانتا ہے اور ان مسائل کے بارے میں بھی جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ ان کا حل کیا ہوگا۔ اگر لاشعور سمجھتا ہے کہ اس مسئلے کا حل ضروری ہے تو مسئلہ کے حل کا خواب آ جاتا ہے۔ بسا اوقات یہ خواب بھی ہمیں یاد نہیں رہتے ہیں لیکن ہمارا شعور ان کو محفوظ کر لیتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے۔ ان کی تعبیر بھی اخذ کی جا سکتی ہے۔

۳۔ **نفسیاتی خواب:** وہ ہوتے ہیں جو ہمارے لاشعور کی اوپری سطح پر کوڑے کرکٹ کی تہہ لاد دیتے ہیں جبکہ یہ وہ خواب ہوتے ہیں جن کا معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے لیکن ہم ان سے بے خبر رہتے ہیں اور جب یہ بڑھ جاتے ہیں تب

، ہماری زیادتیوں، گناہ اور پچھتاوے کے بارے میں ہوتے ہیں۔ ان نفسیاتی خوابوں میں نہ تو ہم مسائل حل کرتے ہیں اور نہ ہی کوئی فیصلے کر رہے ہوتے ہیں بلکہ ہم اپنے بارے میں کسی حالیہ بات یا مسئلے میں الجھے ہوئے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے ہم پیچھے دھکیلے جا رہے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ خواب بار بار دہرائے جاتے ہیں، نہایت ضروری ہے کہ ان کی تعبیر معلوم کی جائے۔ کچھ دہرائے جانے والے خواب ابتدا میں نفسیاتی محسوس ہوتے ہیں لیکن پتہ چلتا ہے کہ جسمانی عارضہ کی نشاندہی کر رہے ہوتے ہیں اور اس کے لئے معالج سے رجوع کرنا لازمی ہوتا ہے۔

۴۔ **پیش گوئی والے خواب:** دراصل نفسیاتی اعداد و شمار دیتے ہیں۔ آپ اپنی دوست کے بارے میں خواب دیکھتے ہیں، دوسرے دن پھر اس کو خواب میں دیکھتے ہیں، پھر اپنی بہن کو دیکھتے ہیں کہ وہ حاملہ ہے اور وہ بھی ہے۔ ہم میں سے زیادہ تر کے لئے پیش گوئیاں واضح نہیں ہوتی ہیں بلکہ خواہشات کے دھندلے خاکے یا نفسیاتی معلومات جو رمزی ہوتی ہے۔ پیش گوئی والے خواب عموماً اپنی کوالٹی سے پہچانے جاتے ہیں: خواب میں روشنی عجیب سی ہوتی ہے، محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی اور جہاں میں ہیں، چیزیں عجیب سی طرز کی یا کسی اور مادے کی بنی ہوئی ہیں ۔ ان خوابوں کا ضابطہ تحریر میں لانا اور تعبیر لینا ضروری ہوتا ہے کیونکہ یہ ہمیں ڈھیر ساری معلومات مہیا کرتے ہیں، جو زیادہ تر رمز میں ہوتی ہے۔

اِن چاروں کے علاوہ ایک نوع گروپ میں خواب دیکھنا بھی ہوتا ہے، جہاں پر بہت سارے خواب دیکھنے والے ایک ہی واقعہ کا خواب دیکھتے ہیں، خواب کا ٹائم بھی وہی ہوتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ بہت سارے انفرادی اشخاص کسی سے ہزاروں میل دور ملے ہوں اور پھر بعد میں اُس جگہ، اُس ٹائم اور اشخاص (جن سے ملے ہوں) کا صحیح صحیح تذکرہ کریں۔ ایسے ہی ایک خواب کا تذکرہ ہو چکا ہے کہ کس طرح ایک صحابی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ایک ناقوس بیچنے والے کو دیکھا اور کلمات آذان سیکھے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بہت سارے نفسیاتی لوگوں نے خواب دیکھا کہ کلاس میں نئی چیزیں اور معلومات سیکھ رہے ہیں اور بعد میں پتہ چلا کہ اُن میں حقیقتاً وہ صلاحیتیں پیدا ہو گئی ہیں اور وہ کام بخوبی کر سکتے ہیں۔

خواب کی قسم کے بارے میں حتمی کچھ کہنا مشکل ہے کیونکہ خواب ایک دوسرے میں گڈ مڈ ہو جاتے ہیں تو جاگنے پر یہ کہنا کہ وہ کونسی قسم کا خواب تھا کہنا مشکل ہوتا ہے۔

جدید سائنس کے حوالے سے خوابوں کی (۹) اقسام:

فریڈرک وان ایڈن (۱۸۶۰-۱۹۳۲) ایک جرمن ناول نگار اور شاعر تھا اور ماہر طبیعات کے طور پر کام کرتا تھا۔ جاگتے میں خواب (Lucid Dreams) اسی کی تخلیق ہیں (جن کے دوران خواب دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے) اس کی کتاب Study of dreams سنہ ۱۹۱۳ میں شائع ہوئی جس میں اس نے خواب اور خواب دیکھنے کی تھیوریز پیش کیں۔

ایڈن نے ۱۸۹۶ سے اپنے خوابوں کو لکھنا شروع کیا اور پھر ۱۸۹۸ سے اس نے خوابوں کو مختلف قسموں کے حساب سے الگ الگ جمع کرنا شروع کیا۔ اس نے تقریباً ۵۰۰ خواب جمع کیے جن میں سے ۳۵۲ جاگتے خواب تھے، جو اس نے اپنی کتاب میں تحریر کیے۔ اس نے اپنی کتاب Society for Psychical Research کو تحقیقی مقاصد کے لئے پیش کی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس کا کام بالکل ابتدائی کام ہے جو آئندہ ہونے والے بڑے کام کا اعلانیہ ہے۔

ایڈن نے اپنے سولہ سالہ تجربے کی بنیاد پر خواب کی ۹ قسمیں [ا] بیان کیں جو درج ذیل ہیں:

۱ ابتدائی خواب Initial Dreams

۲ پیغمبری خواب Precognative or Prophetic Dreams

۳ عام خواب Ordinary Dreams

۴ اہم اور واضح خواب Vivid Dreams

۵ دور خیال خواب Telepathic Dreams

۶ باہمی خواب General Dream -Sensations

۷ جاگتے خواب Lucid Dreams

۸ شیطانی خواب Demon Dreams or Nightmares

۹ الجھے ہوئے خواب Wrong Waking Up (Phantasma)

ا http://psychology.about.com/library/classics/bleeden_dm0.htm

ابتدائی خواب Initial Dreams

اس قسم کے خواب بہت کم دکھائی دیتے ہیں، یہ بہت ہی خصوصی اور امتیازی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ خواب نیند کے بالکل ابتدا میں دکھائی دیتے ہیں، شرط یہ ہے کہ جسم تندرست حالت میں لیکن بہت تھکا ہوا ہو۔ بیداری سے نیند کے درمیان صرف ایک لمحہ ہوتا ہے جو شعور/ حافظہ کو منقطع کرتا اور یہی ہمیں خوابوں کی دنیا میں لے جاتا ہے۔ ان ابتدائی خوابوں میں بھی وہی کیفیات ہوتی ہیں جو کسی دوسری قسم کے خواب میں، اس میں بھی سارے دن کی کاروایاں سامنے ہوتی ہیں، یہ بھی علم ہوتا ہے کہ میں سو رہا ہوں نیز یہ بھی کہ کہاں سو رہا ہوں لیکن سارے جسم کے داخلی و خارجی احساسات اور ادراک غائب ہوتے ہیں۔ ان خوابوں میں عموماً اُڑنے یا تیرنے کا احساس معمولی سی تھکن کے ساتھ ہوتا ہے، جسم کی بے آرامی ختم ہو جاتی ہے۔ خواب دیکھنے والا خود کو تازہ اور چست محسوس کرتا ہے اور ہر طرف تیر سکتا اور حرکت کر سکتا ہے، اس کے باوجود جانتا ہے کہ اس کا جسم بہت تھک چکا ہے اور سو رہا ہے۔

پیغمبری خواب Precognative or Prophetic Dreams

پیغمبری خواب کو پیشن گوئی والے خواب بھی کہتے ہیں، وہ ہوتے ہیں جو ہمیں مستقبل کے بارے میں بتاتے ہیں۔ اس کی ایک اسلامی توجیح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو آنے والے واقعات سے آگاہ کر دیتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام اور عزیز مصر کے خواب ہیں اور پیغمبر آخرالزماں کے جنگ بدر، جنگ اُحد اور دوسرے مواقع کے خواب ہیں۔

لیکن آجکل کی ریسرچ اور سائنس کے استدلالی نظریئے کے مطابق ہمارا لاشعور (دماغ) جس کی وساطت سے ہم خواب دیکھتے ہیں، چھوٹی چھوٹی معلومات اور مشاہدات کو یکجا کرتا ہے، جن کو ہم عموماً نظر انداز کر دیتے یا خاص توجہ نہیں دیتے ہیں۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ لاشعور جانتا ہے کہ کیا پیش آنے والا ہے جبکہ وہی اطلاع ہم شعوری طور پر نظر انداز کر چکے ہوتے ہیں۔

ساتھ ہی یہ بھی احمقانہ بات ہے کہ ہم ہر رات کے خواب کو پیغمبری خواب گردانیں یا یہ کہ ہمیں ایک لمبی

وجہ خوف ہوسکتا ہے۔ یہ جاننا صحیح طور پر ممکن نہیں کہ کتنوں کے لئے ایسا خواب جان لیوا ثابت ہوا ہے لیکن کچھ زیادہ نہیں۔

تو ایسے خوابوں کا ہمیں احتیاط سے تجزیہ کرنا چاہئے، اس لئے اگر فلائیٹ کریش ہوتے ہوئے خواب دیکھا ہے تو سیٹ کینسل کرانا محض حماقت ہے۔ ہاں اگر دیکھا ہے کہ آپ کے جہاز کے کپتان کا ایک بازو ہے اور اس نے لال ہیٹ پہن رکھا ہے اور وہ ہی فلائیٹ پر آپ کا استقبال کرتا ہے تو پھر پریشانی کی بات ہے۔ راقم نے ایک موبائل سیٹ خریدا اور خواب میں دیکھا کہ ایک بلڈنگ کی سیڑھیاں اترتے ہوئے کال آ گئی، ابھی کال سننا شروع ہی کی تھی کہ موڑ پر ایک بڑی سی مونچھوں والے لحیم شحیم شخص نے وہ موبائل فون چھین لیا۔ تو یہ خواب اُس قیمتی نئے موبائل کے چھن جانے کا خوف تھا جو خواب میں ظاہر ہوا، نہ کہ پیشن گوئی والا خواب۔ اس لئے اعداد و شمار کے لحاظ سے زیادہ تر ایسے خواب دل میں کسی شئی محبت کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ پیشن گوئی ہے۔

عام خواب Ordinary Dreams

دن میں ہمارا شعوری دماغ کام کرتا ہے اور رات کو لاشعوری دماغ کام سنبھال لیتا ہے۔ عام خواب ہمارے لاشعور کی ان باتوں کا اور ان چیزوں کا ردعمل ہیں، جو دن میں سنیں اور دیکھیں۔ کوئی ایک بات بھی خواب دکھا سکتی ہے۔ گذرے ہوئے مہینوں اور سالوں کے واقعات بھی آئینہ کے عکس کی طرح دُہرائے جاتے ہیں۔ اس میں ہماری روح بھی کردار ادا کرتی ہے، وہ بعض یادوں کو دماغ کی آنکھوں سے ہمیں دکھلاتی ہے۔

خوابوں میں کہے گئے الفاظ پر بہت دھیان دیا جائے کیونکہ یہ روحانی گفتگو ہمیں بتا سکتی ہے کہ کب اور کیسے بیدار ہوا جائے۔ اپنے خوابوں کی تصویروں اور آوازوں پر توجہ دیکر، اُن کو سمجھ کر ہم اپنے مستقبل سے بہت کچھ حاصل کر سکتے اور جان سکتے ہیں۔

عام خواب، خوابوں کی ایسی قسم ہے جو ہر کسی کو اور عام طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ یہ مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں، خاص طور پر نہ تو سہانے ہوتے ہیں اور نہ ہی ڈراؤنے۔ یہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں دکھائی دیتے ہیں، ان کے لئے جسم کا تھکا ماندہ یا حرکت میں ہونا ضروری نہیں۔

Vivid Dreams

یہ خواب، عام خوابوں سے اس طرح مختلف ہوتے ہیں کہ یہ بہت واضح اور مفصل ہوتے ہیں۔ جو اثرات یہ دیکھنے والے پر قائم کرتے ہیں، وہ بہت دیرپا ہوتے ہیں۔ بسا اوقات جاگنے کے بعد گھنٹوں تک اور بعض اوقات دنوں اور مہینوں تک ان کی ایک ایک تکلیف دہ تفصیل یاد رہتی ہے۔ یہ عموماً کسی جسمانی خرابی یا تکلیف کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔

ایسے خواب اپنی بیہودگی، دیوانے کردار اور ایک دیرپا نقش کی وجہ سے ناخوشگوار ہوتے ہیں۔ ان میں دلفریب تو ہوتے ہی نہیں، بعض اوقات تو یہ خواب شدید احساس جرم چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ پیغمبری خوابوں سے کافی ملتے ہیں بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ انکا اسی قسم سے تعلق ہے۔

دور خیال خواب Telepathic Dreams

دور خیال خوابوں کو فرشتوں کی زبان بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ زندہ اور مردہ لوگوں کے درمیان بات چیت کا ذریعہ ہیں۔ اس ملاقات میں موت کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور زندہ لوگ بھی رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے جنت میں جا پہنچتے ہیں۔ یہ ذہنی باہم کلامی دو بقید حیات اشخاص کے درمیان بھی ہوسکتی ہے ہم اپنے ارادی وغیر ارادی خیالات بھیج اور دوسروں کے خیالات خواب میں وصول بھی کر سکتے ہیں۔ اس کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ نیند کی کیفیت میں دو دنیاؤں یعنی رات کی روحوں کی دنیا اور دن کی جسمانی دنیا کے درمیان رابطہ۔

باہمی خواب (General Dream Sensations)

ان خوابوں کے بارے میں صرف ایڈن نے ہی تحقیق کی اور منظر عام پر لے کر آیا۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ خواب بہت خاص ہیں لیکن ان کی تشریح آسان نہیں، بقول اس کے یہ عام خواب نہیں، کچھ دکھائی نہیں دیتا، کوئی عکس نہیں، کوئی واقعہ نہیں، حتیٰ کہ کوئی لفظ نہیں اور کوئی نام نہیں لیکن طویل گہری نیند کے دوران ذہن ایک شخص کے ساتھ، ایک جگہ پر، ایک واقعہ یا ایک خیال میں مصروف رہتا ہے۔ اور جاگنے پر سب کچھ یاد رہتا ہے۔

ایڈن نے ایسے ہی ایک خواب میں ایک امریکن پرسنٹی کو دیکھا، جس کو نہ تو پہلے دیکھا تھا اور نہ ہی نام سنا تھا۔ اس نے اسے ساری رات اپنے ساتھ رکھا۔ اور دوسری دفعہ گہری نیند کی حالت میں ایک خوبصورت خواب میں پیاری اور خوبصورت یاد میں محو رہا۔ جس کا جواب تھا کہ انسان اپنے بارے میں بہت کم جانتا ہے، جو کچھ وہ ہے۔ یہ باہمی خواب نہ تو ناخوشگوار ہوتے ہیں اور نہ ہی بکواس البتہ اتنے طویل جتنا کہ جسم صحتمند ہے۔

جاگتے خواب (Lucid Dreams)

جب خواب کے دوران محسوس ہو کہ ہم خواب دیکھ رہے ہیں تو وہ جاگتے خواب کہلاتے ہیں۔ ایک منٹ ٹھیریں یہ تو محض ایک خواب ہے۔ زیادہ تر خواب دیکھنے والے تو یہ جان کر کہ وہ خواب دیکھ رہے ہیں، خود کو جگا دیتے ہیں اور بعض آنکھیں میچ کر مزید خواب میں رہ کر کہانی ختم ہونے کا انتظار کرتے ہیں کہ آگے کیا ہوا؟ مؤخرالذکر لوگ جاگے بغیر اپنے خوابوں کے عملی شریک بن جاتے ہیں، خوابوں میں فیصلے کرتے اور خوابوں پر ایسے اثرانداز ہوتے ہیں کہ خواب کے واقعات کو بھی بدل دیتے ہیں۔

جاگتے خواب جن کو (لوسڈ) کہا جاتا ہے عموماً صبح ۵ سے ۸ کے درمیان آتے ہیں۔ ان خوابوں میں رموز عموماً خوبصورت قدرتی مناظر ہوتے ہیں، جس میں سہانہ ابر آلود آسمان یا پھر پہاڑی مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں اُڑنے اور آسمان میں تیرنے کے خواب بھی دکھائی دے سکتے ہیں اور عام نوعیت کے خواب بھی لیکن احساس ضرور ہوتا ہے کہ جاگتے خواب دیکھ رہے ہیں۔

یہ سب سے دلچسپ خواب ہوتے ہیں اور اس قابل ہوتے ہیں کہ گہری نظر سے ان کا مطالعہ کیا جائے۔

شیطانی خواب (Demon Dreams or Nightmares)

شیطانی خواب ایک پریشان کر دینے والا خواب ہوتا ہے جو خواب دیکھنے والے کو ہیجان میں مبتلا کر دیتا اور نیند سے جگا دیتا ہے۔ ڈراؤنے خواب، دن کے پریشان کن حالات و واقعات کا عکس ہو سکتے ہیں یا اُن معاملات

بعض عادی ڈراؤنے خواب دیکھنے والوں کے خاندانوں میں نفسیاتی مسائل، نشہ آور ادویات کا استعمال، کسی خودکشی کے کیس یا خاندانی الجھنوں کی وجہ سے بھی ایسا ہوتا ہے۔ ڈراؤنے خواب خوف کا اشارہ ہیں اور ضروری ہے کہ ان کی وجوہات کا پتہ چلا کر انکا سدِ باب کیا جائے۔ یہ ہمارے لاشعور کے لئے ایک طریقہ ہے کہ وہ اس پر توجہ دے اور جو خوف، دہشت یا پریشانی لاشعور میں ہے، اس کو نکال باہر کرے۔

الجھے ہوئے خواب Wrong Waking Up (Phantasma)

نیند سے غلط اٹھنے والے خواب جن کو ہم الجھے ہوئے خواب کہتے ہیں، عموماً بیدار ہونے سے قبل دکھائی دیتے ہیں۔ ان کو خیالی پیکر یا تصور کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اپنی عام خواب گاہ میں نیند سے بیدار ہونے کا ایک احساس ہوتا ہے لیکن اگر محسوس ہو کہ کوئی سایہ موجود ہے یا لوگ چل پھر رہے ہیں یا کچھ عجیب سا شور ہے تو پھر ہم سو رہے ہوتے ہیں۔ ایسے خواب میں عموماً خوف محسوس ہوتا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ چیخ کر اُٹھ کھڑے ہوں اور خواب کی پراسرار کیفیت سے نکل جائیں۔ جو لوگ اس قسم کا خواب دیکھتے ہیں وہ خوفزدہ ہونے کے باعث ایسا ہی محسوس کرتے ہیں۔

خوابوں کو جاگتے خوابوں سے ملانا غلط ہے کیونکہ الجھے ہوئے خواب جن بھوت والے، واضح، صاف اور عیاں ہوتے ہیں، تاہم خواب دیکھنے والے کا ذہن سمجھ جاتا ہے کہ یہ ڈراؤنا خواب ہے اور وہ بیدار ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

دہرائے جانے والے خواب (Recurring Dreams)

یہ خواب اپنے آپ کو کہانی یا موضوع میں معمولی تبدیلی کے ساتھ دہراتے ہیں۔ یہ خواب اچھے بھی ہو سکتے ہیں لیکن عموماً ڈراؤنے ہی ہوتے ہیں۔ خواب خود کو اس لئے دہراتے ہیں کہ کوئی ٹکراؤ یا نکتہ حل طلب رہ گیا ہوتا ہے یا نظرانداز کر دیا گیا ہوتا ہے۔ یہ خواب اس وقت تک آتے رہتے ہیں، جب تک کہ ٹکراؤ یا حل طلب نکتہ نہیں ڈھونڈ لیا جاتا ہے یا اُس کمی کو دور نہ کر لیا جائے۔ یہ خواب Punishing ہوتے ہیں۔

اگر آپ کوئی ایسا خواب بار بار دیکھتے ہیں جو نوجوانی میں بھی دیکھا تھا تو اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا مسئلہ ہے جو بہت اہم تو نہیں لیکن آپ کی ساری زندگی میں رہا ہے۔ جب آپ جان لیتے ہیں کہ خواب آپ کے سامنے کیا مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہے، تو پھر یہ خواب غائب ہو جاتے ہیں۔

ڈہرائے جانے والے خوابوں میں یہ ضروری نہیں کہ غیر حل شدہ مسئلہ پرانا ہی ہو بلکہ وہ حالیہ بھی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ کوئی ڈراؤنا کتا، جس کے ارادے نیک نہیں، خواب میں دیکھتے ہیں تو یہ آپ کے لاشعوری خوف کی وجہ سے ہے جو آپ کے بچپن میں آپ کے دماغ میں کسی حادثہ کی وجہ سے بیٹھ گیا تھا اور جسے آپ بالکل ہی بھول چکے ہیں۔ اور اگر کتا آپ کے پیچھے دوڑ رہا ہے اور یہ بار بار آپ کے خواب میں آتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ خود کو اپنی پوزیشن یا کام کی جگہ غیر محفوظ خیال کرتے ہیں یا پھر آپ کسی خاتون کو پسند کرتے ہیں لیکن اس کو اس خوف سپر دپوز نہیں کرتے کہ کہیں انکار نہ ہو جائے۔

بعض دفعہ حقیقی زندگی میں پیش آنے والا کوئی خوفناک واقعہ ہمیں بار بار نظر آتا ہے۔ اگر اتفاقاً کسی ڈرائیور سے کوئی گاڑی کے نیچے آکر مارا جائے، تو وہ ڈرائیور بے قصور ہونے کے باوجود خواب میں یہ منظر بار بار دیکھتا ہے۔

دن کے خواب (Day Dreams)

انسان میں دن کے خواب دیکھنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے اور وہ تقریباً ایک سے دو گھنٹے روزانہ یہ خواب دیکھتا ہے۔ **انسان کی نیند اور مکمل جاگنے کے درمیان شعوری کیفیت کو دن کے خواب کہتے ہیں** اور یہ ہمارے جاگنے کے وقت خیالات کا ہجوم ہوتا ہے جو دور لے جاتا ہے۔ ہمارا دماغ بھٹکنا شروع کر دیتا ہے اور شعوری گرفت کمزور پڑ جاتی ہے اور ہم اپنے آپ کو خیالات کی رنگینیوں میں گم کر دیتے ہیں۔ ڈے ڈریمز میں دماغ کی فریکونسی اتنی ہی کم ہوتی ہے جتنی کہ سوتے ہوئے خواب دیکھنے کے دوران ہوتی ہے۔

دن کے خواب، ہر ذی عقل، انفرادی شخص دیکھ سکتا ہے۔ یہ خواب ایک طمانیت کا احساس دلاتے ہیں جو عموماً بیرونی دنیا میں نہیں پایا جاتا۔ یہ خواب، دیکھنے والے شخص کو وہ طاقت بہم پہنچاتے ہیں جو اُس میں نہیں ہوتی اور

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خواب میں گذشتہ روز کا کوئی واقعہ، تجربہ یا خیال آ جاتا ہے۔ فرائیڈ کہتا ہے کہ ایسے خواب میں کوئی نہ کوئی نکتہ مل جاتا ہے جس سے اس کا گذشتہ روز کے کسی واقعے سے رابطہ ثابت ہو جاتا ہے۔

افسانوی خواب (Epic Dreams)

ان کو سہانے خواب یا افسانوی خواب کہتے ہیں۔ یہ خواب اتنے لمبے، دلفریب اور واضح ہوتے ہیں کہ ان کو بھلایا نہیں جا سکتا۔ اِن کی تفصیل سالہا سال ایسے یاد رہتی ہے کہ گذشتہ رات ہی انکو دیکھا ہے۔ یہ خواب بڑے خوبصورت ہوتے ہیں اور اپنے اندر بڑے گہرے رموز رکھتے ہیں۔ ان خوابوں میں بہت زیادہ خوبصورتی ہوتی ہے اور حل طلب رموز پنہاں ہوتے ہیں۔ ان خوابوں سے بیدار ہونے پر محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی خزانہ دریافت کر لیا ہو یا اپنے یا دنیا کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں یا زندگی میں تبدیلی سے متعلق راز کو پا لیا ہو۔ لیکن نیٹ پر محض ایپک ڈریمز نہ تلاش کریں ورنہ وہ کسی اور ہی دنیا میں پہنچا دیتے ہیں۔

مستقبل کے خوابوں کا تجزیہ :

خواب جو دیکھے جاتے ہیں، ان میں یہ جاننا بہت مشکل ہے کہ آیا یہ ایک عام خواب ہے جس کی تعبیر کے ذریعہ اس کا مطلب پتہ چلے گا یا یہ ایک پیشن گوئی والا خواب ہے جو نہ جانے کب ایک تخریب کار کے بم کی طرح پھٹ جائے گا۔ یعنی اس کی تعبیر میں ٹائم کا کوئی علم نہیں ہوتا، بسا اوقات تعبیر ایک گھنٹے کے بعد بھی ظاہر ہو جاتی ہے جبکہ کئی دن، ماہ وسال بھی لگ جاتے ہیں۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ پیشن گوئی والے خواب ۲۴ گھنٹوں میں اپنے آثار دکھانا شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح عام خواب سے الگ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور خواب دیکھنے کے بعد جب آنکھ کھلتی ہے تو ایک اضطراب اور بے چینی سی ہوتی ہے کہ کچھ ہونے والا ہے۔

اپنے قتل سے دو ہفتے پیشتر امریکی صدر ابراہام لنکن نے خواب دیکھا کہ وائیٹ ہاؤس میں ایک تابوت رکھا ہے

اپنی بیوی سے ذکر کیا تو اس نے کہا کہ جب تک کرسی ہے تم نہیں مرو گے۔

کیا وہ اپنی موت سے بچ سکتا تھا؟ ہاں یہ ممکن تھا، اگر خواب یہ بھی بتا دیتا کہ وہ کیسے مرے گا یا کب مرے گا، تو وہ اپنے باڈی گارڈ کو رات کی چھٹی دینے کے بجائے، اپنی حفاظت کے لئے اُس کی سخت ڈیوٹی لگاتا لیکن اس کی موت تو آنی تھی، وہ اپنی تقدیر کی طرف سے اندھیرے میں رہ گیا اور موت کی پیشن گوئی بھی نہ پڑھ سکا۔

مارک ٹوون نے سچا خواب دیکھا، جس میں اس نے اپنے بھائی کو ایک تابوت میں دیکھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کرے اور اسے نظر انداز کر دیا۔ ایک ہفتے سے کم میں اس کا بھائی کشتی پر ایک دھماکے میں ہلاک ہو گیا۔ جائے حادثہ پر پہنچنے پر اس نے بالکل ویسے ہی بھائی کو تابوت میں دیکھا جیسا کہ خواب میں دیکھا تھا۔ اگر خواب نے اس کے بھائی کی کچھ اور تفاصیل ہوتیں کہ کب اور کہاں ہلاک ہوگا، تو وہ اپنے بھائی کو خبردار کر سکتا تھا۔

بکر نے خواب دیکھا کہ گھر کے گیٹ پر کھڑا ہوا چیخ رہا ہے، تخریب کار اسکے گھر سے بائیں طرف بھاگ کر بائیں ہاتھ گلی میں مڑ گئے۔ گارڈ اُن کے پیچھے بھاگے لیکن پکڑ نہ سکے۔ آنکھ کھلنے پر بکر نے تین بار بائیں طرف تھتکارا، تین بار تعوذ پڑھی اور کروٹ بدل کر بستر سے تہجد کے لئے اُٹھ گیا۔ تہجد سے فارغ ہو کر نماز فجر کے لئے نکلا، بکر نے گیٹ پر آیۃ الکرسی پڑھی اور مسجد چلا گیا۔ فجر کی نماز کے بعد مسجد سے جاگنگ کے لئے جاتا تھا، دل کی گھبراہٹ کی وجہ سے دوست سے معذرت کر لی۔ واپس گھر پہنچا تو سامنے سے آنے والے تین ڈاکوؤں نے گھیر لیا، ان میں سے ایک بکر کی طرف آیا، للکارنے پر اس نے اپنے نیفے سے ٹی ٹی نکال کر بکر پر فائر کیا اور بائیں طرف بھاگ کر بائیں گلی میں مڑ گیا، باقی دو واپس بھاگ گئے۔ گارڈ آ گیا لیکن ہم زبان پر فائر نہ کیا، جبکہ دوسرے گارڈ کو وہ پہلے ہی گن دکھا کر بھگا چکے تھے۔ یہاں پر بھی خواب میں وقت نہیں بتایا گیا اور یہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ وقت کا منظر غائب ہوتا ہے۔

ان واقعات میں تین پیشنگوئی والے یا پیغیبری خوابوں کا تذکرہ ہے، جن سے مستقبل کے حادثات کا تو پتہ چلتا ہے لیکن پہلے حادثے کے وقوع کا ٹائم دو ہفتے، دوسرے کا ایک ہفتہ جبکہ تیسرے کا محض ڈیڑھ گھنٹہ ہے۔ وقوعہ کے وقت کی تفصیل نہ ہونے کی وجہ سے کوئی فائدہ نہ ہو سکا۔ جو کچھ ہوا وہ تقدیر کے پلان میں شامل تھا اور اس قسم کے خوابوں کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا، خواہ سنت طریقے پر عمل کرتے ہوئے خواب کے اثر کو زائل ہی کر دیا جائے۔

تبدیل ہو سکنے والے مستقبل کا خواب:

ایسے بھی مستقبل کی پیشنگوئی والے خواب ہوتے ہیں، جن سے تقدیر بدلی جا سکتی ہے۔ اس کی مثال ٹائیٹینک جہاز کے اٹلانٹک میں ڈوبنے سے ملتی ہے۔ جہاز کی غرقابی کے بعد پتہ چلا کہ کم از کم دو درجن لوگوں نے جہاز کے ڈوبنے کے خواب دیکھ کر اپنی سیٹیں منسوخ کرا دی تھیں۔ یہ تو پتہ نہیں چل سکا کہ اور کتنے لوگوں نے یہ خواب دیکھا لیکن اس کو درخوراعتنا نہ جانا اور اُس موت سے جا ملے، جس سے بچا جا سکتا تھا۔ ایک تاجر نے یہ خواب تین مرتبہ دیکھا لیکن وہم سمجھ کر کوئی وقعت نہ دی اور جانے کے لئے تیار تھا، اس کی خوش قسمتی کہ بزنس نے پلٹا کھایا اور اُسے سیٹ کینسل کرانی پڑی اور وہ نہ جا سکا۔

خواب کے دیکھنے کے اوقات کا خوابوں کی تعبیر پر اثر

صبح کے وقت دیکھے ہوئے خوابوں کی تعبیر جلد سامنے آتی ہے، جبکہ رات کے اول پہر دیکھے ہوئے خوابوں کی تعبیر دیر سے ظاہر ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ابراہام لنکن نے یہ خواب رات کی درمیاں شب میں دیکھا ہو، جبکہ تیسرا خواب صبح دیکھا گیا تھا۔ اور بھی خوابوں سے پتہ چلتا ہے کہ صبح کے وقت دیکھے ہوئے خوابوں کی تعبیر بسا اوقات اُسی روز آ جاتی ہے جبکہ رات کے اول پہر دیکھے خوابوں کی تعبیر سالوں کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ روایت ہے کہ حضرت یوسف کے خواب کی تعبیر چالیس سال بعد ظاہر ہوئی تھی۔

خوابوں کی اقسام (Catagories) اور اثرات:

خوابوں میں ایسے بھی شاہکار ہوتے ہیں، جن کا ہم کبھی نہ کبھی شکار ہوتے ہیں مثلاً گرتے ہوئے یا کسی کے رحم و کرم پر ہونا۔ سائنسدانوں نے ان بنیادی خوابوں کو چار انواع میں تقسیم کیا ہے:

۱) پیغمبری (پیشنگوئی والے) خواب

۲) تنبیہی خواب

۳) صحت آگاہی خواب

۴) اہم امور آگاہی خواب .

پیغمبری (پیشنگوئی والے) خواب:

پیغمبری یا پیشنگوئی والے خواب وہ ہوتے ہیں جو مستقبل کی خبریں پیشگی دیدیتے ہیں۔ اس کی ایک معقول وجہ یہ ہے کہ ہمارے دماغ میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ باریک اطلاعات و مشاہدات کو یکجا کر لیتا ہے، جن پر ہم عموماً نہ تو دھیان دیتے ہیں اور نہ غور ہی کرتے ہیں، وہ تحت الشعور میں چلی جاتی ہیں اور خوابوں کے ذریعہ دوبارہ سامنے آجاتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہمارا تحت الشعور دماغ جانتا ہے کہ کیا ہونے والا ہے، وہی کچھ جو شعوری دماغ کی اطلاعات اُس کے پاس جمع ہو چکی ہیں۔

خوابوں کا معاملہ بھی متنازع ہے لیکن اس کے باوجود سینکڑوں لوگ ایسے ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قسمت کو خواب میں پایا ہے۔ اسی طرح بہت سے حکمرانوں نے اپنے بہت سے فیصلے خوابوں کی ہدایات پر کیے ہیں۔

ایک مثال ایڈوف ہٹلر کی ہے جو اہم معاملات میں اپنے معبر کے مشوروں پر عمل کرتا تھا۔ ایسے بھی بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی موت/قتل/تباہی کو خواب میں دیکھ لیا۔ ۱۹۱۲ میں نیویارک کی ایک خاتون نے اپنی والدہ کو ایک لائف بوٹ میں دیکھا جو اتنی زیادہ بھری ہوئی تھی کہ ڈوبنے کے قریب تھی۔ اُس نے خواب سے اپنے شوہر کو آگاہ کیا، اُس کے شوہر نے اُسے تسلی دی کہ اس کی والدہ یورپ میں خیریت سے ہے لیکن دوسری صبح Titanic کے ڈوبنے کی خبر کے ساتھ اس کے مسافروں کی فہرست میں اُسکی والدہ کا نام موجود تھا، وہ بچ ضرور گئی لیکن لائف بوٹ کی مشکلات اور موت سے قربت کے وقت اسے صرف اپنی بیٹی کا دھیان رہا۔

میں دیکھا اور اس کے بعد اس رات وہ بالکل نہ سو سکا۔ اس نے اپنے دوست کو خواب کی تفصیلات بتائیں "میں نے دیکھا کہ موت کی سی خاموشی طاری تھی اور میرے سامنے ایک تابوت رکھا ہوا تھا جسے پھولوں سے ڈھانپا ہوا تھا۔ میں نے ایک سپاہی سے پوچھا کہ وائیٹ ہاؤس میں کون مرگیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ پریزیڈنٹ، اُسے ایک قاتل نے قتل کردیا ہے۔ پھر ہجوم کی دُکھ بھری چیخیں سُنائی دیں اور میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے اطمینان ہوا کہ یہ محض خواب تھا"۔

ایک خواب ایک حقیقت:

۲۲/فروری ۲۰۰۹ء اتوار کا دن تھا، تقریباً ۲ بجے لنچ کرکے راقم قیلولہ کی غرض سے لیٹا اور سو گیا۔ خواب میں بھی نیٹ استعمال کر رہا تھا۔ میں نے http://www.kse.net.pk/ لگائی تو حیرت کی انتہا نہیں رہی کہ نئی ویب سائیٹ سامنے آئی۔ جس کا Home Page براؤن بیک گراؤنڈ میں اور بالکل تبدیل شدہ سامنے آیا، جو کافی بہتر اور آسان تھا۔ اپنے web address کو چیک کیا کہ کہیں غلطی سے کچھ اور نہ لکھدیا ہو اور کسی اور ملک کی سائٹ نہ ہو لیکن ہر چیز درست تھی۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی شام کے ۵ بج رہے تھے۔ خواب یاد کر کے ہنسی آئی۔

لیکن اصل حیرت اس وقت ہوئی جب اگلے دن شام کو Karachi Stock Exchange کی ویب سائٹ پر داخل ہوا تو خواب والی ویب سائٹ براؤن بیک گراؤنڈ میں نظروں کے سامنے تھی اور سب features وہی تھے جو میں خواب میں دیکھ چکا تھا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک خواب کے ذریعے Update کیا۔ اور آئندہ آنے والی چیز سے پہلے ہی متعارف کرایا، اس طرح ایک اور پیشگوئی والا خواب مجھ تک پہنچا، جس کے بعد پرانا Blue Back-ground Page خواب ہو چکا ہے۔

جسم سے باہر کا/روحانی سفر (Out-of-Body Experience)

یہ خواب یا عمل ہمارے یہاں تصوف کا اونچے پائے کا عمل ہے اور عامل حضرات عملیات سے اور جوگی اپنے

ل The Handbook of Dreams by Judith Millidge, Publisher Silverdale Books 2003,Bideford Devon England P-33

۲ شرح صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب ۵۷۸۹ ج ۶ ص ۶۳۸

طے کرنے کا دعوئی کرتے ہیں۔ اس میں شعور کا جسم سے رابطہ منقطع ہو جاتا ہے، یہ پر تجسس اور مختصر ہوتے ہیں۔ بعض حادثات کے بعد بھی انکی عام لوگوں سے تصدیق ہوئی ہے، ایکسیڈنٹ سے شدید گھائل ہونے کے بعد جب جان کے لالے پڑے ہوتے ہیں اور بندہ نہ زندوں میں ہوتا نہ مُردوں میں، اس دوران کی مجروح نے جو روئداد بیان کی اوراس بات کی تصدیق کی ہے کہ کیسے اُن کو کہاں کہاں لیجایا گیا، وہ بھی روحانی سفر ہوتا ہے۔ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ اپنی زندگی میں ۱۵٪ سے ۲۰٪ لوگ اس تجربے سے گذرتے ہیں۔

OBE اور خواب میں یقیناً مشترک باتیں ہیں کیونکہ دونوں میں ہم ایسے جہاں میں ہوتے ہیں جہاں پر خیالات اپنا رول ادا کرتے ہیں اور ہم ایسے کارنامے اور کرتب دکھاتے ہیں، جو عام زندگی میں ناممکن ہیں لیکن OBE تجربہ عام خواب سے مختلف بھی ہوتا ہے۔ پہلی بات یہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب کوئی شخص جاگ رہا ہو، نشہ میں ہو یا کم ازکم خمار میں ہو۔ دوسری بات یہ کہ OBE کی فرضی مصروفیات (خواب کو دیکھتے ہوئے) نسبتاً کم اوٹ پٹانگ اور کم مربوط ہوتی ہیں اور اس کا اردگرد کا ماحول تقریباً عام ماحول جیسا ہوتا ہے۔ تیسری بات یہ کہ OBE خواب سے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ عام خواب کو ہم شعور کی بادلوں کی سی کیفیت سے تشبیح دے سکتے ہیں اور جاگنے پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک خواب تھا۔

سب او بی ایز (OBEs) بلاارادہ نہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں، کچھ لوگوں نے مختلف طریقے آزماتے ہوئے اپنی پسند کے روحانی سفر کئے ہیں اور کچھ نے تو اپنے تجربات بھی تحریر کئے ہیں۔ یہ تجربات بہرحال ان سے مختلف ہوتے ہیں جو بلاارادہ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جو حضرات رضاکارانہ طور پر ان تجربات میں سے گذرتے ہیں، اُن میں سے اکثریت اپنے روحانی پیکر کو کسی جسم میں مقید پاتے ہیں حالانکہ وہ جسم اصل جسم سے کافی مختلف ہوتا ہے اور کچھ لوگ اپنے روحانی پیکر کو چاندی کی رسی سے اپنے پرانے جسم سے بندھا ہوا پاتے ہیں۔
ایک ذاتی تجربہ جیسا کوئی چاہے ہوسکتا ہے۔

چارلس ٹارٹ نے اس کا اپنی مؤکلہ پر تجربہ کیا جس کا فرضی نام مس زی تھا۔ پہلی رات اسے کچھ نہ ہوا، دوسری رات اس نے دوبار اپنے آپ کو اپنے جسم کے اوپر چھت کے نزدیک تیرتے ہوئے پایا۔ اس تجربے کے دوران وہ جاگتی رہی لیکن EEG پر اس کے دماغ کی لہریں جاگتی ہوئی مخمور حالت کا پتہ دیتیں تھیں جبکہ دل کی

اپنی بہن کے ساتھ پایا۔ دونوں نے منہ سے الفاظ نکالے بغیر ایک دوسرے سے گفت وشنید کی۔ بہن کرسی سے اٹھ گئی اور دونوں نے بیڈروم آ کر بہن کا جسم دیکھا اور پھر مس زی واپس چل دی اور خود کو تجربہ گاہ میں پایا۔ آ حری رات بہت پر تجسس تھی کہ مؤکلہ تجربہ گاہ کی کاروائی سے بھی باخبر رہی لیکن EEG نے سب نتائج اُول شول دکھائے۔ لیکن ٹارٹ انکو سمجھ گیا کہ پہلی اسٹیج اور REM ساتھ ساتھ تھیں۔ ساتھ ہو وہ متذبذب رہا کہ نیند کی پہلی اسٹیج تھی یا بیداری کا نمونہ (Pattern) تھا۔

خوابِ پریشاں یا آشفتہ (ڈراؤنے خواب) :

خوابِ پریشاں یا شیطانی خواب اایک پریشاں کرنے والا ڈراؤنا خواب ہے، جو خواب دیکھنے والے کو نیند سے خوفزدہ، ڈرا ہوا بیدار کرتا ہے۔ یہ خواب حقیقی زندگی کے خوفناک حالات اور واقعا سے منسلک ہوتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جولوگ متواتر ڈراؤنے خواب دیکھتے ہیں ان کے خاندان کے ساتھ کوئی نفسیاتی مسئلہ ہوتا ہے یا شراب نوشی وجہ ہوتی ہے یا پھر کوئی خودکشی کا واقعہ ہوتا ہے۔

ڈراؤنے خواب خوف کی وجہ سے دکھائی دیتے ہیں، جن کو دور کرنے کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ مہم جو طبیعت کے لوگ ایسے خوابوں کو پسند کرتے ہیں جبکہ ایسے خوابوں کی بنا پر فالج کا خطرہ ہوتا ہے۔ اُن کے لئے ایسے خواب سوائے کھیل کے کچھ نہیں ہوتے اور وہ ان کو اپنی مرضی کے مطابق تبدیل بھی کر لیتے ہیں۔

خوابِ پریشاں میں دو باتیں ہوتی ہیں: **لڑو یا بھاگ جاؤ۔** ان خوابوں میں بھوت پریت اور ڈائنیں ہوتی ہیں جو پیچھا کرتی ہیں، لڑتی ہیں اور نقصان پہچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ مختصراً نامعقول خواب ہوتے ہیں اور ان خوابوں میں وہ کچھ دکھائی دیتا ہے جس سے آپ ڈرتے ہیں۔ اگر آپ کو خوابوں پر کنٹرول ہے تو آپ بغیر لڑے یا نقصان اٹھائے ہوئے اِن خوابوں سے باہر بھی نکل سکتے ہیں، بالکل اس مصور کی طرح جو خوفناک تصاویر بناتا ہے، اُن سے ڈرتا بھی ہے اور اُن کو سمجھتا بھی ہے۔

ان خوابوں میں ایک بات یہ ہے کہ زوردار اور واضح خواب ہوتے ہیں، اگر آپ ان سے خوفزدہ نہیں

اپنے مطلب کے کام لئے جا سکتے ہیں جیسے کہ اپنے مسائل کا حل۔ خواب میں نقصان پہنچنے کا تو سوال ہی نہیں ہوتا، اس لئے اِن خوابوں میں خود پر قابو اور ڈسپلین ایسے ہی ہے جیسے کراٹے میں بلیک بیلٹ۔ اس کے بعد آپ کے پاس ایسا مؤثر ہتھیار آ جائے گا، جس کی مدد سے جو خواب نہ دیکھنا چاہیں تو نہ دیکھیں یا اس کو تبدیل کر دیں۔

مشترک خواب Mutual Dreams

مشترک خواب [1] دو یا زیادہ افراد اس وقت دیکھتے ہیں جب خواب کے کچھ اجزا وہی ہوں۔ یا یوں کہیے کہ میرے خواب میں بھی وہی کچھ ہو جو آپ کے خواب میں ہے۔ ان جال والے خواب میں مقصد، جذبات، رموز اور بسا اوقات تو الفاظ تک بھی بالکل وہی ہوتے ہیں۔

مشترک خوابوں کو دیکھنے کے لئے بعض بنیادی صلاحیتوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اِس قسم کے خواب چیلنج سے بھرپور ہوتے ہیں کیونکہ یہ خوابوں کی دنیا اور خوابوں کی صلاحیت کا بہت بڑا شعبہ ہے۔ ان دونوں میں سے کسی ایک پر درک حاصل کرنا، خوابوں پر گرفت کرنے کے مترادف ہے۔ مشترک خواب کے لئے خواب دیکھنے والے کا ماہر ہونا از حد ضروری ہے۔ مشترک خوابوں کے عامل کا خوابوں کی حدود اور خوابوں کے فن میں ماہرِ کامل ہونا ضروری ہے۔ یہ حدود ہی ہیں جو خوابوں کے عمل کا خاکہ پیش کرتی ہیں۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ مشترک خوابوں کا عامل ایک افسانوی کردار ہوتا ہے کیونکہ مشترک خواب کے لئے ہمیں ایک سے زائد اشخاص کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ مشترک خوابوں کا عمل شروع کرنے سے پہلے ہماری سب ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ خوابوں کی دوسری قسموں کی طرح مشترک خواب اکیلے شخص کا کھیل نہیں ہے، اس میں کم از کم ایک اور کا ہونا لازم ہے ورنہ شرکاء کے گروپ میں ایک منجھے ہوئے عامل (جو خواب کی مختلف سیمائیں جانتا ہو) کا ہونا اشد ضروری ہے۔

گروپ میں شامل سب شرکاء کو یک بارگی ہم آہنگ کرنا بہت بڑا چیلنج ہے اور ایسے ہی ہے جیسے ننھے ننھے بچوں کے گروپ کو کسی ایک کام کے لئے مائل کرنا۔ ہمارے گروپ کے شرکاء خود مختار ہوتے ہیں اور اپنے طور پر خواب دیکھنے کے لئے منظر نامہ اور ڈرامہ تیار کر سکتے ہیں۔ سیکھنے کے دوران کامیابیاں بھی قدم چومتی ہیں لیکن یہ

---

[1] Mutual Dreaming By LindaLane Magallon http://dream.search.bg/lmag02.html

یہ مشق فائدہ مند بھی ہے اور خوشی سے بھرپور بھی ہے اور اس کے علاوہ یہ اعلیٰ صلاحیتوں کا خوبصورت مجموعہ بھی جسمیں ایک شخص کی کارکردگی کو مجمع کی کارکردگی میں منتقل کرنا ہوتا ہے۔ پھر بھی اس کا دارومدار خواب دیکھنے کی ابتدائی صلاحیتوں اور خواب کے عمل پر ہوتا ہے:۔

اولین ابتدائی صلاحیت خواب کو یادداشت میں لانا ہے:

مشترک خوابوں کا عامل خوابوں کو یادداشت میں لانے والا مستقل کردار ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر رات خواب، نہ کہ مطلوبہ رات بلکہ ہفتے میں چند راتیں خوابوں کو یادداشت میں لانا ہوتا ہے۔ یہ بھی اس لئے ہوتا ہے کہ زیادہ خوابوں کو یاد کرنے سے ان خوابوں کو دوسرے خواب دیکھنے والے سے موازنہ کرنے کا زیادہ موقع ملتا ہے کہ کونسے خواب مشترک تھے۔

دوسری ابتدائی صلاحیت خوابوں کو لکھنا ہے:

یہ اس لئے کہ دوسرا مشترک خوابوں کا عامل ان کو پڑھ سکے کیونکہ یہ معاملہ تو دو یا زیادہ اشخاص کا اور ایک دوسرے سے رابطے کا ہے۔ مشترک خواب زبانی جمع خرچ نہیں ہے بلکہ اپنی کاوشوں کو باہم آشکارہ کرنا اور دیکھنا کہ کس حد تک کامیابی ہوئی۔ یہ ایک انسانی خاصیت ہے کہ وہ دوسرے کے بیان کو سن کر اپنا بیان تبدیل کر دیتا ہے کہ ہاں ہاں میں نے بھی یہی کچھ دیکھا ہے، اس لئے خواب لکھنے سے یہ بات نہ ہوگی۔ اس کے علاوہ خوابوں پر تاریخ اور ٹائم لکھنا بھی مفید ہوتا ہے تاکہ دونوں کو compare کرتے ہوئے آسانی ہو:

کہ کیا مشترک خواب ایک ہی رات اور ایک ہی وقت رونما ہوئے؟

نیز یہ معلوم ہو سکے کہ پچھلے دن کے خواب کا موجودہ خواب پر کیا اثر پڑا؟

کیا مشترک خواب دیکھنے والوں میں مطابقت ہے یا نہیں؟

کیا مستقبل یا ماضی کے بارے میں کچھ اشارات غور طلب ہیں؟

میری بنیادی صلاحیت اپنے خوابوں اور ان کے اجزا کے ساتھ ساتھ:

کیا خوابوں پر غور کرنے کے لئے دوسروں کے مقابلے میں موزوں ٹائم ممکن ہے؟

کیا خواب میں ظاہر ہونے والے رموز شخصی نوعیت کے ہیں؟

زیادہ تر مشترک خواب دیکھنے والے خوابوں کے ماہر ہوتے ہیں۔ وہ خواب کی کم از کم ایک قسم میں خاص مہارت رکھتے ہیں یا ان کا بھی کوئی نظریہ ہوتا ہے جو کسی خاص فائدے کے لئے یا خواب کے مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کو مزید سیکھنا اور تجربہ حاصل کرنا ہے اور یہ کہ وہ خاص طریقے، جس کو وہ ذاتی طور پر اچھا پائیں، مزید سیکھنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

انتہائی اہم صلاحیت عامل کی اپنے ساتھی کے ساتھ خواب اشتراک کرنا:

سب سے اہم چیلنج جو مشترک خوابوں میں درپیش ہوتا ہے، وہ یہ کہ دوسرے خواب دیکھنے والے کی ذاتی حدود میں داخل ہو کر اُس کو چھونا ہے۔ اور یہ ایک بہت ہی معیوب بات ہے جو ہم میں سے اکثر پسند نہیں کریں گے کہ اُن کی خوابوں کی حدود میں کوئی داخل ہو۔ ان سب باتوں کے علاوہ خوابوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ ہم اپنی ذات تک محدود رہتے ہیں اور خوابوں سے محظوظ بھی ہوتے ہیں۔

خوابوں کے مراتب و درجات

خوابوں کے درجات، خواب دیکھنے والے شخص کے اعمال پر منحصر ہوتے ہیں، جتنے اچھے اعمال ہونگے اتنے اچھے خواب آئیں گے، اگر اعمال ہی ناقص ہونگے تو وہی کچھ خوابوں میں بھی آئے گا۔

سب سے اچھے خواب اللہ پاک کا جلوہ، اُس کے نبیوں کی زیارت اور فرشتوں کا دیکھنا ہے۔ یہ خوش قسمت لوگوں کو ہی نصیب ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ یادالٰہی اور قرب الٰہی کی بدولت ہوتا ہے۔ فاسق و فاجر کو ایسے خواب جن کو مبشرات کہا گیا ہے نصیب نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد خواب دیکھنے والوں کی فیروز بختی اور سعادت کا ستارہ اوج کمال پر ہوتا ہے۔

پیش نظر تمام فرائض پر صحیح طور پر عمل پیرا رہے، صدقِ نیت ہو، مقصد عظیم ہو اور رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلے۔ کیونکہ تقوٰی اور استقامت دونوں صدقِ نیت کے ساتھ تمام اعمال کی اساس و اصل ہیں۔ پھر اُن کے لئے:

﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ سورة يونس آية ٦٤

اُن کے لئے دنیوی زندگی اور آخرت میں نوید ہے، خوشخبری ہے۔

اس لئے نیک سچے مؤمن کے خوابوں کے علاوہ لوگوں کا یقین و اعتماد نہیں کیا جاتا۔ جس کے گناہ زیادہ ہونگے، اس کے خواب قابل یقین نہیں ہوتے، جس کا فساد زیادہ اور گناہ کثرت سے ہوتے ہیں، اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ خواب پریشاں ہی دیکھتا ہے۔

نفسیات کے شعبہ نے مادہ پرستوں کا یہ مفروضہ غلط ثابت کر دیا ہے کہ انسان اپنا مستقبل خود تعمیر کرتا ہے۔ مستقبل تو پہلے سے طے شدہ امر ہے اور اس میں ہماری کوشش اور محنت سے معمولی ردوبدل تو ممکن ہےلیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی کے نصیب میں وزیر اعظم بننا ہی نہ لکھا ہو اور وہ بن جائے، اسے قرآن حکیم میں تقدیر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہی کچھ پیغبری (پیشن گوئی والے) خوابوں میں ہوتا ہے۔ خوابوں سے معلوم تو ہو جاتا ہے کہ یہ ہونے والا ہے لیکن نہ تو وقوع کا ٹائم معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کینسل ہوسکتا ہے، ہوتا وہی ہے جو تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔

خواب کی اقسام کے متعلق علماء کی آراء

خواب کی اقسام کے متعلق علماء کا اتفاق ہے کہ خواب کی تین اقسام ہی ہیں۔

۱- رحمانی

۲- شیطانی اور

۳- نفسانی

لیکن ان ہی تین اقسام کی جب تشریح کی گئی تو عبدالغنی النابلسی نے سات اقسام کا تذکرہ کیا ہے:

ان دونوں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ نفسانی خوابوں کے زمرے میں آتے ہیں کیونکہ اضغاث احلام غیر منطقی خواب ہوتے ہیں۔ ایسے ہی وساوس نفس میں وہ کچھ دکھائی دیتا ہے جو اصل زندگی میں نہ حاصل کر سکے ہوں۔

۳- حسی خواب ۴- رمزی خواب

مندرجہ بالا دونوں اقسام شیطانی خواب کے زمرے میں آتے ہیں کیونکہ حسی خواب جیتی جاگتی زندگی کا ردعمل ہوتا ہے، جو کسی کو بھی خوفزدہ کر سکتا ہے جیسے بلی کسی سوتے ہوئے شخص پر کود جائے اور وہ خواب میں دیکھے کہ اس پر درخت یا پہاڑ گر پڑا ہے اور رمزی خواب بھی کسی ناز یبا رویہ کا ردّعمل ہوتے ہیں۔

۵- مؤمن کا خواب ۶- رؤیائے صادقہ

۷- تنبؤی خواب

جبکہ مندرجہ بالا خوابوں کی تینوں انواع مبشرات کے زمرے میں آتی ہیں۔ مؤمن کا خواب بھی خوشخبری ہوتا ہے اور رؤیائے صادقہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کو قبل از وقت آگہی ہوتی ہے، ایسے ہی تنبؤی خواب بھی۔

مبشرات میں خاص ترین خواب زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جن کو مشترک خواب بھی کہا جا سکتا ہے۔ علماء کہتے ہیں کہ ایک ہی رات میں تمام اہلِ زمین کے لئے نبی کریم صلی اللہ علہ وسلم کی زیارت ممکن ہے۔ یہ اس طرح کہ تمام موجودات آئینے ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مثال آفتاب۔ جب آفتاب تمام آئینوں پر چمکتا ہے تو ہر آئینہ پر بڑے اور چھوٹے مصفیٰ اور مکدر، لطیف و کثیف جیسے بلوریا دحات کے مطابق آفتاب صورت دکھائی دیتی ہے۔ اسی طرح مختلف اشکال اور مختلف رنگوں میں آفتاب کی صورت نظر آتی ہے اور ہر وہ شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوتا ہے تو وہ اپنی ذاتی صفات اور دل کے آئینے کے مطابق زیارت کرتا ہے۔

اس کو سائنس نے بھی ثابت کیا ہے کہ مشترک خوابوں (Mutual Dreams) کے ذریعہ ایسا ممکن ہے اور یہ بھی خوابوں کی ایک قسم ہیں۔

پیشین گوئیاں اور خواب :

پیشگوئیوں سے مراد حضور اکرم ﷺ کے وہ اخبار غیب ہیں جو آپؐ نے بغیر مادی وسائل کے محض وحی الٰہی کی بنیاد پر لوگوں کو فراہم کیں لیکن اس سے یہ مطلب نہیں لیا جا سکتا کہ حضور اکرمؐ عالم غیب تھے۔ عالم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، البتہ جب وہ چاہے اپنے انبیاء کو حسب ضرورت غیبی امور سے آگاہ کر دیتے تھے۔

پیش گوئیاں اور پیش گوئی والے خواب دو مختلف الگ الگ چیزیں ہیں۔ بعض لوگ پیش گوئیوں [1] کے انطباق میں خواب کا رویہ اپنا لیتے ہیں کہ جس طرح خوابوں میں کچھ اشارات اور علامات دکھائی جاتی ہیں اور ان کی مدد سے کسی نئی چیز تک رسائی حاصل کی جاتی ہے جب کہ وہ مطلوبہ چیز خواب میں آنے والی چیز کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ ایسے ہی پیشگوئیوں میں اشارے کنائے سے کام لیا جاتا ہے اور ان کی مراد الفاظ کی حقیقت پر نہیں بلکہ تخیل پر ہوتی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے بقول یہ نکتہ نظر فلاسفہ اور صوفیا کا ہے، جبکہ سلف صالحین کا نکتہ نظر اس کے برعکس ہے۔

خواب اور پیش گوئیوں کا فرق درج ذیل نکات سے واضح ہوتا ہے:

- خواب، نیند کی حالت میں مشاہدے کا نام ہے جبکہ پیشگوئی حالتِ بیداری میں مستقبل کے کسی واقعے کی اطلاع دینے کا نام ہے۔
- خواب کی دو قسمیں شیطانی اور نفسانی کوئی اثر نہیں رکھتیں جبکہ ہر پیشگوئی کی حقیقت ہوتی ہے۔
- خواب میں اکثر رموز کا استعمال ہوتا ہے جبکہ پیشن گوئی واضح الفاظ میں ہوتی ہے۔
- خواب کی تعبیر معبر ہی دے سکتا ہے جبکہ پیشگوئیہ خاص و عام کے لئے قابلِ فہم ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل پیشگوئی کا ذکر اس فرق کو واضح کر دینے کے لئے کافی ہوگا:

لندن کا ایک جوڑا گورڈن برکلے اور جین برکلے شادی کے ۲۰ برس بعد پہلی بار تفریح کی غرض سے پندرہ یوم کی چھٹیوں پر ۲۷ فروری کو مراکش کے شہر آغادیر پہنچے۔ وہ "ساداہوٹل" کے ٹیرس پر دلفریب منظر اور موسم سے لطف اندوز ہو رہے تھے، ہاتھ تنگ ہونے کی وجہ سے زیادہ عیاشی نہ کر سکتے تھے لیکن اس کے باوجود ایک ایک لمحے کو یادگار بنانا چاہتے تھے۔

---

[1] پیشگوئیوں کی حقیقت اور دور حاضر میں ان کی تعبیر کا صحیح منہج، حافظ مبشر حسین، ص ۲۹

انتظار کرنے کا کہہ کر ہوٹل کے کمرے میں کپڑے تبدیل کرنے چلی گئی۔ کچھ دیر کے بعد اچانک گورڈن کو جین کی چیخ سنائی دی۔ وہ دوڑتا ہوا اپنے کمرے کی طرف گیا تو دیکھا کہ جین سیڑھیوں کے سہارے کھڑی مدد کے لئے پکار رہی تھی۔ اس نے اُسے سہارا دیا اور نیچے لے آیا۔ جین کا چہرہ خوف کی وجہ سے فق تھا اور جسم بُری طرح کانپ رہا تھا۔

حواس بحال ہونے پر جین نے اپنے خاوند کو بتایا کہ اُس نے جاگتی آنکھوں ایک نہایت بھیانک خواب دیکھا کہ ہر طرف تباہی ہو رہی ہے اور لوگ مدد کے لئے ایک دوسرے کو پکار رہے ہیں، ہر چیز گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے، ایسا لگتا تھا کہ قیامت آ گئی ہو۔ پھر اس کے حواس ساتھ چھوڑ گئے اور اسے کچھ یاد نہ رہا۔

جین نے اپنے خاوند کو مجبور کیا کہ وہ اس جگہ سے فوراً نکلنا چاہتی ہے، خاوند نے بہت سمجھایا لیکن جین نہ مانی اسے یقین ہو چلا تھا کہ کوئی قیامت ٹوٹنے والی ہے۔ صبح گورڈن نے ٹیکسی کمپنی کو لندن واپسی کی سیٹیں بک کرانے کو کہا اور وہ یکم مارچ کو گھر واپس پہنچ گئے۔ اگلے روز ہی بر کلے اور جین کو زندگی بچ جانے کی مبارکبادیں موصول ہونے لگیں۔ ۲ مارچ ۱۹۶۰ کو رات گیارہ بجکر چالیس منٹ پر مراکش کے شہر دیر میں ایک خوفناک زلزلہ آیا، جس میں سیاحوں سمیت دس ہزار افراد ہلاک ہوئے، سانحے میں "سادا ہوٹل" میں قیام پذیر تین سو افراد بھی مارے گئے، صرف چند افراد بچ سکے۔ دس سیکنڈ کے اس زلزلے نے پورے شہر کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا تھا۔

عیسائی راہبوں کی خواب کے بارے میں رائے :

انجیل میں کافی خوابوں کا ذکر آیا ہے، عیسائی راہبوں اور حضرت دانیال کے حوالے سے خوابوں کے بارے میں بہت کچھ کہا ہے۔ سینٹ ہیورزا اپنے مذہبی عقیدے کی روشنی میں لکھتا ہے کہ:

"انسان میں بعض ایسی پراسرار قوتیں ہیں جو کبھی کبھی ذہن کو شعور کی سطح سے بلند کر کے اسے بعض ایسی پراسرار طاقتوں اور معجز نما قوانین فطرت سے دوچار کر دیتی ہیں کہ ان کی مادی تشریحات ناممکن ہیں۔ ہم فطرت کے معلومہ قوانین کی روشنی میں ان کی تفسیر پیش نہیں کر سکتے"

۱۔ روزنامہ ایکسپریس کراچی مورخہ ۱۶ جون ۲۰۰۸ (حیرت کدہ) ص ۱۳

باب ہفتم

خواب اور ہمارے مسائل کا حل

خوابوں کے ذریعہ مسائل کے حل تلاش کرنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ منفرد خواب دیکھنا شروع کر دیں۔ خوابوں پر اپنا تسلط جمانا، ستاروں پر کمند ڈالنا اور جاگتے خواب دیکھنا سیکھیں۔ پھر آپ آنے والے واقعات سے لطف اندوز ہو سکیں گے یا دوسری صورت میں اُن کا مردانہ وار مقابلہ کر سکیں گے۔ اپنے، اقرباء اور دوستوں کے خوابوں کا تجزیہ بتاتا ہے کہ **اللہ تعالیٰ کی اُس کے نیک بندوں پر یہ عنایت ہے کہ وہ پہلے سے ہی اُن کو خوشخبری سنا دیتا ہے یا متنبہ کر دیتا ہے۔** اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پہلے سے خوشخبری یا آزمائش کے لئے تیار کرتا ہے جو اس کی بہت بڑی عنایت ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاعات شعور بالا سے لاشعور کے توسط سے موصول ہوتی ہیں۔

ہمارا شعور اور لاشعور:

ہمارا لاشعور بے پناہ طاقت کا مالک ہے اور ہمارے لئے زندگی میں وہ کچھ کر سکتا ہے، جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ یہ کیسے کام کرتا ہے اور ہم اسے فوری طور پر اپنے ہر کام میں کیسے استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک لمحے کے لئے آرام سے بیٹھئے اور محسوس کیجئے کہ آپ بہت بڑی کھلونوں کی دکان میں ہیں۔ اس میں ہر طرف اندھیرا ہے لیکن آپ کے پاس ٹارچ سے مزین کان کنوں والا ہیلمٹ ہے۔ ہر طرف اندھیرا ہے، سوائے جس طرف آپ کی ٹارچ کی روشنی پڑتی ہے۔ آپ اُن کھلونوں کو پہچان لیتے ہیں جن پر روشنی پڑتی ہے۔ کھلونے تو اور بھی ہیں لیکن آپ کی علیت سے دور ہیں۔ جیسے جیسے آپ روشنی کو حرکت دیتے ہیں، مزید کھلونے اور سامان آپ کے علم میں آتا ہے اور پہلے نظر سے گذرا ہوا سامان اندھیرے میں چلا جاتا ہے۔

ایسے ہی شعور ٹارچ کی روشنی کی طرح کام کرتا ہے جبکہ لاشعور دکان کے تاریکی میں ڈوبے حصوں کی طرح ہے، جہاں پر ڈھیر سارے کھلونے موجود ہیں لیکن آپ لاعلم ہیں۔ آپ اپنے اطراف کی چیزوں سے بھی بے خبر رہتے ہیں جب تک کہ توجہ دلائی جائے۔ اب اگر آپ کا خیال آپ کے پاؤں کی طرف مبذول کرایا جائے تو آپ کا شعور اس پر غور کرے گا اور اطلاع دماغ کو بھیجے گا، ہوسکتا ہے کہ جوتا تنگ ہو یا پھٹا ہو وغیرہ۔

روزانہ زندگی میں آپ ایک یا دو چیزوں پر توجہ دیتے ہیں حالانکہ سینکڑوں چیزیں آپ کے علم میں آتی ہیں۔ ایک ہال کی مثال لیجیے، جس میں بہت سارے لوگ باتیں کر رہے ہیں لیکن آپ کی توجہ صرف اپنے گروپ کی باتوں پر ہے حالانکہ دوسروں کی باتیں بھی آپ کے دماغ تک پہنچ رہی ہیں۔

اب ہوتا یہ ہے کہ سب باتیں آپ کے حواس کے ذریعہ دماغ کے استقبالیہ میں پہنچ جاتی ہیں، وہاں سے اگر شعوری حصے میں جاتی ہیں تو آپ کو وہ باتیں بھی یاد رہتی ہیں ورنہ وہ شعور میں آئے اور دماغ پر بوجھ بنے بغیر حافظے میں داخل ہوجاتی ہیں۔ اس طرح دماغ بیکار باتوں میں الجھے بغیر، چند باتوں پر ہی غور کرتا ہے۔

لاشعور کو متحرک کرنے کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے:

- **پہلی بات یہ کہ آپ جو کچھ بھی چاہتے ہیں ...... وہ بار بار سوچیں، ...... بولیں اور ...... غور کریں،** یہاں تک کہ لاشعور اس حدف کو بحیثیت حکم قبول کرلے اور اس کو آپ کی زندگی میں لے آئیں۔
- دوسری بات یہ کہ اپنے آپ کو مثبت سوچ کے ذریعے تعمیری کاموں کا پابند کریں، تاکہ لاشعور پر واضح ہوجائے کہ آپ اپنی زندگی میں اور کیا چاہتے ہیں۔

لاشعوری طاقت:

ہماری یہ مادی دنیا ایک خیال سے وجود میں آئی ہے اور ہم اپنے خیالات کا نتیجہ ہیں۔ ہر چیز کی ابتدا سوچ یا خیال سے ہوتی ہے۔ جتنا واضح خیال یا عکس دماغ میں ہوتا ہے، اتنا ہی جلدی ہدف کو حاصل کرنے میں کامیابی ہوتی ہے۔ جب ہم واضح طور پر اپنا خیال ظاہر کردیں گے تو اسباب خود بخود ہم تک پہنچ جائیں گے۔

ہمارے خیالات دو قسموں میں منقسم ہیں: شعوری اور لاشعوری

لاشعور کی طاقت شعور کی طاقت سے ۳۰،۰۰۰ گنا زیادہ ہے، اس لئے ہمیں اپنے لاشعور کو تیز کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ ہمارا لاشعور ہر وہ چیز حقیقتاً لا موجود کر دیتا ہے جس کی ہم خواہش کرتے ہیں۔ یہ کسی شئی کے حقیقتاً ہونے یا اُس کے واضح تصور میں فرق نہیں کر پاتا۔ ایک بار لاشعور جس کو حقیقت سمجھ لیتا ہے، وہ حقیقت بن جاتی ہے۔ جیسے ہی لاشعور میں کوئی نیا خاکہ واضح ہوتا ہے، ہمارا دماغ اس کو حقیقت بنانے میں لگ جاتا ہے۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جیسے ہی اسکو کوئی عکس دیا جاتا ہے، لاشعور اس کو مادی صورت دینے میں مصروف ہو جاتا ہے۔

کوئی بھی چیز یا واقعہ جو ہماری زندگی میں ظہور پذیر ہوتا ہے، وہ ہمارے لاشعور کا انعکاس ہے۔ کسی کے بھی لاشعور کے خیالات اور عقائد ہی اس شخصیت کو بنانے کا ذریعہ ہوتے ہیں، تو اس لئے **اگر کوئی مستقبل میں اپنی روش تبدیل کرنا چاہتا ہے تو اس کو پہلے اپنا لاشعور بدلنا ہوتا ہے۔** آپ کی زندگی آپ کے لاشعور کا عکس ہے، تو جیسے ہی لاشعور کی سوچ تبدیل ہوتی ہے، اس کے ساتھ ہی آپ کی زندگی تبدیل ہو جاتی ہے۔

کامیابی کے لئے آپ کو کیا کرنا ہے:

سب سے پہلے آپ ایک خوابوں کا گتہ لیں اور اپنے خواب اس پر چسپاں کر دیں اور روزانہ اس کو دیکھیں، یہاں تک کہ وہ شرمندہ تعبیر ہو جائیں۔ میں نے ڈھیر سارے خواب دیکھے اور یقین جانیں کہ وہ پورے ہو گئے۔ پھر آپ اپنے لاشعور کو یقین دلائیں کہ آپ امیر ہو رہے ہیں اور امیر ترین ہو رہے ہیں۔ یہ یاد دہانی روزانہ کم از کم دو بار، سونے سے پیشتر اور سو کر اُٹھتے ہی کرائیں۔ اس کے علاوہ جو بھی خالی وقت میسر ہو تو اُس میں یاد دہانی کرانا ضروری ہے، **یوں سمجھیں کہ تکرار خاص نکتہ ہے۔** آپ کا حدف ایک پہیے کے گھمانے کی طرح ہے جتنی بار پہیہ گھمائیں گے حدف سے نزدیک تر ہوتا جائے گا۔ یہاں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حدف کا پانا مسئلہ نہیں ہے بلکہ مسئلہ وقت ہے اور ہر شخص کی کوشش ہے کہ وہ کتنی بار اپنے حدف کا اعادہ کرتا ہے۔

اسی طرح کسی شخص کی بدقسمتی بھی ہوتی ہے کہ اس کا لاشعور اس کے اعتقادات کا کیا نتیجہ دیتا ہے، ہمیں تو بس

اپنی خواہش کا پودا لاشعور میں لگانا ہوتا ہے، پھر یہ لاشعور کی طاقت ہے کہ ہمارے خوابوں کو کتنا مضبوط کرتی ہے۔ ہمیں تو سونے سے قبل اور سو کر اُٹھنے کے بعد اپنے خواب کا اعادہ کرنا اور کامیابی کے یقین کے ساتھ لاشعور میں ڈالنا ہے۔ اس پودے کی آبیاری کی مدت تقریباً ایک ماہ ہے، شرط صرف یہ ہے کہ آپ کے خیالات مثبت ہوں اور منفی سوچ کا شائبہ تک نہ ہو۔ اپنے اور دوسروں کے متعلق ذہن صاف رکھیں۔

کسی بھی شخص کے الفاظ اور خیالات بڑی آسانی سے مربوط ہو جاتے ہیں تو اگر آپ اپنا بات کرنے کا ڈھنگ تبدیل کریں گے تو آپ کے خیالات بھی خود بخود تبدیل ہو جائیں گے۔ اس لئے کسی اور کے بارے میں بھی بدظنی نہ کریں ہمیشہ اپنے اور دوسروں کے بارے میں اچھی باتیں کریں، نیک خیالات رکھیں۔ اس لئے اگر دولت کمانا ہی مدعا ہے تو دل میں دوسروں کی مدد کرنے اور ضرورتمندوں کے کام آنے کا ارادہ اور جذبہ رکھیں۔

کسی مفکر کا قول ہے کہ زندگی کا راز یہ نہیں کہ آپ کے پاس کیا ہے بلکہ یہ کہ دوسروں کو آپ کیا دیتے ہیں۔

اپنی پریشانیوں کو پریشانی حل کرنے کی سوچ میں بدل دیں:

پریشانی دراصل ایک قسم کا دماغی کام ہے لیکن جس طرح کسی کام کو کرنے کا غلط طریقہ بے فائدہ مشقت ہوتی ہے، جس میں ہمیں بے پناہ اوورٹائم کا کوئی معاوضہ نہیں ملتا بلکہ اوورٹائم کرنے والا سوچنے کا دردِسر مول لیتا ہے اور اِس سوچ کے نقصانات کی کوئی انشورنس بھی نہیں ہوتی۔ دردِ دل اور دردِسر جو پریشان ہونے سے پیدا ہوتے ہیں بسا اوقات بہت تکلیف دہ ہو جاتے ہیں۔

پریشانی وہ چور ہے جو پریشانی مول لینے والے پر رات کو یا جس وقت وہ اکیلا ہو، چھاپہ مارتی ہے اور دماغی طور پر مفلوج کر دیتی ہے۔

ل Convert your worries into problem solving thinking

مسائل کا حل کیا ہے؟

غلطیاں مسائل حل کرنے کی کڑیاں ہیں جو دونوں استاد اور شاگرد سے سرزد ہوتی ہیں اور ان کو تحمل سے برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اگر غلطیاں نہ ہوں تو مسائل بھی حل نہ ہوں۔ ہر ایک مدرس جانتا ہے کہ مسائل حل کرنا تدریس کا ایک اہم ستون ہے لیکن مسائل حل کرنا ہے کیا؟ اس کا سیدھا سادہ مطلب ہے کہ اپنے ہدف کی طرف بڑھنا جبکہ ہمارا مطلوبہ ہدف غیر یقینی ہو۔

ہم ہر وہ کام کرتے وقت جس کا پہلے سے طریقِ کار متعین نہ ہو، مسائل کے حل سے سابقہ پڑتا ہے اور یہ روزانہ کا معمول ہے: گمشدہ چابیاں تلاش کرنا، کار اسٹارٹ نہ ہونے کی صورت میں اس سے مغز ماری کرنا اور اسی طرح کے دوسرے کام کیونکہ یہ پہلے سے متعین کردہ نہیں ہوتے۔ اس کے علاوہ تعلیم حاصل کرنا، کامیاب انسان بننا اور خوشیاں تلاش کرنا اونچے درجے کے حل طلب مسائل ہیں۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ضروری طرز کے بیشتر کاموں میں کوئی ہدف تحریری طور پر متعین نہیں ہوتا۔
مسائل حل کرنا انسانی کاموں میں ہر جگہ موجود ہوتا ہے اور اس کے لئے خوابوں سے مدد لی جاسکتی ہے۔

خواب ہمارے مسائل کیسے حل کرتے ہیں: (ایک حقیقت)

مولانا زرولی خان احسن العلوم [1] میں درس تفسیر القرآن دے رہے تھے۔ مقدمہ قرآن میں نزول قرآن زیرِ غور تھا اور نزولِ عرشی ونزولِ فرشی کے بارے میں بتارہے تھے اور اِن کا فرق سمجھا رہے تھے:

﴿ بَلْ هُوَ قُرآنٌ مَجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٌ ﴾

ترتیب عرشی وفرشی ایک ہے لیکن نزول میں فرق ہے، صحابہ کرام کو اجازت تھی کہ سورۃ الکہف پڑھ لیں اور پھر دوسری رکعت میں سورۃ یوسف پڑھ لیں۔ جب سورۃ التوبۃ لکھی جانے لگی تو صحابہ کرام کو اعتراض ہوا کہ اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے، سب کو بلایا گیا اور یقین ہوگیا کہ سورۃ التوبۃ پر بسم اللہ نہیں ہے

---

[1] درس تفسیر القرآن الحکیم شعبان ۱۴۲۲ھ (بمطابق ۲۰۰۱م)

ان کا کہنا یہ ہے کہ چار پانچ سال پہلے مقدمہ قرآن بہت سیل سے پڑھایا گیا تھا اس وقت جلال الدین سیوطی کی شکایت کی کہ انہوں نے **الاتقان** میں کہا ہے کہ آیات کی ترتیب تو وحی سے ہے لیکن سورتوں کی ترتیب وحی سے نہیں ہے۔ میں نے آہستہ سے کہا کہ یہ بات مناسب نہیں اور جلال الدین سیوطی کی شان کے لائق نہیں۔ زیادہ زور اس لئے نہیں دیا کہ طالب علم کہیں گے کہ اپنے آپ کو جلال الدین سیوطی سے زیادہ قابل سمجھتا ہے۔

میں درس کے بعد جا کر آرام کرنے لگا، خواب میں دیکھا کہ جلال الدین سیوطیؒ تشریف لائے اور کہا کہ آپ کا شکوہ بجا ہے، الاتقان میں غلط لکھا گیا ہے، میں آپ کو صحیح کتاب بھیجے دیتا ہوں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

باہر آ کر خادموں سے پوچھا کہ کیا کوئی ڈاک آئی ہے، انہوں نے کہا نہیں لیکن سرگودھا سے مولانا محمد حنیف تشریف لائے ہیں اور غرفۃ المدرسین میں آرام فرما رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ اُن کو بلالو۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا کتابیں لائے ہو؟ کہنے لگے ہاں، دو بوری۔ میں نے پوچھا کہ کیا جلال الدین سیوطی کی بھی کوئی کتاب ہے؟ کہنے لگے نہیں۔ میں دیوار کا سہارا لے کر بیٹھ گیا اور کہا کہ ایک ایک کتاب دیتے جاؤ۔ دوسری ہی کتاب جلال الدین سیوطی کی **مفتاح العلوم** تھی۔ جس میں اُن کا حاشیہ ہے:

فصل فی سورۃ القرآن و آیتہ بان اللہ منزل لیس فیھا اجتھاد ولارای الاحد

میں حیران رہ گیا کہ ابھی میں نے بات کی اور فوراً ہی مسئلہ حل ہو گیا۔ اللہ رب العزت نے انکو بعد الوفات اتنی عزت عطا فرمائی۔ اس طرح خواب میں اطلاع اور کتاب کی آمد سے مسئلہ حل ہوا۔

عام طور پر آپ کے خواب آپ کی ذاتی اور منفرد زبان میں لکھے ہوتے ہیں، جو معمولی محنت سے آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ دکان سے خریدی گئی کتاب 'خواب اور ان کی تعبیر' آپ کے مسئلے کو صحیح طور پر حل نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ خوابوں کی زبان حسی اور بصری ہوتی ہے، جبکہ عام زندگی میں ہم زبان سے بات چیت کرتے ہیں۔ لیکن خواب کی زبان کا ایسے ہی ترجمہ کرنا پڑتا ہے جس طرح کسی اور غیر ملکی زبان کا۔

بسا اوقات اللہ تعالیٰ ہمیں واقعات ہو بہو دکھا دیتا ہے جو ہماری زندگی یا اس عالم میں رونما ہونے والے ہوتے ہیں اور ایسا ایک دو نہیں لاکھوں لوگوں کے ساتھ بار ہا ہوا ہے بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ تقریباً ہر ایک کے ساتھ کبھی نہ کبھی ایسا ہوتا ہے، اب یہ اس کی سمجھ بوجھ ہے کہ وہ اس کو سمجھتا ہے یا نہیں۔

بد قسمتی سے جو طاقتیں ہمارے مسائل کو خوابوں میں ہم سے پوشیدہ رکھتی ہیں، وہی جاننے کے بعد ان کے معنوں تک رسائی کو ہم سے دور رکھتی ہیں۔ حتیٰ کہ اچھے اچھے معبرین اور سائیکلوجسٹ کو بھی خوابوں کا تجزیہ کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اسکا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ آپ اپنے خوابوں کا تجزیہ نہ کریں یا معبر سے رابطہ نہ کریں۔ جو صاحبان اپنے خوابوں کو باقاعدگی سے ضابطہ تحریر میں لاتے ہیں، دیکھیں گے کہ اشارات بھی تبدیل ہوتے ہیں۔ ایسے خوابوں میں اہم حقائق کا انکشاف ہوتا ہے، جیسے کہ شاعر شرف الدین البوصیری کا خواب۔

شرف الدین البوصیری کا مسئلہ اور خواب: .

شاعر شرف الدین البوصیری کے جسم کا کچھ حصہ مفلوج ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بستر نشین ہو گئے تھے۔ اپنی معذوری کو بھول کر وہ حضور اکرم ﷺ کی شان میں قصیدہ خوانی کرنے لگے۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے:

أمن تذكر جيران بذى سَلَم   مزجت دمعاً جرىٰ من مقلة بدم

ایک روز وہ اپنی نظم میں ایک شعر تک پہنچے، جس کا پہلا مصرع یہ ہے: **و مبلغ اعلم فيه أنه بشر ،** لیکن دوسرا مصرعہ مکمل نہ کر سکے، بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ رات کو سو رہے تھے کہ خواب میں رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور حال دریافت فرمایا بوصیریؒ نے شعر مکمل نہ کر سکنے کی شکایت کی:

رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح مکمل کرلو: **وأنه خير خلق الله كلهم** اور ان کو اپنی چادر مبارک اڑھائی۔ پھر پورے بدن پر اپنا دست مبارک پھیرنا شروع کیا، جب دست مبارک پاؤں پر پہنچے تو شرف الدین البوصیری نے جھٹکے سے اپنا پاؤں کھینچ لیا۔ اس میں آنکھ کھل گئی اور بستر سے اتر کر باہر کی طرف بھاگے۔ وہ فالج سے مکمل طور پر صحتیاب ہو چکے تھے۔

یہاں پر ایک تو خوابوں کے ذریعہ مسائل کا حل ہونا سامنے آتا ہے اور دوسرے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کتنا محبوب رکھتا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ شرف الدین البوصیری کا مسئلہ حل کرنے خود تشریف لائے اور ادبی مسئلہ حل کرنے کے علاوہ اللہ کے حکم سے بیماری سے بھی صحت عطا فرمائی۔

استخارہ اور خواب:

عموماً جب کسی کام میں پریشانی لاحق ہوتی ہے تو بزرگانِ دین استخارے کا مشورہ دیتے ہیں۔

استخارہ کیا ہے؟ **اللہ سے خیر اور بھلائی طلب کرنا**

اپنی مشکل کا حل تلاش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست پیش کرنا اور اس سے رہنمائی کی استدعا کرنا۔ استخارہ کی تعلیم سرورِ کائنات رسولِ عربی ﷺ نے بھی دی ہے۔ ترمذی شریف میں ہے کہ:

"عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعلمنا الاستخارة فی الامور کلها کما یعلمنا سورة من القرآن" ترمذی

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو استخارہ اتنی اہمیت سے سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے

استخارے میں کام کے سعد ہونے یا نہ ہونے کا مشورہ کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خواب میں واضح اشارہ مل جاتا ہے کہ کام کو سرانجام دیا جائے یا نہیں۔ بعض دفعہ استخارہ کئی کئی بار کرنا پڑتا ہے، تب جواب ملتا ہے، عموماً ۷۰٪ کو جواب مل جاتا ہے۔ یہ استخارہ کرنے والے کی سوجھ بوجھ پر ہوتا ہے کہ وہ کس نظر سے خواب کی تفسیر وتعبیر کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی منشا نہیں ہوتی تو بار بار استخارہ کرنے کے باوجود بھی جواب نہیں ملتا کیونکہ بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جن کے بارے میں اگر زمانے پر آشکار ہو جائے تو نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔

عام طور پر صدقِ دل سے کئے گئے استخارات کے واضح جوابات مل جاتے ہیں، ہاں یا ناں ایک الگ بات ہے جس کا تناسب نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ کی رضا اور بندے کا اُس سے تعلق ہوتا ہے۔

اس کی ایک مثال راقم الحروف کی ہے۔ اس کا سعودی عرب میں ملازمت کا پہلا سال تھا اور آٹھ ماہ بعد ہی حج آ گیا۔ دل میں ہوک اُٹھی کہ حج کرنا چاہئے، اگلے سال کا کیا بھروسہ زندہ رہیں یا نہ رہیں۔ نیز یہ اللہ تعالیٰ کے پانچ علوم غیب سے انکار ہوگا، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ سورۃ لقمان، آیۃ ۳۴

سوچ کے لئے چھٹی کی درخواست دی لیکن اس کو رد کر دیا گیا کہ اس سال چھٹی نہیں ملے گی ، ساتھ ہی سعودی وزارۃ خارجیہ کے فرمان اور کمپنی کی طرف سے وارننگ بھی بھیج دی کہ اگر کوئی بغیر اجازت حج کے لئے گیا تو اُس کی سزا (۱) چھ ماہ قید (۲) ایک ہزار ریال جرمانہ اور (۳) نوکری سے برطرفی ہوگی ۔

پھر بھی دل نہ مانا اور حج کا ارادہ کر لیا اور معاملات اللہ کے سپرد کر دیئے۔ ریاض کے چار ساتھی حج کے لئے جا رہے تھے اور وہ لوگ ایک کار کرائے پر لے رہے تھے (جسے خود ڈرائیو کرنا تھا)، اُن کے ساتھ اِس شرط پر شراکت کی کہ اگر شامل نہ ہوا تو کار کی پے منٹ کرونگا۔ میری پوسٹنگ ریاض سے ۳۲۰ کلومیٹر دور الھفوف میں بحثیت انچارج تھی، میرا ایک اسسٹنٹ تھا۔ حج پر روانگی سے ایک روز پہلے تک مجھے علم نہیں تھا کہ میں جاؤنگا یا نہیں کیونکہ اللہ تعالی سے مشورہ کرنا تھا۔ رات کو میرے ایک دوست کام کے سلسلے میں دمام سے آ کر میرے پاس ٹھہرے، انہوں نے میرے حج کے پروگرام کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کہ یہ بیگ تیار ہے جواب انشاء اللہ کل صبح دونگا۔ رات کو نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل استخارے کی نیت سے ادا کی اور رب سے گڑگڑا کر دعا کی کہ اے اللہ میرا جذبہ دیکھ، ارادہ دیکھ اور دوسری طرف یہ دھمکیاں دیکھ۔ میری رہنمائی فرما کہ حج کے لئے جاؤں یا اتنے قریب ہو کر بھی محروم رہوں۔

رات کو خواب میں دیکھا کہ میں غار حرا کے طرز کے راستہ کسی پہاڑ پر چڑھ رہا ہوں اوپر سے پتھر گر رہے ہیں لیکن مجھے کسی نے گزند نہیں پہچائی، پھر اچانک اوپر سے ایک بڑا سا سانپ اُترتا ہوا آیا لیکن وہ بھی بغیر نقصان پہچائے گذر گیا۔ میں سمجھ گیا کہ مشکلات ضرور ہیں لیکن نقصان نہیں پہنچے گا، میں نے الحمد للہ کہا اور مصمم ارادہ کر لیا۔

صبح آفس پہنچنے پر اپنے اسسٹنٹ کو کام سمجھایا اور ڈیوٹی کے بعد ریاض ہیڈ آفس فون کیا کہ میں حج کے لئے جا رہا ہوں اور کام اسسٹنٹ کو سمجھا دیا ہے۔ ڈیوٹی کے بعد ریاض کے لئے نکلا اور رات کو ریاض سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ ۳۵۰ کلومیٹر کے بعد جب الدوادمی کیمپ میں آرام کے لئے رُکے تو خبر ملی کہ چھ ماہ کی قید نہیں ہوگی البتہ باقی سزائیں تو ملیں گی۔ اللہ تعالی کا شکر ادا کیا اور سفر جاری رکھتے ہوئے آگے چلے۔

صبح کو الطائف کیمپ پہنچے، نہا دھو کر احرام باندھا اور مکہ کے لئے کوچ کیا۔ دوران حج اطلاع ملی کہ نوکری سے بھی نہیں نکالا جائے گا بس جرمانہ ہوگا۔ رب کریم کا شکر ادا کیا کہ اس نے نوکری کی حفاظت فرمائی۔ دلجمعی

کے ساتھ حج ادا کیا اور واپس آ گئے۔ پہلی تاریخ کو تنخواہ کا لفافہ ملا تو دھڑکتے دل کے ساتھ وصول کیا اور کھولا تو تنخواہ پوری تھی۔ ایک ہزار ریال بھی نہیں کاٹے گئے تھے۔ اس واقعہ سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے مدد مانگی جائے تو وہ اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا۔

(۲) خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی کا ذریعہ ہیں اور شعور بالا کا کنٹرول اسکے ہاتھ میں ہے۔

(۳) نیک کام کے لئے اللہ سے رجوع کرنا ہر مسلمان کے لئے لازم ہے۔

خواب کے ذریعے ملے ہوئے حل کیلئے مسئلہ تلاش کرنا:

یہ تو ہماری جستجو و کاوش ہے اور اس کو ثابت کرنے میں کامیاب بھی ہوئے ہیں کہ خواب ہمارے مسائل کا حل پیش کرتے ہیں اور خواب کے ذریعے کسی بھی مسئلہ کا حل کیسے تلاش کیا جائے۔ لیکن بسا اوقات خواب حل لا کر دیدیتے ہیں اور حضرتِ انسان پریشان ہوتا ہے کہ کیا کیا جائے۔ وہ کونسا کام ہے جس کے کرنے کے لئے حکم دیا جارہا ہے۔ ایسا ہی ایک تاریخی خواب جس کے ذریعے باری تعالیٰ نے ملکہ زبیدہ کو حل مہیا کیا کہ اب اس کا مسئلہ تلاش کرو اور ہمارے محبوب بندوں میں شامل ہو جاؤ۔

ہارون الرشید ملکِ اعظم فی الارض، جس کی سلطنت تیس ہزار مربع میل پر پھیلی ہوئی تھی [1] اس کی بیوی زیب النساء نے خواب دیکھا کہ جنگل کے وحوش، چرند و پرند اس کے ساتھ جماع کر رہے ہیں۔ بظاہر بڑا کریہہ المنظر خواب ہے، اسی لئے اُس نے اپنی کنیز سے کہا کہ ابنِ سیرین کے پاس جاؤ اور خواب کی تعبیر معلوم کر کے آؤ۔ اُن سے کہنا کہ یہ خواب تم نے دیکھا ہے۔ خواب سن کر ابنِ سیرین نے کہا کہ یہ خواب تم نہیں دیکھ سکتیں، یہ خواب تو ملکہ زبیدہ یا اسکی ماں خیزراں نے دیکھا ہوگا۔ کنیز نے واپس آ کر مالکن کو بتایا تو اس نے کنیز کو دوبارہ بھیجا کہ ہاں جاؤ اور بتادو کہ ملکہ نے خواب دیکھا ہے۔ ابنِ سیرین نے تعبیر دی کہ اللہ تعالیٰ ملکہ سے کوئی ایسا کام لے گا کہ انسان تو کیا جنگل کے چرند و پرند تک فیضیاب ہوں گے۔ اس خواب کی تعبیر میں نہ جانے کتنے مسافر خانے اور کتنی مسجدیں بنائی گئیں۔

ایک رات ہارون الرشید اور زبیدہ لیٹے ہوئے تھے کہ ہارون الرشید نے کہا کہ میں نے آپ کے لئے کچھ

---

[1] درس تفسیر ۲۰۰۵ء علامہ زرولی خان مدرسہ احسن العلوم، کراچی

نہیں کیا ہے۔ زبیدہ نے کہا کہ نہیں آپ نے بہت کچھ کیا ہے لیکن ایک کام اور کر دیں تو کیا کہنے۔ حج کے دنوں میں حجاج کو پینے کے لئے پانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور زمزم کا ایک کنواں ہے وہ بھی مکہ معظمہ میں، اگر منیٰ اور عرفات میں پانی کا انتظام ہو جائے تو حجاج کو بڑا فائدہ ہوگا۔ صبح کو سب ماہرین کو بلایا گیا کہ نہر کیسے نکالی جائے کہ کبھی خشک نہ ہو۔ ایک انجینئر نے کہا کہ وہ دجلہ اور فرات سے اس طرح نہر نکالے گا کہ اگر دجلہ سے پانی میں کمی واقع ہو تو فرات سے پانی ملتا رہے اور اگر فرات سے پانی کم ہو تو دجلہ سے پانی آتا رہے۔ یہ نہر ڈھکی ہوئی ہوگی البتہ جہاں ضرورت ہوگی وہاں استعمال کے لئے ظاہر ہو جائے گی۔ بادشاہ نے خرچ کا تخمینہ پوچھا تو ساٹھ ہزار دینار بتائے گئے۔ بادشاہ نے کہا اس کو ڈگنا کر دو اور ضرورت کے ساتھ ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار دینار کی منظوری دی۔ ۱۹ سال میں یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہچا۔ دجلہ اور فرات (عراق) سے عرفات و منیٰ تک نہر تیار ہوئی، جس میں آج بھی پانی رواں ہے۔

۱۹۸۳ میں مولانا زرولی خاں نے اس میں نہانے کا ارادہ کیا تو ساتھیوں نے منع کیا کہ پانی رُکا ہوا ہے لیکن جب اس میں ایک تنکا ڈالا گیا تو دو گھنٹے بعد وہ دوسری کھلی ہوئی جگہ پر ظاہر ہو گیا۔ یہ ہے تعبیر ایک خواب کی جس میں اشارہ دیا گیا کہ کیا ہونے والا ہے اور کیسے کس کی بدولت کروڑہا انسان، جانور، چرند و پرند اس سے مستفیض ہو نگے۔

خواب حقائق سے پردہ اُٹھاتے ہیں (۱) :

ایک شخص علامہ ابن سیرین کے پاس آیا اور اپنا خواب [1] بیان کیا کہ میں کولہو کے ذریعہ سرسوں کا تیل نکال رہا ہوں اور پھر دوبارہ کولہو میں ڈال رہا ہوں۔ ابنِ سیرین نے کہا کہ تیری بیوی تیری ماں ہے۔ گھر آیا تو پریشاں بیوی نے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اُس نے بتایا کہ کیا خواب دیکھا اور ابنِ سیرین نے کیا تعبیر دی۔ اس کی بیوی نے دریافت کیا کہ ویسے آپ کا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ اس نے بتایا کہ میرا کوئی قبیلہ نہیں، فلاں جگہ بڑا طوفان آیا تھا، لوگ بھاگ بھاگ کر دوسری جگہ جا رہے تھے تو میرے والدین نے مجھے فلاں مقام سے جھاڑیوں سے اُٹھایا تھا۔ عورت نے کہا کہ ٹھیک اسی جگہ میں نے اپنے بچے کو جھاڑیوں میں ڈالا تھا تو وہ تم ہی ہو۔ اس طرح ایک خواب کی بدولت حقیقت سے پردہ اُٹھا۔

---

[1] درسِ تفسیر ۲۰۰۵ء، علامہ زرولی خان مدرسہ احسن العلوم، کراچی

خواب حقائق سے پردہ اُٹھاتے ہیں (۲):

ایک اور شخص علامہ ابن سیرین کے پاس آیا اور بتایا کہ اس نے خواب [1] میں دیکھا ہے کہ اس کی دونوں رانیں آپس میں جڑ گئی ہیں۔ آپ نے تعبیر دی کہ لگتا ہے تمہارے نکاح میں دو سگی بہنیں ہیں۔ تحقیق کی تو پتہ چلا کہ واقعی دو سگی بہنیں اُس کے نکاح میں تھیں۔ یہ خواب ہی ہیں جو انجانے میں کی گئی غلطیوں سے پردہ اُٹھاتے ہیں، بچپن کی کوتاہیوں کو سامنے لاتے ہیں اور ایسی ایسی باتیں ظاہر کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ خوابوں کو کھیل یا قصے کہانیاں سمجھنے والے ان واقعات سے عبرت حاصل کریں کہ کیا عام حالات میں ممکن تھا کہ حقائق سامنے آتے؟

ارتکاز توجہ (Concentration):

کسی کٹھن کام کے سلسلے میں خوابوں سے مدد لینا، سنت نبوی بھی ہے اور کامیابی کا ذریعہ بھی۔ اسمیں ہمیں اپنے آپ کو باور کرانا پڑتا ہے کہ مسئلہ کے حل کے سلسلے میں رہنمائی آئے گی اور یہ باور کرانا ارتکاز ہے یعنی کسی ایک نقطے پر نظر یا دماغ کو مرکوز کرنا۔ ارتکاز توجہ سے انسانی دماغ استعمال کرتے ہوئے بڑے سے بڑا کام کیا جا سکتا ہے۔ ایک کمرے کو گرم کرنے میں جو توانائی صرف ہوتی ہے، اسے ایک نقطے پر مرکوز کر کے ایک بڑے پتھر کو توڑا جا سکتا ہے۔ **ایک وقت میں ایک کام پر توجہ دینے سے (جس کو پیچھے پڑ جانا بھی کہتے ہیں) وہ کام عموماً ہو جاتا ہے۔** جبکہ اگر کئی کاموں کو ایک ساتھ کرنے کی کوشش کی جائے تو کوئی بھی کام نہیں ہوتا ہے۔

کنسنٹریشن میں جو شخص ایک سوچ کو ذہن میں رکھ کر کام کر سکتا ہے، وہ دوسرے کے ذہن پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے اور آہستہ آہستہ اتنا طاقتور ہو جاتا ہے کہ دوسروں سے اپنی مرضی کے کام بھی کروا سکتا ہے، مثلاً بولتے شخص کو خاموش کرنا، دروازہ بند کروانا، ٹیبل یا چائے کا کپ آگے کو سرکانا، لائٹ آن کرانا وغیرہ جبکہ وہ شخص سمجھے گا کہ وہ کام اس نے خود کیا ہے۔

نماز میں بھی ہم ہر طرح کی سوچ کو دماغ سے نکال کر اللہ کی طرف دھیان دیتے ہیں تو دنیا بھر کی سوچیں یلغار کر دیتی ہیں، ایسے ہی ارتکاز کے دوران مختلف خیالات آتے ہیں لیکن پھر وہ محدود ہو جاتے ہیں اور صحیح سمت میں

---

[1] درس تفسیر ۲۰۰۵ء، علامہ زرولی خان مدرسہ احسن العلوم، کراچی

رہنمائی ہوتی ہے۔ اور جب ارتکاز قائم ہو جاتا ہے تو یہ حالت ہو جاتی ہے کہ یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ نماز میں کتنی رکعتیں پڑھ لیں اور کتنی پڑھنی باقی ہیں۔ اگر ارتکاز میں دشواری ہو تو شمع بینی اور/ یا آیت الکرسی سے بھی مدد لی جا سکتی ہے، پھر توجہ آسانی سے مرکوز ہو جاتی ہے۔ صرف یہ دھیان رکھا جائے کہ جو خیالات آ رہے ہیں اُن کو آنے سے روکا نہ جائے بلکہ آ کر گذرنے دیا جائے اور نہ ہی خود کو اُن میں الجھایا جائے۔ اگر کنسنٹریشن کو پا لیا جائے تو جو آپ سوچیں گے یا معلوم کرنا چاہیں گے، اس کا جواب آپ کے ذہن میں سوچ بن کر ابھرے گا اور وہی سوچ اس کا صحیح جواب ہو گی۔

جب انسان اپنے آپ کو ایک چیز پر مرکوز کر دیتا ہے تو پھر انسان کی اندرونی شخصیت اور توانائی اس کی مددگار ہو جاتی ہے اور وہ سب کام بہتر طریقے سے کرنے کی اہلیت پا لیتا ہے۔ مذہب بنیادی طور پر اس کی ہی تربیت دیتا ہے، ہمیں نماز میں خشوع وخضوع کے لئے اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ ایسا کرنے سے ہی ہمیں توجہ مرکوز کرنے کی مشق ہوتی ہے اور پھر ہم ہر کام میں اسے کامیابی سے استعمال کر سکتے ہیں۔ نماز میں ارتکاز پر جوں جوں کامیابی ہوتی ہے، ہم لاشعوری طور پر اس طاقت کو دوسرے کاموں پر استعمال کرنے لگتے ہیں اور اسے شعوری طور پر بھی استعمال کرنا آ جاتا ہے۔ اور اگر کوئی نمازی ایک سوچ رکھنے کی مشق کرے تو اس کو مخفی چیزوں کا حال، لوگوں کے دلوں کے بھید اور بہت سی چیزیں بھی ایک پردہ پر چلتی ہوئی فلم کی طرح نظر آنے لگتی ہیں۔

بسا اوقات خواب مسائل کو ایسے بھی حل کرتے ہیں جن کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے:

ہمارے زمانے میں والدین سے ایسے ڈرتے تھے کہ آجکل کے بچے سوچ بھی نہیں سکتے۔ انٹر میں تعلیم کے دوران سیہون کا میلہ آ گیا، راقم الحروف دادو میں پڑھتا تھا دوستوں نے پروگرام بنایا، جانا بھی ضروری تھا اور والد سے کہنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ ابھی دل کو مضبوط کرنے میں مصروف تھا کہ ایک دن والد صاحب نے پوچھا کہ سیہون کب جانا ہے، چاروناچار بتانا پڑا، مزید دریافت کیا گیا کی ساتھ کون کون جا رہا ہے، یہ بھی بتایا لیکن دوست پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ بعد میں والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کس نے بتایا تو اُن کا جواب حیران کن تھا کہ تم نے خود ہی تو بتایا۔ پھر پتہ چلا کہ جمعہ کے دن نہا دھو کر نماز کے انتظار میں لیٹا تو سو گیا اور خواب میں دوست کے ساتھ سیہون کا پروگرام بناتا رہا جو والد صاحب نے سن اور سمجھ لیا۔ اس طرح خواب نے ایک گھمبیر مسئلہ حل کر دیا اور سیہون کے میلے (لال شہباز قلندر کے عرس) میں جانے کی اجازت مل گئی۔

خواب لاشعور سے آتے ہیں اور لاشعور صرف وہی کرتا ہے جس کی اُسے بار بار ترغیب دی جائے، جو بات بار بار اس میں بٹھائی (feed کی) جائے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم لاشعور کو تابع کرنے کے لئے کیا حربے استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ اگر لاشعور تابع ہو جائے تو ہمارا ہر مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اوپر کے واقعہ میں، یہ بات ہمارے لاشعور میں تھی کہ اگر کسی طریقے سے بات والد صاحب تک پہنچ جائے تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور یہ مسئلہ لاشعور نے با آسانی حل کر دیا۔

لاشعور کو کیسے کنٹرول کیا جائے؟

مسائل کے حل کیلئے لاشعور کو پروگرام کرنا پڑتا ہے، جس کے مختلف لوگوں نے مختلف طریقے ایجاد کر رکھے ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ جس طریقے سے کوئی شخص کامیاب ہو جاتا ہے وہ اُسی کو اپنا لیتا ہے۔ لاشعور پروگرامنگ کا ایک طریقہ درج ذیل ہے، جس پر عمل کر کے اپنا مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے:

شعور اور لاشعور ہمارے دماغ کے حصے ہیں۔ شعور، جب ہم جاگ رہے ہوتے ہیں، دن رات میں کچھ عرصہ کام کرتا ہے جبکہ لاشعور ۲۴ گھنٹے لگاتار کام کرتا رہتا ہے۔ شعور کی طرف سے لاشعور کو مسلسل پیغامات ارسال کئے جاتے ہیں۔ جب ہم کسی مسئلہ پر غور کر رہے ہوتے ہیں تو اس میں بہت سی باتیں لاشعور کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہیں اور وہ اُن مسائل کو اپنی ترجیحات میں شامل کر لیتا ہے۔

آپ کا لاشعور جانتا ہے کہ آپ کے لئے بہتر کیا ہے، وہ شعوری خیالات پر دھیان دئے بغیر جو عموماً جذباتی فیصلے کرتا ہے، آپ کو اسی بہتر راہ کا اشارہ دے گا۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا لاشعور آزاد ہے کہ بہتر سمجھ کر جو چاہے فیصلہ کرے یعنی وہی کرے جو آپ کی خواہش ہے۔

ذیل میں دس نکتے [1] دئے گئے ہیں، جن پر عمل کر کے آپ اپنے لاشعور تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں:

۱ - یادداشت چھوڑیں:

سب سے پہلا کام (جن باتوں کو آپ ضروری سمجھتے ہیں) ان کے لئے یادداشت چھوڑیں۔ جس طرح آپ

---

[1] http://EzineArticles.com/?expert=R_J_Lica

"آج کے کاموں کی لسٹ" بنا لیتے ہیں ایسے ہی کسی گتے پر آپ خود ہی اپنا حدف لکھ کر ایسے رکھیں کہ ہر وقت نظروں کے سامنے رہے۔ اس طرح آپ اس کو بار بار دیکھیں گے اور وہ حدف یا خیال آپ کے دماغ میں پھوڑے کی طرح پکنا شروع ہو جائے گا، خواہ آپ اس سے بے خبر ہی کیوں نہ ہوں۔

یہ یادداشتیں شعور اور لاشعور کے درمیاں ایک پُل بنا دیتی ہیں، جو پہلے تو شعور اور پھر لاشعور میں پیوست (ذہن نشین) ہوتی ہیں اور دوسرے جب آپ کی نظروں کے سامنے بار بار یادداشت آئے گی تو وہ سیدھی لاشعور میں جڑیں پکڑے گی۔ اشتہاروں کا بھی یہی اصول ہے، وہ اس طریقے کا فائدہ اٹھا کر کیسی کامیابیاں حاصل کرتے ہیں تو پھر ہم کیوں اس کو نہیں اپنا سکتے۔

۲- مراقبہ کریں:

وہ حضرات جو عموماً دن کے خواب دیکھتے ہیں، ان کے لئے مراقبے میں یقینی فوائد ہیں کہ اپنے دماغ کو پرسکون اور خیالات سے آزاد حالت میں لے جائیں۔ جب بھی آپ اپنے آپ کو دن کے خواب میں پائیں تو غور کریں کہ آپ کے خیالات کتنے فوکس اور صحیح تھے یعنی آپ مراقبے کے ذریعہ اپنے دماغی حالت کو صحیح سمت میں لگاتے ہیں۔ اب سُستائیں یہاں تک کہ حدف کے خیال میں گم ہو جائیں۔

اس کا یقین کریں کہ آپ کا خیال اپنے حدف پر مرکوز ہے کیونکہ مراقبہ میں خیالات غلط سمت میں بھٹک سکتے ہیں ایک منٹ توقف کریں اور سوچیں کہ آپ کا حدف کیا ہے اور کیا مسئلہ درپیش ہے جس کو حل کرنا ہے۔ جب آپ کے ایک منٹ توقف کریں اور سوچیں کہ آپ کا حدف کیا ہے اور کیا مسئلہ درپیش ہے جس کو حل کرنا ہے۔ جب آپ کے ذہن میں واضح ہو جائے تو آنکھیں بند کرلیں، سانس کو قابو میں کریں اور جسم کو ستائیں۔ خیالات کو دماغ سے خارج نہ ہونے دیں اور تصویر قائم کریں (اگلا مرحلہ) کہ آپ کا مسئلہ حل ہو رہا ہے یا حل ہونے کے بعد اس جہاں میں کام کر رہا ہے۔ جب تک ضروری سمجھیں اس حالت کو قائم رکھیں اور جتنی بار مناسب سمجھیں اس کو دہرائیں۔

۳- تصویر قائم کرنا:

تصویر قائم کرنے کا عمل مراقبہ کے ساتھ بہترین کام کرتا ہے۔ مراقبہ آپ کو ستانے کی کیفیت میں پہچاتا ہے، جہاں سے تصویر قائم کرنے کی کیفیت میں جانا آسان ہوتا ہے۔ تصویر قائم کرنے کے عمل سے درحقیقت آپ اپنے

آپ کو جیسی کی کیفیت سے خود کو وہاں پہنچا دیتے ہیں قبل اس کے کہ حقیقت میں ایسا ہو۔ اس کی وجہ سے آپ کا دماغ آنے والی حالت کے لئے پہلے سے تیار ہو جاتا ہے۔

یقیناً تصویر قائم کرنا دماغ کے لئے بہترین پریکٹس ہے جیسے اولمپک کے کسی مقابلے کی پریکٹس کی جائے بجائے اسکے کہ پٹھوں کو مضبوط کرتے رہیں۔ اس عمل کے لئے آپ اپنے ذہنی تصاویر تیار کرتے ہیں کہ کامیابی سے اپنا مسئلہ حل کررہے ہیں۔ اس میں آپ خود کو کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اس تصور کے عمل میں ضروری ہے کہ تصویر کشی اتنی تفصیل سے ہو جتنا ممکن ہو سکے، یہاں تک کہ آوازیں اور خوشبو بھی شامل منظر ہو۔ جتنی زیادہ تفصیل ہوگی اتنی ہی جلد کامیابی ہوگی۔

کامل واقعہ یا عمل کی تصویر کشی اور اس میں مطلوبہ کامیابی، آپ کے اندر ایک جذبہ پیدا کردیگی جو ظاہر ہو جائے گا۔ اپنے آپ کو اس خوشی کو محسوس کرنے دو جو آپ حقیقت میں کامیابی سے کرنے پر محسوس کروگے۔ اس اتنا اصلی، اتنا صحیح کرو جتنا ممکن ہے۔ جتنی ضرورت ہو اتنی بار دہراؤ اور اس وقت تک جاری رکھو، جب تک آپ قائل نہیں ہو جاتے اور اصلاً حدف حاصل نہیں ہو جاتا۔

٤- اپنے حدف کے بارے میں بتائیں:

اگر آپ اپنے حدف کے بارے میں روزانہ باآواز بلند یاددہانی کراتے رہیں تو لاشعور کے پاس کوئی چارہ نہیں کہ وہ اس پر دھیان نہ دے۔ اب آپ کا ذہن خیالات پر عمل شروع کریگا اور ایسا کرنے سے قبل وہ ان خیالات کو جمع کریگا، بالکل اس طرح جیسے آپ اپنا لائحہ عمل کسی کو بتانے سے پیشتر اس کی خاص خاص باتوں پر غور کرتے اور کچھ فیصلے کرتے ہیں۔ یہ عمل شعوری دماغ لے کر چلتا ہے اور لاشعور کو مطلع کرتا رہتا ہے۔ اس طرح آپ اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے، شعور اور لاشعور کے درمیاں ایک راہداری بنا دیتے ہیں اور جب آپ بیان کررہے ہوتے ہیں تو لاشعور آپ کیلئے پہلے ہی اس حدف کو حاصل کرنے کا پلان مکمل کر چکا ہوتا ہے۔

اس کا ایک اضافی فائدہ جوابدہی کا عنصر ہے۔ آپ جتنے لوگوں سے اپنے پلان کا تذکرہ کریں گے، آپ کے ناکام ہونے پر اتنے ہی لوگ باتیں بنائیں گے۔ لوگوں کی یہی باتیں بنانا، کامیابی کی طرف بہترین قدم ہے، جس کے ڈر سے آپ کامیابی کیلئے اور زیادہ محنت کرتے ہیں۔

۵- ان سے بات کریں جو مراحل سے گذر چکے ہوں:

آپ ذرا سوچیں کہ اگر آپ کو ہر بار کام بالکل نئے سرے سے سرانجام دینا پڑے؟ یا کھانا پکانے کی ترکیبیں روزانہ ایجاد کرنی پڑیں؟ یا کمپیوٹر کو ہر دفعہ استعمال کے لئے جوڑ توڑ کر تیار کرنا پڑے؟ تو یہاں رہنا کسقدر مشکل ہو جائے۔شکر ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ایسے ہی اگر آپ اپنی زندگی میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو بہتر یہی ہے کہ ان لوگوں سے بات کریں جو اِن مراحل سے پہلے گذر چکے ہیں، اگر ان سے ملاقات نہ ہو سکے تو ان کے بارے میں اور ان کی ترقی اور زندگی کی دوڑ کے بارے میں پڑھیں اور اپنے بس کا ہر کام اسی طریقے سے کریں، جس طرح وہ لوگ کرتے آئے۔ ہاں اگر آپ ان سے بہتر کرتے تو پھر ان کی لکیر کے فقیر بھی نہ بنیں۔

لاشعور کو اس پروگرام پر عمل کرانا جس پر چل کر کامیابی حاصل ہوگئی ہو، آسان ہے۔ چہ جائیکہ اپنا کوئی نیا طریقہ ایجاد کر کے اُس پر عمل کرنا۔ جتنا اپنے لاشعور کو اپنے مقصد کے نزدیک لاسکیں گے، اتنا ہی بہتر ہوگا۔

۶- حد وقت معین کریں:

اپنے لاشعور کو بتائیں کہ آپ کا مقصد تجارت ہے، اگر آپ اس کے کرنے کے ساتھ ٹائم کی حد بھی متعین کریں گے تو آسانی سے اپنا مقصد پالیں گے۔ کیونکہ ٹائم متعین کرنے سے لاشعور کو علم ہو جاتا ہے کہ کام نہایت ضروری ہے اور اس کو فوراً کیا جائے۔ جس پر دباؤ زیادہ ہو، آپ کا لاشعور اُس مسئلہ کی نزاکت کو اہمیت دیتا اور اس کو پہلے حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر یہ مسئلہ اہم نہ بھی ہو لیکن ٹائم متعین کر دیا گیا ہو، تب بھی لاشعور اس پر کام کرتا رہے گا۔

۷- نگاہ مرکوز رکھیں:

کسی حدف کو نظر انداز کرنا آسان ہوتا ہے، خاص طور پر جبکہ وہ کام بہت اہم ہو۔ عام طور پر آپ کسی اہم کام کو اس وقت بھول جاتے ہیں جب لاشعور کسی اور مسئلہ میں پھنس جائے حالانکہ آپ کا لاشعور اصل مسئلے پر کام کرنا چاہتا ہے

جب آپ کا دھیان کسی اور کام کی طرف بٹ جاتا ہے تو لاشعور کی کارکردگی نسبتاً کم ہو جاتی ہے، اس کمی کو پورا کرنے کے لئے شعوری طور پر آپ کو اپنے مسئلہ پر توجہ مرکوز کرنی پڑتی ہے۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ اپنے ضروری اور غیر ضروری مسائل کی کس طرح چھانٹی کرتے ہیں کہ بہت ضروری لاشعور کے حوالے کر دیئے جائیں۔

۸- پروگریس چارٹ مرتب کریں:

کام کی پروگریس دیکھیں کہ پہلے کہاں تھے اور اب کس جگہ ہیں اور اس کو ایک بصری چارٹ پر دیکھنا کہ کہاں سے چلے تھے اور کہاں پہنچ گئے ہیں، مسئلہ کی تکمیل کا ذریعہ ہیں۔

اس کی ابتدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ لاشعور کو بتائیں کہ کیا حدف حاصل کرنا ہے، اسکو تفصیل سے لکھیں۔ اس حدف تک پہنچنے کے لئے اپنا طریقہء کار اور منازل متعین کریں اور ذہن نشین کرلیں۔ اب دیکھیں کہ آپ کہاں تک پہنچے ہیں اور مزید کہاں تک جانا ہے۔ یہ نقشہ جو لاشعور کو دیا جائے صحیح ہونا چاہئے اور دیکھا جائے کہ کہاں تک پہنچے ہیں؟ اور اگلی منزل کیا ہے؟

۹- حقیقت پسند بنیں:

لاشعور کو ایسے حدف بھی نہ دیں جو آپ کے بس سے باہر ہوں مثلاً دنیا سے بھوک اور افلاس ختم ہو جائے گا۔ اگر ایسا کیا اور بعد میں پھر اس کی نفی کی تو آپ اپنے لاشعور کو ناکامی سے دوچار کریں گے۔ نتیجتاً آپ اپنے اندر کم ہمتی اور بے اعتباری کو پروان چڑھائیں گے۔ اپنے حدف کو پورا کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ وہ حدف لاشعور کو دیں جو حقیقت پسندانہ ہوں اور آپ کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہوں۔ ایک بار جب آپ اپنا حدف حاصل کرلیں، تب چاہیں تو اس کو مزید بڑھالیں یا کسی بڑے منصوبے پر کام کریں۔

۱۰- مشکلات پر نظر رکھیں اور ثابت قدم رہیں:

یہ خیال رکھیں کہ راہ میں پسپائیاں، مشکلات اور پریشانیاں بھی آئیں گی لیکن یہ سب عارضی ہونگی۔ کوئی پسپائی مستقل نہیں ہوگی جبتک کہ آپ اجازت نہیں دیں گے۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے شعور اور لاشعور کی تربیت کریں اور ان کو پسپائی اور ناکامی کا فرق بتائیں۔ جب آپکی راہ میں رکاوٹ آئے تو متبادل راستہ اپنائیں، پُل آئے تو خود اعتمادی سے عبور کریں۔ اور اپنے آپ سے کہیں کوئی بات نہیں، مجھے حدف حاصل کرنا ہے۔

آپ کے لاشعور کو جب اعتبار ہو جائے گا کہ آپ کامیابی چاہتے ہیں تو وہ آپ کی کامیابی کے لئے جو چاہے طریقہ اپنائے گا لیکن اگر ذرا سا بھی شک ہوا تو وہ کامیابی کے لئے جدوجہد ہی کرتا رہے گا۔ آپ مشکل گھڑیوں میں

محتاط اور ثابت قدم رہیں، اعتماد سے فیصلہ کریں کہ آپ کیا چاہتے ہیں اور عارضی پسپائیوں کو اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کو راہ سے بھٹکا دیں۔ اگر آپ یہ پیغام شعوری طور پر فیصلہ کرتے ہوئے کہ آپ کیا چاہتے ہیں، اپنے لاشعور کو پہنچا دیں تو آپ کا لاشعور لبیک کہے گا۔

آپ اپنی تقدیر کو کنٹرول کریں:

آپ کا لاشعور دماغ آپ کی ضرورت کے لئے ہے، اس کو کام میں مصروف رکھیں یہ آپ کو لاجواب نتائج دیگا۔ آپ شعوری طور پر اپنے بہترین فائدے کے لئے فیصلے کریں پھر آپ کا لاشعور ان پیغامات کو وصول کرے گا اور کام میں جُت جائے گا، جتنا زیادہ اس کو کام میں لگائیں گے، لاشعور اتنے ہی اچھے نتائج دیگا۔ بقول علامہ اقبال:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے کہ بتا تیری رضا کیا ہے

آپ صرف اپنے مقدر کو کنٹرول کریں، آپ کو اللہ تعالی نے فیصلے کرنے کی طاقت ودیعت کی ہے جو آپ کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اپنی اس بہترین فیصلے کرنے کی قوت کا فائدہ اٹھائیں۔

اپنی خواہشات کو لگام دیں:

ہماری خواہشات ہمیں ڈبونے کا سبب بنتی ہیں۔ اگر ہم انہیں کنٹرول کرلیں تو زندگی پُرسکون گذر جائے گی۔ یہ ہماری خودسر خواہشات ہی ہیں جو پڑوسی کی نئے ماڈل کی چمچماتی ہوئی کار دیکھ کر اس جیسی (بلکہ اُس سے بہتر) لینے کی خواہش جنم لیتی ہے۔ عقل یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ پڑوسی کے ذرائع آمدنی کیا ہیں اور ہم اس کے خریدنے کے متحمل ہوسکتے ہیں یا نہیں۔ بس بنک کو فون کیا اور Leasing پر گاڑی لے لی لیکن جب پانچ سال تک ۱۶۰۰۰ ہر ماہ دینے کی نوبت آئی تو چند ماہ بعد ہی برداشت جواب دے گئی۔ اور پھر ابتدائی دی گئی رقم اور قسطوں کا تو ذکر ہی نہیں، کورٹ کے چکروں کے بعد مزید جرمانہ بھی ادا کرنا پڑا اور گاڑی تو گئی سوگئی۔ جن پڑوسیوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کی تھی اب اُن کا سامنا کرتے نہیں بنتی۔

انسان کے لئے کسی شئ کا حصول ناممکن نہیں ہے لیکن اُس کے ڈھنگ ہیں، اُس کے طریقے ہیں اور سب سے

بڑی بات اُن کا نام ہے، جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو شعور عطا فرمایا ہے، ہر لمحہ اس کی خبر رکھتا ہے اور لاشعور سے نوازا ہے، دیکھیں کیسے خواہشات پوری نہیں ہوتیں۔ بعض لوگ سب کچھ فوراً حاصل کر لیتے ہیں اور بعض خواہشات کی تکمیل میں اپنی عمر بتا دیتے ہیں، جبکہ اکثر اپنی پوری زندگی ہی اپنے خوابوں کی نظر کر دیتے ہیں اور کچھ نہیں پاتے۔ یہ دنیا ہے یہاں پر صحیح طریقہ اور صحیح روش ہی کامیابی کا ذریعہ ہے، جس کے لئے جستجو لازم ہے

تخلیقی صلاحیتوں اور مسائل کے حل کو بہتر کرنا:

تخلیقی طرز[1] پر سوچنا، لوگوں سے راہ و رسم بڑھانے اور مسائل کو فوری حل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ تخلیقی صلاحیت ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ شخص میں ہوتی ہے، یہ الگ بات ہے کہ کم یا زیادہ۔ اس کو بہتر کرنے اور نئے نئے خیالات ایجاد کرنے کے بھی طریقے ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ ہر ایک شخص بڑا آرٹسٹ یا اعلیٰ پائے کا تخلیق کار نہیں ہوسکتا لیکن یہ یقین ہو جاتا ہے کہ ہمیں صلاحیتیں دی گئی ہیں۔

دماغی تخلیقی ریلا کسی بھی ایک شخص یا گروپ کے ساتھ ممکن ہے۔ اس طریقہ میں کسی مسئلے کو حل کے لئے زیادہ سے زیادہ ممکنہ حل درکار ہوتے ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی حل کتنا فرسودہ ہے، ان حلوں کو لکھ لیا جاتا ہے اور ان کے عمل درآمد کے لئے وقت کا تعین بھی کیا جاتا ہے۔

اگر یہ گروپ کا دماغی ریلا ہے تو کسی کو مقرر کیا جائے جو ہر ایک کے خیالات تحریر میں لائے۔ اور اگر انفرادی شخص کا خیال ہے تو بھی جیسے ہی خیال آئے اُس کو لکھ لینا چاہیے۔ یاد رکھیں کہ جتنے کم خیالات پر غور کیا جائے گا اتنے ہی زیادہ خیالات دماغ میں آئیں گے۔

---

[1] http://www.moreprosperityforyou.com/pros16.html

پانچ نکات میں مقصد حاصل کرنے کی ترکیب:

آپکا مسئلہ حل کرنے کی ایک ترکیب جس کی اسلامی لحاظ سے بھی تائید کی جاسکتی ہے اور سائنسی لحاظ [1] سے تو کارآمد اور آسان ہے، وہ یہ کہ:

١- **آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حقیقتاً کیا مطلوب ہے:**

ایسا نہ ہو کہ تین یا چار چیزیں آپکے دماغ میں ہوں بلکہ اپنے مقصد کو نظر میں رکھیں، جو آپ ۳۰ دنوں میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

٢- **اپنے مقصد کو کاغذ پر اس طرح لکھیں:**

" یکم مارچ کو انشاء اللہ میرے پاس ایک لاکھ روپے ہونگے جو مختلف جگہوں سے آئیں گے، اس کی واپسی کے لئے میں وہ کچھ کروں گا جو ضروری ہے اور اس کو اپنے کاروبار (کاروبار کا نام لکھیں) میں مناسب جگہ اور ڈھنگ سے لگاؤں گا"۔

٣- **اِس پروگرام کی دماغی تصویر بنانے پر کم از کم آدھا گھنٹہ صرف کریں:**

آنکھیں بند کر کے اپنے پانچوں حواس کو کام میں لاتے ہوئے، مقصد یا پروگرام کو جتنا زیادہ ممکن ہو، ذہن میں تصویر واضح کریں۔

٤- **اپنے مقصد کو دوبارہ مرکز نگاہ کریں:**

اپنے مقصد کو روزانہ زور سے دہرانا ہوگا اور کم از کم دو بار اس کی تصویر ذہن میں لانی ہوگی، پہلی بار صبح کو نیند سے جاگتے ہی اور دوسری بار رات کو سونے سے ١٠ منٹ قبل۔

دماغ کے کام کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ اس کو حدف دیدو اور وہ اُس پر نشانہ لگائے گا۔

٥- **اپنے مقصد اور خواہشات کو فوری عملی صورت میں لائیں:**

یہ قدم بہت اہم ہے کیونکہ کسی بھی مقصد یا خواہش کے حصول کے لئے عمل اشد ضروری ہے۔

---

[1] http://www.mindpowerspecial report.com/bfm

ایک کاغذ لیں اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کریں۔ دائیں جانب والے حصہ پر اپنا مقصد لکھیں جس کو ایک ماہ میں حاصل کرنا چاہتے ہیں اور بائیں جانب پانچ عملی اقدامات لکھیں جو آپ کو حصول مقصد کے قریب لے جاسکتے ہیں۔ یہ خیال رکھیں کہ پہلا قدم وہ ہو جس پر آپ اس کام کے بعد فوراً عمل کریں گے۔

- اب باقی چاروں اقدامات کے آگے مدت (عرصہ تکمیل) اور تاریخ لکھیں۔
- اب اس کاغذ کو اپنے باتھ روم کے آئینہ پر لٹکا دیں اور پہلے کام سے بسم اللہ کردیں۔
- اور اس کو دن ہی دن میں **مکمل کرلیں** کیونکہ کسی بھی کام میں پہلا قدم ہی مشکل ترین ہوتا ہے۔

جب کسی کام کی تکمیل کے لئے ہم چند قدم اُٹھا لیتے ہیں تو پھر ایک عزم پیدا ہو جاتا ہے اور وہ کام مکمل ہو جاتا ہے۔ اس پہلے قدم کی تکمیل کے لئے ۴۸ گھنٹے کا وقت متعین کریں اور اس چیلنج کو پورا کرنے کے لئے اپنا آرام قربان کردیں اور نہ ہی کسی حیلے کو پاس پھٹکنے دیں۔ اس کو پورا کرنے سے ذہن کو احساس ہوگا کہ ہم اپنے کام کے سلسلہ میں راسخ ہیں اور جو کچھ چاہا، حاصل کر رہے ہیں۔

اڑتالیس گھنٹے کے اختتام پر، اگلے مرحلے میں ہر اسٹیپ کے لئے تین گھنٹے کا دورانیہ متعین کریں۔ پھر جو بھی آپ چاہتے ہیں، آپ کو آسانی سے ملے گا۔ عموماً لوگ اس کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ ایک یا دو ہی لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ کامیابی تو سب چاہتے ہیں لیکن اہداف پر کاربند ہونے والے خال خال ہی ہوتے ہیں یا پھر اُن کی خواہشات کمزور ہوتی ہیں۔

جب خوابوں سے مسائل کے حل کا ذکر آتا ہے، جو ایک مانی ہوئی حقیقت ہے، تو ساتھ ہی مائینڈ پاور (Mind Power) کا ذکر نہ کرنا بھی مضمون کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ مائینڈ پاور اپنے مسائل حل کرنے کا جدید نفسیاتی طریقہ ہے، یہ خوابوں کی دنیا میں جائے بغیر مراقبہ کی طرز پر کیا جاتا ہے اور جدید تحقیق ہونے کی وجہ سے کامیاب بھی ہے۔

مائینڈ پاور (Mind Power) کیا ہے؟

نفسیاتی ماحول میں جذبات، خیالات، حافظے اور خواہشات کے حاصل کرنے کی قوت کو مائینڈ پاور کہتے ہیں، جبکہ لاشعور کو کسی بھی شخصیت کا جز کہہ سکتے ہیں جس میں جاگتا ہوا دماغ، شعوری کیفیت کے بغیر عمل کرتا ہے۔

مائینڈ پاور اور لاشعور کیسے کام کرتے ہیں؟

مائینڈ پاور ہمارا شعوری دماغ ہے جس کے ذریعہ ہم سوچتے ہیں۔ ہمارا دماغ ایک بہتے ہوئے چشمے کی مانند ہے، جس سے میٹھا اور نمکیں پانی ایک ساتھ نہیں حاصل ہو سکتے۔ ایسے ہی ہمارے دماغ میں اچھے اور بُرے خیالات ایک ساتھ نہیں آ سکتے۔ لازمی طور پر ایک سوچ دوسری پر حاوی ہو جائے گی۔

ہمارا دماغ ہمارے خیالات کی عکاسی کرتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے دماغ کو مثبت جذبات اور خیالات کی تحریک دیں۔ مائینڈ پاور اس مثبت سوچ یا دماغی قوت سے بھی آگے ہے۔

مائینڈ پاور ایک دوہری طاقت ہے، جس میں دماغی اور لاشعوری دماغ کی طاقتیں شامل ہیں۔ اب آپ کی شعوری اور لاشعوری طاقتیں مل کر آپ کی شخصیت کو پیش کرتی ہیں۔ لاشعور ایک زرخیز زمیں کی مانند ہے جس میں کوئی بھی بیج بویا جاتا ہے۔ آپ کے خیالات اور اعتقادات وہ بیج ہیں جس کی آبیاری آپ کے ذہن میں کی جاتی ہے اور اس کا نتیجہ فصل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، آپ نے اگر خس و خاشاک کاشت کیا ہے تو وہ ملے گا اور اگر پھل اور میوے کاشت کئے ہیں تو پھل حاصل ہونگے۔ اسی لئے مثل مشہور ہے کہ جیسا بُوگے ویسا کاٹو گے۔ اب شعوری دماغ ایک کاشتکار ہے اور مائینڈ پاور، وہ قوت ہے جو ہمارے اندرونی کاشتکار لاشعور تک پہنچتی ہے۔

بدقسمتی سے ہم میں سے اکثر اس کلیہ سے واقف نہیں کہ اس کامیابی کے پیچھے کیا نفسیات ہے اور اس ناواقفیت کی وجہ سے ہم اچھے اور بُرے، سب قسم کے بیج کاشت کر ڈالتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہمارا لاشعوری دماغ ناکام ہوتا ہے اور خرابی صحت و بدقسمتیاں گھیر لیتی ہیں چہ جائیکہ کامیابی اور خوش بختی قدم چومے۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے لاشعور کے لئے کامیابی اور ناکامی دونوں ایک ساتھ لانا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ مثبت خیالات، ذہن کو دیں تاوقتیکہ وہ خوشحالی لائے اور کامیابی ہی ہماری منزل ہو۔

مائنڈ پاور کی اور کامیابی میں تعلق سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ انسانی دماغ کی غیر کم صلاحیت کی جانب سے یہ مژدہ نہایت خوش کن ہے کہ اس سے کہیں زیادہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مائنڈ پاور ایک چھوٹے سے عنوان اور واضح خیال سے شروع کی ہوتی ہے جو آپ کے ہر اُس فیصلے اور عمل کو قبول کرے گی، جو آپکی بہتر زندگی کے لئے سودمند ہوگا۔

مائنڈ پاور سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کو اپنے حدف سے آگاہی ہونی چاہئے کہ:

- کیا آپ بالکل واضح ہیں کہ زندگی میں کیا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ جانتے ہیں کہ وہاں پہنچنے کے لئے، جہاں آپ جانا چاہتے ہیں، آپکو کیا کرنا ہے؟

آپ اپنے مسائل حل کرنے کے لئے، پہلے تو خود یقین کرلیں کہ آپ کا حدف کیا ہے اور پھر مائنڈ پاور کا استعمال کریں اس کی لگام کو کنٹرول کریں، بے مہار نہ چھوڑ دیں، بار بار چابک سے اشارہ دیں کہ کدھر جانا ہے یعنی اپنے مسئلہ کو دہراتے ہیں۔ اپنی سوچ کو مثبت رکھیں۔ لاشعور کو وہ کام سپرد کریں جو آپ خود کر سکتے ہوں۔ اس طرح آپ اپنے مسائل خود حل کرلیں گے۔ ضرورت ہے پختہ یقین کی اور ضرورت ہے پریکٹس کی۔

باب ہشتم

عام دیکھے جانے والے خواب اور اُن کی تعبیر

ہم میں سے اکثر کو اپنے دیکھے ہوئے خواب یاد ہی نہیں رہتے ہیں یا ہم خود ہی اُن کو یاد رکھنے کی زحمت نہیں کرتے اور ایک داستان یا کہانی کی طرح اُن کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، جبکہ خواب مذکورہ شخص کی کہانی بیان کرتے ہیں۔ کچھ خواب ایسے ہیں جو ہم لوگ عموماً دیکھتے ہیں اور اگر غور کیا جائے تو اِن سے زندگی کی الجھی ہوئی گتھیاں سامنے آتی ہیں، آیئے دیکھتے ہیں کہ یہ عام دیکھے جانے والے خواب کیا کہتے ہیں؟ بار بار کیوں دکھائی دیتے ہیں؟ اور یہ کہ ہم اُن کو کیوں بھلا نہیں پاتے؟

اُڑنا یا پرواز کرنا :

آپ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہیں، چل رہے ہیں یا دوڑ رہے ہیں۔ آپ کا دل اُڑنے کو چاہتا ہے اور آپ اُڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس موقع پر آپ یاد کرتے ہیں کہ توازن کیسے قائم کیا جائے اور مڑنا کیسے چاہئے اور پھر آپ اڑنے کا مزہ اور آزاد فضا کا لطف لیتے ہیں۔ اس خوشگوار اور پُرمسرت اُڑان کا تعلق کسی حالیہ تجربے سے ہوتا ہے، جس نے آپ کو خوشگوار تجربہ دیا ہو اور آزادی سے ہمکنار کیا ہو۔ وہ حضرات جن کو اپنے ہنرمندانہ کام کے دوران کچھ کرنے کا موقع ملتا ہے، وہ یہ خواب اکثر دیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ جنسی آسودگی اور مذہبی عملیات و مراقبوں کے بعد بھی اُڑنے کے خواب دکھائی دیتے ہیں۔

گر آپ اپنے خوابوں میں عموماً اُڑتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ فہم و ذکاء کی بلند سطح پر ہیں اور اپنی تخلیقات سے محظوظ ہوتے ہیں۔ اگر آپ کی اُڑان کے خوابوں میں کوئی دشواری، رکاوٹ یا بلندی کا خوف ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز آپ کی قابلیت میں رکاوٹ ڈال رہی ہے اور آپ کو پوری طرح سامنے نہیں آنے دے رہی۔ اسمیں آپ کے افسر، جیون ساتھی یا کوئی ذی اثر شخصیت بھی ہوسکتی ہے جو آپکو دبائے رکھنا چاہتی ہے۔

لیکن اسلامی اُڑان مختلف ہے، وہ اس لئے کہ اگر کوئی شخص آشنا گھر سے نا آشنا گھر اُڑ کر گیا ہے تو وہ دنیا ہی چھوڑ دے گا۔ اگر کوئی عورت اپنے گھر سے کسی آدمی کے گھر اُڑ کر گئی ہے جسے وہ پہچانتی ہے تو وہ اس شخص سے شادی کرے گی۔ جو خواب میں دیکھے کہ دوڑ کے مقابلے میں اُڑ کر سبقت لیجائے تو وہ اس پر غالب آئے گا۔ اور اگر دیکھے کہ پہاڑ پر اُڑا ہے تو اسے سلطنت حاصل ہوگی اور اس سلطنت میں بلا مشقت بادشاہوں پر غالب آئیگا، وغیرہ۔

امتحان کیلئے تیاری نہ ہونا:

یہ بہت عام موضوع ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ امتحان ہال میں گئے لیکن جب امتحانی پرچہ دیکھا تو پتہ چلا کہ کچھ بھی نہیں آتا، وہ لیکچرز اٹینڈ ہی نہیں کئے یا وہ کچھ یاد ہی نہیں کیا، جس کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔ اب بہت دیر ہوگئی ہے کہ کچھ کیا جا سکے۔

زیادہ تر لوگ جو یہ خواب دیکھتے ہیں کہ بغیر تیاری کے امتحان دے رہے ہیں، اُس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو میدان عمل میں آگے بڑھنے اور سبقت لیجانے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ اس ٹائپ کے خواب ۲۵ سے ۴۵ سال کی عورتوں اور مردوں میں عام ہوتے ہیں۔ وہ بڑے لوگ جو بلندیوں کو چھو لیتے ہیں اور اونچے مقامات پالیتے ہیں، انہوں نے بھی یہ خواب اپنے لڑکپن میں دیکھے ہوتے ہیں۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب ایک شخص ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے اور اس سے زیادہ ذمہ داری اُس پر لاد دی جاتی ہے جس کا وہ اہل ہوتا ہے تو وہ یہ خواب دیکھتا ہے۔

ایسا شخص اپنے پروجکٹ میں بہت کم ناکام رہتا ہے اور نہ ہی ایسے خواب اس کے لئے وارننگ یا تنبیہ ہوتے ہیں بلکہ خواب اس بات کا تجزیہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے کام کی کامیابی اور ناکامی کا کتنا ذمہ دار ہے۔ ہم ایسے خوابوں کو اندرونی کشمکش کی پیمائش کا آلہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

اونچائی سے گرنا:

آپ اونچائی سے، سیڑھی سے یا کسی اور جگہ سے اُتر رہے ہیں کہ آپ کا پاؤں غلط پڑ جاتا ہے یا سلپ ہو جاتا ہے اور آپ نیچے گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ گرنے کے خواب عموماً توازن کھونے کا احساس پیش کرتے ہیں، جسکی وجہ نوکری کھونے کا ڈر یا معمولی وجہ کام کی زیادتی ہوتی ہے۔ بسا اوقات یہ خواب ٹینشن (جس کو ہم دبائے رہتے ہیں اور جس کی لاتعداد وجوہات ہوتی ہیں) کی پیداوار بھی ہوتے ہیں۔ یہ ٹینشن یا تفکرات اسپرنگ کی مانند خواب میں کھلتے ہیں۔ جو لوگ دن میں پہاڑ پر چڑھنے یا اترنے کی مشق کرتے ہیں یا جو حضرات دن میں دس مختلف کام سرانجام دیتے ہیں، وہ اس کے عادی بھی ہوتے ہیں لیکن رات کو خواب میں اپنا کنٹرول کھو دیتے ہیں اور زمین ان کے پاؤں تلے سے نکل جاتی ہے۔ خود میں اعتماد کا فقدان یا تحفظ کی کمی ظاہر کرتا ہے۔

اسلامی گرنا اگر اوپر سے نیچے کی طرف ہو تو یہ احوال بدلنے کی دلیل ہے یعنی خیر سے شر کی طرف، ایک بیوی سے دوسری کی طرف، ایک نوکری سے دوسری کی طرف یا ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقلی یا ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف۔ اگر خواب میں گھر کی چھت سے گرا اور ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ گیا تو یہ جانی یا مالی نقصان سے دوچار ہوگا یا سلطان کی طرف سے اسے کوئی ناگوار امر پیش آئے گا۔

بچہ کو بھول جانا:

عموماً نوجوان مائیں اپنے بچے کو ریسٹورنٹ کی اونچی کرسی میں بھولنے کا ڈراؤنا خواب دیکھتی ہیں۔ یہ بچے کی بہت زیادہ محبت ہوتی ہے، جو ایسے خواب نظر آتے ہیں اور ہمیں اپنے خوف پر ہنساتے ہیں، حالانکہ اس قسم کے خواب ہنسنے کی چیز نہیں ہوتے۔ یہ ڈراؤنے خواب جب بار بار دکھائی دیتے ہیں تو بالکل اصل محسوس ہوتے ہیں۔ بعض عورتیں تو ان کے بار بار دہرائے جانے سے خوفزدہ ہو جاتی ہیں کہ ہو نہ ہو یہ خواب آنے والے حادثے کا اشارہ ہے

ایسے خواب آنے والے حادثہ کی تنبیہ نہیں ہوتے بلکہ یہ زیادہ مشقت کا اشارہ اور زیادہ مدت تک اپنی حدود سے تجاوز کا ممکنہ انجام ہوتا ہے۔ اگر آپ یہ خواب دیکھتی ہیں تو سوچیں کہ کیا آپ اپنے روٹین کو ایسے سیٹ کر سکتیں ہیں کہ کام کا بوجھ کم ہو سکے اور جو زندگی کی خوشیاں آپ بہت زیادہ کام کی وجہ سے ضائع کر رہی ہیں،

ان کو حاصل کر سکیں۔ سوچیں کہ آپ کہاں پر اور کیسے اپنے کام کو بہتر ترتیب دیکر اپنے پیاروں کے ساتھ خوشیوں میں شریک ہونے کے زیادہ مواقع نکال سکتی ہیں۔

بچہ کو جنم دینا (حمل سے غیر متعلق):

آپ ایک بچے کو جنم دیتے ہیں۔ لوگ آپ کو گھیر لیتے ہیں اور آپ سب باتوں کو بھول کر اس کی پرورش کے بارے میں سوچتے ہیں، اس کے مستقبل کے بارے میں پلان بناتے ہیں۔

خواب میں بچے کی پیدائش کے لئے حمل کا ہونا شرط نہیں، اس سے مراد خواب دیکھنے والے کی زندگی میں تغیر کا واقع ہونا لیا جاتا ہے۔ جنم، ایک رمز ہے کسی نئی چیز یا نئے تخلیقی منصوبے کی شروعات کرنے کی۔ تبدیلیوں سے مراد کالج سے ڈگری حاصل کرنا، نئی ملازمت کی ابتدا کرنا، نئے رشتے استوار کرنا یا کہیں جانا کا تعلق جنم دینے سے ہے۔ اس خواب کا تعلق صرف عورتوں سے ہوتا ہے اور یہ خواب بلوغت سے لیکر پوری زندگی میں کبھی بھی آ سکتا ہے۔

خیال رکھیں کہ آپ ایک بڑی تبدیلی سے گذر رہے ہیں خواہ آپ کو ابھی اس کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔ جب ہم اپنے کسی کام کی شروعات کرتے ہیں تو ہم اپنے لئے نئی زندگی کو جنم دیتے ہیں۔ یہ خواب ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ کسی کام یا حالات کا مقابلہ کرنا یا کوشش کرنا بھی نئی زندگی کی شروعات کرنے کے مترادف ہے۔

بیت الخلاء کی تلاش:

بیت الخلاء کی تلاش درحقیقت طہارت ہے، یعنی ہم اپنے خبائث سے چھٹکارا پانے یا اپنی بڑی عادات سے نجات حاصل کرنے پر قدرت چاہتے ہیں۔ خواب کچھ اس طرح ہوتا ہے کہ آپ بازار یا پبلک پلیس پر ہیں آپ کو سخت حاجت ہوتی ہے، آس پاس بیت اخلاء ہونا چاہئے لیکن نہیں ہے۔ آپ ادہراُدہر بھاگ رہے ہیں۔ آخرکار آپ کو ایک باتھ روم مل جاتا ہے اندر جاتے ہیں تو بہت سارے لوگ کھڑے ہوئے ہیں۔ پھر بھی ایک میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اندر جانے پر پتہ چلتا ہے کہ کموڈ گندگی سے اٹا پڑا ہے۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے آپ سخت پریشان ہیں کچھ کر بھی نہیں سکتے۔

حالانکہ مرد بھی یہ خواب دیکھتے ہیں لیکن عورتیں یہ خواب زیادہ دیکھتی ہیں یہ خواب اپنی ذاتی ضروریات حاصل نہ کرنے کی بناء پر مایوسی کی وجہ سے دکھائی دیتے ہیں۔ بسا اوقات یہ خواب حقیقی حاجت کی وجہ سے بھی آتے ہیں جو سوتے ہی میں فراغت پا لیتے ہیں۔ غلاظت سے بھرے ہوئے کموڈ ان لوگوں کے لئے بھی عام ہیں جو کسٹمر کیئر سروسز سے وابستہ ہیں اور دوسروں کی مشکلات یا درد دور کرتے ہیں، وہ دوسروں کے مسائل حل کرتے کرتے اپنی ضرویات کو نظرانداز کر دیتے ہیں یا بھول جاتے ہیں۔ یہ خواب ذاتی ضرورت، اپنا خیال اور اپنی باتوں کی طرف دھیان دلاتے ہیں۔ اگر آپ بھی ایسی ہی کسی جگہ پر کام کرتے ہیں تو گھریلو زندگی پر بھی توجہ دیں اور اپنے لئے ٹائم نکالیں۔

بے قابو موٹر کار:

کوئی گاڑی دوڑ رہی ہے، ہوسکتا ہے کہ آپ کی ہی کار، وہ ڈھلان پر بھاگتی چلی جا رہی ہے۔ آپ کی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس کو کیسے روکا جائے اور یہ آپ کی ہی غلطی سے ہوا ہے، اب بریک اور دوسرے ذرائع بھی کام نہیں کر رہے، آپ کے بس میں صرف اتنا ہے کہ اسٹیئرنگ کو کنٹرول کریں تاکہ کسی اور کو گزند نہ پہنچے۔

دوڑتی ہوئی گاڑی آپ کی زندگی کا کوئی حصہ ہے جس کو آپ آسانی سے گذار سکتے ہیں یا جس کے بارے میں پُر یقین ہیں۔ ایسے خواب عملی زندگی کی کسی خامی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو معاملات کو تنزلی کی طرف دھکیل رہی ہے۔ ایسے خوابوں سے کسی قبیح عادت کے پکا ہونے یا بڑھنے کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ آپ اس وجہ سے باخبر ہوں جو تیزی سے آپ کی زندگی کی گاڑی کو پہاڑ سے نیچے لے جا رہی ہے لیکن آپ نے اُس پر دھیان نہ دیا ہو۔ آپ اپنی زندگی کا تجزیہ کریں کہ آپ کیا چاہتے ہیں اور ان دنوں آپ کی ترجیحات کیا ہیں۔ ایمانداری سے غور اور شفاف تجزیہ آپ کی زندگی کا رُخ پلٹ دے گا اور راہ ہموار کر دے گا۔

پانی کے خواب:

پانی کے خواب ایک عام بات ہے۔ نہر، دریا، سمندر، جھیل یا بارش وغیرہ یہ ایک بہت اہم اشارہ ہے جو پیغام کا کچھ حصہ ظاہر کرتا ہے۔ اگر پانی صاف ہے تو مستحکم معاشی حالت اور اگر گدلا ہے تو معاشی مشکلات کو ظاہر کرتا ہے۔ پانی خواب میں جذبات کو ظاہر کرتا ہے ...... پانی میں ٹھیراؤ ہے تو آنے والے اچھے وقت کی خبر اور

تلاطم، محتاط رویہ رکھنے کا اشارہ ہے جبکہ خواب میں ڈوبنا، تنبیہ ہوتی ہے۔ بارش دھیمی دھیمی ہے یا موسلا دھار (دن ہے یا رات کا وقت ہے) ایسے ہی دریا کی روانی خاموش ہے یا جوش میں، مختلف کیفیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

پانی کی کیفیت، آپ کے جذبات کا پتہ دیتی ہے اور اس کی بات کی چابی ہے کہ آپ کسی کے بارے میں یا عام زندگی میں کیا رویہ رکھتے ہیں۔

پبلک میں ننگا ہونا:

آپ اپنے معمول کے کام کے لئے بس اسٹاپ پر پہنچے ہیں یا گلی میں/ سڑک پر جا رہے ہیں، یکا یک احساس ہوتا ہے کہ آپ مادرزاد برہنہ ہیں۔ ایسے مکمل یا نیم برہنہ ہونے کے خواب لوگ عموماً دیکھتے ہیں اور یہ برہنگی عام زندگی کی کیفیات کو ظاہر کرتی ہے۔ پبلک میں ننگا گھومنا، بے شرمی اور آوارگی کا عکس ہے۔ آپ کوئی بات چھپا رہے ہیں، ساتھ ہی خوفزدہ بھی ہیں کہ دوسروں کو معلوم ہو جائے گی۔ کپڑے درحقیقت ستر پوشی کا ذریعہ ہیں، ان سے آپ اپنے عیب ڈھانپ لیتے ہیں، اپنی شناخت چھپا لیتے ہیں لیکن ان کے بغیر سب عیاں ہو جاتا ہے۔ یہ خواب بتاتے ہیں کہ آپ وہ کچھ دکھانا چاہتے ہیں جو درحقیقت آپ ہیں نہیں۔

اگر آپ دفتر یا کلاس روم میں اپنے آپ کو ننگا دیکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے پراجکٹ یا کلاس کے کام کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آپ اپنے معاملات کے حل کے لئے معلومات سے بے خبر ہیں۔ کئی بار آپ دیکھتے ہیں کہ آپ کے ننگے ہونے کے باوجود دوسرے لوگ دھیان نہیں دے رہے، خواب میں ہر کوئی اپنے کام میں مگن ہے اور دوسری دفعہ دیکھنے کی زحمت ہی نہیں کر رہا، اس کا مطلب ہے کہ آپ کے خوف بیجا ہیں، آپ کی کوتاہیوں سے ماسوائے آپ کے کوئی واقف نہیں۔ آپ خود ہی معمولی باتوں کو پہاڑ بنا رہے ہیں۔ دوسری طرف ایسے خواب آپ کی خواہشات اور ناکامیوں پر غور کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔

کچھ لوگ خواب میں ننگے پن پر شرمندگی کے بجائے غرور محسوس کر رہے ہوتے ہیں، یہ ان کی بے روک ٹوک آزادی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ ان کو کوئی بات نہیں چھپانی اور وہ جو کچھ ہیں اس پر مغرور ہیں۔

حالانکہ مرد بھی یہ خواب دیکھتے ہیں لیکن عورتیں یہ خواب زیادہ دیکھتی ہیں یہ خواب اپنی ذاتی ضروریات حاصل نہ کرنیکی بناء پر مایوسی کی وجہ سے دکھائی دیتے ہیں۔ بسا اوقات یہ خواب حقیقی حاجت کی وجہ سے بھی آتے ہیں جو سوتے ہی میں فراغت پالیتے ہیں۔ غلاظت سے بھرے ہوئے کموڈ ان لوگوں کے لئے بھی عام ہیں جو کسٹمر کیئر سروسز سے وابستہ ہیں اور دوسروں کی مشکلات یا درد دور کرتے ہیں، وہ دوسروں کے مسائل حل کرتے کرتے اپنی ضرویات کو نظرانداز کردیتے ہیں یا بھول جاتے ہیں۔ یہ خواب ذاتی ضرورت، اپنا خیال اور اپنی باتوں کی طرف دھیان دلاتے ہیں۔اگر آپ بھی ایسی ہی کسی جگہ پر کام کرتے ہیں تو گھریلو زندگی پر بھی توجہ دیں اور اپنے لئے ٹائم نکالیں۔

بے قابو موٹر کار:

کوئی گاڑی دوڑ رہی ہے، ہوسکتا ہے کہ آپ کی ہی کار، وہ ڈھلان پر بھاگتی چلی جارہی ہے۔ آپ کی سمجھ میں نہیں آرہا کہ اس کو کیسے روکا جائے اور یہ آپ کی ہی غلطی سے ہوا ہے، اب بریک اور دوسرے ذرائع بھی کام نہیں کررہے، آپ کے بس میں صرف اتنا ہے کہ اسٹیئرنگ کو کنٹرول کریں تاکہ کسی اور کو گزند نہ پہنچے۔

دوڑتی ہوئی گاڑی آپ کی زندگی کا کوئی حصہ ہے جس کو آپ آسانی سے گذار سکتے ہیں یا جس کے بارے میں پُریقین ہیں۔ ایسے خواب عملی زندگی کی کسی خامی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو معاملات کو تنزلی کی طرف دھکیل رہی ہے۔ ایسے خوابوں سے کسی قبیح عادت کے پکا ہونے یا بڑھنے کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ آپ اس وجہ سے باخبر ہوں جو تیزی سے آپ کی زندگی کی گاڑی کو پہاڑ سے نیچے لے جارہی ہے لیکن آپ نے اُس پر دھیان نہ دیا ہو۔ آپ اپنی زندگی کا تجزیہ کریں کہ آپ کیا چاہتے ہیں اور ان دنوں آپ کی ترجیحات کیا ہیں۔ ایمانداری سے غور اور شفاف تجزیہ آپ کی زندگی کا رُخ پلٹ دے گا اور راہ ہموار کردے گا۔

پانی کے خواب:

پانی کے خواب ایک عام بات ہے۔ نہر، دریا، سمندر، جھیل یا بارش وغیرہ یہ ایک بہت اہم اشارہ ہے جو پیغام کا کچھ حصہ ظاہر کرتا ہے۔ اگر پانی صاف ہے تو مستحکم معاشی حالت اور اگر گدلا ہے تو معاشی مشکلات کو ظاہر کرتا ہے۔ پانی خواب میں جذبات کو ظاہر کرتا ہے ...... پانی میں ٹھیراؤ ہے تو آنے والے اچھے وقت کی خبر اور

تکمیل علم میں کوتاهی:

آپ کو کالج یا یونیورسٹی میں دوبارہ بلا کر کہا جاتا ہے کہ پتہ چلا ہے کہ آپ کی پڑھائی کی تکمیل میں کسی مضمون کی کمی رہ گئی ہے اور اس کو جلد مکمل کرنا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ کی ڈگری مخمصے میں پڑ جاتی ہے اور آپ کی نوکری اور زندگی میں مقام کو زیر دبھی کر سکتی ہے۔ آپ کو دوبارہ کالج میں داخلہ لینا ہے جس کی وجہ سے ڈپریشن اور بے عزتی کا خیال بھی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی یقین ہے کہ کسی کو معلوم ہونے سے قبل آپ اپنی اس خامی کو پورا کر لیں گے۔

یہ خواب بھی ۳۵ سے ۵۵ سال کے وہ مرد اور عورتیں دیکھتے ہیں، جن کے سامنے زندگی کی راہ متعین ہے۔ اس خواب سے انکی منزل کی جانب بڑھنے کی رفتار اور کامیابی کی راہ میں رکاوٹوں کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ ڈگری سے مراد ایک لیول سے دوسرے لیول کی جانب بڑھنا، ایک مختلف طرز کا بندھن اور اطمینان بخش زندگی ہے۔ رکاوٹ -مضمون کی کمی، ماضی کے جوہر ہیں، جس کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔

یہ خواب ان لوگوں میں عام ہیں جو تخلیقی صلاحیتوں کے حامل ہیں اور جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اُن کے راز، اتفاقاً نشانہ پر لگنے والے تیر ہیں۔ اسوجہ سے وہ باور کرانے میں ناکام رہتے ہیں کہ کامیابی انکی محنت کا ثمر ہے۔

جانور دیکھنا:

خواب میں جانور سے اپنی شخصیت مراد ہوتی ہے مثلاً جانور اپنے بچے کے ساتھ، ماں کی شفقت کو ظاہر کرتا ہے، کتا وفاداری ظاہر کرتا ہے۔ جنگلی جانور پریشانی یا خوف اور بسا اوقات ناکامیاں ظاہر کرتے ہیں۔ ایک تند، تیز یا آتش مزاج جانور کا خواب تنبیہ کرتا ہے، جبکہ ایک پرسکون جانور خوشگوار وقت کی خبر دیتا ہے۔

جنسی خواب (مباشرت):

ایسے خواب آپ کی جذباتیت کی اطلاع دیتے ہیں۔ آپ جذبات سے پُر اُٹھے، یہ ایک عام بات ہے ورنہ جنسی ہیجان ہماری زندگی کا حصہ اور جنسی خواب ہماری اپنی شخصیت سے متعلق ہیں۔ ہاں اگر ایسے خواب پریشانی کا باعث ہوتے ہیں تو پھر تعبیر کے بجائے معالج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرز کے خواب مختلف ہو سکتے ہیں:

سی جاننے والی شخصیت سے پیار، کوئی نقاب پوش یا غیر چہرے والا محبوب، اپنے پرانے ساتھی کے ساتھ مراسم، پبلک میں کھلے عام پیار یا ساتھی کی بغیر رضامندی جبری تسکین۔

جیون ساتھی کی بے وفائی :

تاوقتیکہ آپ کے پاس اپنے جیون ساتھی کی بے وفائی کا کوئی ٹھوس ثبوت نہ ہو، آپ کو اس کی جیبیں اور درازیں تلاش کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ایسے خواب اس وقت آتے ہیں جب آپ کا ساتھی زیادہ وقت گھر سے باہر گذارے یا پھر جس محبت کے آپ حقدار ہیں، وہ اُس سے نہ مل رہی ہو۔ عام طور پر قصوروار کام ہوتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ زیادہ وقت صرف کرنا بھی وجہ ہوتی ہے۔ وجہ جو بھی ہو، یہ خواب آپ کو احساس دلاتا ہے کہ آپ کے ساتھ بے وفائی کی جارہی ہے۔ یہ خواب آپ کو جگانے کیلئے بھی ہوتا ہے کہ چند گھڑیاں نشاط کی چُن لی جائیں۔

چڑھائی پر چڑھنا :

آپ ایک مشکل ڈھلان پر چڑھ رہے ہیں، رفتار، اُس کے مقابلے میں کم ہے جتنی مشقت اور طاقت صرف کرنی پڑ رہی ہے۔ آپ پریشان ہیں، سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا ہے۔ یہ بھی اندازہ نہیں ہے کہ اتنی طاقت بھی ہے یا نہیں کہ اوپر چڑھ سکیں گے۔ ہاں درمیاں میں رُکنا بھی خطرناک ہو سکتا ہے کہ آپ واپس پھسل جائیں یا گر جائیں۔ اس چڑھائی سے مراد وہ چیلنج ہے جس کا آجکل آپ کو سامنا ہے۔ اگر اوپر چڑھ جاتے ہیں تو صلہ بہت زیادہ ہے اور آپ اس کو ناقابلِ تسخیر بھی نہیں سمجھتے۔ ایک ڈاکٹر جو کام کی وجہ سے سو بھی نہیں سکتا یا ایک پروگرام جس کو پروجکٹ ختم کرنا ہے یا اس جیسے چیلنج والے اصحاب یہ خواب دیکھتے ہیں۔

پہاڑی پر اوپر چڑھنے کے لئے نہ صرف طاقت چاہئے بلکہ توجہ کی بھی اشد ضرورت ہے۔ طویل المیعاد ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے حوصلے اور توجہ کی یکساں ضرورت ہوتی ہے جبکہ اس میں رکاوٹیں بھی درپیش ہوتی ہیں۔ اس کے لئے آپ کو تحمل سے کام لینا ہوگا تاکہ رکاوٹوں اور مشکلات کا مقابلہ کرسکیں۔

دانتوں کا ٹوٹنا :

آپ خواب دیکھتے ہیں کہ منہ میں ایک عجیب سی ہل جُل محسوس ہو رہی ہے، جب آپ زبان کو پھیرتے ہیں تو ایک دانت ہلتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور وہ نکل جاتا ہے، اس کو تھوک کر فارغ نہیں ہوتے کہ دوسرا دانت نکل جاتا ہے۔ اس طرح ایک پورا جبڑا یا اُس کا کافی حصہ خالی ہو جاتا ہے۔ یہ منظر حالات سے سمجھوتا کرنے کا ڈرامہ تیار کرتا ہے۔

یہ خواب وہ حضرات دیکھتے ہیں جو ایک کام کے لئے کئی ممکنہ حل چاہتے ہیں جبکہ ایسا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ یہ خواب دیکھنے والے زیادہ تر ۱۵ سے ۳۵ سال کے مرد ہوتے ہیں۔ یہی وہ عمر ہوتی ہے جب ہمیں مفاہمت کیلئے مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ تجربے کی کمی اور اپنا حکم چلانے کی آزادی نہیں ہوتی۔ یہ خواب کسی غلطی کی طرف اشارہ نہیں ہے تاہم یہ ضرور بتاتا ہے کہ فیصلہ کرنے میں ہماری انا کا خون شامل ہے۔

دوبارہ اسکول میں :

یہ وہ خواب ہے کہ خواہ آپ نے ۱۰، ۲۰ یا ۵۰ سال پہلے تعلیم کی تکمیل کی ہو، پھر بھی آپ اسکول میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ حقیقتاً یہ خواب آپ کی ملازمت کے بارے میں ہے۔ ذرا غور کریں کیا اسکول آپ کی پہلی ملازمت نہیں تھی، جہاں آپ کو وقت کی پابندی کرنی ہوتی ہے، آپ کو کام کے لئے تیار ہو کر آنا ہے اور جہاں آپ کے "ہوم ورک" کی چیکنگ ہونی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو دوسر کلاس میں آگے بڑھنے کی بھی خواہش ہوتی ہے۔

یہ سب کچھ ایسا ہی لگتا ہے جیسے کہ آجکل آپ کی ملازمت میں کام کا بوجھ۔ آپ خود کو ان ہی کوریڈورز اور ویرانڈوں میں پائیں گے۔ کبھی احساس ہوگا کہ ٹیسٹ کی تیاری نہیں کی ہے اور آپ کو کچھ بھی یاد نہیں، ایسا اس وقت ہی ہوتا ہے جب ملازمت کے دوران آپ پر انسپکشن کی ذمہ داری یا غیر ضروری بوجھ آپڑے۔

راہ بھٹکنا :

اس خواب سے مراد ہے کہ آپ کو اپنے خیالات، پروگرام یا روش کے مطابق چلنا ہوتا ہے۔ آپ اپنی زندگی کی ڈگر سے ہٹ گئے ہیں یا اپنی روش کو کھو دیا ہے۔ آپ کی زندگی سے کچھ چلا گیا ہے: **محبت، مرتبہ یا روحانیت**

آپ کا خواب بتاتا ہے کہ آپ کہاں کھوئے ہیں؟ اس کا بچاؤ کیسے ممکن ہے؟ یہ خواب کسی قیمتی اثاثے کے ضائع ہونے کی اطلاع دیتا ہے اور کیا چیز کھوئی ہے، وہ اطلاع اس خواب میں پنہاں ہوتی ہے۔

سگریٹ نوشی کرنا :

آپ خواب میں سگریٹ نوشی کر رہے ہیں حالانکہ حقیقی زندگی میں اس سے دور ہیں۔ آپ اس سے محظوظ ہو رہے ہیں اور دوستوں کو بتا رہے ہیں کہ اب آپ سگریٹ نوشی شروع کر رہے ہیں، اس کا جواب نہیں۔

خواب میں سگریٹ نوشی کسی نوعیت کا نشہ کرنا ہے۔ یہ بدہضمی کی شکایت کی وجہ یا کسی نشہ کی لت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بعض حالات میں سوچنے کی لت، اپنے اختیارات کا غلط استعمال یا اپنی بات ہمیشہ درست ہونے پر زور دینا۔ غور کریں کہ آپ کی زندگی میں کیا کمی ہے یا غلط ہو رہا ہے جو آپ کو نشہ کی طرف لے جا سکتا ہے۔ اس کے لئے کسی ماہر کی خدمات کی بھی ضرورت نہیں لیکن یہ جاننے کے بعد کہ آپ کی نفسیات نے خبردار کیا ہے، اس کی کوئی نہ کوئی تو وجہ ہونی چاہئے۔ یہ کسی عادت سے واپس پلٹنا بھی ہو سکتا ہے، کچھ ہے جس کی پردہ داری ہے، ایمانداری سے سوچنا ہوگا۔

یہ کسی بھی بری عادت سے جان چھڑانے کا بہترین موقع ہے کیونکہ اس سگریٹ نوشی میں نقصان چھپا ہوا ہے۔ اس کا جائزہ لیں اور آرام سے نکل جائیں اور اُن خطرات سے بچیں جو اِس میں پنہاں ہیں۔

فون کام نہیں کر رہا :

آپ خطرے میں ہیں، کسی کو مدد کے لئے بلانا چاہتے ہیں یا پولیس کو فون کرنا چاہ رہے ہیں لیکن فون کام نہیں کر رہا ہے۔ ٹیلیفون کے بٹن کام نہیں کر رہے، آپ نمبر ملاتے ہیں کسی اور کا نمبر مل جاتا ہے۔ اپنے خطرے سے کسی کو آگاہ کرنا چاہ رہے ہیں لیکن کوئی بھی مدد کرنے پر رضامند نہیں۔

خواب میں فون، عام زندگی میں آپ کی اپنی بات دوسرے تک پہنچانے کی قابلیت ہے۔ جب ہم اپنی زندگی میں درخواعتنا نہیں سمجھے جاتے، دوسرا ہماری بات سننے کو تیار نہیں ہوتا تو ایسے خواب نظر آتے ہیں۔ اس خواب کو اپنے وقار کے لئے ٹھیس نہ محسوس کریں کہ آپ میں کوئی کمی ہے بلکہ اس کو اس طرح کا اشارہ سمجھیں کہ آپ کو اس کام پر زیادہ

دھیان دینا ہے، جس سے کچھ حد تک آپ پہلے سے واقف ہیں۔ اگر آپ اس کام کو چھوڑتے ہیں یا کسی سے مدد لیتے ہیں تو اس صورت میں یہ خواب آپ کو اشارہ دیتا ہے کہ آپ اس کا جائزہ لیں کہ آپ کو کیا میسر ہے اور کیا کرنا ہے۔

فون کے خواب عموماً اشارہ ہوتے ہیں کہ آپ خود سے پرخلوص رہیں۔ جب ضرورت محسوس کریں تو مدد لیں ورنہ جو آپ جانتے ہیں اس پر غور کریں اس کو صحیح اور اپنے لئے بہتر خیال کریں۔

کار نہیں مل رہی :

گو کہ خواب میں آپ نے اپنی کار قاعدے کے مطابق پارک کی تھی لیکن کام ختم کر کے جب واپس آئے تو کار نہیں مل رہی ہے۔ آپ ہر طرف تلاش کر رہے ہیں لیکن بے سود۔ اس وقت اور زیادہ سبکی محسوس ہو رہی ہے جب دیکھتے ہیں کہ اور لوگوں کے ساتھ ایسا کوئی مسئلہ نہیں۔ بجائے اس کے کہ آپ کسی سے مدد لیں یا پولیس کو بلائیں، آپ اپنی خفگی دوسرے لوگوں سے چھپا رہے ہیں۔

جو لوگ یہ خواب دیکھتے ہیں، اُن کی اپنی پسند اور ذاتی ترجیحات ہوتی ہیں۔ ایک دن وہ بیدار ہوتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ انہوں نے معاملات طے کیوں نہیں کئے یا پھر اپنے پلان اور طریقہء کار سے مطمئن ہوتے ہیں۔ اگر آپ یہ خواب دیکھتے ہیں تو آپ نے اپنی زندگی کا کچھ حصہ ضائع کیا ہے یا وہ کہیں کھو گیا ہے۔ کھوئی ہوئی کار ایک امید یا آس ہے، جو اچانک غائب ہو گئی ہو۔

یہ خواب کام میں مشکلات یا صحیح کام کا نہ ہونا بھی ظاہر کرتا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آپ وہ کام کر رہے ہوں جو آپ کی پسند کے موافق نہ ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے کام سے لطف اندوز ہو رہے ہوں لیکن یہ احساس ہو کہ غلط جگہ پھنس گئے ہیں۔ کچھ کے لئے یہ خواب اپنا معاش تبدیل کرنے کا اشارہ بھی ہے تو کچھ کے لئے خود کو کام کے لئے موزوں بنانے اور اپنے طرزِ عمل کو تبدیل کرنے کا اشارہ بھی ہے۔

کسی نادیدہ طاقت کا تعاقب :

کوئی آپ کا پیچھا کر رہا ہے، ہو سکتا ہے کوئی جانور یا تخریب کاروں کا گروہ یا پھر کالا ہیولا جو آپ کو جانی

ایسے بھوت پریت (جو پیچھا کرتے ہوئے ہوتے ہیں) سے مراد آپ کی ذہنی پیچیدگیاں اور دباؤ ہوتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ سالہا سال سے کسی نادیدہ طاقت کو پیچھا کرتے ہوئے دیکھ رہے ہوں، اس کی وجہ ابتدائی زندگی میں پریشانیاں اور کامیاب نہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔ بعد میں زندگی کے دباؤ اس ابتدائی زندگی کے واقعات کو ختم کر دیتے ہیں۔ یہ پیچھا کرتے ہوئے ہیولے، آپ کی زندگی میں کوئی شخص ہوتا ہے جو آپ کو دباؤ میں رکھنا چاہتا ہے، جبکہ آپ کی زندگی کامیاب اور پرسکون ہے۔

.

کسی عزیز کو مردہ دیکھنا :

کسی شناسا یا نہ جاننے والے کو مردہ دیکھنا عام خواب ہے اور جذباتیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر آپ نے ایک بھیانک اور تکلیف دہ منظر دیکھا ہے تو یہ حقیقتاً ایک موت کی خبر ہو سکتی ہے۔ اس کو عموماً حساس لوگ دیکھتے ہیں۔ زیادہ عمر کے لوگ اگر کسی مردے کو دیکھیں جو انہیں بلا رہا ہو کہ "آ جاؤ" تو یہ عموماً اُن کی اپنی موت کی خبر ہوتی ہے۔ نئی پیدائش، اپنے/قریبی لوگوں کے حالات کے تغیر کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ خواب عموماً نوجوانی میں دکھائی دیتا ہے۔

کسی سواری یا جہاز کا پکڑنا:

آپ کے پاس بہت سامان ہے۔ آپ ایئر پورٹ پہنچنے کے لئے بےچین ہیں۔ ٹرمینل میں داخل ہوتے ہیں، جب آپکی باری آتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ ٹکٹ، سیٹوں یا پاسپورٹ وغیرہ میں کوئی مسئلہ ہے، ہر چیز غلط ہو رہی ہے۔ آپ ہر رکاوٹ کا توڑ کرتے ہیں اور گیٹ کی طرف بھاگتے ہیں۔ بدقسمتی سے دیر ہو چکی ہے اور جہاز آپ کو لئے بغیر پرواز کر چکا ہے۔ یہ خواب وہ مرد و عورتیں دیکھتے ہیں جو اپنی ذمہ داریوں سے نبرد آزما ہوتے ہوئے، شعبدہ بازی کر رہے ہیں۔ اور جو لوگ یہ خواب دیکھتے ہیں وہ بہت سلیقہ مند اور ذمہ دار ہوتے ہیں نہ کہ ان لوگوں کی طرح جو ہر کام تاخیر سے کرتے ہیں اور پھر یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہر کام ٹھیک ہو جائے گا۔

اس خواب میں جہاز اگلی ترقی کو ظاہر کرتا ہے اور فلائیٹ کا نہ ملنا مایوسی کو ظاہر کرتا ہے اور بعض حالتوں میں خوش قسمتیوں کا نہ حاصل ہونا بھی ہے۔

قیامت کا ظاہر ہونا :

قیامت آ گئی ہے، ہر طرف چیخ و پکار مچی ہوئی ہے، بھاگ دوڑ کا عالم ہے۔ لوگ تباہی و بربادی سے بچنے کے لئے کوشاں ہیں۔ کچھ لوگ چھتوں پر چڑھے، بڑھتے سیلاب کو دیکھ کر خوفزدہ ہیں، کچھ کاروں میں اہل وعیال کو لے کر بچنے کی کوشش میں بھاگ رہے ہیں۔ آپ بھی بچنے کے لئے کوشاں ہیں لیکن موقع کی نزاکت دیکھتے ہوئے۔ آپ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ خاتمے سے پہلے نکلنا پسند کریں گے۔ یہ بڑا ہی دل شکن ہے کہ اتنی بڑی اچانک تباہی کے مقابلے میں آپ کتنا تھوڑا سا کام کر سکتے ہیں۔

یہ خواب، آپ کی زندگی کی بنیاد میں تبدیلیوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ عموماً یہ خواب کسی قریبی عزیز یا شریک حیات کی وفات کے بعد دکھائی دیتا ہے کیونکہ یہ رشتہ داریاں ہمیں زندگی میں تجربات اور آس/ امید کا پلیٹ فارم مہیا کرتی ہیں، جن پر ہم اپنی زندگی کی بنیاد رکھتے ہیں۔

اب تک آپ کی زندگی ترقی کر رہی تھی، اسمیں تبدیلی آئی ہے اور اب یہ مختلف ہوگی۔ اگر آپ نے کوئی دل ہلا دینے والا غم برداشت کیا ہے تو اس کا اثر ہوگا لیکن اگر ایسا شدید حادثہ پیش نہیں آیا، تب بھی تھوڑا بہت اثر تو پھر بھی ہوگا۔ تبدیلی کی شدت اور گہرائی معلوم ہونے پر ہی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کیا کھویا اور کیا کرنا چاہئے۔

گھر دیکھنا :

خواب میں گھر سے مراد آپ ہیں [1] گھر کا گرنا ایک عام خواب ہے۔ کمرے آپ کی شخصیت کے مختلف پہلو ظاہر کرتے ہیں، دروازے خوش قسمتیاں ہیں۔ اگر گھر آپ کا اپنا ہے تو آپ ایک مستحکم مذہبی حیثیت میں ہیں۔ اگر آپ دیکھتے ہیں کہ کسی اجنبی مکان میں ہیں تو یہ آپ کا مستقبل ہے، جو کچھ آپ کریں گے اور بنائیں گے۔ بیڈروم کی افادیت بہت زیادہ ہے، زیادہ تر خواب میں یہی آتا ہے اور اس کے مختلف معنی ہیں۔ ایسے ہی باتھ روم کے خواب میں نہانے سے لے کر کموڈ استعمال کرنے تک کئی معانی ہیں۔

---

[1] http://www.spiritquill.com/dreams.html

لاکر نہیں کھل رہا:

آپ اپنا لاکر کھولنا چاہ رہے ہیں، وہ نہیں کھل رہا ہے۔ جبکہ آپ کے آس پاس سب اپنے لاکر کھول کر اپنی ضروریات کا سامان نکال رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کو لاکر کا نمبر یاد ہے، پھر بھی لاکر نہ کھلنے کی وجہ سے شرمندگی محسوس کر رہے ہیں۔

اس خواب میں دو چیزیں ہیں، ایک یہ کہ آپ وہ کام نہیں کر پا رہے جو دوسرے آرام سے کر رہے ہیں اور دوسرے اُن اشیاء سے محرومی جو آپ کی ملکیت ہیں۔ عورتیں جن کی عمریں ۲۰ سے ۷۰ سال تک کی ہوں، عموماً یہ خواب دیکھتی ہیں۔ لاکر میں موجود اشیاء سے مراد آپ کے جسم کے اجزا یا حصے ہیں جن سے آپ کام نہیں لے سکتے، جس کی وجہ کسی نئے شہر میں منتقلی یا کوئی اور خاص واقعہ ہو سکتا ہے۔

ناممکن کام میں مصروف:

آپ کچھ کرنا چاہ رہے ہیں جو نہیں ہو سکتا۔ آپ بہاؤ کے خلاف تیر رہے ہیں، ایک ایسی سیڑھی پر چڑھ رہے ہیں، جس کے ڈنڈے ٹوٹے ہوئے ہیں یا ناکافی پانی سے آگ بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کی مثبت عملی کارکردگی، معاملات کو مزید خراب کر رہی ہے اور آپ خود بھی اور زیادہ مشکلات اور دشواریوں میں پھنس رہے ہیں۔ کام جو ہو جانے چاہئیں نہیں ہو پاتے اور حالات قابو سے باہر ہیں۔

ناممکن کام حقیقت میں ایک چیلنج ہے جو حالات کی وجہ سے بگڑ رہا ہے۔ آپ ایک نئے کام کو پرانی طرز پر کرنا چاہ رہے ہیں۔ زندگی میں کوئی بھی چیلنج یہ خواب دکھا سکتا ہے لیکن یہ عموماً اس وقت ہوتا ہے جب آپ کسی گھمبیرتا کا شکار ہو رہے ہوں۔ جب کوئی شخص پُرانے نظریات کے لوگوں میں گھرا ہو تو ایسا خواب دکھائی دیتا ہے بلکہ کچھ وقفے اور معمولی تبدیلیوں سے دوبارہ بھی نظر آ سکتا ہے یا آپ کا افسر آپ سے کام کا نتیجہ چاہتا ہے اور آپ کا ماتحت عملہ کام نہیں کر رہا یا آپ تو خوب محنت کر رہے ہیں لیکن نتیجہ صفر ہے تو یہ خواب ظہور پذیر ہو سکتا ہے۔

ا http://www.spiritquill.com/dreams.html

ایسے مایوس کن خواب بھی احساس ہوتے ہیں۔ ایسے خوابوں کا مقصد آپکے مسائل اور آپکی کاوش کو اجاگر کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے خواب کو مشکل کا حل تصور کرو اور اس نکتے پر توجہ دو کہ مسئلے کا کیا بہتر حل ہو سکتا ہے محنت کے بجائے عقل سے کام لو ورنہ کوئی اور آگے آ کر کریڈٹ لیجا سکتا ہے۔

نہ ختم ہونے والی چیونگم :

آپ کے منہ میں چیونگم بھری ہوئی ہے جو ختم نہیں ہوگی۔ جب آپ اس کو تھوکنا چاہتے ہیں او آپ کے منہ میں کئی جگہ دانتوں میں چپک جاتی ہے۔ آپ جتنا تھوک سکتے ہیں، تھوکتے ہیں باقی منہ میں رہ جاتی ہے۔ اکثر گلابی رنگ کی چیونگم دیکھتے ہیں۔

یہ خواب اکتاہٹ اور کام کی زیادتی دکھاتا ہے۔ چیونگم کنایہ ہے تجربہ کا جو آپ چاہتے ہیں لیکن اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ منہ سے کوئی شئی لینا، دکھاتا ہے کہ آپ کوئی چیز کھانا چاہتے ہیں، اس سے مراد وہ تجربات ہیں، جنہیں کرنے سے ہم قاصر ہوتے ہیں اور زیادہ سودمند بھی نہیں ہوتے۔

چیونگم سے مراد وہ محنت ہے جو آپ کو کرنی پڑتی ہے اور جس کے نتیجے میں معمولی سا فائدہ ہوتا ہے۔ اور اس کو تھوکنے کا مطلب ہوتا ہے کہ آپ اس کام سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں جو مجبوریوں کے تحت قبول کیا تھا۔ اپنے آپ سے ایماندار بنیں اور جو کام لیا ہے اسے دلجمعی سے مکمل کریں۔ حالیہ روش کو توڑنے کے لئے معمولی سا وقت درکار ہوگا اور تحمل اور برداشت سے کام لینا ہوگا۔ مسکراتے ہوئے حالات کا مقابلہ کریں، آپ کا خواب اور کام کی اکتاہٹ ختم ہو جائے گی۔

نئے کمرے کی دریافت:

آپ اپنے گھر میں ہیں، جو آجکل کے جاگتے گھر سے تھوڑا سا مختلف ہے۔ آپ کو گھر میں کچھ تلاش کرنے کو دل چاہتا ہے اور آپ کو ایک کمرہ مل جاتا ہے، جسے برسہابرس سے استعمال نہیں کیا۔ اس کمرے کو کسی اور نے نہیں دیکھا جبکہ آپ اس کمرے کو عرصہ دراز سے جانتے ہیں۔ آپ اس کمرے کی دوبارہ آرائش کر کے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اس کے پردے کھول کر دوبارہ استعمال کا پلان بناتے ہیں۔ یہ بہت عجیب سا لگتا ہے کہ اتنے

سال اس کمرے کو بھولے رہے لیکن یہ بھی دلفریب لن ہے کہ وہ پھر قابل استعمال ہو جائے گا۔

ہلنا جُلنا ممکن نہیں (فالج کی کیفیت) :

آپ کسی جگہ سے باہر نکلنا چاہتے ہیں، بھاگ کر سڑک عبور کرنا چاہتے ہیں یا پھر تیز چلنا چاہتے ہیں لیکن آپ کی ٹانگیں آپ کا ساتھ نہیں دے رہی ہیں، محسوس ہوتا ہے کہ فالج ہو گیا ہے۔

ایسے خواب کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایسی حالت میں ہیں کہ خود کچھ نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسی کی مدد لینا چاہتے ہیں۔ آپ رشتہ داری منقطع کرنا یا کسی کو دکھ بھی نہیں دینا چاہتے۔ آپ کسی معاملہ میں اپنے افسر یا رشتہ دار کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمت نہیں کر پاتے، جو بھی نوعیت ہو، حالات آپ کو کوئی قدم اُٹھانے سے باز رکھتے ہیں جبکہ خواب اس تضاد کو، ایک بےچینی اور تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے دکھاتا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ مفاہمت کو بروئے کار لاتے ہوئے، کاروبار زندگی کو چلانے کے لئے ہلکے قدم اُٹھائیں۔ اس طرح آپ اُن رشتوں کو بھی جنبش دیں گے جو منجمد ہو گئے ہیں اور اپنے معاملات کو بھی ایک ڈگر پر ڈال دیں گے۔

ہنگامہ آرائیاں :

خواب میں کسی مشہور شخصیت سے ملاقات آپ کے لئے ایک اچھی پیشکش ہو سکتی ہے، جو آپ کی زندگی میں مثبت تبدیلی لا سکتی ہے۔ جس کی بدولت کوئی حدف حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ ہنگامے میل ملاقاتیں ہمارے معاشرتی رہبر ہیں جن کو دیکھنا، آپ کے لئے آگاہی ہے کہ یہ اُن جیسے بننے یا اُس منزل تک پہنچنے کا بہترین موقع ہے۔

ملاحظہ: مندرجہ بالا خوابوں کا تعلق ہماری نفسیات سے ہے اور یہ ہمیں بروقت مطلع کرتے ہیں کہ ہم صحیح روش اپنا کر بچاؤ کر لیں۔ یہ خواب زندگی کے کسی بھی پہلو میں کوتاہی کو قبل از وقت ظاہر کر کے ہمیں بڑی مصیبت سے بچاتے ہیں۔ اس لئے ان کو نظر انداز کرنے کی غلطی نہیں کرنی چاہئے بلکہ غور کرنا چاہئے تاکہ ان کے مفہوم تک رسائی ہو جائے۔

باب نہم

خواب کی شرعی حیثیت و مقام اور اثرات

علم دو قسم کا ہوتا ہے، ایک وہ جو ہم مدرسوں، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں حاصل کرتے ہیں اور دوسرا وہ جو براہِ راست پڑھایا جاتا ہے، اس کے لئے نہ کسی مدرسے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی اسکول، کالج یا یونیورسٹی کی۔ یہ ایک پوشیدہ علم ہے جس کو قرآن مجید نے علمِ غیب سے تعبیر فرمایا اور اس پر ایمان لانا، ہر مسلمان کی نشانی قرار دیا ہے۔ یہ وہ علم ہے جس کو نہ انسانی عقل پا سکتی ہے اور نہ اس کے ظاہری و باطنی حواس۔ یہ علم سارے علوم پر غالب ہے اور تحصیل و کسب سے اس کا کوئی تعلق نہیں، یہ محض اللہ تعالی کے فضل و کرم سے بارش کی طرح برستا ہے اور چشمے کی طرح اُبلتا ہے۔

قرآن حکیم میں مندرجہ ذیل آیات اور اس کے علاوہ بہت سی آیات میں علم غیب کا ذکر ہے:

﴿إِنِّيٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الأَرْضِ وَ أَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ﴾ بقرۃ ۳۳

(ترجمہ) میں خوب جانتا ہوں چھپی ہوئی چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی اور جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو

اِس آیۃ مبارک اور دوسری آیات سے معلوم ہوا کہ علمِ غیب اللہ ہی کے لئے ہے، کوئی از خود غیب نہیں جان

سکتا اور نہ بغیر عطائے الٰہی کسی کے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ علمِ غیب ہم کسی کو عطا نہیں فرماتے۔ یہی سب سے اہم نکتہ ہے جس پر اس مقالے کا بہت گہرا تعلق ہے اور جس پر سب کو غور کرنا چاہیے۔

نبی اکرم ﷺ کے لئے بھی علمِ غیب سے انکار کرایا گیا ہے کہ میں مالک نہیں ہوں اپنی جان کے بھلے کا اور بُرے کا مگر جو اللہ چاہے:

﴿ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ج ﴾ سورة الأعراف آية ۱۸۸

(ترجمہ) اور اگر میں جان لیا کرتا غیب کی باتیں تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا، جس کا یوں ذکر کیا ہے:

﴿ ...... قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ج اِنِّىْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ سورة يوسف آية ۹٦

(ترجمہ) کہا، کیا میں نے نہ کہا تھا تم کو، کہ میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ نے اُن کو علم غیب دیا، جب یوسف علیہ السلام کے بھائی حضرت یوسف کی دی ہوئی قمیض لے کر چلے تھے تو حضرت یعقوب کو پتہ چل گیا تھا لیکن جب بھائیوں نے یوسف علیہ اسلام کو کنویں میں پھینک دیا اور تقریباً مارنے کی سازش کی تو یعقوب علیہ اسلام کو پتہ نہ چل سکا۔ وہ کنویں میں پڑے ہوئے ہیں، قافلے والوں کے یہاں غلام بنے ہوئے ہیں، بازارِ مصر میں بک رہے ہیں، اُن پر بولیاں لگ رہی ہیں، قمیصیں پھٹ رہی ہیں، وہ جیل جا رہے ہیں اور یعقوب علیہ السلام شام میں بیٹھے ہوئے ہیں، بیٹے کی مدد نہیں کر پا رہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ نبیوں اور بندوں کو علم غیب عطا فرماتا ہے لیکن صرف اتنا، جتنا وہ چاہتا ہے۔

﴿ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ...... ﴾ سورة جن آية ۲٦-۲۷

(ترجمہ) جاننے والا بھید کا سو نہیں خبر دیتا اپنے بھید کی کسی کو، مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو -----

حضور اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے (جس کا ذکر سابقہ ابواب میں آ چکا ہے) وہ بھی اس ضمن میں ثبوت ہے کہ آپؐ کے بعد مبشرات نیک لوگوں کے لئے مشعل راہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی نیک بندوں کے لئے تا قیامت شامل حال رہے گی۔

آسمانی کتب اور صحیفوں میں حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام اور ان کے علاوہ درجنوں مشہور لوگوں نے نہایت اہم خواب دیکھے، جن کا ان کے مستقبل سے گہرا تعلق تھا، لہٰذا یہ خواب سچ ثابت کرنے والی پیشن گوئیاں تھیں یعنی اپنی فطرت میں پیغمبرانہ خواب تھے۔ آپ ایک لمحے کو سوچئے کہ ہم کسی مشکل میں پھنس جاتے ہیں ظاہراً کوئی حل سمجھ میں نہیں آتا لیکن اچانک سوتے میں خواب دیکھتے ہیں کہ ایسے کیا جائے تو مسئلہ حل ہو جائے گا اور پھر ویسے ہی ہو جاتا ہے۔ روئے زمین پر شاید ایسا کوئی شخص موجود ہو، جس نے کبھی کوئی خواب نہ دیکھا ہو اور اس اہم اور واضح خواب نے اسے یعنی اس کی فکر یا تصور کو متاثر نہ کیا ہو۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خواب مستقبل کے بارے میں پیشن گوئیاں کرتے ہیں اور ہماری مشکلات میں مدد کرتے ہیں۔

یہ پیشن گوئیاں خالقِ حقیقی کی طرف سے ہوتی ہیں اور مشکلات کا حل بھی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا خیال رکھتا ہے اور ہماری شہہ رگ سے بھی قریب رہتا ہے ورنہ کیسے ممکن تھا کہ ہم التجا کریں اور تکلیف رفع ہو جائے۔ یہ مضبوط رابطہ، شعورِ اعلیٰ کے توسط سے رہتا ہے۔ سب اشخاص کا شعور اور لاشعور انفرادی طور پر عمل کا ذمہ دار ہے جبکہ سب انسانوں کے شعور اعلیٰ کا منبہ وہ ذات وحدہٗ لاشریک ہے، جو سب کو نوازتا ہے، یہ نہیں دیکھتا کہ کون فرمابردار ہے، کون نافرمان، البتہ اپنے محبّ بندوں کو اپنے بہت ہی قریب رکھتا ہے۔

لوحِ محفوظ اور شعورِ اعلیٰ:

جب اللہ جل جلالہٗ نے چاہا کہ وہ اپنے علم، طاقت اور عظمت کے لئے پہچانا جائے تو اس نے یہ کائنات پیدا کی، حضرت آدم کو تخلیق کیا اور انکو شعور عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہ تھی اُس نے فرمایا ﴿کُنْ﴾ اور سب کچھ پلک جھپکتے ہوگیا۔ تب اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت سے کائنات کے بارے میں سب کچھ لوح محفوظ پر ظاہر ہوگیا۔ ہمارا شعور اعلیٰ اسی لوح محفوظ کا عکس ہے۔ اسمیں دنیا کی، یہاں رہنے والوں کی اور ہر طرح کی معلومات ہیں۔ جب کوئی اپنے آپ کو پہچاننا چاہتا ہے تو وہ شعور اعلیٰ میں اپنا عکس دیکھتا ہے اور وہاں پر اُسے دنیا کا مقصد اور اپنی حقیقت دکھائی دے جاتی ہے۔ لوح محفوظ کے لکھے کو سمجھنے اور اس پر عمل کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں اس کی زبان آتی ہو۔ چونکہ ہمارا شعور اعلیٰ، لوح محفوظ کا عکس ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اسے سمجھ لیں اور شعور اعلیٰ سے روابط بڑھائیں، جس کا ذریعہ مراقبہ ہے۔

کوئی بھی مادی شئے جو اس دنیا میں موجود ہے، اس کا عکس لوحِ محفوظ میں موجود ہے۔ لوح محفوظ کا علم کئی مختلف مراحل سے گذرنے کے بعد اس دنیا میں نافذ ہوتا ہے، مثلاً بچے کی نشو و نما میں ۹ ماہ کا عرصہ مختلف مراحل میں درکار رہوتا ہے پھر نومولود اس دنیا میں آتا ہے، جو درحقیقت اس کی دوسری تخلیق ہے۔ اگر ہم بچے کی پیدائش کی حقیقت جاننے کے لئے گہرائی میں جائیں، تو معلوم ہوتا ہے کہ بچہ خود بخود پیدا نہیں ہو جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کئی مراحل میں اس کی تکمیل کرتا ہے جس کی وضاحت بھی باری تعالیٰ نے فرمائی ہے:

﴿ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ ﴾ المؤمنون، آية ١٢-١٤

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر ایک محفوظ جگہ میں رکھدیا۔ پھر ہم نے نطفہ کو جما ہوا خون بنا دیا، پھر اس جمے ہوئے خون کو گوشت کا لوتھڑا بنا دیا، پھر ہم نے اس گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیاں بنا دیا، پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت پہنا دیا، پھر اس کے بعد دوسری تخلیق میں انسان کو پیدا کر دیا، پس اللہ برکت والا ہے جو سب سے حسین پیدا کرنے والا ہے۔

مراقبہ اور شعورِ اعلیٰ:

انسان کی ایک دنیا یہ عالمِ زمان و مکان ہے اور دوسری اس کے قلب (دل و دماغ) کی دنیا ہے۔ اس کو ان دونوں عالموں میں رہنا پڑتا ہے۔ وہ نہ تو داخلی دنیا سے باہر نکل سکتا ہے اور نہ خارجی دنیا ہی سے۔ جب یہ دونوں جہاں اس کے ہیں اور وہ ان میں رہنے پر مجبور ہے تو پھر اپنے جمالیاتی تقاضوں کی تشفی کے لئے اسے ان دونوں جہانوں کو خوبصورت بنانا ناگزیر ہوا۔ انسان کی یہ سچی آرزو ہے، جس کے پورا کرنے میں اس کی اپنی ذات کی تکمیلِ مسلسل کا راز مضمر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو شعور عطا فرمایا ہے لیکن قلب کی دنیا کو خوبصورت بنانے کے لئے کے اسکا قرب اور اس کے علم سے مزید کچھ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس مزید علم کو حاصل کرنے کے لئے مراقبہ کا عمل مفید پایا۔ بعثت سے قبل رسول مقبول ﷺ کا معمول تھا کہ آپؐ غار حرا تشریف لے جاتے تھے اور مسلسل کئی کئی روز مراقبہ فرماتے تھے۔ جتنا اللہ تعالیٰ کے علم سے آگاہی ہوتی جاتی تھی، اتنے ہی زیادہ آپؐ کے معمولات طویل تر ہوتے جاتے تھے حتیٰ

کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بعثت سے سرفراز فرمایا۔ مراقبہ، ہمارے بزرگوں اور مشائخ اسلام کا بھی معمول رہا ہے۔ نماز اور روزے سے بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے لیکن جو ارتکاز (Concentration) مراقبہ سے حاصل ہوتا ہے، وہ عرش کی بلندیوں پر لے جاتا ہے اور اللہ کے قرب کا ذریعہ بنتا ہے۔

نماز اور روزے کی طرح مراقبہ کے اصول و اوقات متعین نہیں۔ اس کو کسی بھی وقت اور جتنی دیر کے لئے دل چاہے کیا جا سکتا ہے یعنی صبح دوپہر، شام یا رات کے وقت چند منٹوں سے لیکر گھنٹوں تک جاری رکھا جا سکتا ہے۔ مراقبہ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص مراقبہ میں کامیاب ہوتا ہے تو اس کی لگن اور شوق اور بڑھ جاتا ہے اور وہ خود ہی اس کا دورانیہ بڑھتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور اسرار سے پردے اٹھتے چلے جاتے ہیں۔

مراقبہ وجدانی صلاحیت کو فروغ دینے کے قابل بناتا ہے، مراقبے سے عیاں ہوتا ہے کہ کیا حاصل ہو رہا ہے اور کیا چیز آپ کی نشو و نما میں مدد دے رہی ہے۔ جو کچھ بھی ہو، وہ ہر فرد کے لئے مختلف ہوتا ہے۔ مراقبہ سے شعور بالا یا شعور اعلیٰ سے آگاہی ہوتی ہے، جو باتیں یا علم ہمیں بہت تگ و دو کے بعد حاصل ہونا ہوتا ہے، وہ مراقبے سے تھوڑی سی جہد سے مختصر مدت میں حاصل ہو جاتا ہے۔ خوابوں کے ذریعہ ہم اپنے لاشعور سے ہمکلام ہوتے ہیں اور شعور اعلیٰ سے اچھی خوشخبریوں کی توقع کرتے ہیں۔ اور شعور اعلیٰ تک رسائی مراقبہ سے حاصل ہوتی ہے۔

مراقبہ کا اثر خوابوں پر ہوتا ہے، وہ ایسے کہ پیش گوئیوں والے (سچے) خواب کثرت سے آنے لگتے ہیں۔ اللہ نے اپنے بندوں کو شعور عطا فرمایا ہے لیکن کسی کو کم کسی کو زیادہ۔ یہاں پر بھی وہ جس کو چاہتا ہے خوب عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے محروم رکھتا ہے ورنہ آجکل ہر کوئی پیش گوئیاں کر رہا ہوتا اور قدرت کے بھید آشکار کر رہا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے قوانین میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ اللہ کے رازوں کو راز رکھو، جب اولیاء اللہ پر راز منکشف ہوتے ہیں تو وہ اس بارے میں بیحد محتاط رہتے ہیں ورنہ وہ راستہ یا چینل بند کر دی جاتی ہے۔ مراقبہ کیسے کیا جاتا ہے؟ اس کے بہت سے طریقے ہیں۔ مبتدیوں کے لئے مراقبہ کا ایک طریقہ درج ذیل ہے:

- وضو کر کے ایک تنہا اور نیم تاریک جگہ بیٹھیں
- آنکھیں بند کر لیں اور آہستگی سے سانس اندر لیں اور باہر نکالیں
- ۱۰۰ بار یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ کا ورد کریں
- ۱۱ بار کلمہ تمجید پڑھیں

- ۱۰۰ بار درود پڑھیں
- تصور کریں کہ آسمان سے نور کی بارش ہو رہی ہے اور آپ پر پڑ رہی ہے
- اور تصور کریں کہ اللہ عز وجل کی نظر کرم آپ پر ہے۔ ۱۵ سے ۲۰ منٹ مراقبہ کریں، پھر دعا مانگیں۔

یہ عمل بلا ناغہ روزانہ کریں۔ نتائج چند ہفتوں میں آنا شروع ہو جائیں گے۔

استخارہ کیا ہے؟

کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پیشتر اس کام کے بارے میں اللہ تعالی سے مشورہ کرنا، اس کی رائے معلوم کرنا استخارہ کہلاتا ہے۔ استخارہ سنت ہے، نبی کریم ﷺ نے استخارے کے لئے خاص دعا تعلیم فرمائی ہے اور ساتھ ہی تاکید کی ہے کہ کوئی بھی اہم کام کرنے سے پیشتر استخارہ کیا جائے۔

جب یہ کہا جائے کہ میں نے استخارہ کیا[1] تو اس سے مراد اللہ تعالی کے اُن آداب کا لحاظ رکھنا ہے کہ جن کا اس نے اپنے پیغبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اتباع کرنے والوں کو دیا ہے۔ ارشاد ہے کہ جب قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ استعاذت، شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنا اور استخارت، اللہ سے بھلائی طلب کرنا اور استعانت، ہر معاملے میں اللہ تعالی کی مدد چاہنا ہے۔ ان سب سے مراد یہی ہے کہ تمام امور میں اللہ تعالی ہی سے مدد طلب کی جائے۔ اپنے تمام کاموں کو اللہ کے ہی سپرد کیا جائے اور طرح طرح کی مصیبتوں سے نجات حاصل کی جائے۔ اس طرح وہ نفس امارہ کی شرارتوں اور سرکشی سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔ استخارہ کی اہمیت کا اندازہ صحابہ کرامؓ سے روایت احادیث سے ہوتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح ہمیں قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے، اسی طرح استخارے کی بھی تعلیم دیا کرتے تھے۔

پس جب انسان اس حقیقت سے روشناس ہو جائے کہ کسی کام میں اس کی کامیابی، اس کی محنت اور تدبیر پر موقوف نہیں تو اس کے لئے اللہ کے فیصلوں پر راضی ہونے اور اس سے مدد مانگنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا، اس طرح وہ نفس امارہ کی شرارتوں اور اور سرکشی سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اسکی اصلاح اور بہتری کی نعمت حاصل کر لیتا ہے

[1] کشف المحجوب، ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری ترجمہ عبدالرؤف فاروقی ص ۱۱

استخارہ اور خوابوں کا تعلق:

استخارہ اور خواب، دونوں ہی خواب ہیں، استخارہ کرنے کی صورت میں بھی خواب ہی نظر آتا ہے، چاہے موافق ہو یا مخالف۔ یعنی استخارے کا جواب خواب میں ہی وصول ہوتا ہے ۔ فرق صرف اتنا ہے کہ استخارے کا خواب اس خاص کام سے متعلق ہوتا ہے جو درپیش ہے اور جس کے کرنے یا باز رہنے کی ہدایت طلب کی گئی ہے، جبکہ خواب، ایک عام خواب کچھ بھی ہوسکتا ہے: مبشرات، شیطانی یا پھر نفسانی۔

استخارہ کی دعا، جو نبی کریم ﷺ نے تعلیم فرمائی، وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ أَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُیُوْبِ ۔ اَللّٰھُمَّ إِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ إِنْ ھٰذَا لَامْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَ عَاقِبَۃِ أَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَ یَسِرْہُ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَ إِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّہُ شَرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ أَوْ دُنْیَایَ أَوْ عَاقِبَۃِ أَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ۔

ترجمہ: اے اللہ، میں تیرے علم کے ذریعے (اس معاملہ) سے آگاہ ہونا اور تیری قدرت کے ذریعہ اس کو عمل میں لانے کی قدرت چاہتا ہوں اور تیرا فضل عظیم تجھ سے مانگتا ہوں، کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے میں بے مقدور رہوں۔ تُو سب کچھ جانتا، عالم الغیب تیری ہی ذات ہے۔ اے اللہ اگر آپ کے علم میں یہ کام، دینی معاشی اور باعتبار انجام میرے لئے بہتر ہو (یا ان الفاظ کے بجائے آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے) یہ کام دنیا و آخرت میں (بہتر ہو) تو مجھے اس پر قدرت عطا فرما اور اسے میلے لئے سہل و آسان رد دے پھر اس میں برکت بھی ڈال۔

ایک خواب اور استخارے میں آپس میں تعلق یہی ہے کہ دونوں خواب ہیں اور سوائے اسکے کوئی فرق نہیں کہ خواب خود بخود جب اللہ چاہے دکھائی دیتا ہے اور **اس کا موضوع متعین نہیں ہوتا ہے جبکہ استخارے میں ایک متعین موضوع** کے بارے میں خواب دکھائی دیتا ہے، جس کے بارے میں درخواست کی گئی ہے۔ اسی لئے ہم اپنے مسئلے کے حل کے لئے جب خوابوں کا سہارا لیتے ہیں تو ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ سنت پر عمل کریں اور بے مراد رہیں، یہ کیسے ممکن ہے۔ استخارے سے خوابوں کی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے اور رسول اکرم ﷺ کی حدیث بھی سامنے آتی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نیک بندوں کے لئے مبشرات ہونگے۔

رؤیائے صادقہ :

خوابوں کی اہمیت اور اسلام میں ان کے مقام کے بارے میں ارشاد نبوی ہے کہ مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز یعنی نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ نیز جب نبوت نہ ہوگی تو مؤمنین کا اللہ تعالی سے تعلق مبشرات (یعنی رؤیائے حق) سے ہوگا، جو اللہ تعالی کی طرف سے الہام ربانی اور کشف روحانی و باطنی سے عبارت ہوتے ہیں۔ اور یہ اسی صورت میں حاصل ہوتے ہیں جب بندے کا باطن پاک ہو اور اس کا قلب تمام رزائل سے خالی ہو لے تب یہ رؤیائے صالحہ اس کے لئے نور وروشنی کا باعث بن جاتے ہیں، اس دنیا میں راہِ ہدایت دکھاتے ہیں اور ایسے مخفی امور اس پر منکشف ہو جاتے ہیں جن کا علم اس کے لئے نفع وخیر کا باعث ہوتا ہے۔

اسی لئے رؤیائے صالحہ نیک بندوں کی ہدایت کے لئے سبیل اور معرفت الٰہی کی دلیل ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بہت کم جانتے ہیں کہ مصائب وشدائد کے وقت انسان کے لئے مددگار اور ناامیدی کے وقت تمکین وقوت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ خواب کتنے طاقتور ہوتے ہیں، ہم اِن سے کیا کام لے سکتے ہیں اور اگر خواب دکھائی نہ دیں تو ہماری زندگی پر کیا بُرے اثرات پڑ سکتے ہیں۔ اس اہم موضوع پر کسی نے خوابوں کو اس زاویے سے دیکھنے اور قلم اُٹھانے کی کوشش نہیں کی۔

کچھ خواب سچے ہوتے ہیں تو کچھ جھوٹے بھی ہوتے ہیں، جس طرح ایک شخص کبھی سچ بولتا ہے تو اس کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں اور کبھی جھوٹ بولتا ہے تو اس کے خواب بھی جھوٹے ہوتے ہیں لیکن اگر یہ جھوٹا شخص دوسرے کا جھوٹ بولنا پسند نہیں کرتا ہے تو پھر اس کے خواب سچے ہونگے۔

سچے خواب جن کو رویائے صادقہ کہتے ہیں، دو قسم کے ہوتے ہیں:

- ایک وہ جو بالکل واضح ہوتے ہیں، نہ تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی تفسیر کی حاجت۔ جو کچھ دیکھا ہو بہو ویسا ہی سامنے آجاتا ہے۔ مثلاً کسی نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اس پر حملہ کرنے کے بعد بھاگ گیا اور چند گھنٹوں/ دنوں کے بعد یہی کچھ وقوع پذیر ہوگیا۔ اللہ اللہ خیر صلا۔
- دوسرے وہ جن کی تفسیر مضمر اور پوشیدہ ہوتی ہے، جس کے اندر حکمتیں اور خبریں موجود ہوتی ہیں۔

خواب کی تعبیر بیان کرنے کے آداب:

خواب کی تعبیر ایک قیاس، تشبیہ اور ظن کی حیثیت رکھتی ہے، غیب کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی قطعی اور یقینی تعبیر بتائی جا سکتی ہے، یہ سراسر معبر پر منحصر ہوتی ہے، اس لئے تعبیر کے لئے اپنے دوست، محبت کرنے والے یا عالم سے ہی رجوع کرنا چاہئے۔ تعبیر بیان کرنے کے بھی آداب ہیں، جنہیں ملحوظ خاطر رکھا جائے:

- خواب دیکھنے کا ٹائم، دن اور رات اور دوسرے عوامل بھی اثر انداز ہوتے ہیں، جیسے کہ صبح صادق کے بعد اور طلوع آفتاب سے قبل کے خواب افضل ہوتے ہیں۔

- معصوم کا خواب بھی عصمت کا حامل ہوتا ہے، حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب بلوغت سے پہلے دیکھا تھا۔

- خواب کی تعبیر کے لئے اصولاً قرآن حکیم اور احادیث نبویہ سے رجوع کرنا چاہئے۔ آجکل عامل حضرات علمی قابلیت جھاڑنے کے لئے علم نجوم سے حساب لگاتے ہیں، یہ طریقہ غیر اسلامی ہے۔

- خواب کی تعبیر بتانے سے قبل معبر کو صاحب خواب کی مالی حیثیت اور اعمالِ صالحہ میں اخلاص کو خاص طور پر مد نظر رکھنا چاہئے۔ تاکہ اگر تعبیر کی رو سے صدقہ وغیرہ کی ضرورت ہو تو حیثیت کے مطابق بتایا جائے۔

- ایک ہی خواب کی تعبیر دو مختلف اشخاص کے لئے اُن کے پیشے اور اعمال کے لحاظ سے بدل جاتی ہے، ایک ہی طرح کا خواب ایک کے لئے رحمت اور دوسرے کے لئے زحمت ہو سکتا ہے۔

- معبر اگر دیکھتا ہے کہ خواب کی تعبیر مصیبت کی طرف اشارہ کرتی ہے تو اس کو بتانے کے بجائے حکمت عملی سے کام لے اور خواب کی نحوست کی مناسبت سے صاحب خواب کو صدقہ اور خیرات کرنے کی تاکید کرے۔

- خواب کی تعبیر بتانے میں جلد بازی نہ کرے، اچھے اور بُرے پہلوؤں پر غور و خوض کرنے کے بعد تعبیر بتائے۔

جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بہت مبارک خواب ہونے کے باوجود حضرت یوسف کو تعبیر بتانے سے گریز کیا بلکہ تاکید کی کہ اپنے بھائیوں سے اِس خواب کا ذکر نہ کریں۔ اور حضرت یوسف نے بھی نہ تو قیدیوں کو اُن کے خواب کی تعبیر فوراً بتائی اور نہ ہی عزیز مصر کے کارندے کو تعبیر سے ایکدم آگاہ کیا۔

- صاحب خواب، اپنا خواب حاسد کے، کم علم رکھنے والے، دشمن یا بدخواہ یا عورت کے اور نہ ہی بچے کے سامنے بیان کرے کیونکہ یہ اچھے خواب کی تعبیر بھی اُلٹی ہی بتائیں گے۔

- اس کے علاوہ خواب کی تعبیر لغت کے حساب سے بھی بدل جاتی ہے، مثلاً کوئی پختون خواب میں چاند دیکھے تو لڑکی ہوگی کیونکہ پشتو میں چاند مؤنث ہے اور اگر کوئی اردودان یا عرب چاند کو خواب میں دیکھے تو لڑکا ہوگا کیونکہ اردو اور عربی میں چاند مذکر ہے جبکہ عربی میں شمس مؤنث اور پشتو و اردو میں مذکر ہے تو عرب کے یہاں لڑکی اور اردو داں یا پختون کے یہاں لڑکا ہوگا۔

- خواب کی تعبیر اپنے اعتقادات اور ادیان کے حساب سے بھی بدل جاتی ہے جیسے اگر کوئی دیکھے کہ مردار کھاتا ہے تو ایک مسلمان کے لئے تو یہ مالِ حرام ہوگا (یعنی خواب بد)، جبکہ اگر یہی خواب دیکھنے والا غیر مسلم ہے تو یہ اس کے لئے ایک اچھا خواب، وافر رزق و پیسے کے حصول کی علامت ہوگا۔

علمِ تعبیر کے مباحث کثیر اور اس کے اصول و متعلقات بیشار ہیں، جن کا مکمل احاطہ مشکل ہے لیکن چیدہ چیدہ پر بحث ہو چکی ہے جو اہلِ علم و دانش کے لئے کافی ہے۔

خواب کی شرعی حیثیت اور دین میں اس کا مقام:

تفسیر مظہری میں حضرت قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ [1] خواب یہ ہے کہ نفسِ انسانی جس وقت نیند یا بیہوشی کے سبب ظاہر بدن کی تدبیر سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کی قوتِ خیالیہ کی راہ سے کچھ صورتیں دکھائی دیتی ہیں، اسی کا نام خواب ہے۔ پھر اس کی تین قسمیں ہیں جن میں سے دو بالکل باطل ہیں، جن کی کوئی حقیقت اور اصلیت نہیں ہوتی اور ایک اپنی ذات کے حساب سے صحیح اور صادق ہوتی ہے مگر اس صحیح قسم میں بھی کچھ عوارض شامل ہو کر اس کو فاسد و ناقابل اعتبار کر دیتے ہیں۔

---

[1] معارف القرآن، مفتی محمد شفیع صاحب، جلد ۵ ص ۱۸

خواب میں انسان جو مختلف صورتیں اور واقعات دیکھتا ہے، کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ بیداری کی حالت میں جو صورتیں دیکھتا ہے وہی خواب میں متشکل ہو کر آ جاتی ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شیطان کچھ صورتیں اور واقعات اس کے ذہن میں ڈالتا ہے، کبھی خوش کرنے والے اور کبھی ڈرانے والے، یہ دونوں قسمیں باطل ہیں، جن کی نہ کوئی حقیقت واصلیت ہے نہ اس کی کوئی تعبیر ہو سکتی ہے، ان میں پہلی قسم کو حدیث النفس اور دوسری کو تسویل شیطانی کہا جاتا ہے۔ تیسری قسم جو صحیح اور حق ہے وہ اللہ تعالی کی طرف سے ایک قسم کا الہام ہے جو اپنے بندے کو متنبہ کرنے یا خوشخبری دینے کے لئے کیا جاتا ہے، اللہ تعالی اپنے خزانہ غیب سے بعض چیزیں اس کے قلب و دماغ میں ڈال دیتے ہیں۔

یہ قسم جو حق اور صحیح ہے صحیح احادیث نبویہ میں نبوت کا چھیالیسواں جز قرار دی گئی ہے، بعض میں چالیسواں جز بھی بتلایا گیا ہے اور بعض روایات میں انچاس، پچاس اور سترواں جز ہونا بھی منقول ہے۔ یہ سب روایتیں تفسیر قرطبی میں جمع کر کے ابن عبدالبر کی تحقیق یہ نقل کی ہے کہ ان میں کوئی تضاد و تخلف نہیں بلکہ ہر روایت اپنی جگہ صحیح و درست ہے اور تعداد اجزا کا یہ اختلاف خواب دیکھنے والوں کے مختلف حالات کی بناء پر ہے، جو شخص سچائی، امانت، دیانت اور کمالِ ایمان کے ساتھ متصف ہے اس کا خواب نبوت کا چالیسواں جز ہوگا اور جو ان اوصاف میں کچھ کم ہے اس کا چھیالیسواں یا پچاسواں جز ہوگا اور جو اور کم ہے اس کا خواب نبوت کا سترواں جز ہوگا۔

اب یہ بات غور طلب ہے کہ سچے خواب کے جز نبوت ہونے سے کیا مراد ہے، تفسیر مظہری میں اس کی توجیہ یہ بیان کی ہے کہ رسولِ کریم ﷺ پر وحی نبوت کا سلسلہ تیئس سال جاری رہا، ان میں سے پہلی ششماہی میں یہ وحی خوابوں کی صورت میں آتی رہی، باقی پینتالیس ششماہیوں میں جبرئیل امین کی پیغام رسانی کی صورت میں آئی، اس حساب سے سچی خوابیں وحی نبوت کا چھیالیسواں جز ہوئیں۔

ایک حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کا خواب ایک کلام ہے جس میں وہ اپنے رب سے شرف گفتگو حاصل کرتا ہے، یہ حدیث طبرانی نے بسند صحیح روایت کی ہے۔

صرف وہ خواب صحیح طور پر الہام من اللہ اور حقیقت ثابتہ ہوگی جو اللہ کی طرف سے ہو اور اس میں کچھ عوارض بھی شامل نہ ہوئے ہوں البتہ انبیاء علیہ السلام کے سب خواب ایسے ہی ہوتے ہیں، اس لئے ان کے خواب بھی وحی کا درجہ رکھتے ہیں جبکہ عام مسلمانوں کے خواب میں ہر طرح کا احتمال رہتا ہے، اس لئے وہ کسی کے لئے حجت اور دلیل

نہیں ہوتے۔ ان کے بعض خوابوں میں بعض اوقات نفسی اور نفسانی صورتوں کی آمیزش ہو جاتی ہے اور بعض اوقات گناہوں کی ظلمت و کدورت صحیح خواب پر چھا کر اس کو ناقابلِ اعتبار بنا دیتی ہے۔

جب انسان اللہ سے لو لگاتا ہے تو اُس کا مقرب خاص بن جاتا ہے۔ وہ اس عالم میں کھلی آنکھوں اور اپنے ہوش وحواس میں اور بسا اوقات عالمِ خواب میں ایسے ایسے مشاہدات کراتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور ان باتوں پر یقین کرنا مشکل ہوتا ہے اور نہ یقین کرتے ہوئے بھی نہیں بنتی۔

یہ واقعہ ربیع بن سلیمانؒ بیان کرتے ہیں کہ وہ اور اُن کے بھائی حج کرنے کے لئے جارہے تھے، کوفے پہنچے تو کچھ سامان خریدنے کی غرض سے بازار گئے۔ راستے میں ایک سنسان جگہ ایک خچر مرا ہوا دیکھا اور دیکھا کہ ایک بوسیدہ کپڑوں والی عورت اُس کے گوشت کے پارچے کاٹ رہی ہے۔ یہ خاموشی سے دیکھتے رہے، وہ عورت کچھ گوشت کاٹ کر وہاں سے چلدی۔ انہوں نے اُس کا پیچھا کیا۔ وہ ایک بڑے سے مکان پر رُکی اور دستک دی، اندر سے لڑکیوں کی آواز سنی۔ یہ عورت اندر داخل ہوئی اور بچیوں سے کہا کہ اس گوشت کو پکالیں تاکہ کھانے کا انتظام ہو سکے۔ ربیعؒ نے دروازے پر دستک دی اور کہا کہ خدا کی بندیوں اِس گوشت کو نہ کھانا، یہ حرام ہے۔ عورت نے جواب دیا کہ تین سال سے میں اور میری تینوں بیٹیاں مقدر کے قیدی ہیں، ہم خاندان نبوت کے شریف (سیّد) ہیں، ان بچیوں کے باپ کا انتقال ہوگیا، وہ بیٹیوں کی شادی کرنا چاہتا تھا وہ بھی نہ کر سکا، جو ترکہ چھوڑا تھا وہ بھی ختم ہوگیا، اب کوئی پرسانِ حال نہیں۔ انہوں نے حج کا ارادہ ترک کیا اور ۱۰۰ درہم کا آٹا، ۱۰۰ درہم کے کپڑے اور مزید ۴۰۰ درہم لا کر اس عورت کو دے دیئے۔ اس عورت نے ان کو بہت ساری دعائیں دیں کہ اللہ تمہارے گناہ معاف فرمائے اور حج کا ثواب دے۔

حجاج چلے گئے یہ کوفے میں ہی پڑے رہے۔ پھر حجاج واپس بھی آگئے، یہ حجاج کے استقبال کے لئے گئے تو انہوں نے حجاج سے دعا کے لئے کہا تو انہوں نے کہا کہ اے ربیع، یہ کیسی بات کہی تُو تو ہمارے ساتھ تھا، عرفات میں اور جمرات پر رمی کرتے ہوئے اور طواف زیارت میں۔ اُن میں سے ایک شخص آگے آیا اور ایک تھیلی دی کہ باب جبریل سے نکلتے ہوئے بھیڑ کی وجہ سے تم نے امانتاً میرے پاس رکھوائی تھی، اس میں چھ سو (سونے کی) اشرفیاں تھیں اور لکھا ہوا تھا: مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ۔ میں مزید حیران ہوگیا۔

نماز عشاء کے بعد وظیفہ پڑھ کر سو گیا تو خواب میں رسولِ اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے ربیع آخر ہم کتنے گواہ اس پر قائم کریں کہ تو نے حج کیا ہے۔ سُن، تو نے اس خاتون پر احسان کیا، جو میری اولاد میں سے ہے اور اپنا حج ملتوی کر دیا تو میں نے اللہ سے اس کے نعم البدل کی دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ تیری صورت پر پیدا کیا اور حکم دیا کہ قیامت تک ہر سال تیری طرف سے حج کرتا رہے۔ نیز دنیا میں یہ بدلہ دیا کہ چھ سو درہم کے بجائے چھ سو اشرفیاں عنایت کیں۔ اور پھر وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو تھیلی پر لکھے ہوئے تھے: مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ (یعنی جو ہم سے معاملہ کرتا ہے فائدے میں رہتا ہے)

دلائل قرآنی سے رؤیا کی فضیلت:

رؤیا ایک نہایت افضل علم ہے، اس کی فضیلت دلائل قرآنی سے ثابت ہے:

۱- جس چیز کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص انعامات میں شمار کرے، اسکے افضل ہونے میں کوئی کلام نہیں۔
اور علم تعبیر کو اللہ پاک نے یوسف علیہ السلام کے انعامات میں شمار کیا ہے۔

﴿ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ﴾ سورۃ یوسف آیہ ۲۱

ترجمہ: اسی طرح ہم نے یوسفؑ کو اس ملک میں جگہ دی اور اس کو علم رؤیا سکھایا۔

اگر یہ اچھا علم نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات میں کیوں ذکر کرتا۔ انعامِ الٰہی میں اس کا ذکر ہونا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ علم رؤیا ایک نہایت افضل اور اعلیٰ علم ہے۔

۲- رسول اکرم ﷺ نے معراج شریف کے بعد ایک خواب دیکھا، جس کی تصدیق خود باری تعالیٰ نے فرمائی:

﴿ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ﴾

ہم نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا۔

جب باری تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے خواب کی خود تصدیق فرمائی تو ثابت ہوا کہ خواب ایک پر اسرار چیز ہے، جو چیز پیغمبروں کو بطور انعام عطا ہو اور اس کی تصدیق باری تعالیٰ فرمائے تو اس کے افضل ہونے میں کس کو کلام ہو سکتا ہے۔

۳- کسی بیگناہ کو جان بوجھ کر قتل کرنا، ایک بدترین فعل اور گناہ کبیرہ ہے، جس کی سزا ہمیشہ کے لئے دوزخ ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ تمام پیغمبر گناہوں سے پاک ہوتے ہیں چہ جائیکہ گناہ کبیرہ لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں تو حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل کی رضامندی سے اس فعل کے لئے بھی تیار ہوگئے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے کہ

﴿ وَنَدَيْنٰهُ أَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۞ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَآ ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۞ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۞ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۞ ﴾ الصّٰفّٰت ۳۷، آیۃ ۱۰۴--۱۰۷

ترجمہ: اور ہم نے انکو آواز دی کہ اے ابراہیم، بیشک تو نے خواب کو سچ کر دکھایا، ہم نیک لوگوں کو اسی طرح اجر دیا کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عیوض دے دیا۔

پس اگر خواب کوئی اعلیٰ چیز نہ ہوتی تو ابراہیم علیہ السلام محض خواب کی بناء پر اپنے لخت جگر کو قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ آپ کو امتحان میں کامیاب ہونے کی یہ بہترین سند عنایت نہ کرتا۔ اس سے خواب کی فضیلت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جس چیز میں اعلی و افضل چیز کا تذکرہ ہو تو وہ علم (علمِ تعبیر) بھی اعلیٰ و افضل ہوتا ہے۔

دینداری کا خوابوں پر اثر اور تعبیر کا فرق:

کچھ لوگوں کو ایک عجیب مغالطہ لگا ہے کہ اس جز نبوت (سچے خوابوں کے دنیا میں باقی رہنے اور جاری رہنے) سے نبوت کا باقی اور جاری رہنا سمجھ بیٹھے، جو قرآن مجید کی نصوصِ قطعیہ اور بیشمار احادیث صحیحہ کے خلاف اور پوری امت کے اجماعی عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہے اور یہ نہ سمجھے کہ کسی چیز کا ایک جز موجود ہونے سے اس چیز کا موجود ہونا لازم نہیں آتا۔ اگر کسی شخص کا ایک ناخن یا ایک بال کہیں موجود ہو تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ شخص وہاں موجود ہے۔ مشین کے بہت سے کل پرزوں میں سے کسی کے پاس اگر ایک پرزہ یا ایک اسکرو موجود ہو اور وہ یہ کہنے لگے کہ میرے پاس فلاں مشین ہے تو لوگ اس کو جھوٹا سمجھیں گے یا بیوقوف۔

سچے خواب حسب تصریح حدیث بلاشبہ جز نبوت ہیں بار نبوت نہیں، نبوت تو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو

لَمْ یَبْقَ من النبوة إلّا المبشرات (یعنی نبوت کا کوئی جز بجز مبشرات کے باقی نہ رہے گا)۔

یہ بات قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ سچے خواب بعض اوقات فاسق وفاجر کو بھی آ سکتے ہیں:

- سورۃ یوسف میں حضرت یوسف کے جیل کے دو ساتھیوں کے خواب اوران کا سچا ہونا اوراسی طرح
- بادشاہ مصر کے خواب کا سچا ہونا قرآن سے ثابت ہے، حالانکہ یہ تینوں مسلمان نہ تھے۔
- حدیث میں کسریٰ کا خواب [1] مذکور ہے جو اس نے رسول کریم ﷺ کی بعثت کے متعلق دیکھا تھا، وہ خواب بھی سچ ہوا حالانکہ وہ مسلمان نہیں تھا۔
- رسول کریم ﷺ کی پھوپی عاتکہ نے بحالتِ کفر آپؐ کے بارے میں خواب دیکھا تھا، وہ خواب بھی سچا تھا
- یہودی بادشاہ بخت نصر [2] کے جس خواب کی تعبیر حضرت دانیال نے دی تھی، وہ خواب سچا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ سچا خواب نظر آنے اور واقعات کو اس کے مطابق ہونے سے، اس کے نیک صالح بلکہ مسلمان ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ البتہ سچے اور نیک لوگوں کو سچے خواب دکھائی دیتے ہیں اور فساق وفجار کے خواب عموماً حدیث النفس یا تسویل شیطانی قسم کے ہوتے ہیں مگر کبھی اس کے خلاف بھی ہو جاتا ہے۔ بہرحال سچے خواب عام امت کے لئے حسب تصریح حدیث ایک بشارت یا تنبیہ سے زیادہ کوئی مقام نہیں رکھتے، نہ خود اس کے لئے کسی معاملے میں حجت ہیں، نہ دوسروں کے لئے۔

خواب ایسے شخص کے سامنے بیان نہ کرنا چاہئے جو اس کا خیر خواہ نہ ہو اور نہ ایسے شخص کے سامنے جو تعبیر خواب میں ماہر نہ ہو۔ خواب اس وقت تک معلق رہتا ہے، جب تک کسی سے بیان نہ کیا جائے۔ جب بیان کر دیا گیا اور سننے والے نے تعبیر دیدی، تو تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب کوئی شخص خواب دیکھے اور اسے بھلا محسوس ہو تو اس کو (اگر چاہے) لوگوں سے بیان کردے اور اگر اس میں کوئی بری بات نظر آئے تو کسی سے نہ کہے بلکہ اُٹھ کر دو رکعت نماز پڑھ لے اور صحیح مسلم میں یہ بھی ہے کہ بُرا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ سے اس کی برائی سے پناہ مانگے اور کسی سے ذکر نہ کرے، تو یہ خواب اس کو کوئی نقصان نہ دیگا۔

---

[1] تاریخ ابن کثیر جلد ۲ ص ۲۷۵ المبشرات قاری محمد ادریس ہوشیار پوری ص ۶۱

[2] تفسیر تبیان القرآن مفسر علامہ غلام رسول سعیدی، جلد ۷ ص ۲۰۱

خواب کی تعبیر، خواب پر موقوف ہونے کا مطلب تفسیر مظہری میں یہ ہے کہ بعض تقدیری امور، تقدیر مبرم یعنی قطعی نہیں ہوتے بلکہ معلق ہوتے ہیں کہ فلاں کام ہو گیا تو یہ مصیبت ٹل جائے گی اور نہ ہوا تو پڑ جائے گی، جس کو قضائے معلق کہا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بُری تعبیر دینے سے معاملہ بُرا اور اچھی تعبیر دینے سے معاملہ اچھا ہو جاتا ہے۔

اسی لئے ترمذی کی حدیث میں ایسے شخص سے خواب بیان کرنے سے منع کیا گیا ہے جو عقلمند نہ ہو یا اس کا خیر خواہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ بُری تعبیر سن کر انسان کے دل میں یہی خیال آتا رہتا ہے کہ اب مجھ پر مصیبت آنے والی ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

أنا عِندَ ظَنِّ عَبدِیْ بِیْ (یعنی بندہ میرے متعلق جیسا گمان کرتا ہے، میں اس کے حق میں ویسا ہی ہو جاتا ہوں)

جب اللہ تعالی کی طرف سے مصیبت آنے پر یقین کر بیٹھا تو عادۃ اللہ کے مطابق اس پر مصیبت آنا ضروری ہو گیا۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جس شخص کے متعلق یہ احتمال ہو کہ ہماری خوشحالی اور نعمت کا ذکر سنے گا تو حسد کریگا اور نقصان پہنچانے کی فکر کریگا تو اس کے سامنے اپنی نعمت، دولت وعزت وغیرہ کا ذکر نہ کرے۔ رسول اکرم ﷺ کا بھی ارشاد ہے "اپنے مقاصد کو کامیاب بنانے کے لئے ان کو راز میں رکھنے کی کوشش کرو کیونکہ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے

خواب کی تعبیر کو حمل کرنا:

ایک خواب کے دو مفاہیم ہوتے ہیں، ایک قریب کا اور ایک دور کا مثلاً ایک زندہ شخص نے خواب دیکھا کہ ایک مردے کو خواب میں دیکھا، وہ کہتا ہے "آجایئے" تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب تو جانا ہی ہے لیکن معبر اگر قابل ہے تو وہ اسکو حمل کر دے گا۔ خواب کے علم پر جب دسترس ہو جاتی ہے تو تعبیر کے رخ تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ اللہ جب چاہتا ہے تو تعبیر پر تدبیر کو فوقیت دے دیتا ہے۔

مولانا زرولی خاں بتاتے ہیں کہ مفتی عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد کا واقعہ ہے کہ مولانا شیر علی صاحب تشریف لائے تو بہت پریشان تھے۔ چائے کے لئے پوچھا تو کہا نہیں، ٹھنڈے کے لئے پوچھا تو کہا نہیں۔ چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔ اسرار پر بتایا کہ مفتی عبدالرحمٰن خواب میں آئے اور کہا کہ "آیئے"۔ مولانا زرولی نے کہا کیا آپ اس کی تعبیر جانتے ہیں، وہ آپ کے دوست تھے، ان کے اہلیہ اور بال بچوں کو مقامی انتظامیہ سے تکلیف ہے، آپ کو ان کی صلح کے لئے آنا چاہئے۔ کہنے لگے اچھا یہ مطلب ہے۔ میں ان کو ساتھ لے کر وہاں گیا اور شام تک معاملات کو نمٹایا۔

دماغ کی اسلامی کیفیات:

انسانی دماغ بھی اللہ تعالیٰ نے خوب بنایا ہے، ایک وقت اس کی کیفیت کچھ ہوتی ہے تو دوسرے وقت کچھ اور کبھی ظالم و جابر ہوتا ہے تو کبھی عجز و انکساری کا مجسمہ۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا علیم وخبیر ہے وہ جانتا تھا کہ انسان کا رویہ کیا ہوگا، اسی لئے اس نے زمین میں آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنانے کا ارادہ فرمایا اور فرشتوں سے کہا:

﴿ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الأَرْضِ خَلِيفَةً ﴾ سورة البقرة ۲، آية ۳۰

(ترجمہ) میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔

جس پر فرشتوں نے توجیح پیش کی کہ ایسا کرنا ٹھیک نہ ہوگا تو باری تعالیٰ نے فرشتوں کو بھی ڈانٹ دیا اور فرمایا:

﴿ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴾ سورة البقرة ۲، آية ۳۰

(ترجمہ) بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

انسان کو رب کریم نے جیسے بنایا اور جو عادات ودیعت کیں، وہی عادات اس میں گھر کر گئیں، ان کا ذکر موضوع کے لحاظ سے مناسب اور انسان کے مزاج کو پڑھنے کے لئے بھی مفید ہوگا۔ یہ انسان کا مختلف اوقات میں مختلف کیفیات کا حامل دماغ ہی ہے، جس کی وجہ سے ہم مختلف خواب دیکھتے ہیں، محظوظ ہوتے ہیں اور خوفزدہ بھی، مجسم اخلاق ہوتے ہیں اور قہار بھی۔ ان کیفیات کا مطالعہ بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا خوابوں پر تحقیق:

تعلم:

سب سے پہلے اللہ نے اس کو علم سکھایا یعنی شعور عطا کیا اور فرمایا:

﴿ وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا...... ﴾ سورة البقرة ۲، آية ۳۱

(ترجمہ) اور سکھلا دیے آدم کو (اللہ تعالیٰ نے) سب چیزوں کے نام

اور یوسف علیہ السلام کو خوابوں کا علم سکھایا: ﴿ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ ﴾

ابتلاء و امتحان:

پھر جل شانہٗ نے جو کچھ سکھایا تھا اس کا امتحان لیا اور فرشتوں پر انسان کی برتری کو ثابت کیا:

﴿ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَآئِهِمْ ج فَلَمَّا أَنبَأَهُمْ بِأَسْمَآئِهِمْ...... ﴾ سورة البقرة ۲، آية ۳۳

(ترجمہ) کہا اے آدم بتادے ان چیزوں کے نام، پھر جب بتادیے اس نے ان چیزوں کے نام

عجز وانکساری:

اللہ تعالی نے جب آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا اور اس کے جسد خاکی میں اپنی روح پھونکی تو یہ عجز وانکساری کا مجسمہ تھا اور آج بھی مجسم عجز وانکسار ہے:

﴿ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ﴾ سورة الجاثيه ۔ آية ٣٦، ٣٧

(ترجمہ) تو اصل تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو آسمان کا مالک اور زمین کا مالک اور سارے جہاں کا مالک ہے اور آسمان وزمین میں اسی کی بڑائی ہے اور وہی زبردست ہے حکمت والا۔ .

عطاء وعنایت:

اللہ تعالی نے اس کو اپنے انعامات اور احسانات کے لئے منتخب کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوا کی رفاقت دی اور دونوں کو جنت کی نعمتوں سے نوازا، جس کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿ وَقُلْنَا يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ﴾ البقرة آیۃ ٣٥

(ترجمہ) اور کہا ہم نے اے آدم رہا کرو تم اور تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ اس میں سے بافراغت جہاں سے چاہو

اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے انعامات اور احسانات کے لئے منتخب فرمایا:

﴿ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ ...... ﴾ سورۃ یوسف آیۃ ٦

(ترجمہ) اور اسی طرح تمہارا رب تم کو منتخب کرے گا اور تم کو خوابوں کی تعبیر کا علم بھی دے گا اور نعمتیں بھی دے گا تم کو۔

اور ایسے ہی یوسف علیہ السلام کو خوابوں کا علم سکھایا اور حضرت یوسف بھی قیدیوں اور بادشاہ مصر کے خوابوں کی تعبیر کے ذریعہ ایک امتحان سے گذرے۔

قصد و ارادہ:

ابلیس کے بہکاوے میں آکر شجرِ ممنوعہ کے پھل کھانے کا قصد کیا اور اللہ تعالی کی ہدایت کو بھی نظرانداز کردیا:

﴿ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ البقرة آية ٣٥

(ترجمہ) اور مت قریب جانا اس درخت کے ورنہ ہو جاؤ گے ظالموں میں سے

آج بھی حضرت انسان جس بات کا ارادہ کرلیتا ہے، خواہ غلط ہو یا صحیح حاصل کر کے رہتا ہے:

خوف و رجاء :

شجرِ ممنوعہ کا پھل کھانے کے بعد حضرت آدم کو احساس ہوا کہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر بیٹھے ہیں۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام اللہ کی طرف راغب ہوئے اور پناہ چاہی اور اس کی رحمت و شفقت کے طالب ہوئے

﴿ فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ ...... ﴾ البقرۃ آیۃ ۳۷

(ترجمہ) پس حاصل کر لئے آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چند الفاظ (رحمت وشفقت کی طلب کے)

رحمت وشفقت :

اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا اور اپنی رحمت سے نوازا :

﴿ فَتَابَ عَلَيْهِ ط اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴾ البقرۃ آیۃ ۳۷

(ترجمہ) تو اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی ان پر (توبہ قبول کرلی) بیشک وہی ہے بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا مہربان۔

اور جیسے یوسف علیہ السلام کو ملک مصر میں جگہ دی :

﴿ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ﴾ سورۃ یوسف آیۃ ۲۱

(ترجمہ) اور ہم نے اسی طرح یوسف کو اس سرزمین (مصر) میں خوب جگہ دی۔

استقامت :

اللہ تعالیٰ کی شفقت پا کر حضرت آدم، اللہ کی بتائی ہوئی راہ پر چلتے رہے اور شیطان مردود کے حربوں سے بچتے رہے۔ یوں اللہ کے دین پر استقامت اختیار کی اور اس کی خوشنودی حاصل کی۔

﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴾ البقرۃ آیۃ ۴۳

(ترجمہ) اور قائم کرو تم لوگ نماز کو، اور زکوۃ دو اور عاجزی کرو عاجزی کرنے والوں کے ساتھ۔

اور بادشاہت عطا فرمائی اور اسی میں عطا نبوت کی طرف اشارہ ہے :

﴿ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ﴾

(ترجمہ) اور پوری کرے گا اپنی نعمتیں تم پر اور یعقوب کے خاندان پر، جیسا کہ اس سے قبل تمہارے دادا پردادا ابراہیم اور اسحٰق پر مکمل کر چکا ہے

آج بھی انسان کے دماغ کی یہی کیفیات ہیں، جو وقت کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں، انہی کیفیات کا اثر ہماری

[illegible]
ڈراؤنے اور پریشان کن آئیں گے، اگر خوش ہونگے تو خواب بھی سہانے آئیں گے۔ خوابوں کی ایک قسم نفسانی خواب محض ہماری دماغی کیفیات کی عکاسی کرتی ہے، جو ایک فطری عمل ہے۔

بُرے خواب کا صدقہ:

امام ابو یوسف کو ہارون الرشید نے اپنا خواب سنایا [1] تو امام ابو یوسف نے کہا کہ سورج غروب ہونے سے پیشتر ۱۰۰ بکرے، ۱۰۰ بھیڑیں، ۱۰۰ گائیں اور ۱۰۰ اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کر دو۔ اس نے کہا کہ پورے ہزار نہ کر دوں اور وزیر مال کو حکم دیا کہ جانور ذبح کرنا شروع کر دو۔ اسی اثناء ایک اور شخص آیا اور اس نے بعینہ وہی خواب بیان کیا جو خلیفہ ہارون الرشید نے دیکھا تھا۔ تو ابو یوسف نے کہا کہ بکرہ ذبح کر سکتے ہو؟ اُس نے کہا بکرہ؟ کہاں سے لاؤں بکرہ۔ کہا کہ مرغ؟ کہنے لگا کہ چوزے ہیں، ان کے پر نکل آئے ہیں اُن میں سے ایک صدقہ کئے دیتا ہوں۔ امام صاحب نے کہا چلو اچھا چوزہ ہی ذبح کر دو۔ اُس شخص کے جانے کے بعد ہارون الرشید نے کہا کہ یہ کیا ہم ہزار جانوروں سے چھوٹ رہے ہیں اور یہ ایک چوزے سے بچ گیا۔ امام ابو یوسف نے کہا کہ بادشاہ سلامت کی شان بڑی ہے اگر ایک ہزار جانوروں سے چھوٹ رہے ہیں تو خیر منائیے۔

دماغ جب فارغ ہو جاتا ہے تو وہ آئینے کی مانند ہوتا ہے، جس میں روح عالم کو دیکھتی ہے: کبھی بعید، کبھی نزدیک محدثین کہتے ہیں کہ انسان جب جاگتا ہے تو اس کی روح انسانی جسم کے ساتھ مشغول ہو جاتی ہے اور جب انسانی جسم سو جاتا ہے تو روح کو عالم کے اندر سیر کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ روح کا ایک حصہ انسانی زندگی کے قیام کے لئے موجود رہتا ہے جبکہ دوسرا حصہ فراغت پا کر کہیں مناظر دیکھنے نکل جاتا ہے۔ درست بات تو یہ ہے کہ روح کے راستے میں مسافت یا رکاوٹ نہیں۔

روح حالتِ نوم میں انسانی اعمال کے لحاظ سے پرواز کرتی ہے [1] اگر اس کے اعمال تقدس وعفت کا نمونہ ہوتے ہیں تو روح کی پرواز بلندو برتر سمٰوات علیین اور ملائک میں ہوتی ہے اور اگر اس کے اعمال کا ڈھانچہ آلودہ ہو تو روح خاک وخاشاک اور کوڑے کرکٹ تک پہنچ سکے گی، آگے نہ جا سکے گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے خواب اکثر با معنی ہوتے ہیں اور اعمال بد کے حامل افراد کے خواب، اضغاث احلام ہوتے ہیں۔

---

[1] مولانا زر ولی خاں، دورہ تفسیر (سورہ یوسف) ۲۰۰۴ء

اختتامیہ

بحث و حاصل بحث

خواب کو اہلِ مغرب نے دماغ کا کھیل بتایا ہے جبکہ اہلِ مشرق نے روح کا کرشمہ۔ مغربی مفکرین (خاص طور پر تحلیل نفسی کے ماہرین) نے خواب کو دماغ کا کھیل ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے، انہوں نے شعور اور لاشعور کی جو تشریح (Theory) پیش کی ہے وہ قابلِ اعتبار نہیں۔ وہ خوابوں کو تحت الشعور کے پرانے نقوش، نامکمل ارادے، ناکام آرزوؤں کا ایک تاثر سمجھتے ہیں۔ علم کی حیرت انگیز ترقی کے زمانے میں تحلیل نفسی اور دماغ کے ماہرین خواب کو قدرت کا ایک سربستہ راز قرار دیتے ہیں تو پھر ان کے نظریہ سے تعبیر کی تشریح کیسے کی جاسکتی ہے اور اگر کی بھی گئی تو وہ غلط ہوگی۔ **جبکہ قرآن حکیم کا نظریہ ہے کہ خواب برحق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔**

قرآن حکیم میں جتنے خواب بیان کئے گئے ہیں (یوسف علیہ السلام سے لیکر عزیز مصر تک اور حضرت ابراہیمؑ سے لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک) سب سچے تھے اُن کا شعور اور لاشعور سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْ آيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ﴾

(ترجمہ) اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے تمہارا سونا رات اور دن میں اور تلاش کرنا اس کے فضل سے، اس میں بہت پتے ہیں واسطے اُن کے جو سنتے ہیں۔ الروم ۳۰ آیۃ ۲۳

منام، محض نیند نہیں بلکہ اس سے مراد خواب ہیں، جس میں نشانیاں ہیں۔ اس چھوٹی سی آیت میں لفظ "آیۃ" دوبارہ آیا ہے جس سے سبق آموزی کی تاکید ظاہر ہوتی ہے اور یہ بات سامنے آتی ہے کہ ذکر محض نیند کا نہیں بلکہ اس سے بعد کی بات ہے یعنی خواب، جن میں حقیقتاً سبق ہے۔

اور منام سے مراد اگر صرف سونا ہوتا تو دن کا ذکر نہ ہوتا کیونکہ قرآن نے بار بار بتایا ہے کہ آرام کیلئے رات ہے اور دن کام کرنے کے لئے ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

﴿وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا﴾ الفرقان ٢٥

﴿اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِراً﴾ النمل ٢٧ آية ٨٦

﴿اَللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِراً﴾ المؤمن ٤٠ آية ٦١

﴿وَ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾ النبا ٧٨ آية ١٠-١١

منام میں نشانی یا سبق ان کیلئے ہے جو سُنتے ہیں، اُن پر غور کرتے ہیں اور اُن سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور یہ صرف خواب کی صورت میں ممکن ہے ورنہ نیند میں سننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ دن کا خواب بے معنی ہوتا ہے لیکن قرآن حکیم سے اس خیال کی تردید ہوتی ہے کیونکہ نوری دنیا میں دن اور رات کوئی شئی نہیں۔ اس لئے خواب چاہے کسی وقت کا ہو، اہم ہوگا۔ قرآن حکیم میں وارد کسی بھی خواب کے بارے میں نہیں بتایا گیا ہے کہ کس وقت دیکھا گیا لیکن پھر بھی خواب کا وقت رات ہی مانا جاتا ہے۔ خواب اور تعبیر کا علم، علم وہبی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو عطا فرماتا ہے اور خواب کے ذریعہ اُن کی رہنمائی فرماتا ہے اور آنے والے حالات سے آگاہ فرماتا ہے۔

اس لئے قرآن حکیم کے نزدیک خواب اہم ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک ہے، اللہ کا فضل ہے اور اس میں سبق بھی ہے اور رہنمائی بھی۔ مختصراً، خواب ایک حقیقت ہے خواہ اسے سمجھ سکیں یا نہیں، یہ دماغ کی اختراع ہرگز نہیں۔ لیکن لوگ ایسا ہی سمجھتے ہیں، عزیزِ مصر کے درباریوں نے بھی اپنے آقا کے خواب کو اضغاث احلام کہا تھا اور جان بچانے کے لئے یہ بھی کہا تھا کہ ﴿وَمَا نَحْنُ بِتَاوِيلِ الْاَحْلَامِ بِعَالِمِينَ﴾ یوسف ١٢، آية ٤٤

خوابوں کی تعبیر کا علم بھی دوسرے علوم کی طرح ایک علم ہے اور حاصل کرنے کے لائق۔ عزیزِ مصر کے درباری چونکہ اس علم سے نابلد تھے اس لئے انہوں نے اسے اضغاث احلام کہہ کر ٹال دیا۔ اسی طرح مغربی مفکرین کی دماغی اختراعات کی وجہ سے ہم بھی اس کو موضوع قرآن بنانے سے احتراز کرتے ہیں بلکہ سرے سے اس کا انکار ہی کر دیتے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کا یہی انداز ہے کہ خاص موضوع کو خاص طرح پیش فرماتے ہیں۔

پیشکش میں شدت ہی موضوع کی اہمیت ہوتی ہے اور یہاں پر پوری سورۃ ہی نازل ہوئی ہے۔

یہی رہنمائی ہے کہ باری تعالیٰ کوئی واقعہ بیان کر دیتا ہے یا مشاہدے میں لے آتا ہے، پکار کے نہیں کہتا کہ ایسا کرو۔ حضور اکرم ﷺ کو بھی یہی ہدایت کی کہ تمہارا کام پیغام پہچانا ہے، اس کی فکر نہ کرو کہ کفار سمجھتے ہیں یا نہیں۔ سورۃ یوسف کے شروع میں ہی کہہ دیا گیا ہے کہ اس بیان میں آیہ للسائلین ہے **یعنی سائلین کے لئے نشانیاں ہیں**، سبق ہیں۔ اور رؤیائے صالحہ کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۞ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْآخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۞﴾ سورۃ یونس ۱۰، آیۃ ۶۳، ۶۴

وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کی، اُن کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتوں میں کوئی فرق نہیں، یہ بڑی کامیابی ہے۔

اس آیۃ میں مؤمنین متقین کو خوشخبری سنائی کہ [1] دنیا اور آخرت دونوں میں حق تعالیٰ ان کو **البُشریٰ** سے نوازے گا۔ یہ **البُشریٰ** کیا چیز ہے؟ آخرت میں تو جنت، بخشش، رؤیت باری تعالیٰ اور رضائے الٰہی کی خوشخبری ہی ہو سکتی ہے، جبکہ قرآن مجید کی کئی آیات میں یہ مضمون آیا ہے اور سلف صالحین کے اقوال **بشریٰ فی الدنیا** کے بارے میں مختلف ہیں لیکن محققین اہلِ تفسیر کے نزدیک راجح وہی تفسیر ہے جو حدیث شریف میں آئی ہے، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ﴿ **لَهُمُ بُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** ﴾ کی تفسیر دریافت کی، آپؐ نے فرمایا:

هى الرُّؤيا الصالحة يراهُ المؤمن او ترىٰ لهٗ

ترجمہ: وہ نیک اور سچے خواب ہیں جو دنیا میں مومن خود دیکھے یا کوئی اس کے لئے دیکھے

اس حدیث کو امام احمد، حاکم، بیہقی، ابوداؤد طیاسی، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

خوابوں کی اصلیت (تعبیر) کا جاننا ایک مہتم بالشان علم ہے، جس سے آئندہ کے حالات منکشف ہوتے ہیں۔ اور شاید نبی کریم ﷺ کی نبوت کی ابتدا اسی وجہ سے ان ہی مبشرات سے ہوئی اور ہر خاص معاملے میں خواب کو ہی ذریعہ ترسیل پیغام بنایا گیا بلکہ ابتداہی خوابوں کی صورت میں ہوئی، نبوت کے اوّل چھ ماہ کامل اللہ تعالیٰ سے رابطے کا

---

[1] خواب اور اس کی تعبیر مولانا محمد زکریا بنوری ماہنامہ بینات شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ ص ۳۱

ذریعہ خواب ہی تھے، اسی لئے خواب کو نبوت کا چھیالیسواں جز کہا جاتا ہے۔ تیئس سال میں سے چھ ماہ چھیالیسواں حصہ ہی ہیں۔ اسلام میں خوابوں کی اہمیت سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کے رکن نماز کے لئے اذان کی شروعات خواب سے ہوئی۔ صحابی عبداللہ بن زید بن ثعلبہ نے خواب دیکھا اور رسول اکرم ﷺ کے گوش گذار کیا اور آپؐ نے خواب میں بتائے ہوئے کلمات کے ساتھ آذان کے لئے رضامندی فرمائی۔

مندرجہ بالا احادیث سے رؤیا اور عالم رؤیا کی اہمیت اور اس کا نعمتِ عظمیٰ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی ابتدا متقین کے لئے اس ترغیب کے ساتھ کی ہے کہ وہ غیب کا مشاہدہ کریں اور اس کے علم کو سیکھیں تاکہ ان کا تعلق اللہ کے ساتھ قائم ہو۔ اس لئے کہ انسان کی حیات کاملہ کا مقصد ہی اللہ پاک کی حمد و ثناء کے بعد تجسس، تفکر اور تلاش ہے، جو لوگ کوشش کرتے ہیں، وہ کامیاب ہوتے اور اس کا قرب حاصل کر لیتے ہیں۔

خواب، اللہ تعالیٰ کے علمِ غیب کا حصہ ہیں جو وہ اپنے پیغمبروں پر آشکارا کرتا ہے

اور تھوڑا سا اپنے نیک بندوں پر، جس کا واضح اشارہ قرآن حکیم میں بار بار کیا ہے۔

خواب، انسان کے مخفی وجود اور اس کی روحانی و ذہنی حقیقت کو ایک وجود بخشتا ہے۔ اس دنیا میں کوئی شئ باری تعالیٰ نے بیکار نہیں بنائی بلکہ ہر چیز میزان کے تحت رکھی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴾ یعنی ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے مطابق پیدا کیا ہے۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ **خوابوں پر اعتقاد اور ان سے مصیبت کے وقت مدد لینا ہزار ہا سال سے چلتا آ رہا ہے** اور یہ کہ مصریوں نے سب سے پہلے خوابوں کو اپنی پریشانیوں کے حل کے لئے استعمال کرنا شروع کیا، اُن کا عقیدہ ہے کہ **نیند کی حالت میں انسان کی حس بیداری کے مقابلے میں زیادہ تیز ہوتی ہے۔** یونانیوں کا بھی مصریوں اور اہل بابل کی طرح اعتقاد ہے کہ خواب دیوتاؤں کے پیغامات ہوتے ہیں جن کی تعبیر صرف پجاری ہی بتا سکتے ہیں۔

خوابوں کی اہمیت اور اسلام میں ان کے مقام کا اندازہ قرآن حکیم میں مذکور سات خوابوں اور دوسرے خوابوں کے ذکر سے لگایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب بھی اپنے پیغمبروں یا نیک بندوں کو کوئی اہم کام سونپا، تسلی دی یا اُن کی آزمائش کی تو خواب میں ہی اُن کو حکم دیا۔ اس کی مثالیں دوسری الہامی کتب میں بھی موجود ہیں۔ بائبل نے تو خوابوں کو ایک مافوق الشئی کے طور پر پیش کیا۔ قدیم ٹیسٹامنٹ میں کافی خوابوں کا ذکر ہے،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ خواب بھی ایک طرح کی وحی ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ خواب دیکھنے والے کو اُس کی بھلائی یا بُرائی سے مطلع کر دیتا ہے۔

جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [1] نے یہاں تک فرمایا کہ:

مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِالرُّيَا الصَّالِحَةِ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الآخِرَةِ

یعنی جو شخص خوابوں پر یقین نہیں رکھتا، وہ نہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ ہی یومِ آخرت پر۔

خوابوں کی اہمیت کے بارے میں نبی کریمؐ کا فرمان واضح ہے۔ جب خواب ایک نعمت ہیں تو ان کی تعبیر بھی نہایت اعلیٰ و افضل ہے، جس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آپؐ کا معمول تھا کہ روزانہ بعد نمازِ فجر صحابہؓ سے اُن کے خواب دریافت فرمایا کرتے تھے اور ان کی تعبیر بتاتے، اگر کسی نے خواب نہ دیکھا ہوتا تو اپنا دیکھا ہوا خواب اور اس کی تعبیر فرماتے۔

حضرت سمرہ سے مروی ہے، حضور اکرم ﷺ اکثر اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو جو اللہ چاہے، اسے بیان کر دو۔ ایسے ہی حضور اکرم کے پردہ فرمانے کے بعد ہزاروں مسلمان رسول اکرم ﷺ کے دیدار سے بہرہ ور ہوتے ہیں، جن کی فضیلت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو کوئی خواب میں مجھ کو دیکھے وہ عنقریب (یعنی مرنے کے بعد) مجھ کو بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ ان خوابوں میں بھی کوئی شک نہیں بلکہ ان خوابوں کے متعلق تو حضور اکرمؐ کا ارشاد مبارک بھی ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لایتمثل

(جس نے خواب میں میری زیارت کی تو درحقیقت اس نے مجھے ہی دیکھا، شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا)

امام ابو حامد الغزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ ہم جیسوں سے کمزور مشاہدہ ممکن ہے مگر یہ کہ مشاہدہ نبویہ ہو اور میری اس سے مراد نیند اور خواب میں مشاہدہ ہے اور یہ نبوت کے انوار سے ہے۔ **جب باطن صاف ہو جاتا ہے تو دل کے آئینے میں وہ منکشف ہوتا ہے جو مستقبل میں ہونے والا ہے۔** جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے خوابوں میں ہوتا

---

[1] تعطیر الانام فی تعبیر المنام تالیف الشیخ عبد الغنی بن اسماعیل النابلسی مقدمۃ الکتاب الطبعۃ ١٤٢٦ھ ص ٧

رہا ۔ اور جس کے بارے میں حق تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لقد صدق الله رسوله الرؤیاء﴾

استخارہ کرنے کا حکم بھی رسول اکرم ﷺ نے دیا ہے، جواب کیسے ملتا ہے؟ خواب سے ۔ تو کیا کہیں یہ پابندی بھی لگائی گئی ہے کہ استخارہ کس مقصد کے لئے کیا جائے؟ یا استخارے کے لئے یہ پابندی تو نہیں کہ دینی مقصد کے لئے کیا جائے یا دنیاوی مقاصد کیلئے؟ اگر نہیں تو پھر ہم اپنی پریشانیوں اور اپنی مشکلات کے لئے خوابوں سے مدد لینے سے کیوں گریزاں رہتے ہیں، اپنے معاملات میں استخارہ کیوں نہیں کرتے، جس میں اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال ہوتی ہے۔ خوابوں سے مدد درحقیقت شعور اعلیٰ کی وساطت سے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد کی درخواست ہے، جو وہ کبھی رد نہیں کرتا ہے۔ **خواب بھی زندگی کی طرح سچائی ہیں اور زندگی کی حقیقتوں کی طرح حقیقت ہیں۔**

انسان کے بہت کم خواب ایسے ہوتے ہیں جو مختلف امور پر دلالت کرتے ہیں اور وہ انہیں صحیح پاتا ہے البتہ نیند میں غیب کی معرفت اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے، انہی کو قرآن حکیم میں **مبشرات** کہا گیا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ علم رؤیا حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک علمی معجزہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وحی سے شروعات ہوئی تو وہ یہی اچھا خواب تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ **خواب بھی ایک قسم کی وحی ہیں، جس کے توسط سے اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کو اُس بھلائی یا بُرائی سے مطلع فرما دیتا ہے** جو اس کو پہنچنے والی ہوتی ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے یا اس سے استغفار کرے کہ بلا ٹل جائے۔

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اللہ کا شکر ادا کرے اور اس خواب کو اپنے اچھے اور محبت کرنے والے احباب سے بیان کرے اور اگر بُرا خواب دیکھے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے اور اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔

خواب، دماغ کو آرام پہنچانے اور نارمل حالت میں لانے میں ایک خاص کردار ادا کرتے ہیں۔ خواب دماغ کو متحرک رکھنے کا ذریعہ ہیں ورنہ تو کاروبار دماغ معطل ہو جاتا۔ اگر یہ صحیح ہے تو **خواب زندگی کے لئے اشد ضروری ہیں۔** علم رؤیا سیرۃ طیبہ کا ایک اہم باب ہے بلکہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب آپؐ علیل ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا اگر آپ دنیا سے پردہ فرما گئے تو ہمیں امورِ خیر سے کون مطلع کرے گا۔ دینی اور دنیوی امور کی بھلائی کا علم کیسے ہوگا؟ اور آپ ﷺ نے جواب دیا:

بَعْدَ وَفَاتِیْ یَنْقَطِعُ الْوَحِیْ وَلَا یَنْقَطِعُ الْمُبَشِّرَاتُ

یعنی میری وفات سے وحی کا سلسلہ تو بند ہو جائے گا لیکن مبشرات کا سلسلہ جاری رہے گا۔

اور مبشرات کی تشریح میں فرمایا: وہ اچھے خواب جو نیک لوگوں کو نظر آتے ہیں۔

پیشن گوئی والے سچے خوابوں کو ہمارے لاشعور سے کوئی واسطہ نہیں، ان میں تو اللہ تعالی کی طرف سے پیغام ہوتا ہے جو یا تو خوش آئند ہوتا ہے یا اچھی بات کی ترغیب اور رہنمائی ہوتی ہے یا پھر کسی برائی کے سلسلے میں تنبیہ ہوتی ہے۔ یہ سچے خواب نہایت واضح ہوتے ہیں اور دیکھنے والا ان کو بھولتا بھی نہیں۔

اللہ تعالی نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ضرورت کے موقع پر خوابوں کے ذریعہ تسلی دی، جنگ کے موقع پر فتح کی بشارت دی اور غیب کی خبروں سے آگاہ فرمایا۔ خوابوں کی اس اہمیت کے علاوہ رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کہ آپؐ کے بعد مؤمنین کے لئے اللہ کی طرف سے بشارت ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ کی طرح آپ کی امت کے لئے بھی خواب بڑی اہمیت کے حامل ہونگے۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قربِ قیامت میں مسلمانوں کے خواب جھوٹ نہیں ہونگے یعنی مسلمانوں کے خواب سچے ہونگے۔ اللہ تعالی نے اپنے حبیبؐ کو ہر موقع پر خوابوں کے ذریعہ آگاہ فرمایا، احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ خواب کس اہمیت کے حامل ہیں۔ بہت سارے خواب ہیں جن پر رسولِ اکرم ﷺ نے خود عمل کیا اور امت کو عمل کی ترغیب دی۔

حضور اکرم ﷺ سے پہلے ہر دور میں اللہ کے ہر نبی نے خواب دیکھے، جن سے پتہ چلتا ہے کہ وحی کے علاوہ خواب بھی انبیاء علیہ السلام کے لئے وحی کا درجہ رکھتے تھے، جس سے خوابوں کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب خواب دیکھا تو نہ ابراہیمؑ کو تردد ہوا اور نہ ہی اسمٰعیلؑ نے اس سے انکار فرمایا بلکہ اپنے والد سے فرمایا کہ آپ کو جو حکم دیا گیا ہے، وہ بجا لائیں۔

خواب، اگر ڈراؤنا ہو یا اس سے کسی طرح کے نقصان کا خدشہ ہو تو اس کو بے اثر کرنے کے لئے تین بار بائیں جانب تھتکار کر، تین بار اعوذ پڑھ کے کروٹ بدل کر سو جانا چاہئے۔ یہ بُرے خواب کے اثر کو زائل کر دیتا ہے لیکن صرف اُن خوابوں کا اثر، جن کو خود اللہ تعالی بے اثر کرنا چاہتا ہے ورنہ جو بات تقدیر کے زمن میں باری

تعالیٰ نے لکھ دی، وہ اپنی جگہ اٹل ہے اور ہو کر رہتی ہے۔ اس سے خواب کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کہ خواب حقیقت ہیں۔ ویسے بھی ہم مکمل استراحت کے عالم میں خواب دیکھ رہے ہوتے ہیں، دماغ (شعور) مکمل آرام کی کیفیت میں ہوتا ہے، اس صورت میں یہ فیصلہ کرنا کہ خواب نقصان دہ ہے یا نہیں، بڑا ہی مشکل کام ہے، بس تقدیر خداوندی ہی چلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی کا علم بندے کو نہیں ہوتا کہ وہ کیا چاہتا ہے، اگر اس کی مرضی ہے کہ وہ واقعہ نہ ہو، تو ہمیں یاد رہتا ہے کہ خواب کا اثر کیسے زائل کیا جاتا ہے ورنہ گھبرا کر اُٹھ جاتے ہیں اور اللہ سے رجوع کا موقع ہی نہیں ملتا۔ تعبیر کے سلسلہ میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض واہیات خوابوں کی تعبیر، حسین اور بظاہر حسین خوابوں کی تعبیر ہولناک ہوتی ہے، البتہ جن خوابوں میں رموز نہیں ہوتے اور حقیقی واقعات ظاہر ہوتے ہیں، اُن میں فیصلہ کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔

خواب کے بعد، خواب سے زیادہ تعبیر کا عمل دخل ہوتا ہے اور معبر صحیح نہ ہو تو تعبیر بھی ویسی ہی ہو جائے گی۔ صحابہ کرامؓ نے خواب دیکھے، کہیں دین کے خواب تو کبھی علم کے اور کبھی عمل کے خواب لیکن معبر رسول اکرمؐ جیسی ہستی تھی، بہترین تعبیریں دیں۔

احادیث اور قرآن کریم میں مذکور واقعات کے مطالعہ سے خوابوں کی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمات دیں اور آپ کا خوابوں پر جو اعتقاد تھا وہی ہمارے ایمان کا جز بن گیا۔ نبی کریم ﷺ نے جھوٹے خواب گھڑنے اور خوابوں کا مذاق بنانے کی ممانیت کی گئی ہے اور بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو انہوں نے دیکھا نہیں یعنی خوابوں کے ساتھ کھلواڑ کرے اور خود خواب گھڑ کے بیان کرے۔ اور ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا جھوٹا خواب گھڑنے کی سزا یہ ہے کہ قیامت کے دن اُس شخص کو دو بالوں پر چلایا جائے گا۔

اگر خواب دیکھنے کی شروعات کرنے کی کوئی خاص وجہ نہ بھی ہو تب بھی:

- ایک ضروری فائدہ یہ ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اس پر متفق ہے اور اسلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے
- دوسرا اب اس بات سے کوئی اختلاف نہیں رہا کہ خواب مسائل کا حل فراہم کرتے ہیں۔
- مستقبل کے واقعات سے آگاہی، خوابوں کا سب سے بڑا فائدہ ہے۔ اللہ اپنے محبّ بندوں کو مستقبل

واقعات وحالات سے آگاہ کر دیتا ہے جو اِن کی زندگی کے رُخ پلٹ دیتے ہیں۔

خواب دیکھنے والا شخص ہی اپنے خواب کا بہترین معبر ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اپنے مقاصد اور اعمال سے واقف ہوتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خواب میں اللہ تعالیٰ دوسری دنیاؤں کی سیر کراتا ہے۔ جسم یہیں اسی دنیا میں ہوتا ہے، ہم کہیں اور۔

ہم جب کسی گھمبیر مسئلے میں پھنس جاتے ہیں تو خواب ہماری مدد کرتے ہیں۔ راقم الحروف کو بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ خوابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔ خواب کی صحیح تعبیر معلوم کر لینا نبوت کے عام خصائص سے ہے۔ تعبیر خواب کا علم ازروئے قرآن ایک باضابطہ علم ہے اور نہایت مفید علم۔ قرآن حکیم اِس علم کا بار بار ذکر کرتا ہے اور اس علم کے حاصل کرنے پر اصرار کرتا ہے۔ یوسف علیہ السلام کے ذکر میں تاویل الاحادیث سے مراد خواب کی تعبیر ہے لیکن اگر مطلب معاملہ فہمی ہے تو سب پیغمبر ہی معاملہ فہمی کی پوری پوری صلاحیت رکھتے تھے۔ یہ کوئی انوکھی چیز نہیں جو بطور خاص یوسف علیہ اسلام کو دی گئی۔

علم خواب سے متعلق جن اسرار کا سراغ لگایا گیا ہے اور تعبیر خواب کے سلسلہ میں جن رموز سے پردہ اُٹھایا گیا ہے اور جو اصول وضع کئے گئے ہیں اُن کے طفیل خوابوں کو بڑی حد تک سمجھا جا چکا ہے اور اب اُن کی حیثیت پہلے کی طرح ڈھکی چھپی نہیں رہی ہے۔ جہاں خوابوں کو محض دماغی افکار اور نفسی رجحان کا مظہر سمجھا گیا ہے، وہیں پر اُن کو سمجھنے اور جاننے کے لئے باضابطہ فلسفیانہ اصول مدون کئے گئے ہیں۔ قدیم استعارات اور توضیحات کے ساتھ سائنسی، نفسیاتی وعضویاتی نقطہ نظر سے خوابوں کی تشریح وتاویل کی گئی ہے اور یہ شعبہ علم جس پر ایک مدت سے پردے پڑے ہوئے تھے، آج ایک باضابطہ قانون کی صورت میں سامنے آیا ہے کہ اب اس کو سمجھنا کوئی مشکل نہیں رہا۔

آجکل زندگی بہت مشکل، تند اور صعوبتوں سے پُر ہے اور ذہنی دباؤ بڑھتا جا رہا ہے، تو ضرورت اس بات کی ہے کہ خوابوں کو حفاظتی والو (Safety Valve) کے طور پر استعمال کیا جائے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی خودی کو، جو ہمیشہ خارجی حالات (حقیقت) سے برسرِپیکار رہتی ہے، کنٹرول میں رکھیں، **اس کا واحد طریقہ خواب ہیں۔**
واضح خوابوں (Lucid Dreams) میں ہمیں علم ہوتا ہے کہ ہم خواب دیکھ رہے ہیں اور ان کو ہم اپنی مرضی کے مطابق تبدیل کر سکتے ہیں، تو پھر ہم زندگی کے معمولات کو کیوں نہیں تبدیل کر سکتے؟ اور خوابوں کو تبدیل کرنے کا طریقہ سیکھ کر ہم اپنی زندگی کا رہن سہن بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔

خوابوں کے خاص فوائد، تفریح اور قوت ہیں۔ خواب کئی جہات سے قوت فراہم کرتے ہیں، خوابوں کی زبردست طاقت، خودنشوونمائی، مسائل کے حل میں مدد اور ٹریننگ میں رہنمائی ہے، جو مزید بڑھ سکتی ہے۔ خواب مستقبل بینی میں بھی مددگار ہیں اور ایک ہنر کے طور پر سامنے آرہے ہیں لیکن ان کو باقائدہ کس طرح سیکھا جائے اور اس فن میں کیسے ترقی کی جائے، یہ اپنی محنت اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر منحصر ہے۔

خوابوں کی اہمیت اور اسلام میں ان کے مقام کا ہرزاویے سے جائزہ لینے کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ:

- خواب، بندے کیلئے نعمتِ خداوندی ہیں
- خواب، بندے اور معبود کے درمیان واسطہ ہیں
- خواب، ہماری مشکلات حل کرنے کا ذریعہ ہیں
- خواب، اللہ تعالیٰ کی ہدایات یا تنبیہ کا وسیلہ ہیں
- خواب، آنے والے واقعات کا اخبار ہیں

تمت

ممتاز احمد اقبال

یوم الاثنین/ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۰ ھ

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف کا نام	مقام اشاعت	مطبع/ناشر	صفحات	سن اشاعت
٠١	القرآن الكريم	—	المدينة المنورة	ملك فهد الطباعة المصحف		١٤٢٠ھ
٠٢	احكام القرآن	ابوبكر الجصاص	قاهره	مطبعة السلفية		١٣٢٥ھ
٠٣	احسن القصص داستانِ یوسف	مولانا محمد الحق دہلوی	لاہور	کتب خانہ شانِ اسلام	٣٣٠	
٠٤	احیاء العلوم (٤ جلدیں)	مولانا محمد احسن نانوتوی	لاہور	مکتبہ رحمانیہ	٥٥٨	
٠٥	ارواح ثلاثہ (حکایت اولیاء)	اشرف علی تھانوی	لاہور	المیزان اشران کتب	٣٤٢	٢٠٠٦ء
٠٦	آسمان ہدایت کے ستر ستارے	طالب الہاشمی	لاہور	البدر پبلی کیشنز	٥٦٨	١٩٨٨ء
٠٧	اسوہء رسول اکرمؐ	ڈاکٹر محمد عبدالحی	کراچی	امتیاز الدین صدیقی	٦٥٦	١٣٩٣ھ
٠٨	الإشارات فی علم العبارات	غرس الدين خليل بن شاهين الظاهرى	بيروت لبنان	دارالكتب العلمية	٦٥٦	١٤١٣ھ
٠٩	اشرف السوانح (چار جلدیں)	محمد اشرف علی تھانوی	ملتان	ادارہ تالیفات اشرفیہ	٥٥٢	١٤٢٧ھ
١٠	الصحيفة الصحيحة	ذاكٹرمحمد حميد الله	حيدرآباد دكن	هند	-	
	صحیفہ ہمام بن منبہ	ڈاکٹر محمد حمید اللہ	کراچی	رشید اللہ یعقوب	٢٠٣	١٩٨٣ء
١١	اعلاء السنن	ظفر احمد عثمانی	هند	-		س-ن
١٢	اکابر علماء دیوبند	حافظ محمد اکبر شاہ صاحب بخاری	لاہور/کراچی	ادارہ اسلامیات	٥٦٤	١٩٩٩ء
١٣	اکیسویں صدی اور ہمارے علماء	پروفیسر علی حسن مظفر	لاہور	گلشن ہاؤس	٢٤٨	١٩٩٨ء
١٤	الفرید ایڈلر	شہزاد احمد	لاہور	سنگ میل پبلی کیشنز	٣٢٠	١٩٩٩ء
١٥	انسانِ کامل	سید عبدالکریم بن ابراہیم جیلانی	کراچی	نفیس اکیڈمی	٣٩٥	١٩٨٠ء
١٦	ائمہ حدیث	پروفیسر خالد پرویز	لاہور	علی میاں پبلی کیشنز	٢٨٨	٢٠٠٣ء
١٧	البداية والنهاية	اسماعيل بن عمران ابن كثير	قاهره	مطبعة السعادة		١٣٩٨ھ
١٨	بصائر و عبر (دو حصے)	مولانا سید محمد یوسف بنوری	کراچی	مکتبہ بنوریہ	٤٢٠	١٩٨٨ء
١٩	بنیادی نفسیات	جی ایف اسٹاؤٹ مترجم مولوی احسان احمد	کراچی	سٹی پوائنٹ	٢٠٨	٢٠٠٣ء
٢٠	بہجۃ الاسرار	ابوالحسن الشطنوفی الشافعی	لاہور	شبیر برادرز	٨٢٤	٢٠٠٥
٢١	پیشن گوئیوں کی حقیقت	حافظ مبشر حسین	لاہور	مبشر اکیڈمی	٣٥٢	جولائی ٢٠٠٦
٢٢	تاريخ طبرى	ابو جعفر محمد بن جرير طبرى	مصر	المطبعة الحسينية		١٩٦١م
٢٣	تاريخ الرسل و الملوك	ابن جرير طبرى	مصر	المطبعة الحسينية		س-ن
٢٤	تاريخ يعقوبى	احمد بن ابى يعقوب بن واضح الكتاب		مطبوعة ليدن		س-ن
٢٥	تبیان القرآن (١٢ جلدیں)	غلام رسول سعیدی	لاہور	فرید بک اسٹال	٩٠٠	١٤٢٠ھ
٢٦	تجزیہء نفس	برٹینڈ رسل مترجم شجاعت حسین بخاری	لاہور	مجلس ترقی ادب	٤٠٠	١٩٩٨ء
٢٧	تحفة الاحوذى	محمد عبد الرحمن مباركبورى	بيروت	دارالكتب العلمية		١٤١٠ھ
٢٨	تعطير الانام فى تعبير المنام	عبد الغنى بن اسمعيل النابلسى	بيروت	دار الكتب العلمية		٢٠٠١م
٢٩	خوابوں کی تعبیر کا انسائیکلوپیڈیا	عبدالغنی نابلسی ترجمہ خالد محمود	لاہور	بیت العلوم	٧٩١	١٤٢٣ھ
٣٠	تعبیر الرؤیاء	علامہ ابن سیرین ترجمہ: ابوالقاسم دلاوری	لاہور	السید انٹر پرائز	٦٠٨	١٩٩٤ء
٣١	تعبیر الرؤیاء مترجم	علامہ ابن سیرین ترجمہ: سید انیس الحسن شاہ	لاہور	مشتاق بک کارنر	٢٢٤	١٩٩٧ء
٣٢	تعبیر نامہ خواب اور جدید سائنس	نذیر انبالوی	لاہور	مشتاق بک کارنر	٦٠٨	
٣٣	تفسير الأحلام بالقرآن	أبو الفداء محمد عزت محمد عارف	جدة المملكة العربية	دارالقادسية للنشر	٤٠٧	١٤١٣ھ
٣٤	تفسير الأحلام	محمد بن سيرين	دمشق بيروت	دار ابن كثير	٦٣٦	١٤٠٨ھ
٣٥	تفسير كبير	فخرالدين رازى	مصر	مطبعة بهية		١٩٣٨م

		ابو جعفر محمد بن جریر طبری	مصر	مکتبة البابی حلبی		س-ن
۳۷	تفسیر ابن کثیر (۵ جلدیں)	اسمٰعیل بن عمر ابن کثیر ترجمہ: محمد میمن جونا گڑھی	کراچی	نور محمد کتب خانہ		۱۹۹۰ء
۳۸	تفسیر ضیاء القرآن (۵ جلدیں)	پیر محمد کرم شاہ الازہری	لاہور	ضیاء القرآن پبلی کیشنز		۱۹۹۵ء
۳۹	تفسیر عثمانی	شبیر احمد عثمانی	مدینہ منورہ	شاہ فہد قرآن پرنٹنگ کمپلکس	۸۲۶	۱۹۹۳ء
٤٠	تفسیر فی ظلال قرآن (٦ جلدیں)	سید قطب شہید ترجمہ معروف شاہ	لاہور	ادارہ منشورات اسلامی		۱۹۷۷ء
٤١	تفسیر معارف القرآن (۸ جلد)	مولانا مفتی محمد شفیع	کراچی	ادارۃ المعارف		۱۹۹۴ء
٤٢	جامع ترمذی (جلد اوّل)	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی ترجمہ ڈاکٹر فضل احمد	کراچی	دارالاشاعت	۷۵۶	۱۴۱۲ھ
٤٣	جمالیات قرآن حکیم کی روشنی میں	ڈاکٹر نصیر احمد ناصر	لاہور	فیروز سنز لمیٹڈ	۳۱۰	۱۹۹۰م
٤٤	حجۃ اللہ البالغہ	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ترجمہ مولانا سراج احمد	لاہور	مکتبہ رحمانیہ	۷۱۰	۱۹۹۱ء
٤٥	حدیث نبوی اور علم النفس	محمد عثمان نجاتی	لاہور	علماء اکیڈمی	۳۸۲	۱۹۹۹ء
٤٦	حصولِ نیند کے جدید طریقے	پروفیسر اعجاز احمد محمود	لاہور	تخلیقات	۲۸۵	۲۰۰۶ء
٤٧	حکمتِ اسلامیہ	محمد عبدالقدیر صدیقی	کراچی	ادارہ اشاعت صدیقی	۱۲۰	۱۹۹۸ء
٤٨	حياة سيد العرب	حسين عبدالله باسلامة	مكة مكرمة	عضو ادارة الحرم المكی		۱۹٦۷م
٤٩	حیاۃ الصحابہ (۳ جلد)	مولانا محمد یوسف کاندھلوی	لاہور	ادارہ نشریات اسلام	٦۳۸	۱۳۸۳ھ
٥٠	خطبات سورۃ یوسف	پروفیسر حافظ عبدالستار حامد	وزیر آباد	حامد اکیڈمی	۴۹۰	۱۹۹۷م
٥١	خواب	گستاو ہنڈ مین طر ترجمہ نوشین فریحہ	لاہور	تخلیقات	۲۹۰	۱۹۹۹ء
٥٢	خواب اور بشارات پر اعتراضات کا علمی محاکمہ	ڈاکٹر محمد طاہر القادری	لاہور	منہاج القرآن پبلی کیشنز	۹۵	۲۰۰۴ء
٥٣	خواب اور تعبیر	خواجہ شمس الدین عظیمی	کراچی	الکتاب پبلی کیشنز	۵۳۰	۱۹۹٦ء
٥٤	خواب اور ستارے	منصور احمد بٹ	لاہور	حیدر پبلی کیشنز	۳۵۲	۲۰۰۱ء
٥٥	خواب ایک نفسیاتی و سائنسی تجزیہ	ف س اعجاز	لاہور	نگارشات	۲۰۴	۱۹۹۸ء
٥٦	خواب و تعبیر	ادارہ تصنیف و تالیف	لاہور	شیخ غلام علی اینڈ سنز	۳۱۴	۱۹۷۰ء
٥٧	خواب نامہ یوسفی	شیخ محمد حسین آزاد اجمیری	لاہور	گوہر پبلی کیشنز	۳۲۰	
٥٨	خوابوں کے اسرار	صفدر شاہین	کراچی	شمع بک ایجنسی	۱۳٦	۲۰۰۱ء
٥٩	ڈپریشن کا جدید طریقہ علاج	اے صمد مسافر	لاہور	علم و عرفان پبلشرز	۱٦۸	اپریل ۲۰۰۵ء
٦٠	ذہن کی پراسرار قوتیں	علام مصطفےٰ مہر	لاہور	دارالشعور	۱٦۸	۲۰۰۷ء
٦١	رجال حول الرسول ﷺ	خالد محمد خالد	بیروت لبنان	دار الفكر	٤٧٢	١٤٢٢ھ
٦٢	الرحيق المختوم	صفی الرحمن مباركفوری	المنصورة	دار الوفاء	٥٢٠	١٤٢٠ھ
٦٣	الرحیق المختوم (ترجمہ)	مولانا صفی الرحمن مبارکپوری	لاہور	المکتبہ سلفیۃ	٦٥٦	۱۹۹۵ء
٦٤	الرسالۃ الحمیدیۃ	علامہ حسن آفندی ترجمہ: محمد اسحٰق	لاہور	ادارہ اسلامیات		۱۹۸۴
٦٥	رسول عربی اور عصر جدید	سید محمد اسمٰعیل	لاہور	احمد پبلی کیشنز	۳۲۰	۲۰۰۳ء
٦٦	روحانیت، دانش اور حقیقتیں	قمر اقبال صوفی	لاہور	اورینٹل پبلی کیشنز	۲٦۱	فروری ۲۰۰۱
٦٧	روحانی یوگا	شہاب نور	کراچی	نیو انڈس پبلشرز		۱۹۹۴ء
٦٨	روح المعانی	محمود بن عبدالله الحسینی	قاہرہ	ادارة الطباعة المنيرية		س-ن
٦٩	رياض الصالحين	يحيى بن شرف نووی	لاہور	مكتبة رحمانية		١٩١٨م
٧٠	زاد المعاد	ابن القيم الجوزية	بیروت	مطبعة الرسالة		١٩٧٩م
٧١	زبدة التفسير	محمد سليمان عبدالله الاشقر	المدينة المنورة	دار النفائس		٢٠٠١م
٧٢	زیارت سرکار دو عالم	فضیلۃ الشیخ حسن محمد شداد بن عمر با عمر الحضرمی	لاہور	رضا پبلی کیشنز	۱٦۰	جون ۲۰۰۰ء
٧٣	ڈیل سائنسز	ڈاکٹر محمد یونس	لاہور	علم و عرفان پبلشرز	۱۵۲	جنوری ۲۰۰۴ء
٧٤	سائنس علوم (حدائق الانوار فی حقائق)	امام فخر الدین رازی مترجم مولانا احمد بخش	ملتان	دارالمعارف	۲۰۷	۱۳۲۱ھ
٧٥	سائنس اور اسلام (الرسالۃ الحمیدیۃ)	علامہ حسن آفندی طرابلسی	لاہور	ادارہ اسلامیات	٦۴۳	۱۳۰۵ھ

۷۷	...ت نبوی اور جدید سائنس (۲ جلد)	نسیم محمد طارق محمود چغتائی	لاہور	دارالکتاب	۹۰۰	۲۰۰۰ء
۷۸	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد الترمذی	کراتشی	شرکة ایتش ایم سعید		س-ن
۷۹	سنن ابن ماجه	الامام البوصیری ابن ماجه	بیروت	دار المعرفه		۱۹۹۸م
۸۰	سنن الدار القطنی	ابو الحسن علی بن عمرو دار قطنی	دهلی	المطبع الفاروقی		س-ن
۸۱	سنن النسائی	ابو عبد الرحمٰن احمد بن اشعث النسائی		نور محمد کتب خانه		س-ن
۸۲	سنن الکبریٰ	ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیهقی		بیروت دار الفکر		س-ن
۸۳	سیدنا محمد رسول اللهؐ	عبدالله سراج الدین	حلب أقیول	مکتبة دار الفلاح	۶۳۱	۱۴۱۰ھ
۸۴	السیر الکبیر	امام محمد بن حسن الشیبانی	قاهره	شرکة مساهمة		۱۹۷۵م
۸۵	سیرت احمد مجتبیٰؐ (جلد سوم)	شاہ مصباح الدین شکیل	کراچی	پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی	۸۳۲	جون ۱۹۹۳ء
۸۶	سیرت مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	کراچی	مدینہ پبلشنگ کمپنی	۴۷۶	۱۹۷۶ء
۸۷	سیرة رسول الله ﷺ	العلامة الشیخ احمد کفتارو	دمشق	دار النور	۴۴۷	۱۴۱۴ھ
۸۸	السیرة النبویـــــة	ابن هشام	قاهره	دار الریان للتراث		۱۹۷۸م
۸۹	سیرۃ النبی	شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی	لاہور	مکتبہ مدنیہ		۱۹۸۷ء
۹۰	سیر تصوف (چار جلدیں)	ابوبکر بن ابی اسحٰق بخاری ترجمہ محمد یعقوب مصطفائی	کراچی	ماس پرنٹرز ناظم آباد		۱۹۸۸ء
۹۱	شرح الصغیر	احمد الاردیة	قاهره	مطبع مصطفی بابی		۱۳۴۰ھ
۹۲	الصحیح البخاری	ابو عبدالله محمد بن اسماعیل بخاری	کراتشی	قدیمی کتب خانه		۱۹۶۱م
۹۳	صحیح بخاری شریف مترجم (تین جلد)	مترجم علامہ وحید الزماں	لاہور	مکتبہ رحمانیہ	۱۰۵۵	۱۴۰۵ھ
۹۴	الصحیح المسلم	امام ابو الحسن مسلم قشیری	کراتشی	قدیمی کتب خانه		۱۹۵۶م
۹۵	شرح صحیح مسلم (جلد ۶)	مترجم غلام رسول سعیدی	لاہور	فرید بک اسٹال	۱۲۶۳	۱۴۱۶ھ
۹۶	ضیاء النبی (۷ جلد)	پیر محمد کرم شاہ الازہری	لاہور	ضیاء القرآن پبلی کیشنز	۷۲۰	۱۴۲۰ھ
۹۷	عرفان (حصہ اوّل)	نور محمد سروری	ڈیرہ اسمٰعیل خان	نوری دربار کلاچی	۳۱۱	۲۰۰۱ء
۹۸	عرفان (حصہ دوم)	نور محمد سروری	ڈیرہ اسمٰعیل خان	نوری دربار کلاچی	۳۷۶	۲۰۰۱ء
۹۹	علمِ غیب	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	لاہور	ادارہ مظہر اسلام		۱۹۹۶ء
۱۰۰	عمدة القاری	بدر الدین العینی	مصر	مطبع المنیریة		۱۳۴۸ھ
۱۰۱	فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبد الواحد	قاهره	مطبع الامیریة الکبریٰ		۱۳۱۵ھ
۱۰۲	فکر اسلامی (افکار اسلامی کی تشریح)	مولانا وحید الدین خاں	لاہور	دارالتذکیر	۲۳۹	۱۹۹۹ء
۱۰۳	فیوض الحرمین	شاہ ولی اللہ دہلوی ترجمہ پروفیسر محمد سرور	لاہور	سندھ ساگر اکیڈمی	۲۸۸	۱۹۹۶ء
۱۰۴	قدیم تہذیبیں اور مذاہب	پروفیسر عمر زبیری	لاہور	دارالشعور	۲۷۲	اپریل ۲۰۰۵ء
۱۰۵	قرآن اور جدید سائنس	ڈاکٹر حشمت جاہ	کراچی	سٹی بک پوائنٹ	۲۵۶	۲۰۰۸ء
۱۰۶	قرآن کے جدید سائنسی انکشافات	پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم	کراچی	فیروز سنز لمیٹڈ	۳۰۴	۲۰۰۳ء
۱۰۷	القرآن وعلم النفس	محمد عثمان نجاتی	لاہور	علماء اکیڈمی	۴۰۸	۱۹۹۹ء
۱۰۸	قوت القلوب (ترجمہ)	شیخ ابو طالب محمد بن عطیہ حارثی المکی	کراچی	دارالاشاعت	۶۲۷	اگست ۲۰۰۰ء
۱۰۹	کامیاب اور دولتمند بنیں	نپولین ہل ترجمہ ظہیر احمد انجم	لاہور	تخلیقات	۳۵۲	۲۰۰۷ء
۱۱۰	کتاب الام	ابو عبدالله محمد بن ادریس الشافعی	بیروت	دار الفکر		۱۴۱۰ھ
۱۱۱	کتاب التعرف لمذهب التصوف ترجمہ سیر تصوف جلد دوم	شیخ ابوبکر بن ابی اسحق محمد بن ابراهیم بن یعقوب بخاری، مولانا درویش محمد یعقوب مصطفائی	اسلام آباد	نیشنل بک فاؤنڈیشن	۵۷۰	۱۹۸۷م
۱۱۲	کتاب الروح	علامہ حافظ ابن القیم ترجمہ راغب رحمانی	کراچی	نفیس اکیڈمی	۴۰۸	جون ۱۹۸۲ء
۱۱۳	کشف المحجوب	ابو الحسن سید علی بن عثمان ہجویری	لاہور	اسلامی کتب خانہ	۶۲۳	۱۹۷۸ء
۱۱۴	کلیات امدادیہ	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی	کراچی	دارالاشاعت	۲۲۳	دسمبر ۱۹۷۶ء

١١٦	الكشـاف	زمخشری	مصر	المكتبة جلتجارة الكبرى		١٣٥٤ھ
١١٧	کیمیائے سعادت	امام ابوحامد محمد الغزالی ترجمہ محمد سعید الرحمٰن علوی	لاہور	مکتبہ رحمانیہ	۷۰۵	دسمبر ۱۹۸۰ء
١١٨	لوح وقلم	قلندر بابا اولیاء	کراچی	مکتبہ تاج الدین بابا اولیاء	۲۷۵	۱۹۹۶ء
١١٩	لے سانس بھی آہستہ	رئیس امروہی	کراچی	فرید پبلشرز	۲۵۰	۱۹۸۸
١٢٠	موطاء امام مالك	امام مالك بن انس	بيروت	دار الآفاق الجديده		١٩٨٥م
١٢١	موطاء امام محمد	امام محمد بن حسن الشيباني	لاهور	مسلم اكادمی محمد نقر		١٤٠٦ھ
١٢٢	المبسوط	امام شمس الدين سرخسي	قاهره	مطبع السعادة		١٣٣١ھ
١٢٣	المبشرات (عالم خواب اور نبوی تعبیرات)	محمد ادریس ہوشیار پوری	ملتان	کتب خانہ مجیدیہ	۳۲۴	۱۴۱۵ھ
١٢٤	مدارج النبوت	عبدالحق محدث دہلوی	لاہور	مکتبہ اسلامیہ		۱۹۸۷
١٢٥	مراقبہ	شمس الدین عظیمی	کراچی	الکتاب پبلی کیشنز		۱۹۹۵
١٢٦	مراقبہ	محمد انور پراچہ	کراچی	اکیڈمک پریس		۱۹۹۸
١٢٧	مراقبہ- لیکچرز	اوشو گور جیئش (ترجمہ: یاسر جواد)	لاہور	نگارشات پبلشرز	۳۴۸	۲۰۰۸ء
١٢٨	مسلم نفسیات	علی اکبر منصور	لاہور	شام کے بعد پبلی کیشنز	۲۱۶	۱۹۹۸ء
١٢٩	مسند ابی عوانه	ابو عوانه يعقوب بن اسحق هند	كراتشي	دار المعارف		١٣٦٢ھ
١٣٠	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل	مصر	مطبع بهية		س-ن
١٣١	معارف الحدیث (۷ حصے)	مولانا محمد منظور نعمانی	کراچی	دارالاشاعت	۳۴۸	ستمبر ۱۹۸۳ء
١٣٢	معارف السنن	محمد يوسف البنوری الحسینی	كراتشي	مكتبة بنورية		١٣٨٣ھ
١٣٣	معاشرت نبوی اور جدید سائنس	حکیم طارق محمود چغتائی	کراچی	دارالاشاعت	۶۳۰	۲۰۰۰ء
١٣٤	معاشرتی علوم میں طریقہ تحقیق	بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر احسان الرحمٰن خان	لاہور	البلاغ فاؤنڈیشن	۹۸	ستمبر ۲۰۰۲ء
١٣٥	معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	بدیع الزماں سید نوری (ترکی) مترجم مظہر بخش	کراچی	جہانگیر بک ڈپو	۱۳۶	۲۰۰۶ء
١٣٦	معرکہ فرعون وکلیم	اخلاق حسین	کراچی	انٹرنیشنل اسلامک پبلیشرز	۲۱۲	۱۹۹۶ء
١٣٧	مقدمہ ابن خلدون	عبدالرحمٰن ابن خلدون ترجمہ راغب رحمانی دہلوی	کراچی	نفیس اکیڈمی		فروری ۱۹۸۲
١٣٨	نساء في ظلّ رسول الله ﷺ	عرفانا الرشا حسونة الدمشقي	بيروت لبنان	دار الكتب العلمية	٣٩٢	١٤٢٣ھ
١٣٩	نفسیات اور زندگی	ڈاکٹر عبدالرؤف	لاہور	فیروز سنز لمیٹڈ	۲۰۸	۱۹۷۶ء
١٤٠	نیند عبادت یا خواب غفلت	ڈاکٹر سید محمد حسن جعفری	کراچی	محفوظ بک ایجنسی		مئی ۲۰۰۵ء

Bibliography (English)

S.No	AUTHOR	TITLE OF THE BOOK	PUBLISHER	YEAR
141	Adler A	What life should mean to you.	Capricorn, New York	1958
142	Anna Voigt	Simple Meditation	Lansdowne, Sydney	2001
143	Alan B. Siegal	Dreams That Can Change Your Life	Harper, San Francisco	1992
144	Anderson Jane Terresa	Sleep on it and Change Your Life	Harper Collins Australia	1994
145	Ann Faraday	Dream Power	Washington Square Press, NY	1986
146	Arnold Forster M	Studies in Dreams	Allen & Unwin, London	1921
147	Arkin, A. Antrobus, J	The Mind in Sleep	Lawrence Erlboum Ass. Hillsdale NJ	1978
148	de Becker, Raymond	The understanding of Dreams and their Influence.	Hawthorn Books, NY	1978
149	Bennet E A	What Jung Really Said	Schocken Books, New York	1983
150	Blyth, Laureli	Dream Power	Bernes & Noble Books Inc.	2002
151	Betty Bethards	The Dream Book	The Inner Light Foundation	1995
152	Boss Medard	I Dream Last Night	Gardner Press, New York	1977
153	Breger Louis. Ian Hunter	The Effect of Stress on Dream	Int'l Universities Press, NewYork	1971
154	Bro Hermon	Edger Cayce on Dreams	Paperback Library, NY	1968
155	Brossard Robert	The Psychology Review	Bibliography Payot, Paris	1972
156	Bulkeley, Kelly	Transforming Dreams	Wiley, John & Sons	Jan.2000
157	Carlos Castaneda	The Art of Dreaming	Harper Collins, New York	1993
158	Carlos Castaneda	Tales of Power	Simon & Schuster, New York	1974
159	Cartwright, Rosalind D.	Crisis Dreaming : Using Your Dreams to Solve your Problems	HarperCollins, NY	1992
160	C.G Jung	Dream Analysis	Routledge, New York	1984
161	C.G Jung (RFC Hull /Translator)	Dreams	Books Browser Manhatan	July,1996
162	Charles McPhee	Stop Sleeping Through your Dreams	Henry Holt & Co. Inc.	1995
163	Crick F & Mitchison G	The Function of Dream Sleep	Washington Square Press, NY	1983
164	Delaney Gayle M V	In Your Dreams	Harper & Row, SanFrancisco	May,1997
165	Diagram Group	Understanding Dreams	Harper Essentials	1996
166	Frank Garfield	Dreams	Lansdowne, Sydney	1965
167	Farady, Ann	Dream Power	Coward, McCann & Geoghegan	1972

Bibliography (English)

S.No	AUTHOR	TITLE OF THE BOOK	PUBLISHER	YEAR
168.	Florinda Donner	Being in Dreaming	Harper. San Francisco	1991.
169.	Fontana. David	The Secret Language of Dreams	Pavilion Books. London	1994
170.	Fordham. F	Introduction to Jung's Psychology.	Pelican Books. London	1953
171.	Foulkes. D.	Children's dreams.	New York: Wiley.	1982.
172.	Foulkes.D. Cavallero.C	Dreaming as cognition.	Harvester Wheatsheaf. NY	1993.
173.	Fred Alan Wolf	The Dreaming Universe	Simon & Schuster, NY	1994
174.	Freud. Sigmund	The Interpretation of Dreams	Avon Books. New York	1966
175.	Garfield. Frank.	Dreams-Unlock the secrets of Subconscious	Barnes & Noble Books. NY	1994
176.	Garwell. B	Dreams that Come True	Wellingborough	1996
177.	Gayle Delaney	Living Your Dreams	Harper San Francisco	1996
178.	Gayle Delaney	In Your Dreams	Harper San Francisco	1997
179.	George D. Parrish	Lucid Draeming	Rockinghan Australia	1997
170.	Gendlin. G	Let Your Body Interpret Your Dreams	Wilmette. IL. Chiron	1968
181.	Green. Celia	Lucid Dreams	Hamilton. London	1968
182.	Gillian Holloway	Dreaming Insights : 5 Steps Plan	Lifetreks Press	Apr.2002
183.	Gillian Holloway	Complete Dream Book	Paulist Press	Oct.2001
184.	Guilley. Rosemary Ellen	Encyclopedia of Dreams	Berkley Publishing Group	Jun.1995
185.	Hartmann. Ernest	The Nightmare	Basic Books. New York	1984
186.	Hamon. Jane	Dreams and Vision.	Gospel Light Publication	Aug.2000
187.	Hillman. James	Dreams and Underworld	Harper and Row. New York	1979
188.	Hobson. Allan	The Dreaming Brain	Basic Books. New York	1988
189.	Jan Purser	Meditation	Lansdowne. Sydney	2000
190.	Jayne Gackenbach	Control Your Dreams	Harper Perennial. NY	1988
191.	Jones. E.	On the Nightmare.	Hograth Press. London	1949
192.	Judith Millidge	The Handbook of Dreams	Silverdale Books. Leicester	2003
193.	Jung. Carl Gustay	Dreams.	Princeton University Press.	1974.
194.	Jung. Carl Gustay	The Collected Works.	Princeton University Press.	1974.

Bibliography (English)

S.No	AUTHOR	TITLE OF THE BOOK	PUBLISHER	YEAR
195.	Jung. Carl	Man and His Symbols	Aldus Books. London	1964
196	Kelsey. Morton T	God. Dream and Revalation	Augsburg Fortress	Oct.1994
197.	Kelsey. Morton T	Dreams: A Way to Listen to God.	Paulist Press.	Aug.1979
198.	Kramer M Winget	Dimensions of dreams..	University of Florida Press. Gainesville. FL.	1979.
199.	LaBerge. Stephen	Lucid Dreaming: Some Personal Observations	Sleep Research. California	1979
200.	LaBerge. Stephen	Lucid Dreaming: Directing the Action as it Happens	Psychology Today	1981
201.	LaBerge. Stephen	Lucid Dreaming	Ballantine Books. New York	1985
202.	Lakoff G.	How metaphor structures dreams.	Washington Square Press. NY	
203.	Lakoff G. Johnson M.	Metaphors we live by.	University of Chicago Press.	1980.
204.	Lakoff G.	Women. fire. and dangerous things. Chicago: University of Chicago Press.		1987.
205.	Lakoff G. Turner M.	More than cool reason.	University of Chicago Press.	1989.
206.	Larry Crabb	Shattered Dreams		2000
207.	Louise Hay	You Can Heal Your Life	Washington Square Press. NY	1996
208.	Mack. John E	Nightmares and Human Conflict	Little Brown & Co. Boston	1970
209.	Mac Gregor. Trish J.	Everything Dream Book	Adams Media Corp.	Oct.1997
210.	McCurdy. H	The History of Dream theory.	Cohen and Werst. London.	1946
211.	McKenzie. N	Dreams and Dreaming.	Aldus Books. London	1965
212.	Malcolm Goodwin	The Lucid Dreamer	Simon & Schuster. New York	1994
213.	Mattoon. Mary Ann	Understanding Dreams	Spring Publication Incorporated	Oct.1990
214.	Megroz. R	The Dream World	The Bodley Press. London.	1939
215.	Melbourne. D. Hearne.K.	Understanding Dreams	Caxton Editions. London.	1997
216.	Mindell. Arnold	Working With Dreaming Body	Routledge & Kegan Paul. Boston	1985
217.	Mindell. Arnold	Dreaming While Awake	Routledge & Kegan Paul. Boston	1988
218.	Millar. Gustavus Hindman	1000 Dreams Interpreted	Bernes and Noble Books	Dec.1994
219.	Owen Flanagan	Dreaming Souls	Oxford University Press	2000
220.	Olsen. Fred	Dream Re-entry Healing	Dream House Publication. San Francisco	1995
221.	Pamela J. Ball	Dreams and Dreaming	Index Books. Northants	2003

Bibliography (English)

S.No	AUTHOR	TITLE OF THE BOOK	PUBLISHER	YEAR
222.	Patricia Garfield	Creative Dreaming	Ballantine Books, NY	1974
223.	Patricia Garfield	The Dream Messenger	Washington Square Press, NY	1988
224.	Palombo, Stanley R.	Dreaming and Memory	Basic Books, New York	1978
225.	Pribram, Karl	Languages of the Brain	Wadsworth Publishing, California	1977
226.	Rapport, N.	Pleasant Dreams	Psychiatric Quarterly 22	1948
227.	Randel Churchil	Become the Dream	Crown House Publishing NY	July, 1997
228.	Richard Russ	In Dreams Are Wiser Than Men	Noth Atlantic Books, Berkeley	1987
229.	Riffel, Herman	Dream Interpretation	Destiny Image Publication	Dec, 1993
230.	Robert A. Johnson	Balancing Heaven & Earth	Harper San Fancisco	1998
231.	Robert J. White	The Interpretation of Dreams	Noyes Press, Park Ridge, NJ	1975
232.	Robert Moss	Conscious Dreaming	St. Martin Graffis, NY	1999
233.	Robert Moss	Dream Gates	St. Martin Graffis, NY	1997
234.	Robert Moss	Dreaming True	St. Martin Graffis, NY	1994
235.	Robert Van De Castle	Our Dreaming Mind	Ballantine Books, New York	1994
236.	Robinson, Lady Stearn	The Dreamers Dictionary	Warner's Book Inc.	May'1975
237.	Sanford, John A.	Dreams and Healing	Paulist Press.	Feb, 1979
238.	Sasha Fenton	Dream Meaning	Gramercy Books, New York	1989
239.	Savery, Louis M.	Dreams and Spiritual Growth	Paulist Press	Sept, 1984
240.	Shakti Gawain	Creative Visualization	New World Library, California	1995
241.	States B.	The rhetoric of dreams.	Cornell University Press, Ithaca, NY	1987.
242.	Stephen LaBerge	Lucid Dreaming	Ballantine Books, New York	1985
243.	Shelly Marshall	Your Dream of Recovery	Harper, San Francisco	1971
244.	Sylvia Brown	Contacting Your Spirit Guide	Hay House Press	Dec.2002
245.	Thomas, Benny.	Exploring the world of Dreams.	Whitaker House	Dec, 1994
246.	Tony Crisp	Dream Dictionary	Wings Books via Random House	2000
247.	Ullman, M. Krippner.S.	Dream Telepathy.	McFarland & Co. Jefferson, CA	1973
248.	Van Eeden, F.	A Study of Dreams	Routledge & Kegan Paul, London	1913

World-Wide Web Sites Referred

WWW ADDRESS	SITE DETAILS
http://www.ask.com/	Ask Jeeves Search Engine
http://www.info.com/	Search Engine ti get better results
http://www.google.com/	Google Search Engine
http://www.ultavista.com/	Ulta vista Search engine
http://www.dreamresearch.net	Dreams Research site
http://www.brilliantdreams.com/	Dream Enhancement/12 Famous Dreams
http://www.mindtpowernews.com/	Articles on mind power
http://www.selfgrowth.com/	Mind power web site / Articles
http://www.lucidity.com/luciddreaming	Lucidity Institute FAQ
http://www.templeofdreams.com/lucid.html	About Lucidity
http://www.betterbudha.com/	Lucid Guide
http://www.dreamviews.com/	Info on why to have Lucidity
http://www.dreamsemporium.com/	On Lucidity
http://www.swondersmith.com/dreams/study.html	Dream Central Stations
http://www.increasebrainpower.com/	Problem Solving Methods
http://www.dreamtree.com/	A dream site
http://www.askworld.com/ezine/july2006	Ask World Dream Site
http://www.dreammoods.com/dreaminformation	Dream Moods Site
http://www.dreamgate.com/	Discuss Mutual Dreams
http://www.intuition.org/	Discuss Mutual Dreams
http://www.asdreams.org/	Association for study of dreams
http://www.ottawa.net/	Sleep and dreams
http://www.dreamtree.com/	Recent issue on creativity and Dreams.

World-wide Web Sites Referred

WWW ADDRESS	SITE DETAILS
http://www.mindtools.com/smpage.html	Physical Relexation Techniques
http://www.dreams11.com/about-dreams11.html	Dream history/Spiritual dreams....
http://www.magzines.ivillage.com/redbook	iVillage magzine
http://www.centrepointe.com/	Deep Meditation
http://www.dreamresearch.net/	The qualitative study of dreams
http://www.paralumun.com/	Creative Dream Site.
http://www.psychics.co.uk.com/	Dreams and Dream meaning
http://www.dlshq.org/	Dream site
http://www.dreamchanneler.com/	Featured Dream Column
http://www.dreamhawk.com/	Dream encyclopedia
http://www.understandingmeaningofmydreams.com/	Dream Network
http://www.dreams.ca/	Dream Incubation Research Experiment
http://www.dreamgate.com/electric-dreams	Dream Sharing online
http://www.cyber-gish.com/dreams.htm	Dream Analysis
http://www.nightmareproject.com/	Nightmare meaning
http://www.dreamtrue.com/	Information about dreams
http://www.questia.com/search	Dream Books and Articles
http://www.realhealing.com/	Practicing the presence
http://www.chooseromance.com/	Gayle Delaney's Dream Books
http://www.dreamresearch.ca/	Understanding your dreams
http://www.experiencefestival.com/	The Oneness commitment
http://www.dreamviews.com/	Tutorials - Lucid dreaming
http://www.maljonicsdream.com/	Maljonic's Dreams

World-wide Web Sites Referred

WWW ADDRESS	SITE DETAILS
http://psychology.about.com/library/classics	A study of dreams
http://www.mindpub.com/art106.htm	Make use of creative Dreaming
http://dreams.com/	The fastest & easiest way to get what u want
http://tm.wc.ask.com/	Working with colour in dream
http://www.energiesofcreation.com/interviews/	Erin Pavlina on Creative Dreaming
http://library.thinkquest.org/11189/nfcreative.htm	Dreams and Dreaming Site.
http://library.thinkquest.org/C005545/english/dream/	Thinkquest Dream site.
http://whispy.com/live-advice	Dreams, creativity and wellness
http://members.aol.com/	Dream Flights
http://www.enchantedmind.com/	Creative Dreaming Site.
http://followyourdreams.com/	Inspirational RoadsideAssistance forDreams.
http://en.wikipedia.org/	Lucid dreaming.
http://dreamtalk.hypermart.net.com/	IASD (Intn'l Association for study of dreams
http://dreamresearch.net	Research Net web site
http://alminbar.com/khutbaheng/2597.htm	The Islamic site Alminbar
http://www.positivearticles.com/	Articles on Power of subconscious mind
http://www.mindreality.com/	Conscious and sub-conscious minds
http://www.lucidcrossroads.co.uk/	Lucid Dreaming Site.
http://www.gilliankemp.com	Site for The Dream Book by Gillian Kemp
http://www.msnbc.msn.com	Most common Dreams and what they mean?
http://www.sidis.net/dreams.htm	Boris Sidis, foundations of psychology
http://www.muttaqun.com/	Dreams according to Qura'an and Sunnah
http://www.crescentlife./articles/islamic	Islamic Web site Crescent Life